(تمامی حقوق محفوظ ہیں)

مالک الملک تؤتی الملک من تشاء وتنزع الملک ممن تشاء

(سارے ملک کے مالک تو ہی جس کو چاہے سلطنت دے اور تو ہی جس سے چاہے سلطنت چھین لے)

شاہ ہوں یا ہوں گدا محکوم ہوں یا حکمراں

وہ نہیں مرتے کبھی جیتی ہیں جن کی نیکیاں

فرامینِ سلاطین

مرتبہ

خاکسار بشیر الدین احمد دہلوی۔ ایم۔ آر۔ اے۔ اس (لندن)

اوّل تعلقہ دار و کلکٹر پنشنر سرکار عالی حضور نظام دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

جس میں شاہانِ سلف و حال کے (۱۰۰) فرامین اور فرمانوں وغیرہ کے (۸) عکسی فوٹو ہیں

حسب فرمایش مولوی منذر احمد صاحب۔ بی۔ اے

سنہ ۱۳۴۴ھ
۱۹۲۶ء

مطبوعہ دلّی پرنٹنگ ورکس فائن آرٹ لیتھو برانچ دریا گنج۔ لال کوٹھی دہلی

طبع اوّل ایک ہزار۔ قیمت بلا جلد (۱۰ روپے) مجلد (للعہ) محصول ڈاک مجلد (۱۴) بلا جلد

میرے والد ماجد مولوی نذیر احمد صاحب مرحوم و مغفور کی کتب تصانیف

نمبر	نام کتاب	قیمت بلا جلد	محصول ڈاک
	مولوی نذیر احمد صاحب کا ترجمہ کلام مجید اردو کا بہترین ترجمہ مان لیا گیا ہے جس کی قریب قریب ایک لاکھ کاپیاں اب تک ہدیہ ہو چکی ہیں کلام مجید کا ترجمہ مختلف تقطیع پر چھپا ہے جس کی صراحت ذیل میں ہے۔		
	بڑا قرآن شریف جلی قلم۔ کاغذ سفید عمدہ چکنا ولایتی سطور پر حنائی رنگ صفہ ۸۷۰ تقطیع ۲۲۔ ۲۹ دو صفحہ مع فہرست مضامین و فرہنگ الفاظ اردو۔ مجلد عـہ۵/	عـہ۵/	۱۰آ/
۲	**جامع المصاحف** متوسط قرآن تقطیع ۲۲۔ ۲۹ چو صفحہ صفہ ۸۰۰ کاغذ سفید چکنا ولایتی سطور پر حنائی رنگ با ترجمہ اردو مع فہرست مضامین و فرہنگ الفاظ اردو مجلد صہ/	صـ۸ـر	۱۴/
۳	**غرائب القرآن** تقطیع ۲۲۔ ۲۹ صفہ ۱۱۴۸ اس میں ایک طرف کلام مجید ہے صفحہ مقابل پر ترجمہ حاشیہ پر حل لغات عربی۔ کاغذ حنائی اور سفید دو قسم کا ہے کاغذ سفید مجلد صہ/	ے/	آ/
۴	**حمائل شریف**۔ ترجمہ بین السطور سطور پر حنائی رنگ تقطیع ۱۶×۲۰ صفہ ۱۰۶۴ مع فہرست مضامین و فرہنگ لغات اردو سفر میں ساتھ رکھنے کے قابل مجلد صہ/	للعہ۸/	۸/
۵	**دہ سورہ** فی حسن الصورۃ مترجم پنج سورہ کی جگہ یہ دہ سورہ ہے وظیفہ پڑھنے والوں کے لئے بہت ضروری تقطیع ۱۶×۲۲ صفہ ۱۴۴	۱/	۳/
۶	**ادعیۃ القرآن** قرآن شریف کی ساری دعائیں مع ترجمہ و خواص تقطیع ۱۶×۲۲ صفہ ۱۰۰ (مائیل سادہ رنگین)	۱۰/ ۱۲/	۳/
	الحقوق والفرائض تقطیع ۲۲×۲۹ صفہ ۱۰۴۴ مذہب اسلام کے سارے مسائل کا مجموعہ قرآن شریف کی آیات اور احادیث کے ترجمہ کے ساتھ ہر مسلمان کے گھر میں جو مذہب سے واقفیت رکھنا چاہتا ہو اس کتاب کا ہونا لازمات میں سے ہے حصہ اول پچہ		

نمبر	نام کتاب	قیمت بلا جلد	محصول ڈاک
	حقانیت کا دلائل و براہین قاطعہ سے اثبات جو مسلمان اپنے عقیدہ میں پکا ہونا چاہئے وہ اس کتاب کو ضرور دیکھے	ہ۸/	۵/
۸	**حیات النذیر** مولانا کی مفصل سوانح عمری مع فوٹو اور دو عکسی خطوط کے تقطیع ۲۲×۲۹ صفہ ۶۷۸	ے/	۱۱/
۹	**نظم بے نظیر** تقطیع ۲۰×۲۶ مولانا کی کل نظموں کا مجموعہ بصراحت اس امر کے کہ کہاں اور کس موقع پر پڑھی گئیں	ہ۸/	۵/
۱۰ تا ۱۲	**مراۃ العروس۔ بنات النعش۔ توبۃ النصوح** یہ تینوں کتابیں اس کثرت سے مروج ہیں کہ کسی مزید تقریب کی ضرورت نہیں بازار میں کثرت سے سستی قیمت پر ملتی ہیں مگر خط اچھا نہ کاغذ اچھا ہمارے خاص اہتمام اور نگرانی سے چھپوائی ہوئی۔ کاغذ عمدہ لکھائی چھپائی دیدہ زیب اور فٹ نوٹ میں تمام الفاظ کے معانی تقطیع ۲۰×۲۶ صفحات علی الترتیب ۱۸۸۔ ۱۵۰۔ ۸۶	فی نسخہ عـہ/	۵/
۱۳	**محصنات** تقطیع ۲۰×۲۶ صفہ ۲۱۲ تعدد ازدواج کے روح فرسا نتائج	ہ۸/	۵۰/
۱۴	**ایامی** بیواؤں کی حالت کا دردناک فوٹو تقطیع ۲۰×۲۶ صفہ ۲۱۲	ہ۸/	۵/
۱۵	**رویائے صادقہ** تقطیع ۲۰×۲۶ صفہ ۲۱۵ مختلف مذاہب کا مقابلہ اسلام سے	ہ۸/	۵/
۱۶	**ابن الوقت** تقطیع ۲۰×۲۶ صفہ ۲۰۶ انگریزی وضع کی کورانہ تقلید کے تباہ کن نتائج	ہ۸/	۵/
۱۷	**موعظہ حسنہ** مولانا کے اصلی نصیحت آمیز خطوط اپنے فرزند کے نام تقطیع ۲۰×۲۶ صفحات ۱۷۴	ہ۸/	۵/
۱۸	**منتخب الحکایات** بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی دلچسپ نتیجہ خیز کہانیاں تقطیع ۲۰×۲۶ صفحات ۸۰	۸/	۳/
۱۹	**چند پند** مفید و نصیحت آمیز مختلف مضامین کا مجموعہ بچوں کے لئے تقطیع ۲۰×۲۶ صفحات ۴۲	۸/	۳/
۲۰	**صرف صغیر** اردو زبان میں فارسی گرامر تقطیع ۲۰×۲۶ صفہ ۴۴	۶/	۳/



His Exalted Highness The Nizam of Hyderabad Deccan

سال و فال و مال و حال و اصل و نسل و تخت و بخت
یارب اندر ہر دو گیتی برقرار و بردوام
سالِ خورم فالِ نیکو مالِ وافر حال خوش
اصل ثابت نسل باقی تخت عالی بخت رام

اس مجموعہ فرامینِ سلاطین کو یہ خانہ زاد نمک خوار آبائی
ہز اگزالٹیڈ ہائینس اعلیٰ حضرت قدر قدرت بندگان عالی متعالی
سپہ سالار مظفر الملک و الممالک نظام الدولہ نظام الملک نواب
میر عثمان علیخان بہادر فتح جنگ آصف جاہ سابع یار وفادار
سلطنت برطانیہ جی۔سی۔ایس۔آئی۔جی۔سی۔بی۔ای خلد اللہ ملکہ
وسلطنتہ کے نام نامی اور اسم گرامی سے نہایت افتخار مباہات سے
معنون کرنے کی عزت حاصل کرتا ہے۔

آنانکہ خاک را بہ نظر کیمیا کنند
آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند

پروردیدہ نمک خوار جانثار
فدوی بشیر الدین احمد تعلقدار



هوالناصر

دیباچہ کتابِ ہشت آئین فرامینِ سلاطین از فقیر ناصر نذیر فراق جانشین حضرت درد رحمۃ اللہ علیہ

گردشِ ساغرِ صد جلوۂ رنگیں تجھ سے
آئینہ داریِ یک دیدۂ حیراں مجھ سے

کلیاں ہوں یا پھول میوے ہوں یا پھل ویسے تو ان کی ہر وقت چاہت ہوتی ہے مگر جب رُت ختم ہوجاتی ہے تو پھر اُن کی اللہ آمین ہونے لگتی ہے ایک طرف سے صدا آتی ہے ختم بہار ہے دوسری طرف سے کہنے والا کہتا ہے ؎ آغوشِ گل کشودہ برائے وداع ہے + اے عندلیب چل کہ چلے دن بہار کے + اس وقت گاہک ٹوٹے پڑتے ہیں ان چیزوں کی مانگ حد سے بعید ہوجاتی ہے آدمی کی اولاد کا بھی یہی حال ہے بڑے چھوٹے ننھے نکڑے سب ہی پیارے ہوتے ہیں کولے کولے آنچ ہے مگر سب سے پچھلا بچہ جسے عورتیں پیٹ پونچھن کہتی ہیں اس پر ماں باپ جی جان سے فدا ہوتے ہیں کیونکہ اس بچہ کی پیدائش خبر دیتی ہے کہ آگے اللہ کا نام ہے اب نخلِ امید کبھی نہ پھلے پھولے گا اسی طرح ہمارے دل میں اگلے مسلمان بادشاہوں کی جیسے قطب الدین ایبک شمس الدین التمش تغلق خلجی لودی ہیں ضرور محبت ہے مگر چونکہ اسلامی سلطنت کا خاتمہ ہندوستان میں آلِ تیمور نے کیا اس لیے ہماری نگاہوں میں مغل بادشاہوں کی ساری ادائیں ابتک سما رہی ہیں اور ہمارے بچوں کی زبان پر بابر اور ہمایوں کی داستانیں رہتی ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا الا لا ایمان لمن لا محبتہ لہ الا لا ایمان لمن لا محبتہ لہ الا لا ایمان لمن لا محبتہ لہ یوں تو ان مٹنے والوں نے اپنی بہت سی نشانیاں چھوڑیں ہیں آگرہ میں تاج گنج فتح پور سیکری میں قصر و ایوان۔ دلی میں ہمایوں کا مقبرہ لال قلعہ جامع مسجد۔ الہ آباد لاہور احمد آباد گجرات وغیرہ اکثر بلاد و امصار میں ان کے آثار موجود ہیں جنہیں دیکھکر ہمارا دل ٹھنڈا ہوتا ہے مگر ان چیزوں کے علاوہ اُن کی یادگار اُن کے فرمان اُن کے منشور اُن کے دستور العمل ہیں جو دار الانشا شاہی سے وقتاً فوقتاً جاری ہوکر ممالک میں پہنچے اُن کے پڑھنے سے ہمیں اُن کے جبروت اور اُن کی سطوت اُن کی ہمت اُن کی شجاعت اُن کی سخاوت اُن کی لیاقت کا

سعد اللہ خاں وزیر اُس کا قلمدانِ وزارت لیکر کس طرح حاضر ہوتا ہوگا حضور والا کے سامنے عرضیاں کیونکر پیش ہوتی ہونگی جہاں پناہ اُس پر صاد کیونکر کرتے ہوں گے احکامِ شاہی کیونکر نفاذ پاتے ہوں گے درباری جامے پہنے کمل دار پگڑیاں سر پر رکھے کمر پٹکے سے باندھے سر جھکائے کس طرح چپ کھڑے ہوتے ہونگے۔ نقیب چوبدار کس قاعدے سے راجہ اور والیانِ ملک سے کورنش اور مجرے کرواتے ہونگے خلعت ہفت پارچہ جیغہ سرپیچ گوشوارہ مالائے مروارید سپر و شمشیر مرصع ماہی مراتب چتر پالکی نالکی کیسی ہوگی جو خارج میں وجود نہ رکھتی ہو اُسے ہم کیونکر دیکھ سکتے ہیں یہ سماں ہماری نظروں میں کیونکر آسکتا ہے مگر مرکزِ دائرہ سخنوری و سخن دانی فیضی و ابوالفضلِ ثانی مخدومی محترمی مولانا بشیر الدین احمد صاحب اخلفتہ دار سرکار نظام نے اعجاز کیا ہمیں شاہجہاں اور اورنگ زیب کا دور آنکھوں سے دکھا دیا یعنی ان دونوں شاہانِ عالی تبار کے متعدد فرامین کا مجموعہ مرتب کر کے ہم ندیدوں کے روبرو رکھدیا جن کے مطالعہ سے ہمیں گمان ہوتا ہے کہ ان سلاطین کا دربار اُن کے جاہ و حشم اُن کی داد و دہش سب کچھ دیکھ رہے ہیں سبحان اللہ صلّ علیٰ بات یہ ہے کہ یہ کام مولانا بشیر الدین احمد صاحب کا حصہ تھا کیونکہ آپ اقلیم دکن میں سالہا سال ایک رکنِ سلطنت بنکر رہے ہیں جو بالکل اور سرتاسر آئین و قوانین اور مراسم و رواج میں مغلیہ سلطنت کا نمونہ ہے اور آپ نے اس ملک کے چپّہ چپّہ کو عاقلانہ اور حکیمانہ طور پر دیکھا ہے اور خطۂ بیجاپور کی ایک بہت بڑی تاریخ لکھ کر اپنے آقا کے حضور میں گذرانی ہے آپنے یہ مجموعہ کیا مرتب کیا ہے گویا خزاں کے موسم میں جس کے اندر پھول کی ایک پنکھڑی دستیاب نہ ہوتی ہو ایک فردوس بریں اور ایک بہشت نگاریں ہمارے سیر کے لیئے لاکر ہمارے آگے رکھدی ہے یہ کام کسی دوسرے کے بوتے کا ہرگز نہ تھا آپ ایک ذی اثر ذی اعتبار ذی علم رئیس ابنِ رئیس اور امیر ابنِ امیر شخص ہیں جس دوست سے آپنے کہدیا کہ مغلیہ کے یادگار اگر آپ کے پاس کوئی کاغذ یا سند ہے تو لے آیئے اُس نے سرِ تسلیم خم کیا اور اپنے گھر سے سینکڑوں برس کے نایاب اور چھپے چھپائے گوہرِ آبدار لے آئے اور آپ نے اپنے مجموعہ کی لڑی میں پرو لیا۔

مگر اس کے ساتھ ہی ایک دقت یہ بھی تھی کہ اگلے زمانے کے کتابوں کے اندازِ تحریر اس وقت کی خط و کتابت سے بالکل جدا ہیں کوئی فرمان خطِ نستعلیق میں کوئی شکستہ میں کوئی شفیعہ میں پھر جن جن کارکنوں کے ہاتھ میں وہ فرمان پہنچا ہے اُنھوں نے ضرور "تا" مع کہیں ثلث میں کہیں طغرا میں کہیں خطِ بہار میں اپنی توضیحات ارقام کی ہیں اُن کا پڑھنا اور پڑھانا اور سمجھنا اور سمجھانا دشوار تھا مگر چونکہ آپ دلی میں بیجاپور کی عمارتوں کے کتابے اور دہلی کی تاریخ لکھنے کے وقت یہاں کے قدیم جدید الواح

اندازہ ہوتا ہے ابوالفضل کے پہلے اور دوسرے دفتر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عبد اللہ خاں سپہدار توران شاہ عباس تخت نشین ایران والی کاشغر شرفائے مکہ معظمہ شاہزادہ مراد خانخاناں ولد محمد بیرم خاں حکیم ہمام اعظم خاں کوکلتاش عاملانِ ممالکِ محروسہ فرمانروائے خاندیس برہان نظام الملک سند نشینِ احمد نگر دانایانِ فرنگ وغیرہ وغیرہ کے نام جو فرمان خطاب نامجات جلال الدین اکبر کی طرف سے لکھے گئے ہیں اُس میں نظمِ دفتر کے کیا پہلو ہیں ہمسر بادشاہوں کے مراتب کا کیا پاس و لحاظ ہے تورۂ چنگیزی کی کیا آن بان ہے ملک داری سیاست سفارت مذاہب مشارب فوج کشی حملہ آوری یلغاروں کو کس اسلوب سے ادا کیا ہے ابوالفضل جب کشمیر کا ذکر چھیڑتا ہے تو ہماری نگاہوں کے روبرو وہ خطۂ جنت نظیر اور اُس کی شادابی زعفران و بنفشہ گل و ریاحین کی تازگی و سیرابی سیب و انگور کی فراوانی دریاؤں کی روانی برف کا پہاڑ بادشاہ کا جنگل و دشت و کوہ رستہ سے گزرنا راہ میں درختوں کا ہجوم فوارہ نہروں کی دھوم ہماری آنکھوں کے سامنے آجاتی ہیں نہ وہ اطفالِ دبستان جو منشی فاضل پاس کرنے کے لئے ان دفتروں کو درساً درساً پڑھتے ہیں بلکہ وہ عقلا و اہل الرائے جن کے ہاتھ میں اس وقت ہندوستان کی عنانِ حکومت ہے ان فرامین کو پڑھتے ہیں اور جب غور سے دیکھتے ہیں تو سمجھ کر حیران ہو جاتے ہیں کہ اکبر اعظم کیا چیز تھا اور اُس کا منشی کتنا باتمیز تھا جس کا قلم ایران توران کے بادشاہوں کو کس طرح دھمکی دیتا ہے پھر کس طرح تھپکتا ہے اپنے خزانوں کی معموری اپنی سپاہ کی کثرت اپنی فتح مندیاں کس خوبی سے ان پر جتاتا ہے بادشاہزادوں اور امرا اور علماء اور مشایخ کی کس طرح دلجوئی کرتا ہے اگر پوچھا جائے ان فرامین کا مجموعہ کب مرتب ہوا کس نے مرتب کیا تو یہی کہا جائیگا کہ اکبر کے عہد میں مرتب ہوا ابوالفضل کے نورِ عین عبد الرحمٰن نے مرتب کیا فرمانوں کے مسودے گھر میں موجود تھے ہونہار بیٹے نے اُن کے دفتر بنا دیئے جمہور کے سامنے پیش کئے زمانہ اگر مسلمانوں کے آج تک موافق رہتا تو ابوالفضل کے تین دفتروں جیسے سینکڑوں دفتر ہمارے پاس ہو جاتے مگر ع ہر ساعت بہر لحظہ بہ ہر دم + دگر گوں میشود احوالِ عالم - شاہجہاں آگرہ کے قید میں معتکف ہوئے اورنگ زیب عالمگیر دکن کے جھگڑوں میں اُلجھ گئے اور اُن کے بعد تو مسلمان اور اُن کے مشغلے ایسے اُلٹ پلٹ ہوئے کہ آج تک اُن کے تھل بیڑے کا پتہ ہی نہیں کیسی تصنیف و تالیف اور فی زمانہ تو سلطنتِ ہند انگریزی سانچہ میں ڈھل گئی بادشاہ وقت کا مذہب کچھ اور اُس کے آئین و قوانین الگ اُسکی زبان اُسکی انشا جدا النّاس علیٰ دینِ ملوکہم ہم بھی مذہب کے سوا بادشاہ بلکہ اپنے شاہنشاہ کی سب باتوں میں مقلد اور پیرو ہو گئے مگر جس طرح دودھ چھٹے بچہ کو دودھ کا کھٹکا ہوتا ہے ہمیں مغلیہ کی مٹی ہوئی شان و شوکت یاد آجاتی ہے اور دل کہتا ہے تختِ طاؤس کیسا ہوگا اور شاہجہاں کیونکر دربار کرتا ہوگا

دیباچہ دوم[۵]

برآر از مدِ بسم اللہ تیغ خوش مقالی را
مسخر کن سوادِ اعظمِ نازک خیالی را

واللہ جو سرلوح ترا نام نہ ہوتا + ہرگز کسی آغاز کا انجام نہ ہوتا

حمد و نعت کا عقدہ مالاینحل ہے عقل انسانی یہاں دنگ ہے رسائی وہاں تک محال۔

اگر یک سرِ موئے برتر پرم + فروغِ تجلی بسوزد پرم

جب خود رسولِ مقبول علیہ تحیۃ والسلام جیسے مقرّبِ بارگاہِ ایزدی فرمائیں کہ ماعرفناک حق معرفتک تو ہم بیچارے کس شمار قطار میں ہیں اور ہماری کیا بساط اور کیا مجال ہے کہ گام فرسائی اور تگ و دو کریں

تو ہے خیال سے بلند، تیرا خیال ہو تو کیا + تیری صفت میں عقل کو، لافِ کمال ہو تو کیا
تیرا حریم ناز جب اونچا ہو لامکان سے بھی + لاکھ بلند و تیز رو مرغِ خیال ہو تو کیا

رباعی

ہر شان میں ہے شان نرالی تیری + سر جھکتے ہیں درگاہ ہے عالی تیری
آباد ہے ہر نام سے دل کا مندر + آنکھوں میں ہے تصویرِ خیالی تیری

اب دوسرا مرحلہ نعت کا ہے اس راہ کا کماحقہ طے کرنا بھی قوتِ بشری اور امکانِ انسانی سے خارج ہے یہاں بھی قدم نہیں ٹکتا۔

رباعی

"تاج ہے فرق نبی کا فتدلّٰی کیا ہے + قاب قوسین سے ظاہر ہے کہ رتبہ کیا ہے
منکرِ قولِ شفاعت سے یہ پوچھے کوئی + معنیٔ آیت یُعطیک فترضٰی کیا ہے" (حضور نظام)

جس کی شان میں خود رب العالمین فرماتا ہے کہ لولاکَ لما خلقتُ الافلاک۔ اس سے بڑھ کے اور کوئی کیا کہے گا۔ ہم یہ کہہ کر چپ ہیں ؏ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔

محمد پیشوا اور رہنمائے خلق وعالم ہیں + معزز ہیں مقدس ہیں معظم ہیں مکرم ہیں

---

[۵] جناب فراق صاحب نے بڑی محنت بٹالے کو دیباچہ لکھدیا ہے۔ دیباچہ کیا لکھا ہے کتاب کا عطر کھینچ دیا ہے۔ ایسا لکھا ہے کہ بہت خوب لاجواب۔ دریا کو کوزے میں بند کر دیا ہے جو کہنا تھا وہ بلا کم و کاست کہدیا ہے مجھے اب دیباچہ لکھنے کی اسوجہ سے ضرورت نہ تھی کہ جو لکھا ہے مجھ سے بہتر لکھا ہے پھر اس سے بڑھکر میں کیا لکھتا ؎ اثر لوٹ لیا بات نے تیری ورنہ کچھ بھی میرے عرض مدعا کیلئے۔ اب میں نے جو کچھ عرض کیا ہے وہ محض اس خیال سے کہ ؏ تصنیف را مصنف نیکو کند بیان میں بھی لہو لگاکے شہیدوں میں مل جاؤں ۱۲۔

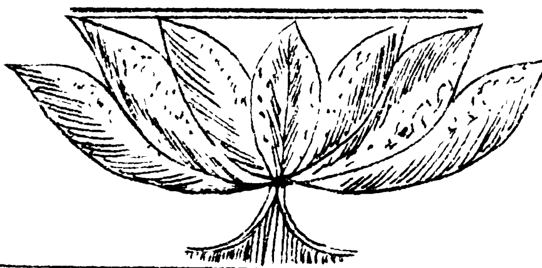
اور سنگین نوشتوں کو حل کر چکے اس لیئے آپ نے ان فرامین کی عبارات اور املا اور انشا کو بخوبی معلوم کرلیا اس مجموعہ میں آپ نے چند فرامین کا فوٹو بھی بنوا کر شامل کیا ہے جن کے دیکھنے سے ناظرین گویا اصل فرمان دیکھ لیں گے اس مجموعہ کے جس کا نام **فرامین سلاطین** ہے آپ مولف ہیں مگر فی الواقع آپ اس دور کے بڑے مصنفوں میں شمار ہوتے ہیں اور آپ نے بے شمار کتابیں لکھکر شائع فرما دی ہیں جو ملک کی بہبودی اور قوم کی آسودگی کے لیئے اکسیر اور آبحیات کا حکم رکھتی ہیں جس طرح آپ نثار بے بدل ہیں اسی طرح آپ شاعر خوش بیان بھی ہیں چند روز ہوئے جو آپ نے دیوان مرتب کر کے چھاپا ہے اور ہاتھوں ہاتھ نکل رہا ہے۔ اس میں تو کوئی شبہ نہیں کہ آپ بڑے باپ کے بیٹے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ آپ بذاتِ خاص علم و ہنر کے باپ ہیں۔ ع گرد نامِ پدر چہ میگردی * پدرِ خویش باش گر مردی۔

تاریخ ترتیب فرامین سلاطین از فقیر حقیر ناصر نذیر فراق جانشین حضرت درد دہلوی

کیوں نہ جھک جائے ادب سے سرو پیر چرخ کا — دیکھ لی شانِ بشیر الدین احمد واہ وا
سر کہیں ہے دھڑ کہیں ہے حاسدِ ناشاد کا — تیغ براں بشیر الدین احمد واہ وا
رشک کرتے ہیں ملایک اور حوریں خلد میں — ساز و سامان بشیر الدین احمد واہ وا
غیرتِ باغ ارم ہے روکش خلد بریں — ہے شبستان بشیر الدین احمد واہ وا
دے رہے ہیں گنج علم و فن کے اپنی قوم کو — پُر ہے دامان بشیر الدین احمد واہ وا
چھاپ ڈالے خط سلاطینِ سلف کے بیدریغ — واہ فیضان بشیر الدین احمد واہ وا
دیکھیں عالمگیر اور شاہجہاں کے ہم خطوط — لطف و احسان بشیر الدین احمد واہ وا

مصرعہ تاریخ کی گر فکر ہے تجھکو فراق
"کہہ خیابان بشیر الدین احمد واہ وا"

۱۳۴۴ھ



موت سے کسے رستگاری ہے سب کے لیئے یہ منزل بھاری ہے۔ امیر غریب اسی سفر میں یکساں ہیں۔ آج مرے کل دوسرا دن۔ زمانہ دیر سویر سب کی یاد کو حرفِ غلط کی طرح مٹادیتا ہے۔ قطعہ

بس نامور بزیرِ زمیں دفن کردہ اند + کز ہستیش بروئے زمیں یک نشاں نماند

آں پیرِ لاشہ را کہ سپردند زیرِ خاک + خاکش چناں بخورد کزو استخواں نماند

زندہ است نامِ فرخِ نوشیرواں بعدل + گرچہ بسے گذشت کہ نوشیرواں نماند

خیرے کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر + زاں پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند

مرے بعد دنیا میں اگر کچھ نام رہ جاتا ہے تو مرنے والوں کے وہ کارنامے ہیں جو لوگوں کو بار بار اُن کی یاد دلاتے اور اُن کے غم کو تازہ کرتے ہیں جن سے ما دُنشما مستفید ہوتے رہتے ہیں۔ عطائے مناصب و جاگیرات وہ خلعتہائے فاخرہ کا وہ دفتر گاؤ خورد ہو گیا۔ اب ہم جب کبھی پہلے زمانے کی تاریخ الیالی بادشاہوں کی داد و دہش کے قصے اپنے بزرگوں سے سنتے ہیں تو محوِ حیرت ہو جاتے ہیں اور بے ساختہ کہہ اُٹھتے ہیں کہ یاد ش بخیر وہ زمانہ بھی کیسا زمانہ تھا جس کا تصور اب تک بھی قالبِ مردہ میں جان ڈالدیتا ہے ؎

یاد ایامیکہ در کوہت مکانے داشتم + ہمچو بلبل در چمن ہم آشیانے داشتم

علی برید شاہ ([illegible] تا [illegible]) کے مقبرے پر جو بیدر ملکِ دکن میں ہے بڑے دردناک اشعار لکھے ہوئے ہیں جو دنیا کی بے ثباتی کا سچا فوٹو ہیں میں اُس کا صرف ایک بند لکھنے پر اکتفا کرتا ہوں ؎

یاران و عزیزاں بسرِ خاکِ من آیند + از خاک بپرسند نشان و خبرِ من

گر خاکِ جہاں جملہ بغربال بہ بیزند + حقا کہ نیابند نشان و اثرِ من

اُن بادشاہوں کی بہترین یادگاریں اُن کی سر بفلک عمارتیں اب تک تو موجود ہیں آگے کی خبر خدا جانے۔ ایک یورپین مورخ گل افشانی فرماتے ہیں کہ شاہجہاں بڑا احمق تھا جس نے لاکھوں روپیہ تعمیر پر لٹا دیا (گویا مٹی میں ملا دیا) مگر اس حماقت میں اب تک بھی بادشاہ مبتلا ہیں ہر شخص اپنی مستقل اور پائیدار یادگار چھوڑنی چاہتا ہے اور شاہجہاں تو بادشاہوں میں عمارت کی تعمیر میں تفوق لے گیا ہے آج تک بھی دہلی اور آگرہ کا قلعہ دہلی کی جامع مسجد اور سب سے بڑھ کے آگرہ کا تاج گنج اُس کی ایسی یادگاریں ہیں جس کو زمانہ بھی اب تک نہ مٹا سکا اور اغلب ہے کہ ابھی صدیوں تک نہ مٹا سکے گا شاہجہاں کی لیاقت جو کوتاہ اندیشوں کی نظر میں حماقت سے مصداق ؎

چشمِ بداندیش کہ برکندہ باد + عیب نماید ہنرش در نظر + تعمیر کی جاتی ہے وہ حماقت ایسی تھی کہ دنیا کی سات حماقتوں (عجائبات) میں سے وہ بھی ایک ہے اور ایسی ہے کہ ؎ اگر فردوس بر روئے زمین است

فروغِ محفلِ ہستی ہیں نورِ عرشِ اعظم ہیں + حبیبِ حق، ممدوحِ ملک ہیں فخرِ آدم ہیں
انہیں کے رنگ سے رنگِ گلِ ہستی کی رنگت ہے
انہیں کی بو سے عطر آگیں بنی آدم کی طینت ہے

دنیا میں جو چیز جتنی نادر اور کمیاب ہے اُتنے ہی لوگ اُس کی خواہش اور تمنا کرتے ہیں۔ دیکھیے سونے اور جواہر کی قدر کیسی ہے۔ کیوں؟ - یہ صرف اس لیئے کہ یہ چیزیں سخت مشکل اور دقت سے دستیاب ہوتی ہیں گوگردِ احمر۔ سنگِ پارس۔ کیمیا۔ ہما۔ عنقا سب جتنی ناپید اور مشکل الحصول ہیں اُتنے ہی ان کی تلاش میں ہر شخص سرگرداں و پریشان ہے۔ ؎ اے ہمتِ مردانہ تیری شان بڑی ہے + پارس ہے تو اکسیر ہے لالوں کی جڑی ہے + (۲) اکسیر پہ مت ہوس اتنا ناز کرنا + ہے کیمیا سے بہتر دل کا گداز کرنا (۳) اگر ہے نام کی خواہش تو عنقا کی طرح رہیئے + کہ ڈھونڈے لاکھ کوئی پر نہ ظاہر ہو نشاں اپنا + ریڈیم کو لیجیے۔ وہ ایک بہت نادر الوجود کمیاب دھات ہے اس واسطے اُس کی ایک رتی کی قیمت بھی ایسی گراں ہے کہ دھری جائے نہ اُٹھائی جائے۔ غرض معلوم ہوا کہ دنیا میں نادر چیزوں کی سب سے بڑھ کر قدر ہے۔ فرامینِ سلاطین بھی اسی صنف میں داخل ہیں۔ ڈھونڈے اُن کا پتہ نہیں ملتا۔ فنا کے ہاتھوں سب فنا ہیں ؎ اچھوں کے لیئے گرم بازارِ فنا ہے + پہلے وہی چُنتا ہے جو کھوٹا نہیں ہوتا جب وہ بادشاہت ہی نہ رہی جن کی عظمت اسطوت اور جبروت کا مشرق سے مغرب تک چار دانگ عالم میں ڈنکا بجتا تھا اور جن کی نسبت یہ قول فیصل تھا کہ "سلاطینِ ہند بادشاہی نمی کنند بلکہ خدائی می کنند" تو یہ کاغذ کے پرزے فرامین دستبردِ زمانہ سے کیسے محفوظ و مصئون رہ سکتے تھے؟ - ؎ آں قدح بشکست واں ساقی نماند ؎ صورتیں آنکھوں میں پھرتی ہیں وہ نقشے یاد ہیں + کیسی کیسی صحبتیں خواب پریشاں ہوگئیں

رباعی

چمن کی تخت پر جس دم شہِ گل کا تجمل تھا + ہزاروں بلبلوں کا شور تھا فریاد تھی غل تھا
خزاں کے دن گئے تو کچھ نہ تھا جز خار گلشن میں + بتاتا باغباں رو رو یہاں غنچہ یہاں گل تھا

دنیا کا یہی کارخانہ ہے ایک آتا ہے ایک جاتا ہے ؎

کیا دل لگائیں گلشنِ عالم ہے بے ثبات + آئے ہیں چار دن کے لیئے اس چمن میں ہم
؎ بہارِ زندگی اک خوابِ غفلت کا زمانہ ہے + خیالی چہچہے ہیں اور ہوائے آشیانہ ہے
صدائے کوسِ رحلت نغمہ سنجوں کا ترانہ ہے + جسے کہتے ہیں دنیا وہ کہانی ہے فسانہ ہے

جو لائیں کام ہیں چشمِ بصیرت دیکھنے والے
نہیں محوِ تماشا ہیں کی قدرت دیکھنے والے

سچ ہے کہ روزِ بد میں کسی کا کوئی نہیں + پتے بھی بھاگتے ہیں خزاں میں شجر سے دور

جب ان لوگوں کے ذرائع آمدنی ہی مسدود ہوگئے تو یہ کاغذ کے ٹکڑے اُن کے کس کام کے رہے کیا ان کو شہد لگا کر چاٹیں ؟ یہی وجوہ ہیں کہ فرامین کی نگہداشت نہ ہوئی اور اُن کا بڑا حصہ ناکارہ ہونے سے ضائع ہوگیا جو بچ رہے تھے وہ ۱۸۵۷ء کے غدر میں جانوں کے ساتھ تلف ہوئے چنانچہ قلعہ کے عجائب خانہ میں نکاح نامۂ مرزا شہاب الدین ومداری بیگم مہری قاضی مرزا خلیل الرحمن جو نہایت مطلّا اور مذہب ہے موجود ہے یہ نکاح نامہ قلعہ سے بیگمات کی بھاگڑ میں جب کہ اُن کو اپنے تن بدن کا بھی ہوش نہ تھا ۲۰ ستمبر ۱۸۵۷ء کو بروقت قبضہ وعمل دخل انگریزی مسٹر امری شو نیگر کو ملا انھوں نے بڑا کرم کیا کہ عجائب خانے میں اس دُرِ بے بہا کو جو اس طرح بے آب ہو رہا تھا پونہچا دیا۔ ؎

آبرو جنسِ گراں ہے کہیں بیکار نہ جائے + آپ لے لیں تو یہ سودا سرِ بازار نہ جائے

اسی طرح خدا جانے کتنے فرامین تلف ہوئے جو ادھر اُدھر پڑے پڑے رُل رہے تھے اُن کو سمیٹ سماٹ کے عجائب خانے میں آویزاں کیا گیا ہے باوجود اُس لٹس اور تباہی کے اب بھی بہت سے فرامین دہلی اور نواحِ دہلی میں ہیں مگر جن کے پاس ہیں وہ بتاتے نہیں۔ ایسے فرامین کو وثیقہ سمجھ کر حرزِ جان بنا لیا ہے ہوا تک لگنے نہیں دیتے ماوشما کو دکھانا تو درکنار۔ بمصداق گوری کا جوبن چٹکیوں ہی میں گیا۔ غرض یہ کہ اُس زمانے کی تحریرات دیکھنے کو ہماری آنکھیں ترس گئیں ہیں۔ غدر سے پہلے تو فرامین کا کچھ توڑا نہ تھا مگر غدر کے بعد سے خال خال رہ گئے اور آگے چل کر پچاس برس کے بعد ایسا کال ہوجائے گا کہ ڈھونڈے نہ ملیں گے۔ ہمیں نے بچشمِ خود دیکھا ہے کہ کباڑیوں نے ان دُرہائے نایاب کو صرف اُن کی ظاہر چمک دمک دیکھ کر کوڑیوں کے مول لیا۔ خریدا کن سے انہیں شاہزادوں سے جن کے آباؤ اجداد موردِ مراحمِ خسروانہ وعواطف شاہانہ صاحبِ مناصب جلیلہ وجاگیرات کثیرہ امیر ابنِ امیر تھے مگر آج اُنہیں کی اولاد ایسی تباہ ہے کہ اُنہوں نے فاقہ کشی سے بچنے کے لیئے ان کو جدا کیا نہ بہ طیبِ خاطر بلکہ بمجبوری کہ بھاگتے بھوت کی لنگوٹی ہے جو مل جائے بسا غنیمت۔ باہر والے شاید نہ جانتے ہوں مگر دلّی والا ایسا کون ہے جو اس قضیہ نامرضیہ سے بخوبی واقف نہیں ہے کہ آج کل جو **شہدے** کہلاتے ہیں وہ دراصل کون تھے کیا تھے اور اب کیا ہوگئے۔ اُن کی حالت کیا ہے اور زندگی کے دن کیونکر بسر کرتے ہیں ؟۔ میرا ہاتھ لکھتے ہوئے کانپتا ہے اور قلم لرزتا ہے۔ قلم کا سینہ شق ہے دو صفحۂ قرطاس پر اشکِ خونی برساتا ہے۔ یہ اُجڑے اور مٹے ہوئے خاندانِ مغلیہ کے نام لیوا ہیں وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ **رباعی** دل نے غمِ بے حساب کیا کیا دیکھے + آنکھوں نے جہاں میں خواب کیا کیا دیکھے

ہمین ست وہمین ست وہمین است ٭ آج تک لوگوں کو اس کا شوق سمندر پار دور دراز ملکوں مثل یورپ اور امریکہ سے کھینچ لاتا ہے اور جس نے ایک دفعہ ان کو دیکھ لیا وہ محوِ حیرت رہ جاتا ہے اور اس کے نظارے سے کبھی سیری نہیں ہوتی۔ دشمن کی زبان سے بھی بے اختیار نکل پڑتا ہے کہ لا عینٌ رأت ولا اُذنٌ سمعت (نہ آنکھ سے دیکھا نہ کانوں سے سنا) ؎ زفرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم ٭ کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا اینجا ست ٭ چنانچہ ایک بڑی متمول یورپین لیڈی "تاج گنج" کو دیکھ کر بے اختیار بول اٹھی کہ "جان بڑی پیاری ہے اور مرنا بڑی کٹھن بات ہے لیکن اگر مجھے یقین ہو جاتا کہ میں مرے بعد تاج گنج میں دفن کر دی جاؤنگی تو آج ہی مرنے کو تیار ہوں"۔ علاوہ ان مستقل اور دیرپا یادگاروں کے ذرا نیچے اُتر کر داد و دہش، عطا و بخشش کی اگر جیتی جاگتی تصویریں ہیں تو یہی بچے کھچے فرامینِ شاہی ہیں بشرطیکہ اُن کا دیدار نصیب ہو۔

؎ آجائے اگر ہاتھ تو کیا چین سے رہیئے ٭ سینے سے لگائے تری تصویر ہمیشہ

دہلی جو کسی زمانے میں سلاطینِ مغلیہ کا دار السلطنت تھا اور زیادہ شاہجہان آباد کے نام سے مشہور تھا یہی مرکز فرامین و احکام کی اجرا و اشاعت کا تھا۔ اس سرزمین سے سارے ہندوستان کی کل موڑی جاتی تھی۔ وہ لوگ جو اس ملک پر حکمراں تھے مدتیں ہوئیں مر کھپ گئے اب اُن کی اولاد تک باقی نہیں اور جو کوئی پشت کی فصل سے اولاد در اولاد ذلّتہم جرّاً ہے بھی تو وہ برائے نام "بدنام کنندہ نکو نامے چند"۔ اُن کا وجود بے سود ہوا نہ ہوا برابر۔ وہ ایسے تباہ و خستہ حال اور نانِ شبینہ کو محتاج ہیں کہ محتاجِ بیان نہیں۔ صورت بیں حالش مپرس۔ گردشِ زمانہ کی چکّی میں وہ ایسے پسے ہیں کہ پلیتھن نکل گیا۔

رباعی

تکلیف دکھاتا ہے زمانہ ہم کو ٭ دیتا ہے نہ دولت نہ خزانہ ہم کو
او گردشِ افلاک ہم سمجھنے ہیں تجھے ٭ تو پیستا ہے جان کے دانہ ہم کو (دبیر)

وہ شرم کے مارے منہ سے بھاپ تک نہیں نکال سکتے کہ ہم فلاں کے فلاں ہیں۔ یا ہم فلاں کے نام لیوا اور فلاں کے باقیات الصالحات ہیں۔ وہ ایک گوشے میں منہ چھپائے زندگی کے دن تنگی ترشی سے کاٹ رہے ہیں اور کہتے ہیں اور سچ کہتے ہیں کہ ایسے جینے سے تو مرنا بہتر۔ ؎

زندگی ہے یا کہ ایک طوفان ہے ٭ ہم تو اس جینے کے ہاتھوں مر چلے۔

اگر کبھی اُن کی زبان سے اپنے حسب نسب کی کیفیت بے اختیار نکل بھی جائے تو اُن کی فلاکت اور سقیم حالت کب اُن کے قول کی تائید کرے گی۔ ؎ کون سنتا ہے کہانی میری۔ اور پھر وہ بھی زبانی میری۔ ان کی باتیں سنکر لوگ کہتے ہیں "رہیں جھونپڑے میں اور خواب دیکھیں محلوں کا"۔ یہ سوائے اس کے اور کیا سمجھ سکتے ہیں کہ "یکے نقصانِ مایہ و دیگرے شماتتِ ہمسایہ" ؎

من دیگرم تو دیگری + اُن کا شکریہ تو میں جب ادا کروں کہ سب سے پہلے میں اپنا شکریہ ادا کروں۔ مجھے اور بھی بہت سے فرمانوں کا پتہ ملا ہے اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ جن کے پاس ہیں مگر وہ نا دہندوں کی قید میں ہیں۔ وہ نہ خود اُن کو پبلک کے سامنے لانا چاہتے ہیں نہ دوسروں کو جھلک تک دکھانا پسند کرتے ہیں۔ ؎ نہ خود خورد نہ کس دہد + گندہ کند بسگ دہد۔ ایسوں کے سامنے دستِ سوال پھیلانا بے سود۔ ع بات بھی کھوئی التجا کر کے +۔

مثالاً ایک صاحب کا ذکر بے موقع نہ ہوگا۔ میں چاہتا ہوں کہ ناظرین کو میری مشکلات اور روداد وِش کا کچھ تو اندازہ ہو۔ یہ صاحب گورنمنٹ کے خطاب یافتہ ہیں ان کا شمار منتخب لوگوں میں ہے معمّر ہیں مسن ہیں ۱۹۲۳ء کی ایجوکیشنل کانفرنس میں او اخرِ ماہِ دسمبر میں میرا علی گڈھ جانا ہوا۔ وہ صاحب (جن کا نام میں ظاہر کرنا نہیں چاہتا) میرے باپ کو جانتے تھے اور مجھے بھی پہلے سے آپ کی خدمت میں نیاز تھا مانا کہ میں بالذات کچھ نہ ہوں مگر بالصفات ایک بڑے باپ کا بیٹا تو ضرور ہوں وہ کفیٰ بہ فخرًا۔ مجھے معتبر ذریعہ سے معلوم ہوا کہ ان کے پاس ایک کافی ذخیرہ فرامینِ شاہی کا ہے۔ مجھے کامل توقع تھی کہ وہ علم دوست بزرگ ہیں کبھی میری درخواست کو رد نہ کریں گے مگر اُنھوں نے نہایت بے اعتنائی اور کج خلقی سے ٹکا ایسا توڑ سے انکاری جواب دیا میں اپنا سا منھ لیکر رہ گیا جسکی ندامت مجھے آج تک ہے۔ اُنھوں نے پہلے تعلقات پہ پانی پھیر دیا اور ایسے کورے ہو گئے کہ ع ان تلوں میں تیل ہی نہ تھا گویا۔ میں نے یہ بھی عرض کیا کہ اچھا تو آپ خود چھاپیے اور میرے پاس جو فرامین ہیں اُن کو بھی شامل کر لیجیے مگر اُنھوں نے جو نا کی تو پھر ہاں نہ کی۔ ظاہر ہے کہ یہ فرامین جب تک پبلک میں نہ لائے جائیں بے کار محض ہیں یہ اُن کے ہاں کچھ انڈے بچے نہ دیں گے۔ ع برائے نہادن چہ سنگ و زر۔ خیر وہ جانیں اُن کا کام جانے۔ معلوم ہوا کہ جبلّی بخل اور طبعی حسد اُن کو مانع تھا غضب کے سامنے کسی کی نہیں چلتی دوسرے کو فائدہ پہنچانا انہیں گوارا نہیں۔ حسد اس بات کا کہ جو کام ہم سے نہ ہو سکا دوسرے کے سر اس کا سہرا کیوں رہے۔ ؎

رنج کچھ اس کا نہیں اُس کو کہ وہ ایسا ہے کیوں + بلکہ ساری کوفت ہے اس کی کہ میں ویسا نہیں

تجربہ ہوا اور آیندہ کو سبق ہوا کہ خدا کسی سے کام نہ ڈالے ؎

کیا بنھائے گا زمانے میں وفا ایک سے ایک + دل کے دو حرف ہیں سو وہ بھی جدا ایک سے ایک

خیر اُن کی دست کشی سے میرا کام رُکا نہیں ع شوق در ہر دل کہ باشد رہبرے درکار نیست۔

شکر ہے پروردگار کا کہ خداوند تبارک و تعالیٰ نے اس بے دست و پا سے یہ کام اپنی مدد سے پورا کرا دیا۔

طفلی و شباب عیش و رنج و راحت ✦ اس عمر میں انقلاب کیا کیا دیکھے

برٹش انڈیا میں فرامین کم یاب ہیں ان کا دیدار بھی محال ہے مگر ریاستوں میں جو سلاطین مغلیہ کی یادگار رہیں اور نہیں کے قدم بقدم چلتے ہیں اور معاش داروں کی معافیں اور جاگیرداروں کی جاگیریں بحال ہیں وہاں کثرت سے نظر سے گزرتے ہیں جب سرکار عالی نظام خلد اللہ ملکہ و سلطنتہٗ کی ملازمت میں تھا تو مجھے تحقیقات عطیات و فصل خصومات میں بہت سے فرامین دیکھنے کا اتفاق ہوا مگر اس وقت ان کے جمع کرنے کا کچھ خیال نہ ہوا البتہ اواخر زمانِ ملازمت میں کچھ فرامین جمع کیے اور جب سے اب تک متلاشی ہوں جوئندہ یابندہ یہ کیا کم غنیمت ہے کہ با ایں ہمہ مشکلات میں نے اتنے بہت جمع کر لیے۔ دل چاہتا تھا اور یہ تھے بھی اسی قابل کہ کتاب میں ان سب کے فوٹو دیے جاتے مگر اتنی قیمت کون دیتا، ناچار نقل پر اکتفا کیا مگر پھر بھی دل نہ مانا کہ ناظرین کو اس نعمتِ عظمیٰ کے دیدار سے بالکل محروم رکھوں اور اُن کے شوق کو سرد کر دوں لہٰذا مشتے نمونہ از خروارے بعض بعض کے فوٹو بھی ہدیہ ناظرین ہیں۔ کچھ فرامین تو میری کتاب تاریخ بیجاپور میں ہیں یہ وہی ہیں جو میں نے دکن میں جمع کیے تھے۔ کچھ دہلی کے قلعہ کے عجائب خانے سے میں نے بہ اجازت ہز اکسلنسی سر میلکم ہیلی صاحب بہادر بالقابہ سابق چیف کمشنر دہلی و حال گورنر صوبہ پنجاب نقل کیے۔ کچھ متفرق ذرائع سے بہزار مشکل دیکھنے کو ملے۔ ایک فرمان اکبری جیپور کے عجائب خانے میں ملا ایک اورنگ زیب کا نادر فرمان سعید برادرز فوٹو گرافر بنارس سے منگایا کچھ جناب منشی مظفر حسین صاحب سلیمانی رئیسِ شاہ آباد ضلع ہردوئی کی کتاب نامہ مظفری سے بہ اجازت اُن کے لیے اور کچھ فرمان صاحب معزز نے بطور مزید احسان میری خواہش پر جابجا تلاش کر کے بھیجے۔ ایک فرمان تاریخ پالن پور مصنفہ جناب سید گلاب میاں صاحب مرحوم میر منشی ریاستِ پالن پور سے لیا ایک اور فرمان اُن کے برادر سید صاحب میاں صاحب چیف الجنیہ پالن پور نے بھیجا کچھ فرامین مولوی ابوالحسن صاحب خلف مولوی محمد عبدالحق صاحب مصنفِ تفسیرِ حقانی نے دیے۔ جناب خان صاحب نواب محمد علی خاں صاحب دہلوی ممبر کونسل ٹونک نے دو لاجواب فرمان مجھے دیے۔ حضرت جناب سید آل رسول صاحب سجادہ و دیوان درگاہ اجمیر شریف نے ایک کتاب دی جس میں (۲۲) فرمان متعلق بدرگاہ شریف ہیں ان سب صاحبوں کی مہربانی کا میں بہت شکر گزار ہوں جزاھم اللہ احسن الجزاء عنا وعن سائر الناس وکان سعیھم مشکوراً۔ ہاں بھولا میرے عزیز مستحق اشتیاق احمد صاحب چشتی نظامی خدا جانے کہاں کہاں دوڑ دھوپ کر کے کچھ فرمان لائے اُن کا شکریہ اس سبب سے مجھ پر واجب نہیں ہے کہ میرا اور اُن کا کام جدا نہیں ؎ من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی ✦ تا کس نگوید بعد ازیں

ابھی ابھی ہم نے اخبارِ صحیفہ مورخہ ۱۲؍ اگست ۱۹۲۵ء میں پڑھا کہ مرزا بیدار بخت ولد خجستہ بخت متعلقہ خاندان مغلیہ کے لئے تاحیات پانسو روپیہ ماہانہ مقرر ہوا ہے اور اس سے پہلے بھی کئی بار ایسی خوشخبریاں متواتر سنی ہیں خدا اس ریاست کو تاقیامت سلامت و برقرار رکھے کہ پیٹ کو روٹی تو مل جاتی ہے۔

دہلی کے آخر تاجدار بہادر شاہ کے مقبرے اور مکان کے چشم دید حالات جو مولوی مظہر الدین صاحب شیر کوٹی نے اخبارِ کشمیر امرتسر ۱۲؍ اگست ۱۹۲۵ء میں لکھے ہیں دل پر چھریاں چلاتے ہیں اور ہم اُس کا اقتباس کرنے سے کسی طرح باز نہیں رہ سکتے۔ ؎

گرچہ ہے سو سو بُرائی سے مگر پھر اے امیر ✣ ذکر میرا اس سے بہتر ہے کہ اُس محفل میں ہے

ہم دکھانا چاہتے ہیں کہ سلاطینِ مغلیہ کی ابتدا کیا تھی اور انتہا کیا ہے تاکہ زمانے کی کج رفتاری دلوں پر نقش کالحجر ہو جائے۔ ؎

حقیقت پر نظر کرتا ہوں جب دنیائے فانی کی ✣ بہاریں خاک میں مل جاتی ہیں سب زندگانی کی

اس بدنصیب بادشاہ کی وفات کی "تاریخ" کسی نے کیا خوب کہی ہے۔ ؎

سراج الدین ظفر بہادر جو سوئے جنت ہوئے روانہ ✣ کہ جن کی باعث تھی خوشی سے جھلک رہا تھا چراغِ دہلی
جلوس اُن کا چراغِ دہلی سو اب بھی دیکھو مطابق اُسکے ✣ سروشِ غیبی نے سالِ رحلت کہا "بجھا ہے چراغِ دہلی"
۱۲۵۴ھ ۱۲۷۹ھ

مغلیہ خاندان کا آخری تاجدار ✣ بہادر شاہ کے مقبرے اور مکان کی زیارت

"میں جب رنگون پہنچا تو قدرتی طور پر تاریخ کا وہ عبرت انگیز انقلاب یاد آگیا جس نے تیموری جاہ جلال کی آخری یادگار (بہادر شاہ) کو قیدی بنا کر رنگون پہنچایا اور بالآخر پانچ سال بعد ٹمٹماتی ہوئی شمع بھی گل ہوگئی۔ میں نے رنگون کے محترم احباب سے ذکر کیا کہ میں اس مٹی کے ڈھیر کی زیارت کرنا چاہتا ہوں جس کے نیچے تیموری خاندان کا آخری تاجدار محوِ آرام ہے۔ ہم لوگ عثمان غنی صاحب کی رہنمائی کے مطابق ایک نہایت معمولی احاطے میں داخل ہوئے۔ یہ احاطہ ایک سڑک کے کنارے واقع ہے اور اسی لیئے شاید معمولی خودرو گھاس سے گھیر دیا گیا ہے کہ وہ سیر کرنے والے صاحب بہادروں کے سامنے کوئی بے جوڑ قطعہ معلوم نہ ہو۔ ورنہ بہادر شاہ مرحوم کی قبر کے لیئے اہتمام نہیں کیا گیا۔

مقبرے کی کیفیت یہ احاطہ شاید ستر فٹ طویل اور پچاس فٹ چوڑا ہوگا۔ اندر گھاس چڑھی ہوئی تھی اور سڑک وصفائی کا کچھ انتظام نہ تھا بےکسی و کس مپرسی کا منظر دیکھ کر میرا دل قابو میں نہ رہا۔ کہ اللہ اللہ جس تاجدار کا مُلک لینے والے اپنے غسل خانوں میں نل لگاتے ہیں اس کی قبر تک پونہچنے کیلئے کوئی ایسی بٹیا بھی نہیں

ع شکرِ نعمتہائے تو چندان کہ نعمتہائے تو +

وَفَّقَنَا اللّٰہُ بِمَا یُحِبُّ وَیَرْضٰی وَخَتَمَ اَحْوَالَنَا وَاٰمَالَنَا وَاٰجَالَنَا بِالْخَیْرِ وَالْحُسْنٰی ہاں نواس علیجان میں شہدوں کا ذکر رہ گیا۔ ان بے چاروں خانماں بربادوں کی بنی بنائی عیش و آرام کی زندگی بگڑ بگڑا کر یہ نوبت پونہچی کہ سلاطین کی اولاد اور شادی بیاہوں میں پلنگ چھپرکھٹ اور جہیز کا سامان صرف کہاروں مزدوروں کی طرح بلکہ بھک منگوں اور کنگلوں کی طرح اپنے سروں پر اُٹھائیں اور بطور بھیک کے جو مل جائے لے کر قناعت کریں۔ یہ لوگ۔ بادشاہ زادوں۔ شہزادوں صاحبزادوں اور مرشدزادوں کی جگہ شہدے کہلانے لگے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ ؎

آگ تھے ابتدائے عشق میں ہم + ہو گئے خاک انتہا یہ ہے

حیران ہوں کہ ان کی ناگفتہ بہ حالت کہاں تک لکھوں اور پتھر کا کلیجہ کہاں سے لاؤں۔ ہر جمعرات کو ہمارے گھر میں ایک برقعہ پوش بیوی آتی ہیں جن کے چہرے سے آثارِ امارت و جلالت چمکتے ہیں اُن کی شُستہ گفتگو سے شرافت ٹپکتی ہے۔ یہ اپنے آپ کو بہادر شاہ کی پوت بہو کہتی ہیں اور عجب نہیں کہ ہوں مگر حالت ان کی اس درجہ ردی ہے کہ بھیک مانگ کر پیٹ پالتی ہیں ؎

تنگدستی کے سبب جان سے بیزار ہیں ہم + دار پہ کھینچ دے اے چرخ کہ نادار ہیں ہم

اب بھی دہلی میں مرزا ثریا جاہ صاحب کے خاندان کے پس ماندہ لوگ کچھ معقول پنشن پاتے ہیں مگر اُنکی آپس کی نزاع اور کثرتِ شرکا کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر ہر شخص کے حصے بخرے ہو گئے ہیں اور وہ رقم جو ایک شخص کے لیئے بھی بہ مشکل کفایت کرتی تھی وہ اب گھٹ گھٹا کر دس پر اُتری تو کہیئے کیا رہی' برائے نام۔ علاوہ اس خاندان کے جناب فرخندہ جمال صاحب اور جناب امیر الملک مرزا بلاقی بیگ صاحب دو شاہزادوں کی خدمت میں کمترین کو دیرینہ نیاز حاصل ہے کیونکہ میرے نانا مولوی محمد عبد القادر صاحب خلف جناب مولوی محمد عبد الخالق صاحب جن کا ذکرِ خیر سرسید کی کتاب آثار الصنادید میں ہے' متوسلانِ شاہی میں سے تھے یہ دونوں صاحب آتے جاتے تھے ان دونوں بزرگوں کو برٹش گورنمنٹ سے کچھ وظیفہ ہے جسکی مقدار نہ اُنہوں نے ظاہر کی نہ میں نے پوچھنا مناسب سمجھا مگر حیدر آباد کے تعلق سے اتنا میں جانتا ہوں کہ مرزا بلاقی صاحب کو سو روپیہ ماہانہ سرکار عالی نظام سے ملتا ہے اور اس دستگیری اور قدر افزائی نے اُنہیں سنبھال دیا اور اسی طرح اور کئی شاہزادوں اور بیگمات کو اُسی منبعِ وجود و کرم ریاستِ ابد مدت سے بطور اشک شوئی کچھ ملتا ہے ؎

صدف کو چاہیئے کیا ایک قطرہ چشمۂ یم سے + بجھا لیتا ہے اپنی پیاس کامِ غنچہ شبنم سے

ہے۔ یہ مرزا جواں بخت کی بیٹی اور بہادر شاہ مرحوم کی پوتی ہیں۔ دادا کا تخت تاراج ہونے کے غم میں انھوں نے آج تک شادی نہیں کی۔ غدر کے واقعات نہایت گداز سے بیان کرتی ہیں کہ انسان دل پکڑ کر بیٹھ جائے۔ ان کے ایک بھائی جمشید بخت تھے۔ ۱۲؍ جون ۱۹۲۱ء کو ان کا انتقال ہوا مسلمانوں کے عام قبرستان میں مدفون ہوئے ان کی ایک شادی لکھنؤ میں ہوئی تھی جس سے دو لڑکیاں ہیں۔ اور دو شادیاں انھوں نے برہمی عورتوں سے کی تھیں۔ ایک سے ایک لڑکا تین سال کا ہے جس کی والدہ کا بھی انتقال ہوگیا ہے اور اس کے نانا لے کر ہندوستان چلے آئے معلوم نہیں وہ آج کل کہاں ہیں۔ دوسری شادی سے ایک جوان لڑکا ہے جس کا نام سکندر بخت ہے۔ اس اُجڑے دیار کی رونق یہی ہیں۔ انٹرنس پاس ہیں بائیس سال کی عمر ہے جو آتا ہے۔ ان ہی سے ملتا ہے بیچارے نہایت عسرت سے گذر کرتے ہیں۔ باپ کے مرتے ہی گورنمنٹ نے وظیفہ بند کر دیا غریب کو ایک حبہ نہیں ملتا۔ ان کی پھوپی رونق زمانی بیگم کو صرف ڈیڑھ سو ماہوار تاحیات ملتے ہیں۔ ان کے ساتھ رہکر تنگی سے گذر کرتے ہیں۔ وضع داری کا یہ حال ہے کہ دادا مرحوم (بہادر شاہ) کے زمانے کے بعض ملازمین کو اب تک علیحدہ نہیں کیا۔ اس مکان کے ساتھ ہی یہ شرط ہے کہ وہ رہ سکتے ہیں مگر فروخت نہیں کرسکتے۔ رونق زمانی بیگم کے بعد غالباً مکان بھی چھن جائے گا اور ان تیموری شہزادوں کے لیے تن ڈھانکنے کے لیے کپڑا اور پیٹ بھرنے کے لیے لقمہ اور سر چھپانے کیلئے جھونپڑا بھی نہ ہوگا۔ یہ اشعار حسب حال میں اپنی طرف سے پڑھتا ہوں:۔

جن کی عمارتیں بفلاک سرکشیدہ تھیں + نسلوں میں اُن کے رہنے کو اب جھونپڑا نہیں

جن کے گھروں میں مخمل رومی کے فرش تھے + اب اُن کے پاس بیٹھنے کو بوریا نہیں

تنّور گرم رہتے تھے جن کے شبانہ روز + نوبت یہ ہے کہ چولھے پہ اُن کے توا نہیں

عموماً بادشاہ ہند اور خاصکر سلاطین مغلیہ کی داد و دہش، عطا و بخشش کی مثالیں اس کثرت سے ہیں کہ اُن کے لیئے ایک جداگانہ کتاب درکار ہے مگر چونکہ فرمانوں کا زیادہ تر تعلق داد و دہش ہی سے ہے لہٰذا چند واقعات کا علی سبیل الاختصار پیش کر دینا کوتاہ نظروں کی آنکھیں کھول دے گا اور وہ جان لیں گے داد و دہش اسکو کہتے ہیں۔ سلطان محمد تغلق کے غیر معمولی اور فوق العادت بخششوں کا حال بہت طول طویل ہے لہٰذا بخوفِ طوالت نظر انداز کرنا پڑا جن کو شوق ہو شوق سے کتب تاریخ ملاحظہ فرمالیں۔

ع آفتاب آمد دلیل آفتاب + اس پر سے ناظرین اس بحر سخاوت کا اندازہ فرمالیں کہ بعض دفعہ ایک ایک دن میں ساڑھے سات لاکھ روپیئے تک دے دیئے ہیں۔

دکن کی بہمنیہ سلطنت (۱۴۲۵-۱۴۲۲ء) کا حال کون نہیں جانتا سلطان احمد شاہ ولی البہمنی نے دارالسلطنت بیدر مملکتِ سرکار عالی نظام میں قلعہ ارک کے اندر ایک عالیشان محل بنوایا تھا جس کا نام تخت محل تھا

جو خودرو گھاس اور جنگل کے کانٹوں سے صاف ہو۔ دس بیس قدم آگے بڑھا اور چھوٹا سا احاطہ نظر آیا جو بانس کی کھپچیوں اور لکڑیوں سے گھرا ہوا تھا۔ اس کے گوشہ میں مجاور کی چھوٹی سی جھونپڑی تھی جس کا چھپر بارش سے سیاہ ہوگیا تھا۔ اس چھوٹے سے احاطے کے اندر دو چار تخت پڑے تھے۔ جو شاید نماز پڑھنے اور تلاوتِ قرآن کے لیئے ہیں۔ اس کے اندر ہی ایک بیری کا درخت ہے اور اس درخت کے نیچے ٹین کی دو چار چادریں ملاکر چار معمولی لکڑیوں کے ستون پر ڈالدی گئی ہیں۔ اس ٹین کے نیچے پرانے گاڑھے کی چھتگیری لگی ہوئی ہے جو شاید مجاور کی کرم فرمائی کی ممنونِ منّت ہے۔ اس کے نیچے تیموری نسل کا آخری چراغ، اکبری جاہ وجلال کی آخری یادگار شاہجہانی شکوہ کا آخری مرقّع اور عالمگیری نسل کا آخری تاجدار اور اس کی بیگم محوِ آرام ہیں قبر زمین سے ڈیڑھ فٹ بلند ہوگی۔ تعویذ ذرا چوڑا اسفید پتّھر کا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دونوں قبروں کو ایک کردیا گیا ہے۔ اس تعویذ پر لکھا ہے۔

ظفر شاہ بہادر شاہ دہلی کا انتقال ہوا۔ ۷ نومبر سنہ ۱۸۶۲ء میں۔ زینت محل بیگم شاہ دہلی کا انتقال ہوا۔ جولائی سنہ ۱۸۶۲ء میں۔

ہم لوگ ایک طرف بیٹھ گئے اور فاتحہ خوانی سے فارغ ہو کر میں نے کہا کہ قبر اس قدر معمولی حالت میں کیوں ہے؟ مجھے بتایا گیا۔ کہ ٹین وغیرہ کا چھپر بھی اب دو تین سال سے پڑا ہے۔ اس سے پہلے یہ قبر بھی بے نام ونشان ہوگئی تھی نشان دہی کے لیئے یہ بیری کا درخت تھا۔ جب مسلمان برہمانے کچھ ایجی ٹیشن کیا تو تیموری تخت کی مالک گورنمنٹ نے مسلمانوں کو اجازت دے دی کہ وہ قبر کا نشان کر سکتے ہیں۔ یہ قبر چھاؤنی اور بڑے بھایہ (مشہور برہمی معبد) کے قریب ہے۔ کچھ اندھیرا ہوگیا۔ اس لیئے ہم لوگ واپس ہوئے اور اس روز اس مکان کی زیارت نہ کر سکے جس میں بہادر شاہ مرحوم نظر بند تھے۔

شہنشاہِ مرحوم کے قیدخانہ کی زیارت

ہندوستان واپس آنے سے ایک روز پیشتر اس کا موقعہ ملا کہ ہم آخری شاہِ دہلی کے مسکن کو دیکھ سکیں اور تیموری نسل کے جو بدقسمت افراد وہاں رہتے ہیں اُن سے ملیں۔ اس روز بھی سیٹھ حاجی عثمان غنی صاحب اپنی موٹر لیئے ہمراہ تھے۔ ایک بجے ہم لوگ وہاں پہنچے۔ یہ مکان سنٹرل جیل رنگون کی پشت پر ہے اور صرف ایک سڑک درمیان میں ہے لکڑی کا مکان ہے جو بہت معمولی ہے اور اب تو نہایت بوسیدہ ہوگیا ہے۔ بہادر شاہ کے نوکروں کے حلال خوروں کے مکان اس سے اچھے ہوں گے کئی برس سے اس میں قلعی نہیں اور نہ مرمت کرائی گئی

مرحوم شہنشاہ کی اولاد۔ ستّر برس کی ایک ضعیفہ اس مکان میں رہتی ہیں جن کا نام رونق زمانی بیگم

وعطا سے خالی نہیں جاتا۔ حسب ہی خداوند تعالیٰ نے ملک کو خوشحال اور رعایا کو فارغ البال او مالامال کر دیا ہے۔

ان فرمانوں کا مختصر حال یہ ہے کہ شہنشاہ اکبر سے لے کر دورِ مغلیہ کے آخر زمانے تک کے ہیں۔ میں نے اس سلسلے کو مکمل کرنے کے لئے برٹش پیریڈ یعنی **ملکۂ وکٹوریہ** قیصرۂ ہند۔ ملکِ معظم **ایڈورڈ ہفتم** اور ملکِ معظم **جارج پنجم** کے کچھ فرامین بھی اس کتاب میں شامل کئے ہیں۔

پہلے زمانے میں فنِ خطاطی نے بڑی ترقی کی تھی۔ اُس زمانے میں کئی قسم کے خط رائج تھے نستعلیق نسخ۔ ثلث۔ شفیعہ۔ شکست۔ طغریٰ۔ گلزار۔ غبار۔ اور کیا کیا ہم نواب ان کے نام بھی پوری طرح نہیں جانتے اُس زمانے میں لوگ برسوں خط کی مشق کرتے تھے۔ اُستادوں کے سامنے زانوئے شاگردی تہ کرتے تھے تختیوں پر موٹے قلم سے لکھتے تھے۔ آگے چل کر کاغذ کی وصلیاں بنائی جاتی تھیں اُن پر نہایت صفائی سے آہار دے کر مہرہ کیا جاتا تھا۔ وہ ایسی چمک اُٹھتی تھیں کہ منہ دیکھ لو روشنائی کو کئی کئی دن گھوٹا جاتا تھا اور خدا جانے اُس میں کیا کیا ڈالتے تھے کہ صدہا برس تک اُس کی سیاہی اور چمک دمک جوں کی توں باقی رہتی تھی اب کون کرسکتا ہے مگر وضع الشیٔ فی غیر محلہ ضروری ہے سطریں سیدھی الفاظ نوک پلک سے درست نشست۔ وکرسی الفاظ معقول۔ جب ہی وہ خط دلوں کو مسرور اور آنکھوں کو روشن کرتا تھا۔ دیکھنے والا پھڑک جاتا تھا۔ اب فنِ خطاطی حرفِ غلط کی طرح مٹا دیا گیا ہے یعنی خوش خطی نہ کوئی ہنر رہا نہ اُس کی ضرورت رہی اب طلباء تمام قابلیت کروڑوں کے حساب کا قاعدہ مالانحل کرنے اور بال کی کھال نکالنے اور ریاضی کی چیستانیں بوجھنے اور گتھیاں سلجھانے اور تاریخ کے واقعات ازبر کرنے اور اُن کے سن یاد کرنے دنیا بھر کے جغرافئیے یعنی ساری خدائی کی بھوسیا بن جانے سے ان غریبوں کو فرصت کہاں جو خطاطی کی طرف توجہ کریں ان کے لئے "دریک سر و ہزار سودا" بالکل سچ ہے۔ اب لکھنے کا حال یہ ہے کہ لوہے کی نب سے لکھا جاتا ہے جس میں نہ کافی لچک ہے نہ اُس کا قط درست نہ وہ کسی طرح اردو کے لیے موزوں اس سے بڑھ کے موجد کا اصلی مقصود انگریزی تحریر تھی اور یہاں [illegible] دو لکھو لو تو لکھ لو ہاں۔ قلم بنہ سے بہتر واسطی تلاش کیا جاتا تھا جس میں ریشہ نہ ہو جو جلد نہ گھِسے لچک والا ہو۔ شگاف درست ہو قط محرّف ہو۔ فونٹین پین جب سے نکلی ہیں اُس سے لکھنے میں گو آسانی ہو مگر ایک تنکے سے اور اُس سے لکھنا برابر ہے کہ اسکی نوک پنسل کی طرح گول ہوتی ہے نوک پلک پتلے موٹے سے کچھ بحث نہیں ۔ ہر چہ آید در گھسیٹ غرض حرف حرف پڑھ لینے سے ہے لیکن پڑھا جانا بھی مدارج رکھتا ہے ایک ایسا صاف لکھا ہوتا ہے کہ اندھا بھی پڑھ لے ایک ایسا گھچ پچ اور گھسیٹ ہے کہ نہ سر نہ پیر لکھیں موسیٰ پڑھیں خدا

اور جس کے کھنڈر اب تک موجود ہیں جو زبانِ حال سے اپنی وسعت اور عظمت کا نشان دے رہے ہیں اس محل کی طیاری پر شیخ آذری اسفرائینی نے ذیل کی رباعی کہی جسے مُلا اشرف الدین مازندرانی مشہور خوش نویس نے نہایت جلی قلم سے لکھ کر بادشاہ کے حضور میں گذرانا۔ یہ رباعی اب تک اُس محل کے رو کار پر موجود ہے۔ وہو ہذا۔ رباعی

حبذا قصرِ مشید کہ زفرطِ عظمت ✦ آسماں سُدّۂ از پایۂ ایں درگاہ است

آسماں ہم نہ تواں گفت کہ ترکِ ادب است ✦ قصرِ سلطانِ جہاں احمد بہمن شاہ است

بادشاہ نے شاعر کو مالامال کر دیا۔ بادشاہ کی قدر دانی دیکھیے کہ شیخ آذری اس قدر مقربِ بارگاہ سلطانی اور مورد مراحم خسروانی تھا کہ گھڑی بھر کو اُس کی جدائی گوارا نہ تھی آخر کار اُس نے شہزادہ علاء الدین سے سفارش کرائی اور عرض کر ایا کہ اگر مجھے وطن جانے کی اجازت مل جائے تو جو اکبر کا جس کا میں نے ارادہ کیا ہے) آدھا ثواب حضور کی خدمتِ اقدس میں پیش کروں گا۔ بادشاہ بہت خوش ہوا اور خزانچی کو بلا کر حکم دیا کہ چالیس ہزار تنگۂ سفید (جو ایک تولہ نقرۂ خالص کا ہوتا ہے) دیا جائے۔ شیخ تنگوں کا اتنا بڑا ڈھیر دیکھتے ہی بے ساختہ پکار اُٹھا لا یحمل مطایا کم عطایا کم (حضور کی اس قدر گراں بہا عطیے کو آپ کے مویشی بھی اُٹھا نہیں سکتے) بادشاہ ہنسا اور فرمایا "بیس ہزار تنگے اور دو" اس کے علاوہ خلعتِ خاصہ اور پانچ غلام ہندی دیکر رخصت کیا۔

مآثر الامراء میں عبد الرحیم خانِ خاناں کی نسبت لکھا ہے کہ "مکرر شعراء را در صلہ بزر سرخ سنجید۔ روزے ملا نظیری گفت "یک لک روپیہ چہ قدر تودہ می شود؟ نہ دیدہ ام" فرمود از خزانہ بیارند و چوں جمع کردند ملا گفت "شکر اللہ کہ بسبب نواب ایں قدر زر دیدم" فرمود کہ "ہمہ بہ مُلا بدہند" یہ ایک وزیر کا حوصلہ تھا رہی بادشاہوں کی جود و عطا وہ تو بے حد لا تحصیٰ و لا تعد تھی۔ دور کیوں جائیے۔ ؎

ترا دیدہ یوسف را شنیدہ - شنیدہ کے بود مانند دیدہ - غفران مکان حضور پُرنور نواب میر محبوب علی خاں بہادر جعل اللہ الجنۃ مثواہ بادشاہِ دکن کی داد و دہش کیا کچھ کم تھی؟ داغ صاحب کو جب سرفرازی ہوئی تو ایک دم پچاس ہزار روپیہ کی بھاری رقم اس طرح دے دی گویا کچھ بات ہی نہ تھی۔

بادشاہِ حال حضور پُرنور نواب میر عثمان علی خاں بہادر خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ بمصداقِ الولد سر لابیہ وہ بھی غفران مکان سے اس امر میں کچھ کم نہیں بلکہ زیادہ ہی ہیں۔ ابھی سلطان ٹرکی کے لیئے تین سو پونڈ ماہانہ مقرر فرمایا ہے۔ شہزادہ محمد عمر خاں خلف امیر عبد الرحمن خاں مرحوم شاہِ افغانستان کے نام پانسو روپیئے ماہوار کی اجرائی انہیں دنوں ہوئی ہے اور کوئی دن ایسی بخشش

فہرست فرامین سلاطین متعلق درگاہ اجمیر شریف

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
نمبر سلسلہ	قسم حکم	بعہد سلطنت	موسومہ	صاحب فرمان	محل عطا	تاریخ فرمان	سنہ جلوس	سنہ ہجری	سنہ عیسوی	خلاصہ فرمان	صفحہ کتاب	کیفیت
۱	فرمان	جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	حکام و عمال و متصدیان	شیخ حسین	موضع بیٹرہ	×	×	×	×	عطائے معاش یک لک تنکہ	۱	
۲	فرمان	جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	وکلا و حکام و متعہدان اجمیر	خواجہ حسین	درگاہ شریف	ذی قعدہ	×	سنہ ۹۶۹ھ	سنہ ۱۵۶۱ء	ممانعت تدفین اموات	۱	
۳	فرمان	〃 〃	شیخ حسین سجادہ نشین	شیخ حسین سجادہ نشین	〃	شعبان	(۵)	سنہ ۹۶۷ھ	سنہ ۱۵۶۱ء	درباب اہتمام لنگرخانہ	۲	
۴	فرمان	محمد نورالدین جہانگیر	حکام و عمال	شیخ حسین	〃	×	×	سنہ ۱۰۲۱ھ	سنہ ۱۶۱۲ء	منصبِ تولیت	۳	
۵	فرمان	〃	〃	〃	〃	×	×	سنہ ۱۰۲۷ھ	سنہ ۱۶۱۷ء	تولیت و اثبات اولاد	۴	
۶	فرمان	〃	〃	شیخ علیم الدین	موضع گیلوتہ	۱۵ شہریور	(۲۲)	سنہ ۱۰۳۶ھ	سنہ ۱۶۲۶ء	عطائے موضع گیلوتہ دو سوش	۸	
۷	فرمان	محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی	〃	شیخ ولی محمد	درگاہ شریف	ربیع الاول	(۲)	سنہ ۱۰۳۹ھ	سنہ ۱۶۲۹ء	عطائے منصب سجادگی	۹	

ٹانک ٹوٹیے مار اکرو۔ ہم نے ایک فوٹو عبدالرشید خوشنویس کی تحریر کا دیا ہے اُس زمانے کے لکھے
آج کے کج مج خط سے بشوق ملالیں آج کل کا خط تو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے روشنائی میں لتھڑی ہوئی
مکھی کاغذ پر رینگ جائے اور خط نہیں بلکہ کاغذ پر کیڑے مکوڑے معلوم دیتے ہیں ؎

چراغِ مردہ کجا شمع آفتاب کجا + ببیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بکجا

رہی املا اُس کی اور بھی مٹی پلید ہے۔ ایک صاحب نے آگرہ کے مشہور رئیس مرزا عرفان علی بیگ صاحب کو خط لکھا اور ارفان علی لکھا۔ محرر سے کہا گیا کہ صحیح املا ع سے ہے۔ جواب یہ ملا کہ ع۔ الف تو میں جانتا نہیں غرض تو خط کے صحیح ٹھکانے پر پونہچ جانے سے تھی۔ میری تحریر کی صحت کا یہی کافی ثبوت ہے کہ آپ کو خط پونہچ گیا۔ چلو چھٹی ہوئی۔ ع ایں ہم اندر عاشقی بالائے غمہائے دگر۔ ان فرامین کی خطاطی پر بے اختیار دل لوٹ جاتا ہے۔ تحریر ایسی خوبصورت جیسے کہ موتی جڑ دیئے ؎

دیکھ کر ہوتی ہے تسکین وہ پیارا خط ہے + نسخۂ دردِ جگر ہے کہ تمھارا خط ہے +

وہ شل عارضِ معشوق گھٹا ہوا چمکدار مطلا کاغذ۔ وہ قلم جیسے قلمِ قدرت کھینچے تو بجا ہے وہ نوک پلک وہ نشستِ الفاظ اب کہاں۔ روشنائی ایسی کہ حورانِ بہشتی کے سوا مردمکِ چشم سے مقابلہ کرے صدہا سال تک اس کی چمک دمک میں ذرا فرق نہ آئے شنجرف کو دیکھئے دلِ عشاق کا خون کر رہی ہے جس کا وہ چھچوتا ہوا سُرخ رنگ عقل کو دنگ کرتا ہے ؎

آں حسنِ دلرباست کہ ہنگامِ دیدنش + بے دست و پا شود دل و بے اختیار چشم

خدا جانے وہ کاتب کیسے تھے اُن کی خطاطی قدرتِ خدا کا نمونہ ہے ؎

خطت می بینم و گردِ سوادِ نامہ می گردم + فدائے جنبشِ آں دست و طرزِ خامہ می گردم

علاوہ خط کی خوبی کے عبارت کی بندش ایسی مسجع اور مقفیٰ اور فصیح و بلیغ کہ اب دیکھنے میں نہیں آتی ؎

قافیہ سنجاں کہ علم بر کشند | گنجِ دو عالم بقلم در کشند
خاصہ کلیدے کہ درِ گنج راست | زیرِ زبانِ مردِ سخن سنج راست

میں امید کرتا ہوں کہ ناظرین اس مجموعۂ بے نظیر کو دیکھ کے بشیر کے حق میں دعائے خیر فرمائیں گے

تیری جناب میں آیا ہوں یا الٰہ نہ پوچھ
یہی کہ بخش دے اور مجھ سے تو گناہ نہ پوچھ
(کلیم)

خاکسار بشیر الدین احمد غفرلہٗ

۱۶ جنوری ۱۹۲۶ء

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۷	فرمانچہ	محمد شاہ بادشاہ غازی	گماشتہائے جاگیرداران	سماۃ بی بی کمال	درگاہ شریف	۲۹ جمادی الثانی	(۱۳)	سنہ ۱۱۴۳ھ	سنہ ۱۷۳۰ء	عطائے عسکہ اراضی در حویلی اجمیر شریف	۲۹	
۱۸	فرمانچہ	"	"	سید ظہیر الدین وغیرہ	پرگنہ اجمیر	۵ ذیقعد	(۲۳)	سنہ ۱۱۵۴ھ	سنہ ۱۷۴۱ء	عطائے یومیہ پانزدہ آنہ از اوقاف روضہ	۳۰	
۱۹	فرمان	ابو المظفر جلال الدین محمد شاہ عالم بادشاہ	عمال و متصدیان	امام الدین با فرزندان	موضع گنگاونہ وغیرہ	یکم محرم الحرام	(۱۱)	سنہ ۱۱۸۴ھ	سنہ ۱۷۷۰ء	معاش التمغا	۳۱	
۲۰	فرمان	"	"	"	موضع نانڈپر گنہ حویلی اجمیر شریف	۱۱ ربیع الاول	(۱۱)	سنہ ۱۱۸۴ھ	سنہ ۱۷۷۰ء	عطائے معاش موضع ناند مع مزرعہ رام پور بطور التمغا	۳۲	
۲۱	شقہ	ابو البرکات معین الدین اکبر شاہ ثانی بادشاہ	صوبۂ اجمیر سرکار انگریزی	×	اجمیر		×	×	×	در باب انتظام درگاہ شریف مشمولہ مثل نمبر (۱۲۰) محافظ خانہ	۳۶	ان دونوں تحریروں میں سنہ نہیں ہے۔
۲۲	شقہ	اکبر شاہ ثانی بادشاہ	"	×	اجمیر		×				۳۸	اس بادشاہ کی مدت سلطنت سنہ ۱۲۲۱ھ / ۱۸۰۶ء سے سنہ ۱۲۵۳ھ / ۱۸۳۷ء تک ہے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۸	فرمان	محمد شهاب الدین شاهجهان بادشاه غازی	حکام و عمال	اولاد حضرت خواجه بزرگ	موضع گناهیڑه	۱۲ مهر ماه الٰهی	(۴)	سنه ۱۰۴۱ھ	سنه ۱۶۳۱ء	عطائے معاش گناهیڑه	۱۰	
۹	فرمان	″	″	متولیان	درگاه شریف	۱۲ رجب المرجب	(۱۲)	سنه ۱۰۵۰ھ	سنه ۱۶۴۰ء	منصب سجادگی	۱۱	
۱۰	فرمان	″	″	اولاد شیخ علم الدین	موضع دلواڑه	ذی الحجه	(۱۶)	سنه ۱۰۵۲ھ	سنه ۱۶۴۲ء	عطائے موضع دلواڑه	۱۴	
۱۱	فرمان	ابو العدل محی الدین عالمگیر بادشاه غازی	″	پسران میر ضیاء الدین وغیره	موضع بده گاؤں پرگنه حویلی اجمیر	۲۶ محرم	(۳)	سنه ۱۰۷۰ھ	سنه ۱۶۵۹ء	عطائے معاش موضع بده گاؤں	۱۶	
۱۲	فرمان	ابو العدل محی الدین عالمگیر بادشاه غازی	حکام و عمال	امام الدین سجاده	موضع اڑکه پرگنه حویلی اجمیر	صفر المظفر	(۵)	سنه ۱۰۷۲ھ	سنه ۱۶۶۱ء	عطائے معاش موضع اڑکه	۱۹	
۱۳	چهٹی فرمان	شاه عالم بهادر شاه بادشاه	سجاده صاحب	شیخ سراج الدین	موضع گیلوته پرگنه سرانهه	۲۵ ربیع الآخر	(۴)	سنه ۱۱۲۲ھ	سنه ۱۷۱۰ء	عطائے منصب سجادگی روضه منوره متعلق معاش موضع گیلوته	۲۲	
۱۴	چهٹی فرمان	محمد شاه بادشاه غازی	سید محمد حسن	سید محمد حسن وغیره	درگاه شریف	۴ شوال	(۱)	سنه ۱۱۳۱ھ	سنه ۱۷۱۸ء	تقرر یومیه نیم روپیه	۲۴	
۱۵	چهٹی فرمان	″	شیخ منیر الدین	شیخ منیر الدین	″	غره رجب	(۲)	سنه ۱۱۳۲ھ	سنه ۱۷۱۹ء	سجادگی درگاه شریف	۲۵	
۱۶	″	″	مسماة بی بی کمال	مسماة بی بی کمال	″	۱۶ محرم	(۹)	سنه ۱۱۳۹ھ	سنه ۱۷۲۶ء	عطائے قطعه زمین در حویلی اجمیر شریف	۲۷	

فرامین جہانگیری

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۳۲۸	فرمان	ابوالمظفر نورالدین محمد جہانگیر بادشاہ	حکام وعمال	لالہ مصر	مہرپور سرکار خیرآباد	آبان	(۹)	سنہ ۱۰۲۳ھ	سنہ ۱۶۱۴ء	عطائے دوبست دہ بیگہ اراضی	۴۵	سلیم گڈھ اور نور گڈھ بھی کہتے ہیں اور مسجد درگاہ قطب صاحب ۱۰۵۵ھ میں بنوائی سنہ جلوس (۴۹) غلط ہے بلکہ سنہ جلوس ۱۳ ہے نقل جناب مظفر حسین خان صاحب کی ہے شاہ آباد کے قلم کی ہے۔ غالباً سنہ کی نقل کرنے میں کچھ سہو ہوا ہے۔
۳۲۹	فرمان	؍؍	؍؍	ملا جاماست ملا ہوشنگ فارسی با فرزندان	قصبہ نوساری سرکار سورت	اذشہریور	(۱۳)	سنہ ۱۰۲۷ھ	سنہ ۱۶۱۷ء	عطائے معاش موازی یکصد بیگہ اراضی بگز الٰہی از قصبہ نوساری سرکار سورت بطور مدد معاش	۴۵	
۳۳۰	فرمان	؍؍	؍؍	پیروز خاتون زوجہ سید محمود	پرگنہ سکیت	اسفندارمذ ماہ الٰہی	(۱۰)	سنہ ۱۰۲۴ھ	سنہ ۱۶۱۵ء	عطائے پنجاہ بیگہ اراضی مدد معاش	۴۷	
۳۳۱	فرمان	؍؍	؍؍	مسماۃ اوربانو دختر مبارک	پرگنہ پانی پت سرکار دہلی	شہریور الٰہی	(۱۸)	سنہ ۱۰۳۲ھ	سنہ ۱۶۲۲ء	عطائے اراضی سی بیگہ زمین	۴۸	
۳۳۲	فرمان	؍؍	نواب شیخ فرید	نواب ممدوح	×	۲۰ فروری	(۲۱)	سنہ ۱۰۳۵ھ	سنہ ۱۶۲۵ء	عطائے موازی چہار ہزار بیگہ زمین بطور مدد معاش	۵۰	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
				خاندانِ سلاطین خلجی								
۲۳	فرمان	سلطان علاؤالدین خلجی	راجہ نرسین راجہ چتیوڑ	راجہ موصوف	×	×	×	سنہ ۷۰۳ھ	سنہ ۱۳۰۲ء		۳۹	یہ تحریر اور اس کا جواب جو ذیل میں درج ہے ایک مطبوعہ اردو کتاب سے نقل کیا گیا ہے یہ اتو ۷۰۳ھ
	عرضی جوابی	راجہ نرسین راجہ چتیوڑ	سلطان علاؤالدین خلجی	بادشاہ موصوف	×	×	×	//	//		۴۰	مطابق سنہ ۱۳۰۲ کا ہے۔
				خاندانِ سلاطین سور								
۲۴	فرمان	ابوالمظفر سلطان سلیم شاہ غازی	حکام و عمال	شیخ علیم اللہ وغیرہ		پرگنہ باڑی سرکار لکھنؤ ۲ جمادی الاولی	(۹۴)	سنہ ۱۰۱۲ھ	سنہ ۱۶۰۳ء	عطائے موازی دو صد بیگہ اراضی	۴۰	اسی بادشاہ کو اسلام شاہ بھی کہتے ہیں یہ سنہ ۹۵۲ھ سنہ ۱۵۴۵ء
				فرامین اکبری								
۲۵	فرمان	ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	حکام کرام و عمال	درگاہ حضرت شاہ نجم الحق	قصبۂ سہنت دہلی صوبہ سرکار	۴ بہمن ماہ اسفندارمذ الٰہی	(۸)	سنہ ۹۶۷ھ	سنہ ۱۵۵۹ء	عطائے اراضی اللہ کے لیے بیگہ و نقد ۸ روپیہ یومیہ بابت شب چراغ و لنگر خانۂ درگاہ۔	۴۱	تک حکمراں رہا کل مدت سلطنت (۸) سال دو ماہ دس دن ہے اور اس نے (۵۸) سال (۳) ماہ چند دن کی عمر میں وفات پائی
۲۶	فرمان	ایضاً	راجہ سوہن لال وزیر اعظم	راجہ موصوف	×	×	(۲۰)	سنہ ۹۸۴ھ	سنہ ۱۵۶۷ء	عطائے خطاب راجگی و بہادری و معتمدگی و جنگی	۴۲	(۴۹) جلوس مطابق سنہ ۱۰۱۲ھ لکھا ہے جو اکبر بادشاہ کا زمانہ ہوتا ہے۔
۲۷	خوصداشت	خان اعظم مرزا کوکلتاش	درجواب فرمان اکبر بادشاہ	×	×	×	×	×	×	منقول از دربار اکبری	۴۳	سلیم شاہ نے سنہ ۹۵۳ھ سنہ ۱۵۴۶ء میں بعہد نورالدین جہانگیر بادشاہ ایک پل بنوایا جسے

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۳۸ (۱)(۲)	مکتوب جواب مکتوب	شاہجہاں بادشاہ سلطان محمد عادل شاہ	سلطان محمد عادل شاہ شاہجہاں بادشاہ	سلطان محمد عادل شاہ شاہجہاں بادشاہ	بیجاپور دہلی	× ×	× ×	× ×	× ×	× ×	۵۴ ۵۵	شاہجہان کا زمانہ (سنہ ۱۰۳۶ھ / ۱۶۲۷ء سے سنہ ۱۰۶۶ھ / ۱۶۵۸ء) کا ہے بادشاہ نے سلطان محمد عادل شاہ کو جس کا زمانہ (سنہ ۱۰۳۷ھ / ۱۶۲۷ء سے سنہ ۱۰۶۷ھ / ۱۶۵۶ء) ہے خط ڈانٹ کے لکھا تھا وہ اور محمد عادل شاہ کا جواب دونوں درج ہیں دونوں خطوں میں نہ سنہ ہے نہ تاریخ۔
۳۹	قطعہ نوشتہ	آقا عبدالرشید	"	"	"	×	×	×	×	×	۵۵	
					فرامین اورنگ زیب							
۴۰	فرمان	ابو المظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی ... شاہزادہ محمد اعظم شاہ	پیڈیا نایک راجہ بیدر شوراپور مملکت سرکار نظام	راجہ موصوف	شوراپور ضلع گلبرگہ شریف	رمضان المبارک	(۱)	سنہ ۱۰۶۸ھ	سنہ ۱۶۵۷ء	عطائے سرد یسکھی نصرت آباد	۵۷	
۴۱	فرمان	اورنگ زیب	ابوالحسن	ہنود شہر بنارس	بنارس	۱۵ جمادی الثانیہ	"	سنہ ۱۰۶۹ھ	سنہ ۱۶۵۸ء	تصفیہ قضایائے ہنود متعلق بہ معابد بنارس	۵۹	یہ قطعہ جس کا فوٹو بطور خطاطی ہم نے دیا ہے آقا عبدالرشید نے لکھ کر شاہجہاں بادشاہ کے حضور میں گزرانا تھا۔
۴۲	فرمان	"	حکام و عمال	عائشہ بی	ہیبت پور صوبہ لاہور	۱۴ رجب	"	"	"	عطائے دہ بیگہ آراضی	۶۱	
۴۳	فرمان	نواب دلیر خاں بعہد اورنگ زیب بہ محمد جعفر قاضی سندیلہ	جوزخاں مرزا راجہ جے سنگھ والی جے پور	راجہ موصوف	جے پور	شعبان	"	"	"	متعلق گرفتاری دارا شکوہ	۶۲	
۴۴	پروانہ	"	حکام و عمال متصدیان حال و مستقبل	ہرتا بل قانونگو	دلیر نگر عرف کوندوی پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ	۱۴ محرم	"	سنہ ۱۰[illegible]	سنہ ۱۶۵[illegible]ء	واگذاشت زمین ... کوندوی ... معصومہ بی بی وغیرہ متوفیہ بنام مجیبہ وغیرہ	۶۳	

فرامین شاہجہانی

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۳۳	فرمان	شہاب الدین محمد شاہجہان بادشاہ غازی	نواب شیخ فرید	نواب موصوف	موضع اہدولی	۲۴ ۰۰۰	(۹)	سنہ ۱۰۴۵ھ	سنہ ۱۶۳۵ع	تنبیہ نمودن مقہوران	۵۱	
۳۴	فرمان	״	حکام و عمال	شیخ فتح محمد خویش ملا عبد اللطیف سلطان پوری	سرکار سنبل و سرکار بدایوں	۱۰ رمضان	(۱۸)	سنہ ۱۰۵۴ھ	سنہ ۱۶۴۴ع	سرفرازی خدمت صدارت سرکار سنبل و سرکار بدایوں و مبلغ دو روپیہ روزینہ از خزانہ اکبر آباد	۵۱	
۳۵	فرمان	״ مہری داراشکوہ	نواب شیخ فرید خاں	نواب موصوف		۲۷ رجب	(۲۲)	سنہ ۱۰۵۹ھ	سنہ ۱۶۴۹ع	چونکہ تم سے وہاں کے لوگ راضی نہیں ہیں لہذا یہاں آجاؤ یا فتح پور چلے جاؤ	۵۲	
۳۶	فرمان	شہزادہ داراشکوہ	راجہ تو ڈرمل	شیخ اللہ داد نواسہ ملا عبد اللطیف	سلطان پور	۲۰ محرم		سنہ ۱۰۶۰ھ	سنہ ۱۶۵۰ع	تملیک نامہ یک قطعہ باغ و کٹرہ دکاکین	۵۳	
۳۷	بیعنامہ	مانو مسلمہ روپ چند وغیرہ	نواب دلیر خاں	نواب دلیر خاں	موضع نہرولہ پرگنہ شاہ آباد	۹ رجب	×	سنہ ۱۰۶۰ھ	سنہ ۱۶۵۰ع	بیعنامہ موضع نہرولہ پرگنہ حویلی شاہ آباد بعوض مالہ عہ فروخت کی	״	

۵۲	سند	نواب دلیر خاں	محمد مصطفیٰ	شیخ مصطفیٰ وغیرہ	پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ	۱۹ شوال	(۱۲)	سنہ ۱۰۸۰ھ	سنہ ۱۶۶۹ء	عطائے موازی پنجاہ بیگہ زمین بگز الٰہی بطور مدد معاش	۷۷	
۵۳	سند	نواب دلیر خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال	فیروز و الٰہ بخش چوبداران	شاہ آباد موضع نہر دوئی	غرہ محرم	✗	سنہ ۱۰۸۶ھ	سنہ ۱۶۷۶ء	عطائے پنج بیگہ اراضی پختہ برائے آبادی	۷۸	
۵۴	منشور حال	نواب کمال خاں در عہد اورنگ زیب	باشندگان دہلی	باشندگان دہلی	باشندگان حویلی شاہ جہاں آباد موضع نہر دلہ دہلی	۱۱ رمضان المبارک	×	سنہ ۱۰۸۶ھ	سنہ ۱۶۷۶ء	تصدیق درباب حقیت موضع نہر دلہ	۷۹	
۵۵	سند	نواب دلیر خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال شاہ آباد	شیخ محمد مراد و شیخ ہدایت اللہ و شیخ ستور فرزندان حضرت شیخ محمد مہدی	موضع جوگی پور و نہر پور پرگنہ شاہ آباد	۱۰ رمضان المبارک	×	سنہ ۱۰۸۶ھ	سنہ ۱۶۷۶ء	بحالی موضع جوگی پور و نہر کہ در وجہ نذر و وطن شیخ محمد مہدی مقرر بودہ	۸۰	
۵۶	فرمان	اورنگ زیب	حکام و عمال	شیخ ہدایت اللہ قادری	کنہر پور و جوگی پور پرگنہ [illegible] سرکار جہان آباد صوبہ اودھ	۵ صفر	(۲۰)	سنہ ۱۰۸۸ھ	سنہ ۱۶۷۷ء	عطائے مدد معاش	۸۱	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۴۵	پروانہ	بعہد اورنگ زیب	حکام و عمال	مسماۃ عجیبہ وغیرہ متعلقان مولوی ثناء اللہ ولد مولوی حبیب اللہ	موضع لوندری وغیرہ پرگنہ پانی پت	۱۹ رجب	(۳)	سنہ ۱۰۷۰ھ	سنہ ۱۶۵۹ع	مدد معاش مسماۃ معصومہ بی بنام عجیبہ وغیرہا	۶۳	
۴۶	پروانہ	"	شیخ فرید المخاطب بہ اعتشام خاں و اخلاص خاں صوبہ دار بنگالہ و بدایوں	نواب موصوف	بنگالہ	۸ آبان	(۴)	سنہ ۱۰۷۱ھ	سنہ ۱۶۶۰ع	ترک منصب پیا اور گوشہ نشینی سے باز رکھنے کے لیے	۶۸	
۴۷	فرمان	"	نواب دلیر خاں	نواب موصوف	سرکار خیرآباد صوبہ اودھ	۲۰ ذی الحجہ	(۵)	سنہ ۱۰۷۲ھ	سنہ ۱۶۶۱ع	عطائے جاگیرات	۶۹	
۴۸	"	"	حکام و عمال	مسماۃ صاحب دولت وغیرہ	پرگنہ بہت سرکار سہارنپور	۱۴ ربیع الاول	(۵)	سنہ ۱۰۷۳ھ	سنہ ۱۶۶۲ع	عطائے یک صد بیگہ اراضی بطور مدد معاش	۷۵	
۴۹	"	"	"	محمد باقر نبیرہ عبد اللطیف	لاہور	۱۹ شعبان	(۶)	سنہ ۱۰۷۴ھ	سنہ ۱۶۶۳ع	بعطائے یومیہ یک روپیہ از خزانۂ لاہور	۷۶	
۵۰	سند	نواب دلیر خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال	میکو چودھری بازار شاہ آباد	پرگنہ پالی	صفر	×	سنہ ۱۰۷۷ھ	سنہ ۱۶۶۶ع	عطائے موازی پنجاہ بیگہ بگز الہی	۷۶	
۵۱	سند	اورنگ زیب	گماشتہائے جاگیرداران و کروڑیان	شیخ کریم اللہ وغیرہ	پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ	۱۴ شعبان	(۱۲)	سنہ ۱۰۸۰ھ	سنہ ۱۶۶۹ع	مدد معاش موازی صد بیگہ	۷۷	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۶۴	سند	اورنگ زیب بادشاہ از طرف خیر اندیش خاں،	متصدیان مہمات پالی سرکار خیرآباد	پیرزادہ شیخ ہدایت اللہ عرف شیخ مٹھو صاحب قادری	شہرپور و جوگی پور	جمادی الاول	(۲۷)	سنہ ۱۰۹۵ھ	سنہ ۱۶۸۳ء	مدد معاش موضع کنھرپور و جوگی پور	۹۲	
۶۵	سند	اورنگ زیب عن الصدارت العلیتہ العالیہ	گماشتہائے متصدیان	شیخ محمد فضل اللہ	اوجین صوبہ مالوہ	۱۳ رمضان	X	سنہ ۱۰۹۶ھ	سنہ ۱۶۸۴ء	سند مفتی گری	۹۳	
۶۶	فرمان	اورنگ زیب عالم گیر مہری خواجہ کمال الدین خاں	متصدیان پرگنہ شاہ آباد	شیخ قیام الدین جیو	شاہ آباد	۱۰ ذوالقعد	X	سنہ ۱۰۹۶ھ	سنہ ۱۶۸۴ء	موازی صد بیگہ زمین مزروع بنگر الٰہی جہت باغ	۹۳	
۶۷	فرمان	اورنگ زیب عالم گیر مہری نواب کمال الدین خاں	عبدالرسول خاں از اغوائے شیخ قیام الدین جیو	عبدالرسول خاں	شاہ آباد	۱۷ ذوالحجہ	X	سنہ ۱۰۹۶ھ	سنہ ۱۶۸۴ء	عطائے [illegible] پنجاہ اراضی مزروع	۹۵	
۶۸	فرمان	اورنگ زیب	نواب کمال الدین خاں	ورثائے پیر [illegible] مرحوم	شاہ آباد عرف [illegible] وغیرہ	۱۴ شوال	(۲۹)	سنہ ۱۰۹۶ھ	سنہ ۱۶۸۵ء	عطائے بیست و شش مواضع مع مزروعات	۹۵	
۶۹	سند	نواب کمال الدین خاں	متصدیان حال و استقبال	اسمٰعیل خاں	قصبہ شاہ آباد وغیرہ ضلع ہردوئی	۱۴ رمضان المبارک	(۳۰)	سنہ ۱۰۹۷ھ	سنہ ۱۶۸۵ء	عطائے [illegible] اراضی پختہ برائے آبادی	۹۹	
۷۰	سند	اورنگ زیب	نواب کمال الدین خاں	نواب موصوف	پرگنہ شاہ آباد سرکار خیرآباد	۲۷ ربیع الثانی	(۳۱)	سنہ ۱۰۹۸ھ	سنہ ۱۶۸۶ء	بحالی جاگیرات پرگنہ شاہ آباد	۹۹	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۵۷	سند	نواب دلیر خاں	منصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ پالی از شاہ آباد و سرکار خیرآباد	شیخ عمور خاں	موضع پاپنور از شاہ آباد	۱۰ رمضان المبارک		سنہ ۱۰۹۰ھ	۱۶۷۹ع	انعام التمغا	۸۳	
۵۸	سند	″	″	″	موضع پاپنور از شاہ آباد	۵ رمضان المبارک	×	سنہ ۱۰۹۱ھ	۱۶۷۹ع	عطائے باغ موضع ادھرپنور	۸۴	
۵۹	فرمان	″	گماشتہائے جاگیرداران و کروریان	امین اللہ خاں با نوزنادان	موضع مہرنیا پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ	۴ رمضان المبارک	(۲۴)	سنہ ۱۰۹۲ھ	۱۶۸۱ع	عطائے موضع مہرنیا بطور مدد معاش	۸۵	
۶۰	فرمان	اورنگ زیب	شہزادہ خاں	شہزادہ خاں	بیجاپور ملک دکن	۲ رجب	(۲۴)	سنہ ۱۰۹۳ھ	۱۶۸۲ع	سیواجی کی بغاوت فرو کرنے کے متعلق	۸۶	
۶۱	پروانہ	شہربانو بیگم عرف بادشاہ بی بی	×	×	×	۱۲ رجب	×	×	×	″	۸۷	
۶۲	فرمان	اورنگ زیب	دیوان عظمت اللہ خاں با قزنی	دیوان موصوف	پرگنہ پالی سرکار خیرآباد	۲۲ رمضان المبارک	(۲۵)	سنہ ۱۰۹۳ھ	۱۶۸۲ع	عطائے یکصد و بست بیگہ زمین	۸۸	
۶۳	پروانہ	نواب دلیر خاں مہری قاضی ولی اللہ	منصدیان حال و استقبال	منصدیان حال و استقبال	پرگنہ سانڈی سرکار خیرآباد	۱۴ محرم	×	سنہ ۱۰۹۴ھ	۱۶۸۲ع	عطائے موازی ما صد بگہ در مدد معاش فقرا و خلفا شیخ محمد مہدی قادری	۹۱	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۷۹	فرمان	اورنگ زیب بتوسط شہزادہ اعظم شاہ	چکنا نایک	جکنا نایک	چینیاپور	۱۸ ربیع الاول	(۳۶)	سنہ ۱۱۰۴ھ	سنہ ۱۶۹۲ء	بہ عفو قصور	۱۱۴	
۸۰	فرمان	"	"	"	"	غرہ ذیقعد	(۳۶)	"	"	عطائے نشان مرحمت فرزوان محلی بہ پنجۂ خاص	۱۱۵	
۸۱	فرمان	"	چودھریان وقانون گویان وغیرہ	نواب کمال الدین خاں	پرگنہ سینڈھا سرکار کالنجر	۲۵ ربیع الاول	(۳۷)	سنہ ۱۱۰۵ھ	سنہ ۱۶۹۳ء	عطائے جاگیر سرکار کالنجر	۱۲۰	
۸۲	خط	اورنگ زیب	شہزادہ محمد اکبر	شہزادہ موصوف	مارواڑ	×	×	سنہ ۱۱۰۵ھ	سنہ ۱۶۹۵ء	خط تنبیہ بنام شاہزادہ درباب بغاوت راٹھوران	۱۲۰	
۸۳	عرض داشت	شاہزادہ محمد اکبر	اورنگ زیب	اورنگ زیب	دہلی	×	×	"	"	شاہزادے کا جواب	۱۲۲	
۸۴	تحریر دستخطی وہری و دست قلم عالمگیر	اورنگ زیب	شاہزادہ محمد اکبر	شاہزادہ موصوف	مارواڑ	×	×	"	"	بادشاہ کا آخری جواب	۱۲۶	
۸۵	سند معافی	نواب کمال الدین خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد	اہلیہ میر سید احمد گیلانی	موضع جموا پرگنہ شاہ آباد	۱۴ رجب المرجب	×	سنہ ۱۱۰۸ھ	سنہ ۱۶۹۶ء	سند حسنہ در موضع جموا	۱۲۷	
۸۶	فرمان	اورنگ زیب	نواب کمال الدین خاں	نواب موصوف	×	۱۹ ذیقعد	(۴۰)	سنہ ۱۱۰۸ھ	سنہ ۱۶۹۶ء	شہزادہ محمد معظم شاہ کے ساتھ لاہور جانے کے لیے	۱۲۸	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۷۱	فرمان	اورنگ زیب عالمگیر بہری نواب کمال الدین خاں	متصدیان مہمات حال واستقبال پرگنہ شاہ آباد	شیخ قیام الدین جیو	شاہ آباد	۴ جمادی الاول	×	سنہ ۱۰۹۹ھ	سنہ ۱۶۸۷ع	عطائے یکصد بیگہ آراضی	۱۰۲	
۷۲	سند	نواب کمال الدین خاں	تاج خاں	تاج خاں وغیرہ	پرگنہ شاہ آباد	۲۵ صفر	×	×	×	عطائے چہل بیگہ آراضی پختہ برائے سکونت و آبادی	۱۰۳	اس میں سن نہیں ہے
۷۳	سند	اورنگ زیب من جانب کمال الدین خاں	دیوان مبارک	دیوان نندکور	دلیر گنج	ربیع الثانی	(۳۲)	سنہ ۱۱۰۰ھ	سنہ ۱۶۸۸ع	سند چودھرایت	۱۰۳	
۷۴	پروانہ	نواب کمال الدین خاں (بعہد اورنگ زیب)	متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد	شیخ عبدالستار	پرگنہ پالی	۱۲ رجب	(۳۲)	سنہ ۱۱۰۰ھ	سنہ ۱۶۸۸ع	عطائے موازی دوصد بیگہ زمین بنجر از پرگنہ پالی بطور مدد معاش	۱۰۴	
۷۵	پروانہ	”	راجہ درگا سہائے	راجہ نندکور	پرگنہ شاہ آباد	۹ ربیع الثانی	(۳۳)	سنہ ۱۱۰۱ھ	سنہ ۱۶۸۹ع	سند چودھرایت و قانون گوئی	۱۰۴	
۷۶	پروانہ	”	راجہ جے سنگھ والی اودے پور	”	سرکار خیرآباد پرگنہ پروبدچھنو	۹ شوال	(۳۴)	سنہ ۱۱۰۱ھ	سنہ ۱۶۸۹ع	عطائے پرگنہ پروبدچھنو و اضافہ منصب وغیرہ	۱۰۶	
۷۷	”	اورنگ زیب	حکام و عمال	سید سوندھا	پرگنہ پالی پٹ	۷ ربیع الآخر	(۳۴)	سنہ ۱۱۰۲ھ	سنہ ۱۶۹۰ع	عطائے یکصد بیگہ زمین	۱۰۷	
۷۸	”	اورنگ زیب	نواب کمال الدین خاں ہردوئی	نواب موصوف	ہنڈون بیانہ	۹ محرم الحرام	(۳۵)	سنہ ۱۱۰۳ھ	سنہ ۱۶۹۱ع	ہنڈون اور بیانے کے مفسدوں کی سرکوبی کے لئے	۱۱۰	

۹۳	جواب خط	اورنگ زیب	شاہ ایران	شاہ ایران	ایران	×	×	×	×	تردیدی جواب	۱۳۴	
۹۴	سند	شاہ ابوالمظفر محمد معظم شاہ عالم بہادر بادشاہ غازی	حکام و متصدیان	باسدیو نایک	فیروز نگر عرف رائچور مملکت سرکار عالی نظام	۱۰ ربیع الاول	(۳)	سنہ ۱۱۲۱ھ	سنہ ۱۷۰۹ء	عطائے خدمت دیسمکھی	۱۴۰	
۹۵	فرمان	”	گماشتہ ہائے جاگیرداران وغیرہ	گماشتہائے جاگیرداران وغیرہ	موضع جمال پور تہ شاہ آباد	۹ شعبان	(۴)	سنہ ۱۱۲۳ھ	سنہ ۱۷۱۰ء	معافی موضع جمال پور بابہ بدمع سید شاہ آباد در وجہ خرچ امام و موذن و خطیب وغیرہ	۱۴۱	
۹۶	”	فرخ سیر بادشاہ مہری نواب سردار خاں	محمد مبارک	اہلیہ جمال الدین ولد حسین خاں خیل	نان پور پرگنہ شاہ آباد	۱۰ رجب	(۲)	سنہ ۱۱۲۵ھ	سنہ ۱۷۱۳ء	عطائے چہ بیگہ آراضی بطور مدد معاش	۱۴۲	
۹۷	”	فرخ سیر بادشاہ مہری سید عبید خاں بہادر ظفر جنگ قطب الملک یمین الدولہ	ہاشم خاں	نواب محمد سردار خاں ولد کمال الدین خاں مرحوم	پرگنہ شاہ آباد سرکار خیرآباد	۲ شعبان	(۱)	سنہ ۱۱۲۵ھ	سنہ ۱۷۱۳ء	سات لاکھ کی جاگیر کی بحالی کا	۱۴۳	
۹۸	سند مطلا	محمد شاہ بادشاہ	گماشتہ ہائے جاگیرداران	شیخ محمد رضا	پرگنہ جلیسر صوبہ اکبرآباد	۵ ربیع الثانی	(۱)	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۸ء	سند سرفرازی عہدہ قضاۃ	۱۴۳	
۹۹	فرمان	”	سید محمد وارث	سید محمد وارث	امروہہ پرگنہ سنبل	۲۳ ذی الحجہ	(۳)	سنہ ۱۱۳۳ھ	سنہ ۱۷۲۰ء	فرمان عطائے جاگیر	۱۴۲	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲
۸[illegible]	فرمان	اورنگ زیب	درگاہ شیخ محمد مہدی قادری شاہ آبادی	درگاہ شیخ محمد مہدی قادری شاہ آبادی	موضع املیا پرگنہ مہرکا بدایوں	دوم رمضان المبارک	(۴۱)	۱۱۰۹ھ	۱۶۹۷ء	سند معافی موضع املیا نابر مصارف درگاہ	۱۲۹
۸[illegible]	سند معافی	نواب کمال الدین خاں	متصدیان حال واستقبال پرگنہ شاہ آباد	شہاب الدین سید احمد بیلانی	موضع ہری شاہ آباد ضلع ہردوئی	۱۱ ربیع الاول		۱۱۱۰ھ	۱۶۹۸ء	نذرانہ یکصد پنج و بیست زمین از موضع ہری	۱۳۰
۸۹	سند	شاہزادہ دلاور رفیع القدر عہد اورنگ زیب	شیخ عبدالستار جیو	شیخ عبدالستار جیو	موضع بجولا واملیا تہ کرکا پرگنہ مہرآباد سرکار بدایوں	۱۹ ربیع الاول	×	۱۱۱۵ھ	۱۷۰۳ء	بحالی موضع بجولا و املیا تہ کرکا	۱۳۱
۹۰	سند	نواب کمال الدین خاں	متصدیان مہمات حال و استقبال	ہمشیرہ نواب کمال الدین خاں	پرگنہ شاہ آباد محال جاگیر	۱۴ ربیع الثانی	×	۱۱۱۶ھ	۱۷۰۴ء	نواب کمال الدین خاں نے باغ اپنی بہن کے نام لکھ دیا۔	۱۳۱
۹۱	فرمان	اورنگ زیب	زمینداران و متصدیان	محمد تراب ولد جلال الدین	پرگنہ منوی سرکار لکھنؤ	۱۰ رجب	(۷۹)	۱۱۱۷ھ	۱۷۰۵ء	سند چودھرائیت	۱۳۲
۹۲	خط	شاہ ایران	اورنگ زیب	اورنگ زیب	دہلی	×	×	×	×	الزامی خط	۱۳۳

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۰۷	سند قضاءت	محمد شاہ بادشاہ مہری خان ترخان عن الدیوان الصدارة العالیة العلیہ	گماشتہ ہائے جاگیرداران وکروریان	سید ابرار اللہ ولد فضل اللہ	دیوبند سرکار سہارنپور	غرہ ذی الحجہ	(۲۳)	۱۱۵۳ھ	۱۷۴۱ء	سند قضاءت پرگنہ مذکور	۱۵۳	
۱۰۸	سند معافی	محمد شاہ بادشاہ مہری حاجی علی خان عامل بادشاہی	متصدیان حال واستقبال شاہ آباد شیخ عنایت اللہ صاحب قادری عرف شیخ بھکاری	شیخ عنایت اللہ صاحب قادری	پرگنہ پالی سرکار خیرآباد	۱۰ صفر	(۲۴)	۱۱۵۵ھ	۱۷۴۲ء	معافی ــــ مواضع	۱۵۴	
۱۰۹	"	محمد شاہ بادشاہ	"	قاضی رضاء اللہ خان شاہ آبادی	پرگنہ سونی پت سرکار شاہجہان آباد	غرہ صفر المظفر	(۲۹)	۱۱۶۲ھ	۱۷۴۹ء	خدمت محتسبی	۱۵۵	
۱۱۰	"	احمد شاہ بادشاہ غازی مہری خان ترخان عن الدیوان الصدارة العالیة العلیہ	ایضاً	وکیل محمد فضل اللہ ولد حبیب اللہ	پرگنہ پانی پت وغیرہ سرکار دہلی صوبہ شاہجہان آباد	۱۰ شوال	(۱)	۱۱۶۱ھ	۱۷۴۸ء	سند قضاءت پرگنہ مذکور	۱۵۵	
۱۱۱	فرمان	احمد شاہ بادشاہ مہری عبید خان پیر خان صدر الصدور	گماشتہ ہائے جاگیرداران	قاضی رضاء اللہ خان	پرگنہ سونی پت سرکار شاہجہان آباد	۲ ذیقعدہ	(۱)	۱۱۶۱ھ	۱۷۴۸ء	سند خدمت قضاءت وخطابت	۱۵۶	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۰۰	فرمان	محمد شاہ بادشاہ	گماشتہ ہائے جاگیرداران پرگنہ بھولی سرکار چنار صوبہ الہ آباد	شیخ میاں داد	موضع مخدوم پورہ	۶ ذی الحجہ	(۴)	۱۱۳۴ھ	۱۷۲۱ء	درو جہ مدد معاش برائے خرچ فقرا خانقاہ شیخ میاں داد وغیرہ	۱۴۷	
۱۰۱	فرمان	؍؍	گماشتہ ہائے جاگیرداران	سید محمد مراد	امروہہ پرگنہ سنبھل	۱۲ رمضان	(۵)	۱۱۳۵ھ	۱۷۲۲ء	منشور عطائے خدمت داروغگی عدالت	۱۴۸	
۱۰۲	؍؍	محمد شاہ بادشاہ مہری سید غضنفر خاں	کریم داد خاں لوہانی	کریم داد خاں لوہانی	گجرات	۴ رجب	(۱۳)	۱۱۴۴ھ	۱۷۳۱ء	عطائے خلعت خاصہ	۱۵۰	
۱۰۳	بخشش نامہ	نواب سردار خاں	محمد جعفر پسر دیوان محمد مبارک	محمد جعفر	موضع بھداسی شاہ آباد	۱۷ جمادی الاول	x	۱۱۴۵ھ	۱۷۳۲ء	بخشش نامہ موضع بھداسی متعلقہ شاہ آباد	۱۵۱	
۱۰۴	وکالت نامہ	حاجی محمود خاں قاضی القضاۃ بعہد محمد شاہ بادشاہ	سید محمد مراد	سید محمد مراد	سرکار سنبھل صوبہ دہلی	۷ شوال	(۱۸)	۱۱۴۸ھ	۱۷۳۵ء	وکالت نامہ	۱۵۱	
۱۰۵	فرمان	محمد شاہ بادشاہ مہری عباد خاں	متصدیان حال و استقبال سرکار خیرآباد مضاف صوبہ اختر نگر اودھ	شیخ عنایت اللہ عرف شیخ بھکاری وغیرہ	موضع کہپور وجوگی پور	۱۷ رمضان المبارک	(۱۹)	۱۱۵۰ھ	۱۷۳۷ء	عطائے معاش موضع کھیپور وجوگی پور	۱۵۲	
۱۰۶	پروانہ	محمد شاہ بادشاہ بہ مہر ابوالمنصور خاں بہادر صفدر جنگ	یعقوب علی خاں	محمد روشن خاں ولد فتح معمور خاں	شاہ آباد ضلع ہردوئی	۲۴ شعبان	(۲۲)	۱۱۵۲ھ	۱۷۳۹ء	معافی باغات وبازار وکٹرہ	۱۵۳	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۱۸	سند مطالق	سلطان علی گوہر ابوالمظفر محمد جلال الدین	ناصر الملک نجیب الدولہ نجیب خاں بہادر [illegible] حمایت جنگ	نجیب الدولہ	سہ [illegible] انتساب	۳ محرم الحرام	(۱۱)	۱۱۸۲ھ	۱۷۶۸ء	عطائے منصب سہ ہزاری و خطاب	۱۶۵	
۱۱۹	فرمان	شاہ عالم ثانی بادشاہ	حکام کرام و عمال	محمدی خاں عرف بھیجو	موضع کو بیر وغیرہ پرگنہ [illegible] شاہجہان آباد	۱۰ ربیع الاول	(۲۰)	۱۱۹۵ھ	۱۷۸۱ء	متضمن عطائے جاگیر مبلغ [illegible]	۱۶۷	
۱۲۰	حکمنامہ	وزیر الممالک نواب سعادت علی خاں بہادر	میر نظام الدین	میر نظام الدین	تنبیہ شاہ آباد	[illegible] جمادی الاول	۸	۱۲۱۹ھ	۱۸۰۴ء	[illegible]	۱۶۸	
۱۲۱	"	لارڈ منٹو گورنر جنرل بہادر	مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر	مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر	پنجاب	۱۰ اکتوبر	"	۱۲۲۳ھ ۹ رمضان	۱۸۰۸ء	[illegible]	۱۶۹	
۱۲۲	فرمان مطالق	اکبر شاہ ثانی بادشاہ	کرنل جیمس اسکنر ناصر الدولہ عالی جنگ	کرنل موصوف	رام پور	۲۰ شوال	(۳۰)	۱۲۵۱ھ	۱۸۳۵ء	[illegible]	۱۷۱	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۱۲	فرمان	احمد شاہ بادشاہ مہری عبید خاں نز خان صدر الصدور	گماشتہ ہائے جاگیرداران	رضا اللہ	پرگنہ سونی پت سرکار دہلی	۹ شوال	(۲۱)	۱۱۶۳ھ	۱۷۴۹ء	سند منصب نظارت	۱۵۷	
۱۱۳	فرمان	مجاہد الدین ابو النصر بادشاہ	حکام کرام	زیارت رائے عرف نیبن سکھ منجم	پرگنہ ملانوں سرکار لکھنؤ	۲۰ محرم الحرام	(۲)	۱۱۶۶ھ	۱۷۵۲ء	انعام التمغا	۱۵۸	
۱۱۴	فرمان	احمد شاہ بادشاہ بن محمد شاہ بادشاہ	احمد خاں بہادر ولد فیروز خاں	بہادر خاں ولد فیروز خاں	پرگنہ نظر آباد سرکار پٹن صوبہ احمد آباد	۱۵ جمادی الثانی	(۰)	۱۱۶۸ھ	۱۷۵۴ء	عطائے فوجداری زمینداری وطن داری	۱۶۰	
۱۱۵	فرمان	عالمگیر ثانی	چودھریان وغیرہ	سید محب علی	پرگنہ امروہا سرکار سنبھل	۱۴ شعبان	(۳)	۱۱۶۹ھ	۱۷۵۵ء	منشور عطائے جاگیرات	۱۶۱	
۱۱۶	پروانہ	ابو العدل عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی بادشاہ مہری صدر خاں ولد مکرم خاں	متصدیان حال و استقبال پرگنہ بالی تعلقات شاہ آباد	شیخ عنایت اللہ وغیرہ		۹ رجب	(۳)	۱۱۷۰ھ	۱۷۵۶ء	بحال داشتن و عدم مزاحمت مواضع جوگی پورہ و کھرولہ	۱۶۳	
۱۱۷	فرمان	شاہ عالم بادشاہ غازی	حفیظ اللہ ولد اسد اللہ	حفیظ اللہ ولد اسد اللہ	شاہ آباد ضلع ہردوئی	۳ ذیقعدہ	(۳)	۱۱۷۵ھ	۱۷۶۱ء	سرفرازی منصب یکہزاری ذات دو صد سوار و خطاب اسد علی خاں	۱۶۴	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۲۸	اعلان	حضور ملکہ معظمہ وکٹوریا قیصرِ ہند	رعایا و برایا ملکِ ہند	رعایا و برایا ملکِ ہند	دہلی	۲۸ اپریل	(۳۹)	×	سنہ ۱۸۷۶ء	یکم جنوری سنہ ۱۸۷۷ء کے دربار قیصری کا اعلان	۱۸۳	
۱۲۹	پیام شاہی	شاہنشاہِ معظم ایڈورڈ ہفتم	〃	〃	قلعہ ونڈزر	۴ فروری	×	×	سنہ ۱۹۰۱ء	متعلق بہ وفات ملکہ معظمہ و جانشینی خود	۱۸۵	
۱۳۰	درباری سپیچ	ایڈورڈ ہفتم لارڈ کرزن	〃	〃	دہلی	یکم جنوری	×	×	سنہ ۱۹۰۳ء	دربار تاج پوشی ملک معظم ایڈورڈ ہفتم	۱۸۸	
۱۳۱	شاہی سپیچ	شاہنشاہِ معظم جارج پنجم	〃	〃	〃	۱۲ دسمبر	×	×	سنہ ۱۹۱۱ء	دربار تاج پوشی ملکِ معظم جارج پنجم	۱۹۳	
۱۳۲	اعلانِ شاہی	از طرف لارڈ منٹو گورنر جنرل ہند	〃	〃	〃	〃	×	×	سنہ ۱۹۱۱ء	اعلانِ مراعات شاہی	۱۹۵	
۱۳۳	پیغام شاہی	ملکِ معظم جارج پنجم	〃	〃	〃	〃	×	×	سنہ ۱۹۱۴ء	یہ اعلان مسٹر مانٹیگو وزیر ہند اور لارڈ چیمسفورڈ ویسرائے کی تجویزوں پر صادر ہوا ہے		
۱۳۴	اعلانِ شاہی	ملکِ معظم جارج پنجم	〃	〃	〃	۲۵ دسمبر	×	×	سنہ ۱۹۱۹ء	نئے دور کا اعلان	۲۰۰	

	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۲۳	ترجمۂ خط انگریزی	سی ۔ ٹی میٹکاف صاحب بہادر	ابو المظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ثانی بادشاہ غازی	بادشاہ معظم	دہلی	۱۴ر اکتوبر	×	×	سنہ ۱۸۳۷ء	خط تعزیت	۱۷۲	
۱۲۴	خط مطلا بہ عبارت فارسی	لارڈ ایلنبرا گورنر جنرل بہادر	″	″	″	۱۶ر محرم / ۲۸ر فروری	×	سنہ ۱۲۵۸ھ	سنہ ۱۸۴۲ء	باطلاع اخذ جائزہ عہدہ جلیلہ گورنر جنرل	۱۷۴	
۱۲۵	خط مطلا فارسی	بہادر شاہ ثانی بادشاہ	ملکۂ معظمہ کوئین وکٹوریا	ملکۂ معظمہ کوئین وکٹوریہ	لندن	۹ر شوال	(۱۳)	سنہ ۱۲۶۶ھ	سنہ ۱۸۴۹ء	درباب ولی عہدی مرزا جواں بخت	۱۷۵	
۱۲۶	ترجمۂ خط انگریزی	لارڈ کالون صاحب بہادر	ابو ظفر سراج الدین بہادر شاہ ثانی بادشاہ غازی	بہادر شاہ بادشاہ دہلی	دہلی	۲۲ر اگست	×	×	سنہ ۱۸۵۴ء	متعلق بہ انسداد گاؤکشی	۱۷۹	
				احکام و فرامین برٹش گورنمنٹ								
۱۲۷	شاہی میگنا چارٹار	حضور ملکۂ معظمہ وکٹوریا	رعایا و برایا ممالک ہند	رعایا و برایا ممالک ہند	ہندوستان	یکم نومبر	×	×	سنہ ۱۸۵۸ء	برخاست جان کمپنی اور ملکۂ معظمہ نے عنان حکومت اپنے دست قدرت میں لینے کا اعلان	۱۸۰	

	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
	۱۴۰	فرمان	سلطان محمد عادل شاہ	اوڑچپا نایک	اوڑچپا نایک	کنک گیری	۸ ربیع الاول	×	۱۰۶۶ھ	۱۶۵۵ء	بہ طلبی برائے سرفرازی خلعت	۲۱۱	
	۱۴۱	فرمان	؍؍	عاملان و دیسپائیان	اوڑچ نایک	کنک گیری	۲۷ جمادی الثانی	×	۱۰۶۶ھ	۱۶۵۵ء	عطائے حصار کنک گیری	۲۱۲	
	۱۴۲	فرمان	سلطان محمد عادل شاہ مہری نجف علی	عاملان حال واستقبال پرگنہ گنجوٹی	علی محمد خاں	مواضع ہرمال و مانیگوبال پرگنہ گنجوٹی	۸ شعبان	×	۱۰۶۶ھ	۱۶۵۵ء	معاش برائے درگاہ شیخ نصیرالدین چراغ دہلی واقع برہان پور ضلع نماڑ ملک خاندیس علاقہ انگریزی	۲۱۳	
	۱۴۳	قولنامہ	سلطان علی محمد شاہ	×	×	موضع افضل پور متصل بیجاپور درگاہ حضرت جنگی شاہ	یکم ذی حجہ	×	۱۰۶۶ھ	۱۶۵۵ء	محمد شاہی پیٹ بنانے کے متعلق نچھر پرکندہ ہی۔	۲۱۴	
	۱۴۴	قولنامہ	×	×	×	پیٹ شاہ پور	غرہ محرم الحرام	×	۱۰۶۷ھ	۱۶۵۶ء	پیٹ شاہ پور کے وارث وارا ورنا وارثوں کے متعلق	۲۱۵	
	۱۴۵	فرمان	علی عادل شاہ ثانی مہری محی الدین	شاہ حضرت قادری	شاہ حضرت قادری	اناہسور تعلقہ لنگسگور ضلع رائچور	×	×	×	×	آپ مع فرزند و لشکر واحشام شہزادہ خاں کالے کردار اخذا فہ کو آئیے	۲۱۶	

فرامینِ عادل شاہیہ سلاطینِ بیجاپور

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۳۵	فرمان	سلطان علی عادل شاہ کلاں	خانِ اعظم حیدر خاں نائب نیبت و ملک فتح تھانہ دار وغیرہ معاملہ بیجاپور	شاہ محمد حسین ابن سید السادات سید زین العابدین حسینی البخاری	سوناہلی سمت مولوہ دار	۶ ذیقعدہ	×	۹۸۸ھ	۱۵۸۰ء	بحالی معاش حسب سابق	۲۰۵	
۱۳۶	فرمان	سلطان محمد عادل شاہ	حاکمان حال و استقبال	لکشما ناگتی	اگنگ گیری ضلع رائچور ملک دکن	۴ ذوالحجہ	×	۱۰۵۱ھ	۱۶۴۱ء	در بابِ مرتبہ و انعام	۲۰۷	
۱۳۷	فرمان	″	″	حسین خان جی محال دار	موضع پیرپالا وہابن گوپال پرگنہ کنجولی ضلع بیدر ملک دکن	۲۹ ذیقعدہ	×	۱۰۵۶ھ	۱۶۴۶ء	خیرات ولنگر و عرس و گل و تیل چراغ و روشنی و پیر علاءالدین اولاد شیخ نصیر الدین چراغ دہلی واقع برہان پور ضلع نماڑ ملک خاندیس علاقہ انگریزی	۲۰۶	
۱۳۸	فرمان	″	حوالداران و تھانہ داران	اور چینا نایک کنگ گیری	کنگ گیری	۲۱ جمادی الاول	×	۱۰۶۵ھ	۱۶۵۴ء	عطائے معاش	۲۰۸	
۱۳۹	″	″	نعمت خاں حوالدار و کارکنان حال و استقبال محمد پور	رودر نارائن	موضع منگلی	۱۷ ربیع الثانی	×	۱۰۶۶ھ	۱۶۵۵ء	عطائے یک چاور زمین برائے مسجد واقع مکان قاضی القضاۃ سید ...	۲۱۰	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۵۲	فرمان	سکندر عادل شاہ	دلیپا بان نائک [illegible] گورگہ [illegible] میر راونکوٹ	[illegible] تعلقہ قصبہ [illegible] دلی [illegible] [illegible] پرگنہ [illegible]	[illegible]	[illegible] الاول	.	۱۰۹۲ھ	۱۶۸۱ء	عطیات [illegible] وغیرہ [illegible]	۲۲۶	
۱۵۳	فرمان	سکندر عادل شاہ	عاملان حال و استقبال پرگنہ [illegible]	قاضی [illegible] [illegible] نائک	[illegible] ضلع [illegible]	[illegible]	.	[illegible]	[illegible]	[illegible] تصدیق [illegible]	۲۲۷	
۱۵۴	فرمان	سکندر عادل شاہ بادشاہ	اورچ نایک	اورچ نایک	[illegible] ضلع [illegible]	[illegible] المظفر	×	۱۰۹۴ھ	۱۶۸۳ء	باپ سے مرز [illegible] حصول کرنے کے متعلق	۲۲۹	
				احکام و فرامین متفرق								
۱۵۵	نمونہ	نمونہ [illegible] خط شکستہ زمانۂ قدیم	×	×	×	×	×	×	×	×	۲۳۰	
۱۵۶	نمونہ	پشت	×	×	×	×	×	×	×	×	۲۳۱	
۱۵۷	نکاح نامہ	نوبت تاج الدین خان	مسماۃ روشن آرا بیگم	×	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	نکاح نامہ	۲۳۲	

	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۴۶	فرمان	مہری محی الدین	شاہ حضرت قادری	شاہ حضرت قادری	[illegible]	+	×	×	×	تاکید تعمیل حکم سابقہ	۲۱۷	
۱۴۷	فرمان	محمد عادل شاہ	عاملان واستقبال پرگنہ ریور کندہ	غلام حسین بن عبد الغنی	پرگنہ ریور کندہ	غرہ ذیحجہ	×	سنہ ۱۰۶۸ھ	۱۶۵۷ء	عطائے عہدۂ قضات	۲۱۸	
۱۴۸	فرمان	سلطان علی عادل شاہ ثانی	افضل خان محمد شاہی حوالدار	قاضی ابوالحسن بن قاضی خلیل	قصبۂ مدگل ضلع رائچور	۱۲ محرم	×	سنہ ۱۰۶۹ھ	۱۶۵۸ء	متعلق بمعمولات	۲۲۰	
۱۴۹	فرمان	بادشاہ بیجاپور (بلا قید نام و سنہ)	نائب غنیمت رفضاندار و کارکنان معاملہ بیجاپور	حجامان	بیجاپور	×	×	×	×	حجاموں کی معاش کے متعلق یہ کتبہ اب بیجاپور کے عجائب خانے میں موجود ہے	۲۲۴	
۱۵۰	فرمان	علی عادل شاہ ثانی	دیسائی پرگنہ تاورگیرہ	دیسائی پرگنہ تاورگیرہ	تاورگرہ تعلقہ کشتگی ضلع رائچور ملک دکن	۲۸ صفر	×	سنہ ۱۰۷۱ھ	۱۶۶۰ء	داون گوشمالی بہ خسرہ خاں	۲۲۴	
۱۵۱	فرمان	علی عادل شاہ ثانی مہری سید علی ابن محمد بادشاہ	میراں محمد خلیل و کارکنان حال و استقبال معاملہ مدگل	شاہ حضرت نبیرہ قادری	اناہسور	۳۰ رجب	×	سنہ ۱۰۷۳ھ	۱۶۶۲ء	سند عطائے جاگیر اناہسور ضلع رائچور	۲۲۴	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۶۴	فرمان	ٹیپو سلطان میسور	×	×	×	۹ [illegible]	سال تراست	سنہ ۱۲۰۶ مولود محمدی	×	[illegible]	۲۴۰	
۱۶۵	نکاح نامہ	مرزا شہاب الدین و مداری بیگم مہری قاضی مرزا خلیل الرحمن	مرزا شہاب الدین و مداری بیگم	×	دہلی	۷ شوال	×	[illegible]	[illegible]	نکاح نامہ مرزا شہاب الدین و مداری بیگم	۲۴۱	
۱۶۶	عرضی	عرضی جوابی راجہ رتن سین راجہ چتور گڈھ بنام سلطان علاؤ الدین خلجی نمبر ۲۴۲ تحت									۲۴۳	
۱۶۷	مکتوب	مکتوب جوابی سلطان محمد عادل شاہ بجواب خط شاہجہان بادشاہ نمبر ۲۴۳ تحت									۲۴۳	
۱۶۸	فرمان	سلطان غیاث الدین بلبن	خواجہ حیدر [illegible]	خواجہ حیدر	دہلی	[illegible] شعبان		[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۴۴	
۱۶۹	فرمان	شہنشاہ نصیر الدین محمد ہمایوں	قوم بوہرہ شیعہ اسمعیلیہ	بوہرہ شیعہ اسمعیلیہ	دہلی	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۴۵	
۱۷۰	فرمان	شہنشاہ جلال الدین اکبر بادشاہ	داؤد بن قطب شیخ جماعت بوہرہ ہان	داؤد بن قطب شیخ جماعت بوہرہ ہان	بلاد گجرات [illegible]	[illegible]		[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۴۶	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۵۸	تملیک نامہ	سید احمد ابن سید ابراہیم گیلانی	بعہد فرخ سیر بادشاہ	بی بی گل بیگم	شاہ آباد پرگنہ پالی سرکار خیرآباد	۲۲ جمادی الثانی	(۶)	۱۱۲۹ھ	۱۷۱۶ء	تملیک نامہ جائداد	۲۳۲	
۱۵۹	اقرار نامہ	محمد صالح ولد میر سید احمد گیلانی	بی بی گل بیگم بنت کمال الدین خاں	×	شاہ آباد	۲۲ ذیقعد	×	۱۱۲۹ھ	۱۷۱۶ء	یک قطعہ زمین مقبوضہ کو خود دوسرے قطعہ سے بدل لیا	۲۳۳	
۱۶۰	تملیک نامہ	سماۃ فاضلہ بیگم بنت نعمت خاں	محمد علی خاں	محمد علی خاں	قصبہ شاہ آباد سرکار خیرآباد	۲۶ جمادی الاول	×	۱۱۳۷ھ	۱۷۲۴ء	تملیک نامہ موضع جیٹھ پور پرگنہ پالی وغیرہ جائداد	۲۳۴	
۱۶۱	بیع نامہ	شیخ غلام معین الدین خاں وغیرہ	اہل خانہ نواب کمال الدین خاں	نواب کمال الدین خاں	×	۲۶ محرم	(۱۶)	۱۱۴۷ھ	۱۷۳۴ء	بیع نامہ باغ محمد شاہ بادشاہ کا زمانہ ہونا ہے	۲۳۶	
۱۶۲	تملیک نامہ	سید شرف الدین خاں عرف شاہ مدن صاحب	اہلیہ خود	×	شاہ آباد وغیرہ	نہم ذیقعد	×	۱۱۶۸ھ	۱۷۶۳ء	تملیک نامہ جائداد متفرق	۲۳۷	
۱۶۳	تصدیق نامہ	نوشتہ سرفراز خاں حبیب الدولہ محب الملک افضل الامرا شمشیر جنگ	×	×	×	×	×	×	×	تصدیق اس کی چاہتے ہیں کہ اکبر شاہ ثانی بادشاہ نے ان کو مثل فرزندوں کے پرورش کر کے خطاب و خدمت قورخانہ وجیب خاص کی دی تھی یا نہیں	۲۳۹	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۷۷	فرمان	عالمگیر ثانی	چودھریان و قانونگویان وغیرہ پرگنہ بہرگانوں مضافات صوبہ بہار	غلام جیلانی خاں بہادر	پرگنہ بہرگانوں وغیرہ	ششم ذی الحجہ	(۱۶)	۱۱۷۲ھ	۱۷۵۸ء	عطائے مبلغ چہار لاکھ نود ہزار دام پرگنات مذکور	۲۵۸	
۱۷۸	فرمان	عالمگیر ثانی	جاگیرداران و کروریان حال و استقبال	بیر بہادر	پرگنہ لوہا پور سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد	۲۳ جمادی الثانی	(۵)	۱۱۷۳ھ	۱۷۵۹ء	عطائے مبلغ یک لاکھ دو صد و پنجاہ و نہ ہزار و پنج دام موضع دھیر کھیر داخل وابستہ مزروعہ عمل پرگنہ ہاپوڑ سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد	۲۵۹	
۱۷۹	سند	عالمگیر ثانی	متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ ہاپوڑ سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد	جاگیرداران موضع دھیر کھیر	موضع دھیر کھیر	۱۰ ذی الحجہ	(۶)	۱۱۷۳ھ	۱۷۵۹ء	عطائے جاگیر مبلغ یک لاکھ دو صد و پنجاہ دام موضع دھیر کھیر وابستہ محال پرگنہ ہاپوڑ	۲۶۴	
۱۸۰	فرمان	شاہ عالم بادشاہ	شاہزادہ میرزا جہاندار شاہ بہادر	شاہزادہ موصوف	اکبر آباد	۱۴ رمضان	(۱۵)	۱۱۸۵ھ	۱۷۷۲ء	سرفرازی در خدمت صوبہ داری صوبہ مستقر الخلافہ اکبر آباد	۲۶۱	
۱۸۱	فرمان	اکبر شاہ ثانی	عالی نسب عالم پناہ شاہزادہ ولیعہد میرزا اکبر شاہ بہادر	خوشحال چند متخاطب بخطاب غالب جنگ	شاہجہان آباد	۱۱ جمادی الثانی	۲۷	۱۲۲۲ھ	۱۸۰۷ء	سرفرازی خطاب غالب جنگ بخوشحال چند خاں شعر سرفرازی منصب سہ ہزار ذات و یک ہزار سوار	۲۷۰	
۱۸۲	فرمان	شاہ عالم بادشاہ	عاملان حال و استقبال پرگنہ کرنال	محمد کاسی خاں بہادر	پرگنہ پانی پت صوبہ شاہجہان آباد	۲۹ محرم	۳۹	۱۲۱۲ھ	۱۷۹۷ء	زمین کنجپورہ	۲۰۲	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۷۱	فرمان	نورالدین جہانگیر بادشاہ	کروریان جاگیرداران و متصدیان حال و استقبال صوبہ گجرات احمدآباد	شیخ داؤد گجراتی	صوبہ گجرات احمدآباد	۹ ربیع الاول		سنہ ۱۰۲۵ھ	سنہ ۱۶۱۶ع	متعلقہ [illegible] تعظیم و تقدیم سادات عظام و [illegible] سلام و [illegible] کرام سرکار احمدآباد صوبہ گجرات	۲۴۷	
۱۷۲	فرمان	اورنگ زیب	حکام و عمال جاگیرداران و کروریان حال و استقبال	[illegible]	پرگنہ [illegible] سرکار سنبھل	[illegible]	([illegible])	[illegible]	[illegible]	[illegible] پرگنہ [illegible] سرکار سنبھل	۲۴۸	
۱۷۳	فرمان	اورنگ زیب	حکام کروریان حال و استقبال	[illegible]	[illegible] دارالخلافہ شاہجہان آباد	[illegible]	([illegible])	سنہ ۱۰۸۳ھ	سنہ [illegible]ع	عطائے [illegible] و معاش	۲۵۱	
۱۷۴	فرمان	محمد شاہ بادشاہ	بنگلر خاں	بنگلر خاں	[illegible] بندر سورت	[illegible] الاول	([illegible])	سنہ [illegible]ھ	سنہ [illegible]ع	[illegible] قلعہ ارک بندر [illegible] سورت و عطائے خطاب بنگلر خاں	۲۵۲	
۱۷۵	فرمان	محمد شاہ بادشاہ غازی	گماشتہائے جاگیرداران و کروریان جمہور پرگنہ کنوار سرکار و صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد	محمد نقی رضا [illegible] عمرالزمان	پرگنہ کنوار سرکار و صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد	[illegible]	([illegible])	سنہ [illegible]ھ	سنہ [illegible]ع	عطائے منصب قضا یا وغیرہ	۲۵۳	
۱۷۶	فرمان	عالمگیر ثانی	بخشی الملک مظہر علیخاں بہادر	غلام [illegible] خاں	شاہجہان آباد دہلی	[illegible] شعبان	(۲)	سنہ [illegible]ھ	سنہ [illegible]ع	سرفرازی منصب سہ ہزاری ذات یک ہزار سوار و خطاب غلام [illegible] [illegible]	۲۵۴	

فہرست سلاطین

نشان سلسلہ	نام بادشاہ	من ابتدا: سنہ ہجری	من ابتدا: سنہ عیسوی	لغایت: سنہ ہجری	لغایت: سنہ عیسوی	کیفیت
	خاندان غلامان					
۱	الغ خان الملقب بہ سلطان غیاث الدین بلبن	سنہ ۶۶۴ھ	سنہ ۱۲۶۵ء	سنہ ۶۸۶ھ	سنہ ۱۲۸۷ء	
	خاندانِ خلجی					
	سلطان علاؤالدین	سنہ ۶۹۵ھ	سنہ ۱۲۹۵ء	سنہ ۷۱۵ھ	سنہ ۱۳۱۵ء	
	خاندان سور					
	جلال شاہ ملقب بہ اسلام شاہ المعروف بہ ابوالمظفر سلطان سلیم شاہ غازی	سنہ ۹۵۲ھ	سنہ ۱۵۴۵ء	سنہ ۹۶۰ھ	سنہ ۱۵۵۲ء	
	خاندان مغلیہ					
	نصرالدین ہمایوں بادشاہ	سنہ ۹۳۷ھ	سنہ ۱۵۳۰ء	سنہ ۹۶۳ھ	سنہ ۱۵۵۶ء	
	ابوالفتح جلال الدین محمد اکبر شہنشاہ	سنہ ۹۶۳ھ	سنہ ۱۵۵۶ء	سنہ ۱۰۱۴ھ	سنہ ۱۶۰۵ء	
	ابوالمظفر نورالدین جہانگیر بادشاہ	سنہ ۱۰۱۴ھ	سنہ ۱۶۰۵ء	سنہ ۱۰۳۶ھ	سنہ ۱۶۲۷ء	
	شہاب الدین محمد شاہ جہاں بادشاہ	سنہ ۱۰۳۶ھ	سنہ ۱۶۲۷ء	سنہ ۱۰۶۸ھ	سنہ ۱۶۵۸ء	
	ابوالمظفر محمد محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ	سنہ ۱۰۶۸ھ	سنہ ۱۶۵۸ء	سنہ ۱۱۱۸ھ	سنہ ۱۷۰۷ء	

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳
۱۸۳	سند	سرکار انگریزی	نیجر لو ئی برکان	عطاء اللہ خاں و وزیر خاں	کسبت کر زنام مقام و ضح نہیں ہے	×	×	سنہ ۱۲۱۶ھ	سنہ ۱۸۰۱ء	تاکید برائے روانگی افواج بسمت ہانسی	۲۷۳	
۱۸۴	خط فارسی جنرل پیرون	سرکار انگریزی	جنرل پیرون	راجہ صاحب سنگھ مہندر بہادر والئے پٹیالہ	پٹیالہ	یکم رمضان	×	سنہ ۱۲۱۶ھ	سنہ ۱۸۰۲ء	بہ ایک قسم کا معاہدہ اتحاد ہے جنرل پیرون اور راجہ صاحب پٹیالہ کے مابین	۲۷۴	
۱۸۵	سند	سرکار انگریزی	لارڈ لیک	حکام پرگنہ کرنال	کنجپورہ پرگنہ کرنال	۱۱ ذی الحجہ	×	سنہ ۱۲۲۰ھ	سنہ ۱۸۰۶ء	عطائے ہفت مواضع جاگیرات تاحیات بہ بہادر جنگ خاں رئیس کنجپورہ	۲۷۵	
۱۸۶	خط فارسی	سرکار انگریزی	لارڈ منٹو گورنر جنرل	رئیس کنجپورہ	کنجپورہ	۸ جنوری	×	×	سنہ ۱۸۰۱ء	متضمن عطائے ہفت مواضع جاگیر	۲۷۷	
۱۸۷	فرمان	اکبر شاہ ثانی	کرنل جیمس سکنر	کرنل جیمس سکنر	شاہجہان آباد	۱۷ جمادی الاول	(۲۵)	سنہ ۱۲۴۶ھ	سنہ ۱۸۳۰ء	عطائے خطاب نصیر الدولہ بہادر غالب جنگ	۲۷۸	
۱۸۸	خط انگریزی	اکبر شاہ ثانی	لارڈ آکلینڈ	اکبر شاہ ثانی	شاہجہان آباد	۱۱ ستمبر	×	×	سنہ ۱۸۳۷ء	اطلاع تخت نشینی ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریہ	۲۸۰	
ضمیمہ فرمان ۱۲۶	خط انگریزی	بہادر شاہ بادشاہ	ایس آر کولون صاحب بہادر	بہادر شاہ بادشاہ	شاہجہان آباد	۲۲ اگست	×	×	سنہ ۱۸۵۴ء	متعلق بانسدا دگاؤ کشی۔	۲۸۲	

فہرست سلاطین تمام شد

فہرست سلاطین عادل شاہیہ بیجاپور (دکن)

نمبر شمار	نام بادشاہ	من ابتدا: سنہ ہجری	من ابتدا: سنہ عیسوی	لغایت: سنہ ہجری	لغایت: سنہ عیسوی	کیفیت
۱	ابوالمظفر یوسف عادل شاہ پسر آغا مراد ملک زادہ روم	سنہ ۸۹۵ھ	سنہ ۱۴۸۹ء	سنہ ۹۱۶ھ	سنہ ۱۵۱۰ء	
۲	اسمٰعیل عادل شاہ	سنہ ۹۱۶ھ	سنہ ۱۵۱۰ء	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۳۴ء	
۳	سلطان عادل شاہ	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۳۴ء	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۳۴ء	صرف چھ مہینے اور چند دن سلطنت کی پھر مکحول کیا گیا۔
۴	ابراہیم اول الملقب بہ عادل شاہ	سنہ ۹۴۱ھ	سنہ ۱۵۳۴ء	سنہ ۹۶۵ھ	سنہ ۱۵۵۷ء	
۵	علی عادل شاہ	سنہ ۹۶۵ھ	سنہ ۱۵۵۷ء	سنہ ۹۸۸ھ	سنہ ۱۵۸۰ء	
۶	ابراہیم عادل شاہ ثانی بن طہماسپ الملقب بہ جگت گرو	سنہ ۹۸۸ھ	سنہ ۱۵۸۰ء	سنہ ۱۰۳۷ھ	سنہ ۱۶۲۷ء	
۷	سلطان محمد عادل شاہ	سنہ ۱۰۳۷ھ	سنہ ۱۶۲۷ء	سنہ ۱۰۶۷ھ	سنہ ۱۶۵۶ء	
۸	علی عادل شاہ ثانی بن سلطان محمد عادل شاہ غازی	سنہ ۱۰۶۷ھ	سنہ ۱۶۵۶ء	سنہ ۱۰۸۳ھ	سنہ ۱۶۷۲ء	
۹	سلطان سکندر عادل شاہ	سنہ ۱۰۸۳ھ	سنہ ۱۶۷۲ء	سنہ ۱۰۹۷ھ	سنہ ۱۶۸۶ء	اسی سال اورنگ زیب نے ملک بیجاپور فتح کرلیا اور سلطنت عادل شاہیہ کا خاتمہ ہوا سکندر عادل شاہ نے سنہ ۱۱۱۱ھ (۱۶۹۹) میں وفات پائی۔

نمبر	نام بادشاہ	من ابتدا سنہ ہجری	من ابتدا سنہ عیسوی	لغایت سنہ ہجری	لغایت سنہ عیسوی	
	ابوالنصر محمد معظم شاہ عالم بہادر شاہ	سنہ ۱۱۱۸ھ	سنہ ۱۷۰۷ء	سنہ ۱۱۲۴ھ	سنہ ۱۷۱۲ء	
	معز الدین جہاں دار شاہ	سنہ ۱۱۲۴ھ	سنہ ۱۷۱۲ء	سنہ ۱۱۲۵ھ	سنہ ۱۷۱۳ء	
	جلال الدین فرخ سیر	سنہ ۱۱۲۵ھ	سنہ ۱۷۱۳ء	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	
	محمد ابو البرکات سلطان رفیع الدرجات	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	صرف (۳) ماہ (۱۱) یوم سلطنت کرکے وفات پائی
	شمس الدین رفیع الدولہ شاہ جہاں ثانی بادشاہ	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	صرف (۳) ماہ (۲۸) یوم سلطنت کرکے وفات پائی
	روشن اختر ابو الفتح محمد شاہ بادشاہ	سنہ ۱۱۳۱ھ	سنہ ۱۷۱۹ء	سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۷۴۸ء	
	مجاہد الدین ابو النصر احمد شاہ بادشاہ	سنہ ۱۱۶۱ھ	سنہ ۱۷۴۸ء	سنہ ۱۱۶۷ھ	سنہ ۱۷۵۴ء	معزول و مکحول
	ابو العدل عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی	سنہ ۱۱۶۷ھ	سنہ ۱۷۵۴ء	سنہ ۱۱۷۳ھ	سنہ ۱۷۵۹ء	قتل کیا گیا
	ابو المظفر جلال الدین سلطان عالی گوہر	سنہ ۱۱۷۳ھ	سنہ ۱۷۵۹ء	سنہ ۱۲۲۱ھ	سنہ ۱۸۰۶ء	مرہٹوں نے سنہ ۱۷۶۱ء میں سلطنت کو درہم برہم کر دیا یہ بادشاہ انگریزوں کی حفاظت میں رہتا تھا۔
	ابو النصر معین الدین محمد اکبر بادشاہ ثانی	سنہ ۱۲۲۱ھ	سنہ ۱۸۰۶ء	سنہ ۱۲۵۳ھ	سنہ ۱۸۳۷ء	
	ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ	سنہ ۱۲۵۳ھ	سنہ ۱۸۳۷ء	۰	۰	سنہ ۱۸۵۷ء کے غدر میں رنگون جلاوطن کیے گئے اور وہیں ۷ نومبر سنہ ۱۸۶۲ء میں انتقال کیا۔

فہرست خاندان انگلستان

نمبر	نام بادشاہ	من ابتدا سنہ ہجری	من ابتدا سنہ عیسوی	لغایت سنہ ہجری	لغایت سنہ عیسوی	
۱	ملکہ وکٹوریا قیصرۂ ہند		سنہ ۱۸۳۷ء		سنہ ۱۹۰۱ء	
۲	ملک معظم ایڈورڈ ہفتم قیصر ہند		سنہ ۱۹۰۱ء		سنہ ۱۹۱۰ء	
۳	ملک معظم جارج پنجم قیصر ہند		سنہ ۱۹۱۰ء			تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

فرامینِ سلاطین　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　فرامین متعلق درگاہ اجمیر شریف

نقلِ فرمانِ محمد جلال الدین اکبر بادشاہ

(١)　خواجہ معین الدین قدس سرہٗ　جمیع مطالب اسعاف تمام و مراقب آمال اولاد امجاد در نیوقت فرمان عالیشان سعادت نشان از ممکن عاطفت و احسان بادشاہی شرف نفاذ یافت ینبیرہ از چیتور کہ جمع آن مبلغ یک لک تنکہ مرادی است حسب الحکم حقایق دستگاہ قطب العارفین غوث الواصلین از تغیر متقدمی آصف خاں مقرر باشد کہ حاصل سال بسال بر بدۂ اماجد الاتقیا فی الایام ۔ کمال رتبت شیخ حسین در وجہ سیورغال ابدی و ضروریات آں دادیم ۔ باید کہ بدوام دولت ابد انجام قیام و اقدام نماید ۔ حکام کرام و دیوانیاں و عمال متصدیان مہمات سرکار مذکور مقرر داشتہ موضع مذکور را بتصرف گماشتہ ہائے بسیادت پناہ مشار الیہ گردانند و از مال وجہات و تمامی حوالات و اخراجات و کل تکالیف دیوانی معاف مسلم نزخان و مرفوع القلم شناختہ بہیچ اہم و رسم تعرض نرسانند و کشیدہ داشتہ مطلقاً پیرامون نگردند و جانب شریف آن سیادت پناہ اعزیز دانستہ در تعظیم و تکریم او وکسان و مردم او را موثر دانند و ہر سالہ بفرمان و پروانچہ مجدد و محتاج ندارند حسب الحکم جہان مطاع از مضمون صدر در نگزرند ۔　　تحریر المطاع العالی

بالمشافہ العلیہ الوالیہ خاقانیہ　مص

(٢) نقلِ فرمانِ محمد جلال الدین اکبر بادشاہِ غازی　(مہر بادشاہ)

خواجہ معین الدین چشتی (بخط طلاء)

(مہر بادشاہ)

وکلاء حاکم متعہدان مہمات خطۂ اجمیر بدانند

کہ ورثہ قطب الاقطاب　بموقف عرض رسانیدند کہ در اراضی ایشان کہ جوار مقبرۂ متبرکہ

فہرستِ تصویراتِ عکسی مشمولۂ کتابِ ہذا

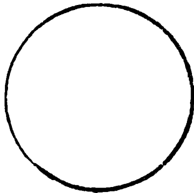
فہرستِ مضامین کتابِ ہذا ختم شد

بہیچ جہت دخل نکردہ از تغیّر و تبدّل مصئون و مامون شناختہ فرمان مجدد طلب ندارند۔ تحریر فی شہر شعبان المعظم سنہ
الی الامر العالی وخلیفۂ زمان
پروانہ صدارت پناہ معالی دستگاہ معرفت انتباہ واقف موافق العلوم والحکم اکابر الفضائل عدیل الوجہ اتم مربی العلما مقوی الفضلا صدر شیخ صدر رفیع القدر شیخ عبد النبی صدر۔

(۴) نقلِ فرمان

محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ اُو خلد اللہ فی الجنان مشحون تولیت و اثبات اولاد حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ العزیز

طغرا باسم بادشاہ



مہر کہ در اں اسمار از امیر صاحب قران تا بشاہ جہانگیر منقوش اند

خواجہ معین الدین حسنی الحسینی قدس سرہٗ

چوں رعایت و مراقبت حال سالکان مسالک حقیقت و رہروان مناہج تقوی وصلاحیت سیما جمعے کہ قامت باقامت ایشان بسمو حسب وعلو نسب آراستہ باشد از فرائض متممات امور سلطنت وخلافت عظمی میدانیم لہذا درینولا فرمان عالیشان ومت عنوان از مکمن لطف واحسان شرف صدار وعز ایراد یافت کہ از ابتدائے خریف سحقان ئیل منصب تولیت مزار فائز الانوار حضرت کرامت منزلت ہدایت مرتبت قطب الاقطاب کنز السالکین برہان المحققین غوث الاسلام والمسلمین بدستور سابق بسیادت وفضائل مآب کمالات اکتساب نورع اثار قدوۃ المشائخ الکبار شیخ حسین کہ نبیرہ وصاحب نقام آنحضرت است مفوض ومتعلق باشد کہ کما ینبغی بلوازم امر مذکور قیام واقدام نمودہ در رواج ورونق آن مزار کنز الانوار دقیقہ نامرعی نگذارد۔ میباید کہ حکام ودیوانیان عظام وعمال کفایت فرجام ومتصدیان مہمات دیوانی صوبۂ اجمیر آن منقبت پناہ رامتولی آں مقام عرش احترام دانستہ دست تعدی وتکفل اورا در امور متعلقۂ آن قوی دانند خدام وموذنان وسائر عملہ وفعلہ آن مزار فیض بخش مشار الیہ رامتولی خود دانستہ آنچہ شرائط اعزاز واحترام بودہ باشد در جمیع امور بہ تقدیم رسانیدہ از صلاح وصوابدید مومی الیہ بیرون نروند مختار الدولۃ العالیہ مستشار الخلافۃ السلطانیہ عمدۃ الملکی مدار المہامی آنکہ یک نفر نویسندہ ہمراہ آن

کہ قطب الاقطاب مومی الیہ واقع است بعضے مردم اموات خود را بے اذن ایشان دفن مینمایند
اگر واقع باشد حکم فرمودیم کہ بعد الیوم ہیچکس میت خود را در اراضی جوار مقبرۂ متبرکۂ مذکورہ بے اذن
فضیلت مآب کمالات اکتساب بہجۃ المشائخ والعظام خواجہ حسین نبیرۂ آن قطب الاقطاب و
ورثہ دفن نکنند۔ میباید کہ حسب الحکم عالی عمل نمودہ بتقدیم رسانند و اعمال مراقبہ کہ در آن آستانہ
از قدیم الایام الی غایۃ بودہ برقرار دارند و مانع نشوند۔ در عہدہ دانستہ درین باب توجہ نمایند
تحریر فی التاریخ شہر ذیقعدہ سنہ ۹۶۹ ہجری۔

خواجہ معین الدین (بخط طلاء)

جلال الدین محمد
اکبر بادشاہ غازی

(۳) چوں درباب ترویج و رونق لنگرخانہ مرشد السالکین
میانہ اولاد امجاد آنحضرت سیما مشیخت آئین معرفت تزئین سیادت المشائخ العظام نقاوی الاولیاء
الکرام وجہ الزمن شیخ حسن و کمال رتبت شیخ حسین بوجہ و اہتمام عام حالہم امر تولیت را بعمدۃ الملک
فضیلت شعار کامل الاخلاص فصاحت آثار مستحسن الخدمت مستوجب الرعایۃ الموصوف
بالنصفت نمودہ شیخ حسن را کہ مشین و مرشد ایشان است بہ سجادہ نشینی تصفیہ فرمودیم و فرمان
واجب الاذعان اصدار یافت کہ از قدیمی و جدیدی بحسب فرامین مطاع در وجہ ضروریات و صادر
و وارد آن لنگر منور و مدد معیشت آئین مشار الیہم مقرر شدہ بود بتصرف عمدۃ الملک مومی الیہ باشد
کہ سال بسال تمام و کمال بضروریات لنگر مذکور و عمارت و فرش و روشنی و مصالح مطبخ یومیہ و اعراس
طعام مبلغ پانزدہ ہزار تنکہ مرادی بہ والدۂ عفیفۂ منورۂ آن سیادت المشائخ متعلق بودہ تتمہ را انچہ باشد
مشار الیہم بسویت فصلاً بعد فصلٍ نہادہ بہ لنگر فیض اثر می آمدہ باشد۔ مجاوران را موافق معمول قدیم
با ایشان دادہ انچہ باقی ماند آن راہم بسویت حصہ نمودہ ہر یک حصہ را نصف بہ محبت و الفت
مسلوک داشتہ مطلقاً مناقشہ نکردہ تکلیف و منازعت نرسانیدہ و باہم شرائط حرمت و خاطرجوئی
مرعی داشتہ دقیقہ فروگذاشت نکنند۔ میباید کہ از مضمون مذکور الصدر مطلقاً اعتنا نکنند و ہر یک
بحصۂ خود اراضی بودہ زیادہ طلبی نکنند۔ حکام کرام و عمال و متاثران آن مقرر داشتہ لنگر فیض اثر
جدا مسلّم و برقرار داشتہ از جمیع حوالات و اخراجات و مطالب دیوانی معاف و مرفوع القلم شمارند

مہر مربع کہ دران اسمائے شاہان سلف منقوش اند

طغرا باسم بادشاہ المعا

حضرت خواجہ معین الدین چشتی

چون مواضعیکہ بعینہٖ وقفِ مزار فائض الانوار حضرت قطب العارفین غوث السالکین حضرت خواجہ معین الدین چشتی مقرر است۔

قبل ازین بموجب یادداشت واقع ۱۹ ماہ امرداد الٰہی ۴۱ حکم شدہ بود کہ از قرار سہ حصہ نمودہ یک حصہ را بجہت خرچ و لنگر و روشنائی و اخراجاتِ عرس روضۂ متبرکہ نگاہداشتہ و یک حصہ در وجہ معاش مشیخت پناہ شیخ حسین اعتبار نمودہ و یک حصہ را بفقراء و تکیہ داران قسمت نمایند و حاجی مبارک حسب الحکم الاقدس شش موضع را کہ رقبۂ آن چہل و پنج ہزار و ہفتصد بیگہ زمین و حاصل نہ ہزار و پنجاہ روپیہ شود ازان جملہ یک حصہ پانزدہ ہزار بیگہ زمین باشد داخل خرچ روضۂ منورہ نمودہ انیہمہ را کہ سی ہزار ہفت صد بیگہ باشد بحاصل شش ہزار و ہشتاد روپیہ بموجب تفصیل علیحدہ نہ صد و نہ نفر فقراء تنخواہ دادہ و فقرا کہ از نظر اشرف اقدس گذشتند شیخ عبدالرحیم وغیرہ شش صد و بست و ہشت نفر کہ بست و ہفت ہزار و چہل بیگہ مدد معاش و بست یک من غلہ داشتند بحال خود حکم شد و نیمہ را برطرف فرمودیم و جماعت فقرا کہ سہ ہزار و دو دویست و سی بیگہ و ہفت من و شش آثار غلہ داشتند بہ نظر اشرف نگذشت و اکثر از جماعۂ فقراء و تکیہ داران از اجمیر تا بہ مانڈو در رکاب ظفر انتساب آمدند و بعرض مقدس رسید کہ زمین و غلہ مذکور بآن جماعۂ از وقف روضۂ منورہ مقرر بودہ و حاصل وقف بفقرا و مساکین و حافظان و طالبعلمان صرف میشود و در اجمیر از قسم فقرا و مساکین و حافظان و تکیہ داران از وقف می یافتہ اند۔ ہمین جماعۂ اند و آنہا بغیر از زمین و غلہ و لنگر کہ از روضۂ منور مقرر بود از محل وجہ معیشت ندارند و جماعۂ کثیر اند بنا بران فرمان عالیشان مرحمت عنوان شرف اصدار و عز ایراد یافت کہ جماعۂ در اجمیر بہ نظر اشرف گذشتہ اند و اراضی و غلہ لنگر آنہا از نصفے زیادہ مرحمت شد و یادداشت خود درست ساختہ اند موجب یادداشت واقعۂ مسطور دارند و جماعہ کہ از نصف کم حکم شد و بعضے در کل برطرف شدہ اند اراضی و غلہ لنگر آنچہ داشتہ اند از قرار نصف متصدیان مہمات آنجا از ابتدائے خریف قوی ئیل حسب الضمن تنخواہ دہند کہ صرف معیشت خود نمودہ بدعائے دوام دولت ابد قرین اشتغال نمودہ باشند و نیز حکم اشرف اقدس بنفاذ پیوست

فضائل مآب نماید آنچہ بدستور قدیم آبا و اجداد مومی الیہ داشتہ و حصہ رسد شیخ مذکور باشد
تصرف او باز گذارند و آنچہ حصہ عرس در روشنائی وغیرہ بودہ باشد بدستور سابق لعمل آورند
باید کہ از فرمودہ تخلف و انحراف نوازند و در عہد شناسند۔

نقلِ عبارت ظہری فرمان

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ آذر الٰہی ۲۴ امرداد الٰہی سنہ موافق یوم چہار شنبہ مطابق ۱۷
جمادی الثانی ۱۰۲۱ھ برسالہ اعتقاد الملک العظمیٰ اعتماد الخلافۃ الکبریٰ عمدۃ الملک مرتضیٰ خان
حسب الحکم جہان مطاع آفتاب شعاع عز اصدار یافت کہ تولیت مزار فائز الانوار حضرت قدس سرہٗ
و نور مرقدہٗ بدستور سابق بہ فضائل مآب کمالات اکتساب تورع آثار ہدایت آثار قدوۃ مشائخ الکبار
شیخ حسین کہ نبیرہ و صاحب مقام آنحضرت است مفوض و مرجوع باشد و نیز حکم شد کہ عمدۃ الملکی
مدار المہامی نویسند ہمراہ مشار الیہ نماید کہ آنچہ بدستور قدیم بطریق کہ آبا و اجداد مومی الیہ داشتہ
و حصہ رسد شیخ مذکور باشد بمشار الیہ بگزارند و آنچہ حصہ عرس در روشنائی وغیرہ باشد
بدستور سابق عمل نمایند۔ شرح حاشیہ موافق واقع است۔ شرح دیگر بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی
اعتماد الدولہ عرض مکرر رساند۔ شرح دیگر بخط مقرب الحضرت سلطانی معتمد خاں بتاریخ ماہ مہر الٰہی
سنہ مکرر بعرض اشرف اقدس رسانید۔ شرح دیگر بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی فرمان قلمی شد۔

دستخط محمد باقر　　مہر　　مہر　　مہر　　مہر معظم الملک

طغرا خورد

برحاشیہ ظہر فرمان تصدیق و یادداشت منشیان دفتر شاہی مندرج است۔

(۵) نقل فرمان محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی

مشتملہ بر سہ قسمت محاصل دیہات اوقاف یک حصہ در خرچ عرس و روشنائی و یک حصہ در
مدد معاش مشیخت پناہ شیخ حسین اولاد حضرت خواجہ بزرگ و یک حصہ فقرا و تکیہ داران۔

وحافظان وتکیہ داران کہ در موضع وقف از قدیم الایام میخورند ہمیں جماعہ وآنہا بجز زمین ولنگر
کہ نوبت روضہ مقرر بود از محل دیگر وجہ معیشت ندارند وجمع کثیر اند بنا بران حکم جہان مطاع
آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ جماعہ کہ از نظر اشرف گذشتند واراضی لنگر آنہا از نصفی
زیادہ مرحمت شد و یادداشت واقع خود را درست ساختہ بموجب یادداشت واقع مسطور داشتہ
وجماعہ کہ از نصف کم حکم شد وبعضے بالکل برطرف حکم شد آنہا را غلہ واراضی لنگر انچہ داشتہ از قرار
نصف متصدیان آنجا تنخواہ دہند ونیز حکم شد کہ جماعہ بموجب فرمان عالیشان مدد معاش ولنگر
دارند وفوت شدہ اند ورثہ اورا تحقیق نمودہ از محل قدیم نصف تنخواہ دہند ودر آیندہ بورثہ متوفی
ہمین ضابطہ منظور دارند بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد از پرگنہ اجمیر سرکار مذکور شرح
یادداشت بخط عمدۃ الملکی واقعہ سازند شرح بخط سید احمد قادری داخل واقع سازند شرح حاشیہ
بخط واقع نویس موافق واقع است شرح دیگر بخط مختار الدولہ الخاقانی مدار المہامی اعتماد الدولہ
آنکہ بعرض مکرر رسانید شرح دیگر بخط دیانت خان زر از داد ۲۵ ماہ شہریور الٰہی موافق شہر رمضان
۱۰۲۷ھ ہجری در واقعہ عبد الکریم بعرض اشرف رسید شرح دیگر بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی از خریف
توی نیل فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

۱۲۱ ارا ـــــــ ضی عـــــــ ـــــــ لہ

ماسگہ ۱۰ بسوہ ۲۲ ثار

ماالہ بـــگہ ۱۰ بسوہ ۰۸ ثار آسامی فوتی

ہو لا سمار لہ اللہ داد الٰہ بخش ولد جلال

محمود غلہ اراضی غلہ اراضی غلہ

اراضی ۴ ثار عـــگہ ۲ ثار بـــگہ ۲ ثار

ما غـــگہ ۱۰ بسوہ ہو لا سمار

ارا ـــــــ ضی غـــلہ عبد الغنی

سا بگہ ـــ ۱۳ ثار اراضی غلہ

مشار الیہ مابگہ ۳ ثار

اجمیر ـــ ـــ ـــ ـــ ـــ اراضی غلہ

ارا ـــ ضی غـــلہ صـــگہ ۳ ثار

ســا صـــگہ ۰۵ ثار

کہ جماعہ بموجب فرمان عالیشان جہانگیری مدد معاش و غلہ لنگر دارند و فوت شدہ اند ورثۂ آنہا
تحقیق نمودہ از محل قدیم از قرار نصف تنخواہ دہند و در آیندہ ہمین ضابطہ بورثۂ متوفی مسطور دارند
یبایدکہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس
اعلیٰ کوشیدہ اراضی مذکورہ پیمودہ چک بستہ تصرف آنہا بازگردانند و غلہ را از لنگر روضۂ متبرکہ میدادہ
باشند و تغیر و تبدیل بہ قواعد آن راہ ندہند و بعلت مال و جہات اخراجات و عوارضات مثل
قتلغہ و پیشکش و جرمانہ و محصلانہ و ضابطانہ و مہرانہ و داروغانہ و بیگار و بیگار دہ نیمی و مقدمی
و صدروی و قانونگوئی و ضبط ہرسالہ بعد از تشخیص چک و زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالب
سلطانی مزاحمت نرسانند و درین باب ہر سالہ فرمان و فرمانچۂ مجدد طلب نہ دارند و اگر در محل
دیگر زمین داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند از فرمودہ درنگذارند و عہد شناسند۔

شرح یادداشت

واقع تاریخ روز مہر شانزدہم ماہِ مہر الٰہی سنہ ۳ موافق یکشنبہ ۱۴ رجب المرجب سنہ ۱۰۶۲ ہجری در چوکی
لایق المرحمت والاحسان عاقل خان برسالۂ سیادت و نقابت پناہ و صدارت دستگاہ میران
سید احمد قادری و نوبت واقعہ نویسی شیخ عبدالرحیم وغیرہ چون موضع بوقف مزار فائض الانوار
قطب الاقطاب مقرر است قبل ازین بموجب یادداشت واقع ۱۹ ارماہ الٰہی سنہ ۸ از قرار سہ حصہ
قسمت شدہ بود و یک حصہ را بجہت خرچ لنگر و روشنائی و اخراجات عرس روضۂ منورہ نگاہ داشتہ
و یک حصہ در وجہ مدد معاش شیخ حسین اعتبار نمود و یک حصہ را برائے فقرا و تکیہ داران قسمت نمودہ
دہند حاجی مبارک بموجب حکم شش موضع کہ رقبۂ آن چہل و پنج ہزار و ہفت صد بیگہ زمین محاصل
نہ ہزار و پنجاہ روپیہ داشتہ از انجملہ یک حصہ پانزدہ ہزار بیگہ زمین باشد داخل خرچ روضۂ منورہ
نمودہ و تتمہ دو حصہ را کہ سی ہزار و ہفتصد بیگہ کہ حاصل شش ہزار و ہشتاد روپیہ بموجب تفصیل ذیل
بہ نہصد و نہ نفر جماعۂ فقرا کہ از نظر اشرف اقدس گذشتہ شش صد و بست و ہشت نفر کہ بست
و ہفت ہزار و چہل و یک بیگہ زمین و بست و یک من غلہ داشتہ نہ ہزار و پانصد و نود و ہشت بیگہ
کہ دوازدہ من غلہ بحال خود حکم شد۔ و تتمہ را برطرف کردند و موازی سہ ہزار و دو و بست و سی و نہ بیگہ
و ہفت من غلہ و شش آثار اسامی جماعہ بہ نظر اشرف اقدس نگذشتند الحال اکثر از جماعۂ فقرا
و تکیہ داران از اجمیر تا ماندو در رکاب سعادت آمدند حقیقت مذکور بہ تفصیل ذیل بعرض اشرف
داشتند کہ جماعۂ فقرا و تکیہ داران او موضع مقرر بود و حاصل دیہات وقف بجہت فقرا و مساکین

شرح ضمن مدد معاش باسم علیم الدین برادر زادۂ خواجہ حسین موافق یادداشت واقع روز ماہ مہر الٰہی ۳۱ سنہ جلوس مطابق یوم شنبہ ۱۵ شہر شوال برسالۂ سیادت و نقابت پناہ صدارت و معالی دستگاہ وصدر الصدور موسویخان و نوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان علی نقی آنکہ حقائق و معارف آگاہ شیخ علیم الدین برادر زادہ شیخ حسین نبیرۂ حضرات قطب الاقطاب بہ نظر اشرف اعلیٰ گذشت بموجب چٹھی نواب خورشید بصحاب مہد علیا از قرار ۲۳ امرداد ۲۲ سنہ حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ موضع گیلوتہ من الحمل پرگنہ نرائنہ سرکار اجمیر کہ مبلغ ہفتصد و پنجاہ روپیہ جمع وارد بطریق درسبت در وجہ مدد معاش مشار الیہ مقرر مفوض باشد۔ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد شرح حاشیہ بخط واقع نویس مطابق واقع است۔ شرح بخط قدوۂ خوانین بلند مقام عمدۂ مریدان سعادت نشان نظام الدین آصف جاہی آنکہ داخل واقع نمایند بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی آنکہ بعرض اشرف مکرر برسانند شرح بخط سیادت و نقابت پناہ موسویخان آنکہ روز ماہ ۱۲ امرداد الٰہی ۲۲ سنہ مطابق یوم چہار شنبہ شہر ذیقعدہ ۳۲ سنہ مکرر بعرض اشرف اقدس اعلیٰ رسید شرح بخط عمدۃ الملک رکن السلطنت العلیۃ العالیہ مختار الدولہ الخاقانی عمدۃ الملکی مدار المہامی خواجہ ابوالحسن از خریف توسفان ئیل فرمان قلمی نمایند شرح چٹھی آنکہ۔ بھیا جیو سلامت۔ موضع گیلوتہ کہ ہفتصد و پنجاہ روپیہ جمع وارد در وجہ مدد معاش شیخ علیم الدین اجمیری درسبت تنخواہ دہند تحریر فی التاریخ ۲۷ خورداد ۳۲ سنہ شرح بخط قدوۂ خوانین بلند مکان نظام الدین آصف جاہی آنکہ تصدیق نویسند۔ درینجا مواہیر دفتر صدارت منقوش شدہ

بہ صیغۂ مدد معاش۔

(۷) نقل فرمان محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہِ غازی

محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی مشعر بإثبات اولاد حضرت خواجہ بزرگ

طغرا باسم بادشاہ

مہر شاہجہان بادشاہ

خواجہ معین الدین چشتی

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار و عز ایراد یافت کہ منصب سجادگی غفران

ما صہ گہ قبل ازین حکم شد

۱۸ بیگہ

در ینولا مرحمت شد منجملہ سے

اراضی غلہ اراضی صہ گہ غلہ

صہ گہ ۲۰ ثار عہ گہ بحال خود حکم شد

از جماعۂ قاضی نظام اراضی صہ بیگہ غلہ ۰ ثار

(۶) نقل فرمان محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ غازی

محمد نورالدین جہانگیر بادشاہ غازی مشحون عطیہ موضع گیلوتہ در وجہ معاش حضرت شیخ علیم الدین

نبیرۂ حضرت خواجہ بزرگ رضا

خواجہ معین الدین چشتی

طغرا باسم بادشاہ

مہر بادشاہ

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار و غرایہ ادیافت کہ موضع گیلوتہ من اعمال پرگنہ نرانیہ سرکار صوبۂ اجمیر کہ مبلغ ہفتصد و پنجاہ روپیہ جمع وارد بطریق دربست من ابتدائے خریف در وجہ مدد معاش حقایق و معارف آگاہ شیخ علیم الدین برادر زادہ خواجہ حسین نبیرۂ قطب الاقطاب مقرب بادشاہ جبروتی حسب الضمن مقرر باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل و سال بسال صرف نمودہ بدعاگوئی دوام دولت ابد پیوند اشتغال نمودہ باشند۔ میباید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس اعلیٰ کوشیدہ موضع مذکور را بطریق دربست بہ تصرف مشارالیہ بازگزارند و اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدیل بداں رادہ ندہند و لعات مالوجہات و اخراجات و عوارضات و کل تکلیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و از جمیع وجوہات و حوالات معاف و مسلم و مرفوع القلم شمردہ درین باب ہر سالہ فرمان و حکم مجدد نطلبند و از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند و در عہدہ شناسند مرقوم ۱۵ شہریور ۲۲ سنہ جلوس معلی۔

واین وقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار وعز ایراد یافت که موضع گنا ہیڑه من اعمال حویلی اجمیر سرکار صوبۂ مذکور بطریق دروبست ابتدائے نصف خریف قوی ئیل در وجه مدد معاش مشیخت پناه حقائق آگاه شیخ معین الدین نبیرهٔ حضرت خواجه معین الدین چشتی ازانچه بتاریخ ۱۲ ماه رمضان المبارک سنه ۱۰۴۱ھ به نظر اشرف اقدس اعلیٰ گزشت وبعرض مقدس معلّیٰ رسید رسید حکم جهان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد که یک موضع از پرگنات سرکار اجمیر که یک هزار روپیه حاصل داشته باشد در وجه مدد معاش مشار الیه مرحمت فرمودیم۔ هفتاد اشرفی بعد مرحمت شد بموجب بطریق یادداشت قلمی شد۔ شرح بخط عمدة الملک مدار المهامی آنکه داخل واقع نمایند۔ شرح بخط صدارت ونقابت پناهی آنکه برسالهٔ کمترین بندہا داخل واقع نمایند شرح حاشیه بخط واقعه نویس موافق واقع است شرح بخط عمدة الملکی آنکه بعرض مکرر رسانید۔ شرح بخط اقبال پناه حکیم مسیح الزمان آنکه بتاریخ ۱۲ ماه مهر الهی سنه ۵ مکرر بعرض اشرف اقدس اعلیٰ رسید شرح بخط عمدة الملک رکن السلطنة القاهره وموتمن الدولة الباهره مختار الدوله الخاقانی عمدة الملک مدار المهامی علامی فضل خان آنکه از نصف خریف قوی ئیل فرمان عالیشان قلمی شد۔

الـ[illegible] حاصل

موضع گنا ہیڑه از حویلی سرکار اجمیر

[illegible] هزار رقبه　　حاصل کامل سنه ۱۰۲۹ھ　　[illegible]

جمع جاگیر از تغیر جاگیردار

شرح بخط عمدة الملکی آنکه از صوبه وسرکار اجمیر از موضع گنا ہیڑه تنخواه نمایند۔ باموضع دروبست

(۹) نقلِ فرمان

محمد شهاب الدین شاهجهان بادشاه صاحب قران ثانی اخل الله تعالیٰ فی الجنان بحق محمد رسول الله صلعم

مشتمل بر منصب سجادگی

خواجه معین الدین چشتی بخط طلائی

طغرا باسم صاحبقران ثانی محمد شاهجهان بادشاه بخط طلائی

مهر مربع که اسمان شاهان تمر از امیر صاحب قران تا به صاحبقران ثانی منقوش اند

پناہ رضوان دستگاہ قطب الاقطاب مقرب بارگاہ جبروتی بہ سعادت مآب کمالات انتساب نجبۃ المشائخ المعظام شیخ معین الدینؒ از تغیر شیخ ولی محمد بلامشارکت ومساہمت احدی حسب الضمن مقرر ومسلم باشد کہ کما ینبغی بلوازم ومراسم منصب قیام والیتام نمودہ دقیقہ از دقائق حزم واحتیاط دراں باب مرعی نگذارند ببابد کہ حکام وعمال متصدیان مہمات وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال دراستمرار واستقرار ایں حکم اشرف اعلیٰ کوشیدہ مشارٌالیہ راصاحب سجادہ دانستہ دست تعہدی سوی الیہ را درامور متعلقہ آن امر قوی ومطلق داشتہ نگذارند کہ دیگرے دران منصب دخل نماید وپیرامون آن گردد بہ خدمہ وعملہ وفعلہ وزائران ووظائفان آں روضۂ منورہ آنکہ مشارٌالیہ راصاحب سجادہ وعلی الاطلاق دانستہ تمامی امور متعلقہ ومرجوعہ رامخصوص او شمرند از فرمودہ تخلف وانحراف نورزند۔ شرح موافق یادداشت واقع بتاریخ الصدر آبان الٰہی سنہ موافق یوم شنبہ بتاریخ ۹ شہر ربیع الاول ۱۰۳۹ھ برسالۂ سعادت ونقابت پناہ صدارت ومعالی دستگاہ جلیل القدر رفیع المکان صدر الصدور موسوی خاں ونوبت واقع نویسی کمترین بندگان قاسم علی آنکہ باسم شیخت پناہ شیخ معین الدین انچہ بتاریخ ۲۹ ماہ مہر الٰہی سنہ بنظر اشرف اعلیٰ گذشت حکم جہاں مطاع آفتاب شعاع صادر شد کہ سجادگی قطب الاقطاب بہ مشارٌالیہ مرحمت فرمودیم بلامشارکت غیری از تغیر خواجہ ولی محمد۔ شرح بخط عمدۃ الملکی مدار المہامی آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح بخط صدارت ونقابت پناہی آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح حاشیہ بخط واقع نویسی مطابق واقع است۔ شرح بخط عمدۃ الملکی بعرض مکرر رسانید۔ شرح بخط مقرب الحضرت السلطانی حکیم مسیح الزمان آنکہ بتاریخ ۷ ماہ آذر الٰہی سنہ بعرض اشرف اعلیٰ رسید۔ شرح بخط عمدۃ الملک رکن السلطنۃ الباہرہ موتمن الدولۃ القاہرہ مختار الدولۃ الخاقانی عمدۃ الملک مدار المہامی علامی افضل خان آنکہ فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

(۸) نقلِ فرمان

محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہِ غازی مشحون اثبات اولاد حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہٗ خواجہ معین الدین چشتی



طغرا باسم بادشاہ

حکم

آنچہ تعلق از روضۂ منورہ داشتہ باشد طلا آلات و نقرہ آلات آنچہ بندگان خلافت پناہی و شاہزادہ والا گوہر و دیگران بیارند و در جنس کہ شکست و ریخت شود راست نمودہ متعلق روضۂ منورہ نگاہدارند		مشترکہ درمیان مشیخت پناہ صاحب سجادۂ روضۂ منورہ ہر جنس کہ بخدمت روضۂ منورہ درکار باشد متولیان تصرف نمایند و از انکہ از کار برود و مندرس شود بہ شیخ مذکور بدہند۔	
		مسی و برنجی آلات ہر جنس درکار باشد از شمعدان چراغان وغیرہ	قبرپوش و چہرہ و سحرہ پوش و قالیچہ و دوپچہ و گلیچہ و جاجم وغیرہ
تعلق شیخ معین الدین مذکور داشتہ باشد			
فقد زر اشرفی و مثقالی یا ہرچہ سلوک باشد	پارچہ سفید از خاصہ وغیرہ ششصدی یا پلنگ پوش سفید و رنگین	زر بفت وغیرہ پارچہ زرتاری گجراتی کہ بر قبر بپوشند	
		تعلق مجاوران	
دو دوجہ از فرجے با حکمہ وغیرہ یا ہرچہ باشد	شمشیر وغیرہ یا جمدھر	از مرادی و کوڑی تا پال سیاہ	پارچہ سفید چہارصدی و سہ صدی و فروتر از آن دوختہ
حیوانات از فیل یا اسپ			

عبارت داخلہ روزنامچہ وغیرہ

مہر | مہر | مہر دفتر | مہر موسوبخان

چوں بعرض مقدس رسید کہ نذورات و فتوحات روضۂ منور قدوۃ الواصلین مقرب بارگاہ جبروتی بموجب محضر متولیان واہالی موالی مشیخت پناہ شیخ معین الدین صاحب سجادہ و مجاوران مقرر است و در بعضے چیزہا مجاوران خرخشہ می نمایند حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع شرف صدار و عز ایراد یافت کہ نذورات و فتوحات آن فرار مورد الانوار بموجب محضر مذکور سوائے طلا آلات و نقرہ آلاتے کہ بندگان اشرف اقدس ارفع ہمایوں و شاہزادہ ہائے والا گوہر عالیمقدار و دیگر مردم بیارند۔ مشار الیہ و مجاوران حسب الضمن مقرر باشد و ہر جنس دیگر بجہت روضۂ منورہ درکار باشد متولیان صرف نمودہ بعد از انکہ از کار بر دو و مندرس شود بشیخ موی الیہ متعلق دانستہ میدادہ باشند و طلا آلات و نقرہ آلات اگر شکست و ریخت یافتہ باشد آنرا راست نمودہ بہ روضۂ منورہ متعلق دانستہ نگاہدارند و احدے دراں دخل نہ نمایند و تصرف نکنند۔ میبایدکہ حکام و متصدیان مہمات حال و استقبال بر ایں موجب مقرر دانستہ نگذارند کہ احدے مرتکب خلاف حکم اشرف اقدس اعلیٰ گردد۔ دریں باب بنہایت تاکید و قدغن عظیم دانستہ ہر سالہ فرمان و حکم مجدد طلب ندارند۔ از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند و در عہدہ شناسند۔ تحریر فی التاریخ دوازدہ شہر رجب المرجب سنہ ۱۲ جلوس میمنت مانوس موافق سنہ ۱۰۵۰ ہجری۔

شرح یادداشت واقع یوم الخمیس ۱۲ شوال سنہ ۱۳ جلوس مبارک مطابق سنہ ۱۰۴۹ ہجری موافق ۲۵۔ ماہ مہر الٰہی بر سالہ سیادت و نقابت پناہ صفوت و معالی دستگاہ رفیع القدر رفیع الشان صدر الصدور موسویخان و نوبت واقعہ نویسی کمترین بندہا فدویا بعرض اشرف رسانید کہ بموجب محضر متولیاں و اہالی و موالی مشیخت پناہ شیخ معین الدین صاحب سجادہ و مجاوران مقرر است و در بعض چیزہا کہ مجاوران خرخشہ می نمایند حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ انچہ نذورات و فتوحات علاوہ از جنس طلا و نقرہ آلات کہ بندگان حضرت خلافت پناہی و شاہزادہ ہائے والا گہر و دیگراں بیارند مشیخت پناہ مذکور و مجاوران مفصلۂ ذیل مقرر و مفوض باشد و ہر جنس دیگر بخدمت روضہ درکار باشد متولیان صرف نمودہ بعد ازان کہ از کار برد و مندرس گردد بہ شیخ موی الیہ متعلق دانستہ میدادہ باشند و طلا آلات و نقرہ آلات اگر شکست و ریخت شود باز راست نمودہ متعلق روضۂ منورہ نگاہدارند داخل تا تاریخ شہر ذی الحجہ سنہ ۱۱ جلوس موافق سنہ ۱۰۴۸ھ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔ شرح و تخط سیادت و نقابت دستگاہ صدر الصدور داخل واقع نمایند وغیرہ وغیرہ۔

۱۴ روز ماه الهی موافق سنه ۱۰۵۲ھ برسالهٔ سیادت ونقابت پناه نجابت و هدایت دستگاه مورد مراحم بیکران بادشاهی مطمح عنایات نمایان شاهنشاهی صدر جلیل القدر سید جلال ونوبت واقع نویسی بندهٔ درگاه معین الدین برادرزادهٔ خواجه حسین بندهٔ قطب الاقطاب که در شهر رجب المرجب سنه ۱۴ جلوس همایون بعرض مقدس ومعلی رسید که موضع دلواڑه من اعمال پرگنهٔ اجمیر بموجب فرمان عالیشان از قرار تاریخ ۲۰ شهریور ماه الهی سنه ۱ دروجه مدد معاش علیم الدین مقرر بود او فوت شده حکم جهان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد که موضع مذکور را دستور سابق بشرط قبض وتصرف دروجه مدد معاش شیخ علاؤالدین مذکور اولاد متوفی هر کس که نوکر گشته با شیخ علاؤالدین شریک نباشد بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد شرح بخط سیادت ونقابت پناه عمدة الملکی مدار المهامی آنکه داخل واقع نمایند۔ شرح حاشیه بخط سیادت ونقابت پناه صدر جلیل القدر سید جلال آنکه داخل واقع نمایند۔ شرح حاشیه بخط واقع نویس مطابق واقع است۔ شرح بخط سیادت ونجابت پناه مختار الدوله الخاقانی عمدة الملک مدار المهامی آنکه بعرض مکرر رسانید شرح بخط اقبال پناه افادت وافاضت دستگاه سعد الله خان آنکه بتاریخ ۲۴ شهر رمضان سنه ۱۶ جلوس همایون مکرر بعرض اشرف اقدس رسید۔ شرح بخط سیادت ونجابت حشمت وشوکت دستگاه قدوهٔ خوانین بلند مکان عمدهٔ امرای رفیع الشان ناظم مناظم ملک ومال ناہج ومناہج ملک واقبال گنجور اسرار بادشاهی دانای ضمیر الهی عمدة الملک مدار المهامی اسلام خان آنکه فرمان عالیشان قلمی نمایند۔







فی التاریخ سنه ۱۶ جلوس

تاریخ ۲۶ شهر محرم الحرام سنه جلوس مطابق ۲۷ آذر ماه الهی نقل بدفتر خاص نموده شد تاریخ ۶ صفر سنه جلوس موافق سنه ۱۰۵۳ هجری نقل گرفته شد معه نور محمد بموجب یادداشت واقع فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

بواقع مقابله نموده داخل روزنامچه واقع تاریخ ۱۰ شهر رمضان سنه ۱۶ معرفت نور محمد داخل شد۔ بتاریخ ۲ شهر رجب المرجب سنه جلوس نقل شروع شد۔

تاریخ ۲۹ شهر جمادی الثانی سنه جلوس همایون موافق سن یکهزار وپنجاه وسه مطابق بتاریخ ۲۳ ماه شهریور الهی

(۱۰)

نقلِ فرمان

محمد شہاب الدین شاہجہان بادشاہ غازی مشتمل بر عطیہ موضع دلواڑہ بوجہ معاش اولاد خواجہ بزرگ قدس سرہٗ

اللہ اکبر

خواجہ معین الدین چشتی

طغرا باسم بادشاہ بخط شگرف

مہر مربع کہ اسمائے شاہان دہلی تا بہ امیر تیمور صاحبقران مندرج است

چوں بموجب فرمان عالیشان سعادت نشان موضع دیوارہ من اعمال حویلی پرگنہ اجمیر در وجہ مدد معاش شیخ علیم الدین برادر زادہ خواجہ حسین نبیرۂ غفران پناہ رضوان دستگاہ مقرب بارگاہ جبروتی مقرر بود واد ودیعت حیات سپردہ در ینولا کہ بعرض مقدس رسید حکم جہاں مطاع گردوں ارتفاع شرف صدور وعز ورود یافت کہ موضع مذکور در وبست بدستور سابق بشرط قبض وتصرف در وجہ مدد معاش مستحقان شیخ علاء الدین وغیرہ اولاد شیخ علیم الدین مزبور از ذکور واناث حسب الضمن مقرر ومفوض باشد کہ حاصلات آنرا فصل بہ فصل سال بہ سال صرف معیشت خود نمودہ بدعاگوئی دوام دولت ابد مدت اشتغال نمودہ باشند۔ میبایدکہ حکام وعمال ومتصدیان مہمات ومتکفلان معاملات وجاگیرداران وکروڑیان حال واستقبال در استمرار واستقرار ایں حکم اشرف اقدس اعلی کوشیدہ آموضع را بتصرف مشار الیہم بازگذاشتہ از تغیر وتبدل مصئون ومحروس شناشند واز جمیع وجوہات وعوارضات معاف ومسلم ومرفوع القلم شمرند واگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند وشخصے راکہ از اولاد علیم الدین نوکر باشد شریک شیخ علاؤ الدین مذکور در آموضع نسازند۔ لبائر چودھریان ومقدمان وفرازعان ورعایائے آنجا آنکہ بالواجب وحقوق دیوانی را فصل بہ فصل سال بسال از آنہا جواب میگفتہ باشند از فرمودہ تخلف وانحراف نورزند۔ تحریر فی التاریخ شہر ذی الحجہ ۱۲ سنہ جلوس مبارک موافق ۱۰۵۲ سنہ ہجری۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتی

شرح یادداشت واقع بتاریخ یوم الاربعاء ششم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۶ جلوس ہمایون مطابق

اعتماد سلطنت وکشور کشائے خلف ہیرائے معارک جہاں ستانی عیش آرائے محافل کامرانی وقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس مزاجدانی وآگاہی۔ جوہر مروت حقیقت ووفا فروغ شمع یکرنگی وصفا محرم دلکشا انجمن اخلاص میں خلوت سرائے خاص کار فرمائے سیف وقلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند مکان عمدہ امرائے عظیم الشان وزیر صاحب تدبیر امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنۃ بادشاہ سلیمان اقتدار آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار ونوبت واقعہ نگاری خانہ زادان درگاہ خلایق پناہ لعل سنگھ میگردد وحکم صادر شد کہ موضع بدرگاہ نو دربست مجمع شصت وچہار ہزار دام عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تیہ اکرم علی خان وغیرہ در وجہ انعام پسران متعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سجزی نبیرہ حضرت قطب الاقطاب بطریق التمغا بافرزندان نسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن معافی وتوفیر وانچہ از حسن ترود در جمع آن بیفزاید فراہم نہ شوند مرحمت فرمودیم واقع چہارم شہر محرم سنہ۔ شرح دستخط سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت دانائے مدارج دین ودولت شناسائے مراتب ملک وملت فرازندہ لوائے شوکت وحشمت طرازندہ بساط ابہت وعظمت اعتضاد وخلافت وفرمانروائے اعتماد سلطنت وکشور کشائے وقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس مزاجدانی وآگاہی جوہر مروت حقیقت ووفا۔ فروغ شمع یکرنگی وصفا ہمدم دلکشا مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق واخلاص کار فرمائے سیف وقلم مدبر امور عالم وزیر صاحب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار ۔ ۔ ۔ لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاہی سلیمان اقتدار ۔ وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام نظام الملک آصف جاہ بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح دستخط وزیر الممالک آصف جاہ نظام الملک بہادر آنکہ تا برعرض رسانند۔ شرح دستخط امارت وایالت پناہ اقبال واخلاص دستگاہ رکن السلطنت العالیہ سرافراز عنایت خلیفۃ الرحمانی فدوی عقیدت نشان ضیاء الدولہ سعد اللہ خان آنکہ۔ مکرر بعرض مقدس معلیٰ رسید۔ شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ بنظر درآمد۔ مقدمہ تنخواہ موضع بدہ گانون دربست محلہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر اکرم علی خان۔ وغیرہ در وجہ انعام التمغا میر غیاث الدین وغیرہ پسران ومتعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سجزی نبیرہ حضرت قطب الاقطاب خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ

بمعافی توفیر مرحمت شد۔ شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر

سعہ نور محمد بدفتر استفسار رسید۔

(۱۱) # نقلِ فرمان

ابوالعدل غزیز الدین عالمگیر بادشاہ غازی ادخل اللہ فی الجنان باسم سبحانہ تعالی شانہٗ
خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہٗ

مہر بادشاہ

طغرا لخط طلا باسم بادشاہ

درین وقت بیمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ موضع بدگانو ز روبست بجمع شصت و چہار ہزار دام عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر کہ پانصد روپیہ حاصل آنست از تغیر اصغر علیخاں وغیرہ در وجہ انعام پیر غیاث الدین وغیرہ پسران و متعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سجزی نبیرہ حضرت قطب الاقطاب بطریق التمغا بافرزندان نسلاً بعد نسل بطناً بعد بطن بمعافی تو فیر از خریف سحقان ئیل حسب الضمن مقرر باشد. باید کہ فرزندان نامدار کامگار والا تبار و وزرائے ذوی الاقتدار و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات سلطانی و متکفلان معاملات دیوانی و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال ابداً موبداً در استقرار و استمرار این حکم مقدس و معلی کوشیدہ موضع مرقومہ را در روبست نسلاً بعد نسلٍ بطناً بعد بطنٍ خالداً و مخلداً متصرف آنہا بافرزندان باز گذارند وارصوادم تغیر و تبدل مصئون و محروس دانستہ بعلت پیشکش صوبہ داری و فوجداری و مالوجہات و اخراجات مثل قلنغہ و محصلانہ و دار و غگانہ و بیگار شکار و دہ نیمے و مقدمے و صدوہی و قانون گوئی مزاحم و متعرض نشوند و توفیر کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی و انچہ از حسن تردد آن بیفزاید معاف و مرفوع القلم شمارند درین باب تاکید اکید و قدغن بلیغ دانستہ سند مجدد نہ طلبند و از یرلیغ کرامت تبلیغ و الاتخلف و انحراف نورزند شرح یادداشت پس پشت فرمان۔

شرح یادداشت واقع تاریخ روز پنجشنبہ بست و ششم شہر محرم ۳ جلوس معلی موافق ۱۰۷۰ھ ہجری مطابق ۲۸ شہر ماہ برسالہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و عظمت عضاد خلافت و فرمانروائے

(۱۲)

نقلِ فرمان

ابو العدل عزیز الدین عالمگیر بادشاہ غازی

باسم سبحانہ و تعالیٰ شانہٗ

مہر باسم بادشاہ

خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ العزیز

طغرا بخط طلا باسم بادشاہ

درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ مبلغ دو لک وچہل ہشت
ہزار دام از موضع ارڑکہ وغیرہ درلبست من اعمال پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از گذاشت سید حسین خان
بہادر وغیرہ کہ یکہزار و پانصد روپیہ حاصل آنست در وجہ انعام زبدۃ المشائخ الکرام سید السادات
سید امام الدین سجادہ نشین روضہ بطریق النصفا با فرزندان از ربیع پارس ئیل حسب الضمن مقرر باشد
باید کہ فرزندان نامدار کامگار والا تبار و وزرائے ذوی الاقتدار و امرائے عالیمقدار و حکام کرام
و عمال کفایت فرجام و متصدیان دیوانی و متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروڑیان
حال و استقبال ابداً و موبداً در استقرار و استمرار این حکم مقدس معلی کوشیدہ مواضعات مذکورہ را
درلبست نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ خالداً و مخلداً متصرف او با فرزندان بازگزارند و از صوادم
تغییر و تبدل مصئون و محروس دانستہ بعلت پیشکش صوبہ داری و فوجداری و مالوجہات و اخراجات
مثل محصلانہ و داروغگانہ بیکار و شکار دہ نیمے و مقدمے و صدودے و قانونگوئی مزاحم
و متعرض نشوند و توفیر کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی و آنچہ از حسن تردد و درجمع بیفزاید
معاف و مرفوع القلم شمارند درین باب تاکید و قدغن بلیغ دانستہ ہر سال فرمان مجدد نہ طلبند واز پیر لیغ
کرامت تبلیغ والا تخلف و انحراف نورزند و ہفتم شہر صفر المظفر پنجم از جلوس والا نوشتہ شد مصر

عبارت پشت فرمان

بر رسالت سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے
مراتب ملک و ملت فرازندۂ لوائے شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت
و فرمانروائے اعتماد سلطنت و کشور کشائے ظفر پیرائے معارک جہانبانی عیش افزائے محافل
کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس مزاجدانی و آگاہی جوہر مرآت حقیقت و وفا
فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کار فرمائے

از خریف سحقان ئیل فرود ستخطی چہارم محرم سنہ ۳

صاد نقل خطِ انور

خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ

مرن یاد داشت دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ موافق صاد خاص لعمل آرند۔ شرح عرض چہارم محرم سنہ ۳ بدستخط رسید آنکہ میر غیاث الدین و میر عظیم الدین و میر نظام الدین و مسماۃ حدیث النساء و زیب النساء پسران و متعلقان حضرت شاہ نجم الدین حسن سنجری نبیرۂ قطب الاقطاب حضرت خواجہ معین الدین چشتی شب و روز بعبادت الٰہی مشغول و وجہ کفاف معین ندارند۔ امیدوار کہ موضع بدگاؤں شصت و چہار ہزار دام عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر اکرم علی خان فرلور در وجہ انعام التمغا مرحمت شود وغیرہ

للعہ ہزار دام

مشار الیہ وغیرہ پسران شاہ نجم الدین حسن سنجری — حدیث النساء وغیرہ

از تغیر اکرم علی خان

للعہ ہزار دام

موی الیہ	عظیم الدین	نظام الدین	اہلیۂ مذکور	زیب النساء دختر
للعہ ہزار	للعہ ہزار	للعہ ہزار	لعہ ہزار	عہ ہزار

مہر
وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ
نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار فدوی
عالمگیر بادشاہ غازی

مہر
فتح سنگہ فدوی عالمگیر
بادشاہ غازی

مہر
عبد المجید فدوی عالمگیر
بادشاہ غازی

عبارت پس پشت پائین فرمان لشرح یادداشت مندرجۂ بالا۔

عبارت حاشیہ پس پشت فرمان جانب راست درباب نوشتہ شدن فرمان و داخلۂ روزنامچہ

عبارت پس پشت فرمان برحاشیہ جانب چپ درباب داخلہ دفاتر شاہی۔

عملۂ پرگنہ حویلی دارالخیر اجمیر از گذاشت میر حسین خان بہادر در وجہ انعام التمغا سید امام الدین سجادہ نشین روضۂ حضرت خواجہ بزرگ با فرزندان نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ وانچہ از حسن تردد بیفزاید بمعافی توفیر مرمت فرمودیم واقعہ ۱۷ رمضان ۵ سنہ بموجب یادداشت قلمی شد۔ شرح دستخط سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت دانائے مدارج دین ودولت شناسائے مراتب ملک وملت فراز ندہ لوائے شوکت وحشمت طراز ندہ بساط ابہت وعظمت اعتضاد خلافت وفرماں روائے اعتماد سلطنت وکشورکشائے ظفر پیرائے معارک جہان ستانی عیش آرائے محافل کامرانی وقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس فراجدانی وآگاہی ۔ جوہر مرأت حقیقت ووفا فروغ شمع یکرنگی وصفا ہمدم وتکتائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق واخلاص کار فرمائے سیف وقلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند مکان عمدۂ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بعرض مکرر رسانند۔ شرح دستخط مدبر الملک اعز الدولہ زکریا خان بہادر منور جنگ آنکہ بست ونہم ذی الحجہ ۵ سنہ جلوس والا مکرر بعرض مقدس رسید۔ شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ فرمان والاشان قلمی نمایند۔

شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک آصف جاہ بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بنظر درآمد۔ شرح دستخط وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ از ربیع یارتیل فرود دستخطی ۱۷ رمضان مبارک ۵ سنہ جلوس بیاہہ محرم سنہ الیہ۔

از گذاشت میر حسین خان بہادر از عبدالواحد خان پسران شیخ سعد اللہ مرحوم

حاصل الـــــ ہزار عصر للعہ لمامـــــ حاصل صاعصر

شرح داخلہ روزنامچہ وغیرہ جانب راست پشت فرمان۔

شرح ادخال سیاہہ ودفتر جانب چپ پشت فرمان۔

سیف و قلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند مکان زبدۂ امرائے عظیم الشان وزیر صائب وزیر امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار نوبت واقع نگاری کمترین بندہ ہائے درگاہ سنتھو کہ رام۔

مہر کلاں
وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام
آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ
یار وفادار سپہ سالار فدوی بادشاہ سلیمان
اقتدار عالمگیر غازی

مہر
مجد الدولہ عبد المجید خان
بہادر فدوی عالمگیر بادشاہ
غازی

مہر
فتح سنگھ فدوی عالمگیر
بادشاہ غازی

شرح یادداشت واقع تاریخ ۷ روز سہ شنبہ شہر شوال سنہ ۸ جلوس مبارک معلی موافق سنہ ۱۱۷۱ ہجری مطابق خور داد ماہ ہر سالہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت و انائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندۂ لوائے شوکت و حشمت طرازندۂ بساط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمانروائے اعتماد سلطنت و کشور کشائے ظفر پیرائے معارک جہان ستانی عشرت آرائے محافل کامرانی و قیصر باب سرائر بادشاہی رفعت شناس مزاج دانی و آگاہی جوہر حقیقت مرات وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کارفرمائے سیف و قلم مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند مکان۔ زبدۂ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن سلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار مدار وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار نوبت واقع نگاری کمترین بندگان درگاہ آسمان جاہ سنتھو کہ رام قلمی میگردد حکم صادر شد کہ مبلغ دو لک و چہل و ہشت ہزار کری دام از موضع ارڑکہ وغیرہ در بست

نایب اعتقاد خلافت و فرمان روائی اعتماد سلطنت وکشورکشائے معاقد دین و دولت سپہ آرائی معارک فتح و نصرت گنجور اسرار باشاہی دانائے ضمیر انجمن پیرائے محفل دانش و یکتائے صاحب الرائے عالم آرائے دستور ورائے ممالک مدار بربان وکلا رذو الاقتدار صاحب شوکت والعظمت والاحتشام واجب الغرت واشرف والاحترام قدوۂ خوانین عمدہ امرائے عظیم الشان رکن السلطنت العلیہ نظام الملک آصف الدولہ آنکہ داخل واقع نمایند۔ کما فصلت

سجادہ نشینی روضۂ منورہ از تغیر شیخ فخر الدین

شرح دستخط وزارت پناہ کفایت دستگاہ لائق العنایت والاحسان شائستہ مراحم بیکران ہدایت اللہ خان نایب دیوان اعلی آنکہ داخل نمایند۔ شرح دستخط لائق العنایت والاحسان مورد مراحم خدیو گیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور سید امجد خان صدر جہان آنکہ داخل واقع نمایند بعرض اقدس رسید مشار الیہ از بنائر قطب الاقطاب مہذب و مرتاض است حکم شد خدمت مذکور از تغیر شیخ فخر الدین مبشر و معزول بمشار الیہ مقرر باشد۔

معاش مشروط حکم شد

مد معاش مشروط معزول بموجب فرمان مرقوم ۲۵ جمادی الاول ۳۰ھ بحال واضافہ بموجب ۱۲ صفر ۳۲ھ موضع دروبست الف عصہ سالانہ

گیلوتہ عملہ پرگنہ نرائنہ صوبۂ مذکور	از خزانہ روضۂ مذکور
الف ہزار جمع موضع	الف سالانہ الف ہزار
گیلوتہ عملہ پرگنۂ نرائنہ صوبۂ مذکور	از خزانہ روضہ مسطور
الف ہزار جمع موضع دروبست	الف ہزار عصہ
تحریر فی التاریخ ہفتصد سنہ الیہ	مطابق وقائع کل است

مہر صدر جہان

مہر عبد العزیز فدوی شاہ عالم بادشاہ

مہر اخلاص خان فدوی شاہ عالم بادشاہ

(۱۳۳)

نقلِ چھٹہ فرمان

شاہ عالم بہادر شاہ بادشاہ غازی بن اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی درباب تقرر عہدۂ سجادگی بعد تحقیق نسبت اولاد حضرت خواجہ بزرگ قدس اللہ سرہٗ العزیز بتاریخ روز چہار شنبہ نوزدہم شہر صفر المظفر ۵ھ جلوس مبارک موافق ۱۱۲۲ھ مطابق ۱۸ فروری ماہ برسالہ لائق العنایت والاحسان مورد مراحم خدیو گیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور سید امجد خان صدر جہان و نوبت واقع نگاری خوردی درگاہ آسمان جاہ عبد العزیز قلمی میگردد حکم صادر شد کہ منصب سجادہ نشینی روضۂ منورۂ حضرت قطب الاقطاب واقع بلدہ دار الخیر اجمیر از تغیر شیخ فخر الدین بہ شیخ سراج الدین ولد شیخ ابوالفتح و موضع گیلوتہ عملہ پرگنہ نرائنہ سرکار وصوبہ مذکور بجمع دو ہزار روپیہ بابت بازیافت معزول و یکہزار روپیہ از خزانۂ روضۂ مزبور باندوز فتوح آنجا مشروط سوائے حصۂ موضع دلواڑہ پرگنہ حویلی صوبہ مذکور و پنج آنہ یومیہ کہ بلا شرط مقرر دارد در وجہ مدد معاش او مقرر فرمودیم اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند۔ واقع ۲۸ ربیع الآخر ۱۴ھ جلوس بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد بموجب اسناد ذیل بمشار الیہ بلا شرط مقرر است۔

بموجب فرمان ۱۳ جمادی الاول ۱۸ھ　　بموجب فرمان تحریر ذی الحجہ ۱۶ھ عہد حضرت

حصۂ موضع دلواڑہ　　۵ ر یومیہ

بموجب فرمان والاشان عہد حضرت مرقوم ۱۲ رجب ۳ھ سجادہ نشینی و مدد معاش ذیل نذر و فتوح روضۂ مسطورہ بہ سید محمد مقرر بود بعد فوت او بموجب فرمان ۲۵ جمادی الاول ۲ھ بشیخ فخر الدین پسرش مقرر شد۔

سالہا

گیلوتہ اعـــ ہزار جمع موضع　　الصار روپیہ مع اصل اضافہ

در نیولا بمشار الیہ سوائے بلا شرط مقرر شد۔

شرح دستخط امارت و ایالت پناہ سیاست و شہامت دستگاہ عمدۂ فدویان عقیدت نہاد زبدۂ مخلصان با اعتقاد منظور نظر بادشاہی مورد الطاف نامتناہی مہبط الطاف بیکران خانزادۂ شجاعت نشان صمصام الدولہ با فرہنگ بخشی الممالک امیر الامرا بہادر نصرت جنگ سپہ سالار

۸ ربلا قصور یومیہ

مشارٌ الیہ صغیر　　　　خدیجہ

۲ ر　　　　۲ ر

سما ـــــــــ ے ـــــــــ

رقیہ ہمشیرہ　　　　سعید النساء

ا ر　　　　ا ر

سما ـــــــــ ــــــــــ ع ـــــــــ ے

سماۃ راحت النساء وغیرہ ہمشیرہ زادہ

۲ ر

مشارٌ الیہا　　　　سماۃ لطیفہ

ا ر　　　　ا ر

تحریر فی التاریخ صدر سنہ الیہ

مطابق واقع کل است　　　　برحاشیہ　　　　بعرض نکرر سانند

بست و ہفتم صفر ۲ سنہ جلوس مبارک بعرض نکرر رسید

پس پشت جریدہ داخلہ نشیان دیوان شاہی بسیار است

مہر معتمد الملک مظفر جنگ بہادر خان تیرخان

مہر غلام علی

مہر سپہدار خان

مہر امیر خان

چہاردہم صفر سنہ احد جلوس

(۱۵) نقل چھٹہ فرمان

محمد شاہ بادشاہ غازی در باب تقرر منصب سجادگی بنام شیخ منیر الدین نبیرہ حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ العزیز تاریخ روز یکشنبہ چہاردہم شہر رمضان ۲ سنہ جلوس معلی موافق ۱۱۳۲ ہجری مطابق شہر ماہ برسالہ

تاریخ ۲۳ر صفر ۵ھ داخل سیاہہ   تاریخ ۲۶ر صفر ۵ھ تصدیق بدفتر الیہ گذشت
بست سوم صفر المظفر نقل بدفتر دیوان الصدارت رسیدہ معہ جیوراج داخل آدرچہ شد
ثانی الحال بنظر در آمد   پانصد روپیہ دیگر بدستور معزول مرحمت شد۔

نقلِ چہرہ

(۱۴)

محمد شاہ بادشاہ غازی بنام سید محمد حسن برادر عم زاد شیخ سراج الدین صاحب سجادہ۔
بتاریخ روز جمعہ ششم ذی الحجہ سنہ احد جلوس مبارک موافق ۱۱۳۱ھ ہجری برسالۂ سیادت و نجابت
پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ سزاوار عنایت پادشاہی قابلِ مرحمت ظل الٰہی صدر رفیع القدر
صدر الصدور سید امیر خان و نوبت واقع نگاری کمترین خانہ زادان درگاہ آسمان جاہ غلام علی
قلمی میگردد و حکم صادر شد کہ تسیم اللہ بلا فصل یومیہ از اوقاف روضۂ منورہ حضرت   واقعہ
بلدۂ صوبہ دار الخیر اجمیر در وجہ مدد معاش محمد حسین وغیرہ متعلقان محمد حسین بن سید اسد اللہ
مرحمت فرمودیم اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نہ کنند۔ واقعہ ۲۴ر شوال سنہ احد
تصدیق یادداشت قلمی شد۔
شرح دستخط مؤتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدۂ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین
بلند مکان ناظم و مناظم ملک و مال ناہج و مناہج دولت و اقبال صاحب سیف و القلم رافع اللواء
والعلم وزیر صائب تدبیر یکرنگ عمارۃ الملک مدار المہام قطب الملک یمین الدولہ سید عبد اللہ خان
بہادر ظفر جنگ سپہ سالار یار با وفا دستور الوزراء آنکہ داخل واقع نمایند۔
شرح دستخط۔ سیادت و نجابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ سزاوار عنایت بادشاہی قابل مرحمت
صدر رفیع القدر صدر الصدور سید امیر خان آنکہ داخل واقع نمایند۔

خواجہ معین الدین چشتیؒ

از روئے تجویز نامہ بمہر میر عبد القادر متولی روضۂ منورہ حضرت   کہ متعلقان محمد حسین
نبیرۂ حضرت خواجہ معین الدین چشتی ہیچ وجہ معیشت ندارند استحقاق بدرجۂ کمال دارند بنابران
پانزدہ آنہ یومیہ بلا قید آسامی تجویز نمودہ امیدوار درجہ پذیرا نیست بعرض اقدس رسید
بشرح صدر حکم شد۔

بمہر میر احمد علیخان صدر جیرد آنجا بنظر رسیدہ کہ سید سراج الدین سجادہ نشین فوت شدہ سید منیر الدین پسرِ متوفی طالب علم بصلاح و تقوی آراستہ لایق سجادگیست بدستور پدر بنام موی الیہ سرفراز کردہ حکم شد منظور

کما فصلت

سجادہ نشینی روضۂ مسطور از انتقال شیخ سراج الدین مشار الیہ بپسرش

حکم

معاش بازیافت سابق

مدد معاش مشروط شیخ سراج الدین متوفی بموجب یادداشت عہد مرقوم سوم جمادی الاول
۲۵ ر رمضان سنہ الیہ بعرض مکرر رسید فرمان درست گشتہ

موضع گیلوتہ عملۂ پرگنۂ نرائنہ	سالانہ
الــــ ہزار جمع	الــــ ہزار
گیلوتہ عملۂ پرگنۂ صوبہ مذکور	سالانہ از خزانہ مسطور
الــــ ہزار	الــــ ہزار

تحریر فی التاریخ شہر صفر سنہ الیہ



مہر میر جملہ معظم خانخانان
تاریخ دوم شہر ذی الحجہ سنہ

معہ جان محمد قول — بتاریخ ۱۲ ر شہر رمضان سنہ جلوس الا — ۱۲ ر رمضان سنہ جلوس الا
مطابق واقع کل است — نقل بدفتر وقائع کل رسید — دخل وقائع کل نمودہ داخل
بتاریخ چہاردہم شہر رمضان سنہ — داخل ادراجہ نمودہ — فہرست ایلچیان نمودہ

تصدیق بدفتر الیہ گذشت معہ جان محمد قول
بتاریخ دوم ذی الحجہ جلوس والا نقل بدفتر
دیوان صدارت العالیہ رسید معہ جان محمد قول

(۱۶) نقلِ چہٹھہ خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ

عہد محمد شاہ بادشاہ غازی بمہر وزیر الممالک نواب قمرالدین خان چین بہادر.........

سیادت و نقابت رتبت امارت و ایالت مرتبت حشمت و شوکت منزلت عمدۂ امرائے رفیع الشان
زبدۂ خوانین بلند مکان لائق المرحمت والاحسان مقرب حضرت الخاقان معتمد الملک میر جملہ خانخانان
بہادر مظفر جنگ ترخان) و نوبت واقعہ نگاری کمترین خانہ زادان درگاہ سپہر احتشام مولانا سراج
قلمی میگردد حکم صادر شد کہ منصب سجادہ نشینی روضہ منورہ حضرت قطب الاقطاب واقع
دار الخیر اجمیر از انتقال شیخ سراج الدین بہ شیخ منیر الدین پسرش و موضع گیلوتہ عملہ پرگنہ لرائنہ
سرکار صوبۂ مذکور بجمع دو ہزار روپیہ بابت بازیافت متوفی و یک ہزار روپیہ سالانہ از خزانہ روضہ
مذکور باندوزد و فتوح مشروط سوائے حصۂ موضع دیواڑہ عملہ پرگنہ تویلی صوبۂ مذکور و پنج آنہ یومیہ
بلا شرط در وجہ مدد معاش او مرحمت فرمودیم اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند۔
واقع ہذا رجب سنہ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔
بموجب اسناد ذیل بمشار الیہ مقرر است

بموجب فرمان بتحریر ذی الحجہ سنہ عہد حضرت	بموجب فرمان ۲۳ جمادی الاول سنہ عہد حضرت
حصہ موضع	خلد مکان
در نیولا بمشار الیہ سوار بالا شرط مرحمت شد	۵ ر

بشرح دستخط

موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنت العلیہ عمدہ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان ناظم مناظم
ملک و مال ناہج و مناہج دولت و اقبال صاحب السیف و القلم رافع اللواء و العلم وزیر صاحب تدبیر
یکرنگ عمدۃ الملک مدار المہام قطب الملک یمین الدولہ سید عبد اللہ خان بہادر ظفر جنگ سپہ سالار
یار باوفا دستور انور را آنکہ داخل واقع نمایند۔ شرح دستخط۔
سیادت و نقابت رتبت امارت و ایالت مرتبت شوکت و حشمت منزلت عمدہ امرائے رفیع الشان
زبدۂ خوانین بلند مکان لائق المرحمت و الاحسان مقرب حضرت الخاقان معتمد الملک میر جملہ معظم
خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخان آنکہ داخل واقع نمایند۔

خواجہ معین الدین چشتی

سیاہہ

از روئے سیاہہ بمہر عمدۃ الملک بخشی الممالک امیر الامرا بہادر رسیدہ کہ خواجہ معین الدین چشتی سید
منیر الدین پسر سید سراج الدین سجادہ نشین درگاہ حضرت قطب الاقطاب کہ سید
مذکور فوت شدہ امیدوار است کہ بموجب پدر سجادہ نشینی آنجا سرفراز شود بعرض اقدس رسید کہ تجویز نام

مسماۃ | مسماۃ
لطیف النساء بی بی صاحبہ بیگم | رحیمۃ النساء بیگم
مسماۃ | مسماۃ
بخت بانو بیگم

تحریر تاریخ صادر سنہ الیہ مطابق واقع کل است
پانزدہم شوال سنہ دوازدہم جلوس والا
مکرر بعرض مقدس رسید۔

مہر معتمد الملک مدار المہام جملۃ الملک معظم خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخان

مہر
وزیر الممالک قمرالدین خان
چین بہادر نصرت جنگ
عماد اللہ

مہر
غلام علی خانہ زاد محمد شاہ
بادشاہ
غازی

مہر
فدوی علی احمد خان فدوی
محمد شاہ بادشاہ غازی

(۱۷) نقلِ فرمانچہ

بادشاہ
عہد محمد شاہ
طغرا

بمہر وزیر مدار المہام جملۃ الملک معظم خانخانان مظفر جنگ بہادر ترخان

مدار المہام جملۃ الملک معظم الملک خانخانان مظفر جنگ بہادر
ترخان خانہ زاد محمد شاہ بادشاہ غازی

گماشتہائے جاگیرداران و کروریان پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر را اعلام آنکہ موجب یادداشت واقعہ عہد بادشاہ مرحوم مرقوم تاریخ شانزدہم محرم سنہ ۹ پانزدہم شہر شوال سنہ ۱۲ بعرض مکرر رسید موازی دو بست بیگہ زمین محل قدیم از پرگنہ مذکور بدستور سابق بلیغ مافیض و التصرف در وجہ مدد معاش مسماۃ بی بی کمال و دولت متعلقان سید اسد اللہ نبیرہ قطب الاقطاب حضرت خواجہ بزرگ حسب الضمن مقرر گشتہ باید کہ طبق یادداشت واقعہ عمل نمودہ اراضی مذکورہ را بتصرف آنہا

بتاریخ روز جمعہ شانزدہم شہر محرم سنہ ۹ جلوس مبارک موافق ۱۱۳۹ھ برسالہ سیادت و نقابت رتبت ایالت و امارت مرتبت حشمت و شوکت منزلت عمدہ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان لایق المرحمت و الاحسان مقرب الحضرت الخاقان معتمد الملک میر جملہ معظم خان خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخان و نوبت واقع نگاری کمترین خانہ زادان درگاہ آسمان جاہ غلام علی قلمی میگردد۔ حکم صادر شد کہ بست و دو بیگہ زمین از محل قدیم پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر در وجہ مدد معاش مسماۃ بی بی کمال دولت متعلقان سید اسد اللہ نبیرۂ قطب الاقطاب حضرت مرحمت فرمودیم اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند واقعہ سوم شہر رجب المرجب سنہ ۹ موجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرح دستخط مؤتمن الدولہ العلیہ معتمد السلطنت البہیہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت اعتضاد خلافت و فرمانروائے اعتماد السلطنت و کشورکشائے ناظم و مناظم ملک و مال ناہج و مناہج دولت و اقبال خلاصۂ مخلصان باعزم قدوۂ پیش قدمان معرکۂ رزم عمدہ منیع الشان زبدہ امرائے بلند مکان صاحب السیف والقلم رافع اللواء والعلم وزیر صاحب تدبیر یار باوفا یکرنگ وزیر الممالک عمدۃ الملک مدار المہام اعتماد الدولہ قمر الدین خان بہادر چین نصرت جنگ آنکہ داخل واقع نمایند۔

شرح دستخط سیادت و نقابت رتبت امارت و ایالت مرتبت حشمت و شوکت منزلت عمدہ امرائے رفیع الشان زبدۂ خوانین بلند مکان لایق المرحمت و الاحسان مقرب الحضرت الخاقان معتمد الملک میر جملہ معظم خان خانخانان بہادر مظفر جنگ ترخان آنکہ داخل واقع نمایند۔

خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہٗ

حمید مجید مبارک

بالتماس مشار الیہا وغیرہ متعلقان سید اسد اللہ نبیرۂ قطب الاقطاب حضرت خواجہ معین الدین چشتی ہیچ وجہ معیشت مقرر ندارند و جماعت کثیر ہمراہ دارند و شب و روز بعبادت الٰہی و نماز روزہ و تلاوت فرقان و قرآن مشغول اند۔ امیدوار فضل و کرم اند کہ بست و دو بیگہ زمین از پرگنہ حویلی اجمیر بموجب اسناد و حکام در وجہ معاش مومی الیہا مقرر است سنہ در گاہی عہد مقرر شود بعرض اقدس رسید منظور حکم شد۔

۲۲ بیگہ زمین از محل قدیم

مشار الیہ	مسماۃ
اسامی	معہ بیگہ	نجیب النساء	صہ بیگہ

مدت اشتغال مینمودہ باشند اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نہ نمایند۔ درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔

تاریخ بست وہفتم شہر ذیقعدہ ۲۳ جلوس والا قلمی شد مصر

عبارت ظہر فرمانچہ

ضمن باسم سید ظہیر الدین وغیرہ از فرزندان حضرت بموجب التماس وکیل مشارٌالیہ پانزدہ آنہ یومیہ از اوقاف روضۂ مسطور سوائے علی السویہ از تاریخ ورود پروانہ

۱۵ار یومیہ

کرامت اللہ		مشارٌالیہ
۴ر		نفر ۴ر
مسماۃ بی بی صاحبہ		مسماۃ امۃ اللہ
۳ر		۴ر

نقل فرمان (۱۹)

محمد جلال الدین ابو المظفر شاہ عالم بادشاہ غازی ادخلہ اللہ فی الجنان۔

باسمہ تعالیٰ شانہٗ خواجہ معین الدین چشتی قدس اللہ سرہٗ

طغرا باسم بادشاہ۔



درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ موضع گنگوانہ ونہاری سہ موضع نا ندسعہ رامپورہ علاقہ پرگنہ حویلی اجمیر کہ مبلغ دو ہزار روپیہ حاصل آنست از تغیر شہامت وغیرہ در وجہ انعام التمغائے حقائق و معارف آگاہ سید امام الدین سجادہ نشین حضرت با فرزندان بلاقید اسامی وقسمت بمعافی تصدیق و باد داشت وتوفیر انچہ از حسن تردد برجمع آن بیفزاید از ابتدائے فصل ربیع بوقت ئیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والا تبار وزرائے قوی الاقتدار وامرائے عالیمقدار وحکام کرام وعمال کفایت فرجام ومتصدیان مہمات دیوانی و متکفلان معاملات سلطانی دجاگیرداران وکروریان حال واستقبال ابداً آمو بداً در استمرار استقرار این حکم مقدس معلی کوشیدہ مواضع مرقومہ رانسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ خالداً ومخلداً بتصرف آنہا واگزارند

بارگاہ را مذ و اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدیل بہ آن راہ ندہند و عاملات اثر اصرف مودہ بدعائے بقائے
دوام دولت ابد مدت مواظبت مے نمودہ باشند و اگر در محل دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار
نہ کنند۔ درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تاریخ بست و نہم جمادی الثانی ۱۳
جلوس قلمی شد۔

عبارت ضمن پشت فرمانچہ

مقدمہ شرح ضمن در وجہ مدد معاش مسماۃ بی بی کمال و ولت متعلقان سید اسد اللہ نبیرہ قطب الاقطاب
حضرت بموجب یادداشت واقع عہد مرقوم تاریخ شانزدہم شہر محرم الحرام ۵ سنہ یازدہم شہر
شوال ۱۲ سنہ مکرر بعرض مقدس رسید پرگنہ حویلی صوبہ دار الخیر اجمیر بدستور سابق۔

عـــــــــــــــہ ۷ بیگہ زمین از محل قدیم

مسماۃ	منکاۃ	مسماۃ	مسماۃ	
بخت بانو	رحیم النسار	شریفہ بی بی	نجیب النسار	مشار الیہ
۲ بیگہ	۲ بیگہ	۵ بیگہ	۵ بیگہ	۲ بیگہ

(۱۸) نقلِ فرمانچہ

عہد محمد شاہ بادشاہ غازی



طغرا

گماشتہائے متصدیان مہمات وجمہور سکنہ روضہ منورہ قطب الاقطاب حضرت خواجہ معین الدین
چشتی قدس اللہ سرہٗ واقع بلدۂ صوبہ دار الخیر اجمیر را اعلام آنکہ بموجب التماس وکیل سید ظہیر الدین
وغیرہ از فرزندان حضرت بعرض اقدس اعلیٰ رسید کہ موکلان ہیچ امر وجہ معیشت مقرر
ندارند و اوقات بعسرت میگذرانند امیدوار اند کہ پانزدہ آنہ یومیہ از اوقاف روضہ مذکور سوائے
علی السویہ در وجہ معاش موکلان مرحمت شود حکم جہان مطاع عالم مطیع شرف نفاذ یافت کہ یومیہ
مسطورہ از اوقاف روضہ مذکورہ سوائے علی السویہ در وجہ مدد معاش مشار الیہ وغیرہ مقرر باشد
لہذا حسب الحکم اعلیٰ قلمی میگردد کہ یومیہ مذکورہ را از تاریخ ورود پروانہ حسب الضمن بمشار الیہ
وغیرہ میرسانیدہ باشند۔ تا آنکہ آنرا صرف معیشت خود ہا نمودہ بدعائے دوام دولت ابد

کری دام موضع ناندمعہ مزرعہ دام پورہ عملہ پرگنہ حویلی مضاف صوبۂ دارالخیر اجمیر از تغیر غلام یوسف۔
کہ یک ہزار و یکصد روپیہ حاصل آنست در وجہ انعام سیادت و فضائل مآب کمالات و اکتساب
سید امام الدین بطریق التمغا با فرزندان بلاقید اسامی وقسمت معافی توفیر از ربیع پارس ئیل......
حسب الضمن مقرر باشد۔ باید کہ با فرزندان نامدار و کامگار والانبار وزرائے ذوی الاقتدار
و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی و
متکفلانِ معاملاتِ سلطانی و جاگیرداران وکروڑیان حال و استقبال ابداً و موبداً در
استمرار و استقرار ایں حکم اقدس اعلیٰ کوشیدہ دامہائے مذکورہ را معہ موضع در بست
نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ خالداً و مخلداً بتصرف آنہا باز گزارند و از عوادم تغیر و تبدیل
مصئون و محروس دانستہ بعلت پیشکش صوبیداری و فوجداری و مال و جہات و اخراجات
مثل قلعہ و محصلانہ و دار وغگانہ۔ بیگار و شکار۔ دہ نیمے و مقدمے و صدو دے و قانون
گوئی مزاحم و متعرض نشوند و توفیر کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی و آنچہ از حسن
تردد آں درجمع آں بیفزاید معاف و مرفوع القلم شمارند۔ دریں باب تاکید اکید
و قدغن بلیغ دانستہ ہر سال سند مجدد نہ طلبند۔
و از بریلغ کرامت تبلیغ تخلف و انحراف نورزند۔ یاز دہم شہر ربیع الاول سال یازدہم از
جلوس اقبال مانوس سمت تحریر یافت۔

عبارت پشت ضمن فرمان

برسالہ شرافت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت
شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت۔ طرازندہ بساط ابہت
و عظمت اعتضاد خلافت و فرمانروائے اعتماد سلطنت و کشورکشائے ظفر پیرائے معارک
جہانبانی عیش آرائے محافل کامرانی۔ جوہر مرأت حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا
ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کارفرمائے سیف و قلم
مدبر امور عالم قدوۂ خوانین بلند زبدۂ امرائے عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار
امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت
بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان
الملک والا وقار اعتماد الدولہ آصف جاہ نظام الملک ابوالمنصور خان بہادر صفدر جنگ۔

وازصوادم تغیر وتبدل مصئون ومحروس دانستہ بعلت پیشکش صوبہ داری وفوجداری ومال وجہات سائر اخراجات مثل قلعہ ومحصلانہ ودارونگانہ وضابطانہ وشکار وبیکار ودہ نیمے مقدمے و صدودے وقانونگوئی مزاحم ومتعرض نہ شوند وازکل تکالیف دیوانی ومطالبات خاقانی معاف ومرفوع القلم شمارند۔ درین باب تاکید اکید وقدغن مزید دانستہ ہرسال سند مجدد نہ طلبند واز یرلیغ کرامت ابتلیغ والاتخلف وانحراف نورزند۔

بتاریخ بست ویکم شہر محرم الحرام سنہ یازدہم جلوس والازیب تحریر یافت مص

عبارت ضمن پشت فرمان پنج سطر

تفصیل دیہات

مہر کلان

نظام الملک مدار المہام آصف جاہ

برہان الملک شجاع الدولہ ابوالمنصور

خان بہادر صفدر جنگ یار وفادار

سپہ سالار فدوی شاہ عالم بادشاہ

غازی

مہر

سید ہدایت علی خان

فدوی شاہ عالم بادشاہ

غازی

عبارت حاشیہ پشت فرمان جانب دست راست۔

(۲۰) نقل فرمان

ابوالمظفر جلال الدین محمد شاہ عالم بادشاہ غازی رحمۃ اللہ تعالیٰ۔

باسم سبحانہٗ تعالیٰ

مہر کلاں بادشاہ

طغرا طلا باسم بادشاہ۔

درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان

واجب الاذعان صادر شد کہ مبلغ یک لک نوزدہ ہزار وہشت صد

فرمانروائے۔ اعتمادِ سلطنت وکشور کشائے ظفر پیرائے معارکِ جہانبانی عیش آرائے محافلِ
کامرانی جوہرِ مرأتِ حقیقت ووفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدمِ دلکشا مجلسِ خاص محرمِ خلوت
سرائے صدق واخلاص۔ کار فرمائے سیف وقلم مدبرِ امورِ عالم قدوۂ خوانینِ بلند مکان عمدۂ امرائے
عظیم الشان وزیرِ صائبِ تدبیرِ ممالک مدار امیرِ روشن ضمیر عالیمقدار لازمِ اختصاص والاعزاز
واجب الاحترام والانبیاز رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک[1] مدار المہام یار
وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والاوقار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابو المنصور خان بہادر صفدر
جنگ آنکہ بعرض مکرر رسانید داخل واقع نمایند شرح دستخط واقعہ نگار کل آنکہ مطابق واقع کل است

شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والا
وقار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابو المنصور خان آنکہ بعرض مکرر رسانید شرح دستخط سیادت و
نجابت پناہ میر احمد علی خان آنکہ بست ونہم صفر المظفر سنہ جلوس والا مکرر بعرض مقدس اعلیٰ
رسید۔ شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک
والاوقار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ آنکہ فرمان والاشان قلمی نمایند۔
شرح دستخط وزیر الممالک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والاوقار اعتماد الدولہ
آصف جاہ ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ آنکہ بنظر درآمد [illegible] ہزار دام مقدمہ کہ تنخواہ
موضع ناندمعہ مزرعہ رامپورہ در بست عملہ پرگنہ حویلی مضاف صوبہ دار الخیر اجمیر از تغیر غلام یوسف۔
بشرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والاوقار اعتماد الدولہ آصف
جاہ ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ آنکہ از ربیع پارس ئیل۔

نقلِ خطِ انور

عرضی گزرانیدہ وکیل سید امام الدین بدفتر رسیدہ از فضل وکرم امیدوار است کہ موضع ناندمعہ مزرعہ
رامپورہ در بست عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر غلام یوسف در وجہ انعام عالتمغا
بکل بافرزندان ومتعلقان بلا قید اثانی وقسمت معافی توفیر نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ
مرحمت شود۔ و دستخط
صاد خاص بنام اعلیٰ مزین شوند کہ فرمان والاشان بدہد مسم

[1] کہیں فرامین میں عمدۃ الملک ہے کہیں جملۃ الملک ۱۲ سنہ ۵۲ اسامی (س) سے چاہیئے مگر اصل میں (ث) سے لکھا ہے ۱۲

مہر
وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام
اعتماد الدولہ آصف جاہ برہان الملک
شجاع الدولہ ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ
یار وفادار سپہ سالار فدوی شاہ عالم
بادشاہ غازی

مہر
عنایت علی خان فدوی
شاہ عالم بادشاہ غازی

شرح یادداشت بتاریخ آذر دو شنبہ نہم شہر صفر المظفر ۱۱ سنہ جلوس میمنت مانوس موافق ۱۱۸۱ھ
مطابق ۹ خورداد ماہ برسالہ شرافت و نجابت منقبت امارت و ایالت منزلت دانائے
مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندہ لوائے شوکت وحشمت
طرازندہ بساط عظمت و ابہت اعتضاد و خلافت و فرمانروائے اعتماد سلطنت و کشور
کشائے ظفر پیرائے معارک جہانبانی عیش آرائے محافل کامرانی جوہر مرآت حقیقت
و وفا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشائے مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص
کار فرمائے سیف و قلم مدبر امور عالم قدوہ خوانین بلند مکان عمدہ امرائے عظیم الشان وزیر
صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام
والامتیاز رکن السلطنت بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار
وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والاقتدار اعتماد الدولہ آصف جاہ ابو المنصور خان بہادر
صفدر جنگ و نوبت واقع نگاری خانہ زادان درگاہ آسمان جاہ عقیدت آسا مثال این داس
قلمی میگردد حکم صادر شد کہ مبلغ یک لک نوزدہ ہزار ہفت صد دوازدہ دام موضع نانہ
معہ مزرعہ رام پور در بست عملہ پرگنہ حویلی دار الخیر اجمیر از تغیر غلام یوسف در وجہ انعام التمغا
سیادت مآب سید امام الدین با فرزندان و متعلقان بلا قید اسامی و قسمت نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد
بطنٍ وانچہ از حسن تردد در جمع آن بیفزاید بمعافی توفیر مزاحم نشوند مرحمت فرمودیم واقعہ چہارم
شہر صفر ۱۱ سنہ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔ شرح دستخط شرافت و نجابت مرتبت
امارت و ایالت منزلت دانائے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و
ملت فرازندہ لوائے شوکت وحشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت اعتضاد و خلافت و

سجادہ باشد آمدہ است۔ بندوبست آن نیز از طرف صاحب سجادہ باشد وہم روزینہ درروزینہ
دران املاک وغیرہ علاقہ درگاہ حسب استصواب واستر ضار صاحب سجادہ باشد وہمہ تحصیل وتشخیص
دیہاتِ علاقہ درگاہ وغیرہ خدام باختیار کل صاحب سجادہ باشد ویا حضور مالک است دیگرا حدے را
دخل ومزاحمت نبودہ ونماند وکسی کہ ہارج وقاصر نوکر وخدمت درگاہ باشد آنرا اگر صاحب سجادہ خواہد
برطرف سازد واز درگاہ خارج کردہ دہد وہم حصہ وملک ور وزینہ قاصرالخدمت موقوف مسدود
سازد واختیار صاحب سجادہ است۔

بند دوم۔ ومحاسبہ از لغایت تا بہ مداخل ومخارج تحصیل وتشخیص دیہات وہم اسباب کوٹھہا
کہ مال بادشاہی است از متولی معزول بہ صاحب سجادہ بدہاند وانچہ از روئے کاغذ مشرف
وصاحب سجادہ از ہمہ مراتب بذمہ او برآید فوراً از جائداد منقولہ وغیر منقولہ بہ صاحب سجادہ
نشان کنانیدہ دہد واز آیندہ احتیاط وارد کہ بہ کوٹھہائے بادشاہی کہ بدرگاہ شریف ہستند
کسے خیانت ودست اندازی نہ سازد کہ مالکیت آن یا بحضور میرسد ویا بہ صاحب سجادہ
دیگر کسے را دخلے نیست مص

بند سوم موضع وانترہ علیحدہ از دیہات درگاہ صرف برائے معاش متولی مقرر بودہ آمد
کیکہ متولی باشد موضع مذکور معاش است وبرائے ذات متولی نیست کہ بہ کسے گردے بدہد۔
اگر گردیدار دعویدار از ذات متولی معزول خواہ حویلی یا جائداد دیگر کہ برائے ذات او منفر است
ازان بگیرد وموضع مذکور بہ معزول نمیرسد بصاحب سجادہ کہ علاقہ تولیت بنام نورچشم تیمورشاہ
است از طرف نورچشم سپرد سازد ورسید صاحب سجادہ بفرستید۔ واگر کسے اسناد مرہٹا متولی
معزول پیش نماید ساقط از اعتبار است کہ فرمان حضور والا درین امر نیست وہم متولی از
راہ فریب از صرف کردن زر خطیر پیش مرہٹا مختار شدہ بود۔ ہمہ آمدنی درگاہ را خورد وبرد نمودہ
محض غابن وخاین است اعتماد آن نباید کرد وبعضی دیہات کہ متولی معزول برائے خورد وبرد
بہ کسے بنام اجارہ استمرار داشتہ وباطن مطلب خود مینماید از آنہا برآوردہ انچہ در آن خیانت
وغبن متولی باشد از ان بصاحب سجادہ بدہانند ودیہات را بدرگاہ شریف داخل سازد کہ بدون
مہر صاحب سجادہ منظور ٹھیکہ واستمرار کسے نیست کہ ہرگونہ مالک صاحبِ سجادہ حضور است
وہم از روئے شرع شریف وراثت وغیرہ ہم از طرف حضور از قدیم صاحب سجادہ بہمہ امورات
درگاہ ومال وکوٹھا وعزل ونصب نوکران وخدام وغیرہ شاگرد پیشہ وہم صرف نمودن و

نقلِ شقّہ

(۲۱)

ابوالبرکات معین الدین اکبر شاہ ثانی بادشاہ دہلی بنام صوبہ اجمیر سرکار انگریز بہادر مشمولہ مثل نمبر ۱۲۰ محافظ خانہ رجسٹر درگاہ حضرت خواجہ صاحب۔

مُہر بادشاہ

فدوی عقیدت وارادت نشان لایق المرحمت والاحسان مورد مراحم بودہ بداند چو تمامی امور انتظام درگاہ شریف وعزل ونصب مردمان منتظم آن وخبرگیری ہرگونہ امور از جانب حضور بودہ آمدہ درینولا مکرر بسمع اشرف رسیدہ کہ انتظام درگاہ شریف از حد ابتر و خراب است وعزیز علی متولی کہ از طرف حضور بر عہدۂ مسطور سرافراز بود اکثرے از اسباب درگاہ شریف را متصرف شدہ ونیز آمدنی دیہات خورد برد مینماید وخدما وخلق اللہ را تکلیف وایذا میرساند لہذا نامبردہ را از عہدۂ تولیت معزول کردہ نور چشم مرزا احمد تیمور شاہ بہادر را عہدۂ تولیت ونیابت بنام دیوان سید مہدی علی خان مقرر فرمودہ سرافراز کردیم لہذا بہ آن فدوی خاص ارقام میرود کہ دیوان صاحب ممدوح را کہ ہرگونہ الیق انتظام درگاہ شریف اند و تمامی خدما وخلایق ارطریق دیوان صاحب موصوف کہ صاحب سجادہ ہستند راضی وشاکر اند۔ نزد خود طلب ساختہ از حکم حضورِ والا مطلع سازند وبر دیہات تمامی امور وانتظام متعلقہ تولیت مذکور قبض وتصرف ودخل دیوان صاحب ممدوح کنانیدہ دہد ومدام معین اوشان باشد وحساب وکتاب تولیت مسطور وآمدنی دیہات از عزیز علی متولی بدیوان صاحب فہمائش کنانیدہ دہند درین باب تاکید دانستہ حسب المسطور لعمل آرد کہ موجب خرسندی حضور واظہار کمالِ رسوخ وفدویت آں فدوی خاص ازان منصور است زیادہ تفضلات۔

مشمولہ مثل نمبر ۱۲۰ محافظ خانہ رجسٹر درگاہ حضرت خواجہ صاحب

فرد مطالبات بلف شقّہ والا بمہر ودستخط حضور بنام کول برک صاحب بہادر نوشتہ شد۔

بند اول۔ انتظام جمیع امور درگاہ شریف بموجب دستور قدیم واسناد بادشاہی باختیار صاحب

و پیران خود است عزیز علی متولی خائن معزول فرموده خدمت تولیت بنام نور چشم میرزا تیمور شاه بهادر و نیابت بنام سید مهدی علی خان صاحب سجاده درگاه شریف که بموجب شد آمد قدیم و فرامین سلاطین سابق و حضرت فردوس منزل انار الله برهانهٗ است مقرر فرمودیم چنانچه هر کار مرقوم الصدر بماند لیکن چنانکه مرکوز خاطر اقدس عالیست بسبب شعبده بازی و بدنهادی و فیلسوفی متولی معزول که چاشنی خار است وانجاح مدارج در انتظام آنجا دقایق باقی است لهذا تجویز مقدمات و تدارک و بندوبست آن از ته دل منظور و پیش نهاد خاطر انور است واز بس ضرور است مزین بدستخط حضور بلفوفهٔ شقهٔ کرامت مرقومه نزد آن فدوی خاص فرستاده شد- مرقوم کلک عنایت سلک میگردد که اصل و یا نقل بند مقدمات مرقومه بلف چٹھی خود موسومه ناظم اجمیر شریف بتاکید اکید بدین مضمون روانه نمایند که بر مقدمات مرقومه قرار واقعه و رسید کوا غذ سابق بدستور اندرون کوٹھہ و صاحب سجاده بر آورده معائنه و فدوی عقیدت سرشت مولوی محمد خان که از حضور روانه شده است کار امانت و تحصیل از دست نا بهره میگرفته باشند و آنچه امین مسطور و دیوان مهدی علی خان صاحب سجاده ظاهر کند- بموجب آن بندوبست قرار واقع کنانیده مدام خبرگیران بوده بر وقت معاونت میکرده باشند و بعد فراغ انتظام کامل حسب رضائے صاحب سجاده صاحب ممدوح بحضور پر نور اطلاع دهد- تساهل درین باب نبرد-

(۲۳) نقلِ فرمان

سلطان علاءالدین خلجی بنام راجه رتن سین راجۂ چتوڑ مع جواب راجۂ موصوف-

بسمع اقدس و همایون ما رسیده که آن زبدۂ راجگان عقیدت نشان کنیز خوش جمال فرخنده خصال از جزیره سراندیپ آورده است باید که آن تحفۂ صنعت الٰهی و نمونه ندرت ایزدی را بزودی روانۂ درگاه فلک اشتباه ما سازد و هر آئینه بظهور این خدمت شایسته مورد تفضلات شاهی و مطمح نظر انصاف خسروی تواند بود و در صورت انحراف و نافرمانی بپاداش کردار خواهد رسید-

نوٹ :- یہ واقعہ ۱۳۰۳ء کا ہے- ۱۲

جمع کردن واجرائے مسدود کردن روزینہ و ملک وغیرہ اختیار صاحب سجادہ بودہ آمدہ است حالا ہم مالک است مص

بند چہارم کواغذ جمع خرچ آمدنی دیہات را بخوبی دریافتہ و فہمیدہ ہرچہ از اخراجات روزمرہ درگاہ شریف بموجب دستور قدیم و ماوجب باشد و آنچہ در ماہرداران و روزینہ داران بموجب دستور قدیم الایام یا بموجب اسنادِ شاہی باشند۔ آنرا بحال و برقرار حسب تجویز صاحب سجادہ داشتہ آنچہ نو احداث با فضول و بیجا بہ سبب رعایت و یا مروت اختیار ہر کس کہ باشد موقوف ساختہ کاغذ صاف بدستخط خود بطور دستور عمل کردہ حوالہ صاحب سجادہ کنند و تغیر و تبدیل و بجائے بردن سند دستخطی حضور یا نورچشم مرزا تیمور شاہ بہادر نہ گردد تاکہ آئندہ رابندوبست قرار واقعی گردد مص

بند پنجم۔ رقوم فوج و خرچ کہ دیہہ ہا بہ سبب افواج کسی میدہند۔ متولی چپانیدہ بود حالا از عین مال گرفتہ میشود در پرگنہ اجمیر معاف است و از دیہات درگاہ ہم و صاحب سجادہ گرفتہ نمیشود مص

بند ششم۔ ناظم اجمیر مدام معاونت صاحب سجادہ و اہلکار میرزا تیمور شاہ و متولی حال میکردہ باشد و ہرگونہ در خبرگیری ساعی و مستعد ماند و در جمیع ابواب بموجب دستور قدیم مداخلت امین و تحصیلدار کہ از حضور مقرر شدہ اند بخوبی کتانیدہ دہد مص

(۲۲) نقل شقّہ بادشاہ

مشمولہ نمبر ۱۲۰ محافظ خانہ رجسٹر درگاہ حضرت خواجہ صاحب

چوں اکثر بسمع اشرف رسیدہ کہ انتظام درگاہ شریف حضرت قطب الاقطاب خواجہ معین الدین چشتی واقع دارالخیر اجمیر نہایت ابتر و برباد و خراب است و باعث ابتری و بربادی عزیز علی متولی وغیرہ عملہ تحصیل کہ ہمہ خائن بودہ اند در تحصیل دیہات و دیگر اخراجات وغیرہ متعلقہ درگاہ شریف تجویز خود آرائے امور نو احداث جاری ساختہ و غبن اقسام نمودہ چنانچہ چندین ہمیگزرد کہ بدریافت تعاب و تصرف بیجائے انتظامی درگاہ شریف تقرر متولی از طرف حضور معمول قدیم بودہ است و بدل فیض منزل منظور است کہ صلاحیت جمیع امور درگاہ شریف کہ مقام بزرگان

حال واستقبال بابت مذکور اراضی مذبور از محل نیک ہموده وچک بست نموده گذاشته بعلت وجہات واخراجات وعوارضات چون قتلغه وپیشکش وده نیمے ومقدمے وصدودے وقانون گوئی وحصہ رسد وشکار وبیگار وضبط ہرساله وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند وہرسال فرمان وپروانہ مجدد طلب ندارند ودرین باب تاکید تمام دانند۔

تحریر فی التاریخ ۲ ر امرداد الہی سنہ ۴۹ مقرره شرح ضمن پشت بتاریخ ۲۳ ر ماه مہرالہی سنہ ۴۹

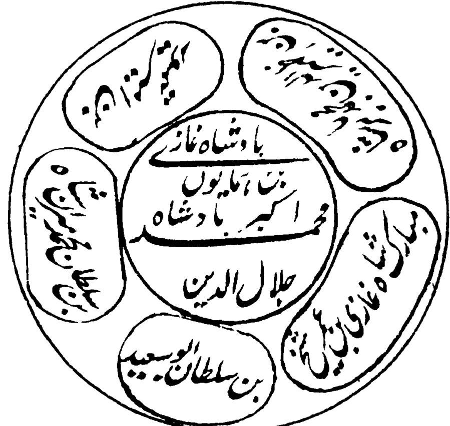
آنکه بندگان حکم نمودند که موازی دوصد بیگه زمین اُفتاده لایق زراعت بگز الہی مطابق ابتدائے من ابتدائے خریف لوئیل از پرگنه باڑی من اعمال سرکار لکھنؤ در وجہ مدد معاش فضیلت پناه شیخ علیم الله وغیره بموجب تفصیل ذیل مرحمت ومقرر شد۔

از تاریخ ۱۷ ر ماه مہر الہی سنہ ۴۹ موافق یوم جمعه۔

نوبت واقعه نویسی ابراہیم بیگ　　سنہ ۴۹ جلوس مطابق سنہ ۱۰۱۲ ہجری

امین الملک
مرید شاه سلیم

نقل فرمان جلال الدین محمد اکبر بادشاه غازی
(۲۵)



درینوقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد که یکہزار وچہارصد سی ویک بیگه وہشت بسوا اراضی نظامت بالس یکصد روپیہ نقد

عرضی جوابی راجہ رتن سین

برضمیر آفتاب نظیر آن خدیو کشور گیر مخفی نخواہد بود

کہ شاہان دین دار و خواقین معدلت شعار حرمات مخدرات و مخدرات محصنات فدویان خاص و جان نثاران با اختصاص را ننگ و ناموس خود تصور می فرمایند و ذوات قدسی صفات خویش از ظل الحق دانستہ مخلوق الہی را بزیر سایۂ حفاظت و ہیبت خود نگاہ می دارند نہ باغوائے نفسانی و ترغیب شہوانی از حد حق پرستی و دائرۂ خداشناسی بیرون شتافتہ راہ ناواجب طی می نمایند۔ حیف است کہ مسیحا کار جہل فرماید و خضر طریقہ گمرہی نماید۔ پاسبان را دزد شدن نشاید و راعی را گرگ بودن نباید و اگر نیت حق طویت ہمی اقتضا می کند بسم اللہ این گوئے و این میدان۔ ؎

بیا و نوش کن پیمانہ چند　　فدائے مقدمت پیمانہ چند

لیکن معلوم است کہ در عالم غیرت و ناموس ذرہ با خورشید ہمچشمی می کند و مور با سلیمان مقابل میشود۔ اینک رخش ہمت و مردانگی مادر صف و سر شجاعت و شیر دلی بر کف ؎

وقت ضرورت چو نماند گریز　　دست بگیرد سر شمشیر تیز

نقل فرمان ابوالمظفر سلطان سلیم شاہ غازی سنہ ۱۰۱۲ھ

(۲۴)

اللہ اکبر　　مہر طغرا

سلطان سلیم شاہ
فرمان جہان مطاع ابوالمظفر
غازی

درین وقت فرمان عالیشان واجب الاطاعت والاذعان از مکمن لطف شرف وصدور یافت کہ موازی دو صد بگیہ اراضی لایق زراعت بگز الہی بطریق ابتدائے از ابتدائے فصل خریف نوی ئیل پرگنہ باڑی من اعمال سرکار لکھنؤ در وجہ مدد معاش فضیلت پناہ شیخ علیم اللہ وغیرہ بموجب شرح ضمن مقرر و مسلم باشند کہ حاصلات آنرا سال بسال صرف معیشت نمودہ دعائے دولت قاہرہ اشتغال نمایند۔ می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران کروریان

برگزیده والقاب پسندیده معزز و مباهی دانسته انظارِ عنایت با بدولت و اقبال را باحوالِ فرخنده مآل فدوی خاص معزالیه بوده فیوماً متزاید و بے نهایت دانند۔ بتاریخ یازدهم شوال سال فرخی اشتمال بستم از جلوسِ ابد مانوس مقدس معلی زیب تحریر و ثبت تسطیر پذیرفت۔

(۲۷) عرضداشت خانِ اعظم مرزا کوکلتاش در جواب فرمانِ اکبر بادشاه که از مکه فرستاده بود منقول از دربارِ اکبری

کمینه فراشان آستان کیهان مکان ملایک آشیان خاقان جمشید نشان فریدون شان کیخسرو دستگاه کیومرث بارگاه سکندر۔ عالم پناه انجم سپاه آسمان خرگاه ظل سبحانی عزیز کوکه بعرض میرساند که راے انور مطالب این غلام کمینه قانیض و همه از گشته بود جان و دل را که خلاصه آب و گل است یا همی کنیز از روسات اخلاص و انهمال بخدمت حجاب درگاه گیهان پناه که مبدے مخاد منشا عظمت و کبریایت فرستادن چون مفتی عقل و فتوی قاضی گمان بلکه یقین سجل بحرمان و مهجوری که از دولت سبے دریان نوشته داده بود بنا قالبی فرسوده بست ملامت در گردن کرده بامرچون دانست بیقین که احادیث تحریک اعدا مونثر و کارا فتاده فراق اشرفت رابعینیت و تهمتی چند که بمسامع جاه و جلال رسانیده از کمینه درگاه منحرف ساخته اند۔ بادی راے عالم آرائے بساط بوسان آن درگاه به تنقل و تمیع این بے گناه راهمون گشته بخاطر رسید که چشم خاکسار بے مقدار را که در خدمت قابلان آن درگاه آسمان نشان پرورش بمرتبه اعظم خانی و عزیز کوکگی و حکومت گجرات سرفراز شده هم بواسطه این تشریفات بخاک مکه معظمه مقدسه منوره رسانیده که با کافران هندوستان کمی را که پرورده خوان الوان انعام و احسان بادشاه جهان پناه باشد در یک خاک و در یک محل مدفون سازد خص گستاخی و نمایت بے ادبی است و اجرم گجرات را که آنکه معموره دارالسلطنة بود به معتمدان سپرده غبار ملال و اختلال خویش را از گوشه خاطر خاکروبان آن آستان ملایک آشیان شسته دست از مطالبات آنجا و پاے ادب را کوتاه ساخته مواشی که محض بسعی جانسپاری خود از معارک کفا جمع ساخته بود بدست عدل بیرون آورده از حلال ترین چیزها دانسته سفر گزیده آن قدر جمعیت از مکاسبات مذکور بدست آورد که اگر خواهند منصب اعظم خانی را

درگاہ متبرکہ و یک صد یومیہ بابت شیچراغ ولنگرخانہ و آ . . . و . . . از قصبہ
سہنہ مضاف صوبہ سرکار دہلی دارالخلافہ حضرت شاہ نجم الحق قدس سرہ مرحمت فرمودیم باید کہ
فرزندان نامدار کامگار والا تبار و . . . ذوالاقتدار و امرائے عالیمقدار و حکام کرام و عمال
کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی و متکفلان معاملات دیوانی جاگیرداران و کروریان و
چودھریان و قانونگویانِ اراضی مسطورہ از محل نبک ہمودہ چک و سالیانہ × و یومیہ سیگزارند
صرف آن نسلاً بعد نسلٍ بطناً بعد بطنٍ واگزارند کہ اماد روجہ خرچ عرس و تیل چراغ × و لنگر خانہ . . . . . نموده
بدعائے دولت ابد مدت موظف باشند تحریر تاریخ پنجم ماہ اسفند امرالہی سنہ جلوس والا تحریر یافت[۱]۔

(۲۶) نقل فرمان جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی

یہ فرمان مطلاً محمد اکبر بادشاہ نے راجہ سوہن لال وزیر اعظم کو بجلدوئے خدمات حسنہ عطا کیا اور راجہ سندر لال تحصیلدار روالگھاٹ ریاست جیپور نبیرہ راجہ سوہن لال نے میوزیم جیپور کو نذر کر دیا۔

سبحان اللہ بسم اللہ تعالیٰ

طغرا باسم بادشاہ بخط شنگرف

مہر کلاں اکبر بادشاہ

عالیشان

درین زمانِ میمنت اقتران فرمان والاشان حسب الحکم واجب الاطاعۃ والاذعان
صادر شد کہ بمقتضائے وفورِ مراحم خاقانی و فرطِ تفضلاتِ خسروانی کہ نمونۂ افضالِ یزدانیت امارت
مرتبت فدوی خاص عقیدت و ارادت اختصاص لائق العنایت والاحسان سوہن لال را بخطاب
راجگی و بہادری و معتمد جنگی بین الاعیان والارکان و فی الامثال والاقران سرفراز و ممتاز فرمودیم
باید کہ فرزندانِ نامدار کامگار والا تبار وزرائے ذوی الاقتدار و امرائے عالی مقدار و جمیع ارکان
دربار جہانمدار و حکامِ ممالک امارت مرتبت معظم الیہ را از جناب فیضمآب بادشاہی بمشمول این خطاب

[۱] یہ اصل فرمان دو فٹ ۶ ½ طول میں اور ایک فٹ ۱ ½ انچ عرض میں ہے۔ جہاں سطر ختم ہوئی ہے چلیپہ بنا دیا ہے نقل کا اصل ہے ۱۲۵

فرقے که میان اکابر مجلس بهشت آئین و بندهٔ کمترین است همین است که ابوالغازی در فرمان بنده اضافه کرده دیگران کافران را بر مسلمانان ترجیح دادند که بر صحف لیل ونهار خواهد ماند- آنچه بر بنده واجب است در آن تقصیر نرفت والدعا-

(۲۸) نقل فرمان نورالدین محمد جهانگیر پادشاه سنه ۹ ج مطابق سنه ۱۰۲۳ھ

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف صدور و عز ایراد یافت که موازی دویست ده بیگه زمین افتاده لایق زراعت خارج جمع بگز الهی از پرگنه لهرپور سرکار خیرآباد بطریق ابتدائی از ابتدائے فصل خریف در وجه مدد معاش لاله مصر وغیره بموجب ضمن مقرر و مفوض باشند که حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال در وجه معیشت خود خرچ و تصرف نموده بدعاگوی دوام دولت ابد قرین اشتغال می نموده باشند می باید که حکام و عمال وجاگیرداران وکروریان حال و استقبال در استمرار و استقلال این حکم اقدس و اعلی کوشیده اراضی مذکور را پیموده و چک بسته بتصرف مشارٌ الیهم بازگذاشته اصلاً تغیر و تبدل بدان راه ندهند و بعلت باو جهات و اخراجات مثل قتلغه و پیشکش و جریبانه و ضابطانه و مهرانه و داروغگانه محصلانه بیگار و شکار ده نیمی مقدمی و صدودی و قانونگوئی و ضبط هرساله بعد از تشخیص چک و تکرار زراعت و کل دیوانی مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و مطالبه نکنند و از جمیع وجوهات معاف و مسلم و مرفوع القلم شمرند و درین باب هر سال فرمان و پروانجات مجدد نطلبند و اگر در محلے دیگر زمین داشته باشند آنرا اعتبار نکنند و از فرموده درنگذارند در عهده شناسند- فی التاریخ آبان سنه ۹ جلوس-

(۲۹) فرمان ابوالمظفر نورالدین محمد جهانگیر پادشاه غازی

الله اکبر

مهر مستطیل جهانگیر بادشاه	طغرا فرمان ابوالمظفر نورالدین جهانگیر بادشاه غازی

در بارگاه بادشاه روم کی اشرف بمکان ربع مسکون متصرف ایشانست بیتواند خرید- اما خلاصه
همت مصروف آنست که وظیفه بمردم مستحق مصالح پاک دین آن ملک مقرر سازد و مدرسه
بنام نامی حجاب بارگاه بنده پرور حضرت خاقانی باتمام رساند که تا انقراض عالم ورد زبان مورخان
جهان باشد خود دران مدرسه بحیث علوم دینی و فکر شعر که عبارت از توحید و لغت و منقبت
اصحاب بوده باشد و دعاے دولت روز افزون اشتغال میداشته باشد- امید آنست
که از رفتن این کمترین غلامان بر حاشیهٔ ضمیر خاکروبان آستان غبارے نخواهد نشست بلکه
مطلب سخن چینیان و عیب کنندگان که عدم بود این معدوم است بحصول خواهد پیوست که منصب
اعظم خانی و حکومت گجرات و عشرت عزیز کوکگی را باین محروم بے شمرند بناچار جمع نذور
را پیشکش مدعیان نموده که ایشان را بسبب نسبت بدون بنده و تمکن که این کمینه را سبب باشد
بدون ایشان چون آخر الامر نسیم لطف شامل حال بوستان مطالب و مقاصد دیگران شده
نهال امید و حقوق خدمت بنده را بسموم محرومی خشک سالی بخشیدند- بنده از فدوی که
نهاد عاقبت اندیشی پابسگان آن آستان چند کلمه گستاخی نموده بعرض می رساند که جمعی خاطر
اشرف را از دین محمد صلی الله علیه وسلم بیگانه و متجنب می سازد حاشا که دوست باشند و
کمینه که نیک نامی دنیا و عقبی می طلبد دشمن و واجب الاخراج باشم والا کار دنیا بازیچه ایست
ناپایدار بر حرف دو سه خوش آمد گوئی آخرت بدنیا فروش اعتماد نباید کرد- همه عالم را گوش
هوش است پیش ازین سلاطین بوده اند که همه صاحب تمکین بوده هیچ بادشاهے را دغدغه نه شد
که دعوی پیغمبری و نسخ دین محمدی نماید بل مادامے که چون مصحف اعجازی چون چهار یار چند بار
پسندیده باشد و شق قمر بامثال این چیزها واقع نبود مردم میکنند یارب دغدغهٔ چهار یار بودن
کدام جماعت رامی شده باشد- قلیج خان که صفائی ظاهر و باطن و عصمت جبلی دارد یا صادق خان
که شرف رکابداری از بیرم خان یافته با ابوالفضل که شجاعت و حیایش بجای علی رض و عثمان رض
می نواند بود- بخداوند بجا کیپائے بادشاه قسم خبر عزیز کسی که نیکنامی طلب باشد نیست و
همه مدار بر خوش آمد و روزگذرانیدن دارند و آنکه نیکنامی طلبد بنده است که تا بود
خبر حرف نیکنامی برزبان نه آید الحال هم در ملک مقدسه منوره کاری نخواهد کرد که خلاف
نیکنامی باشد

خلاف پیمبر کسے ره گزید — که هرگز بمنزل نخواهد رسید

آثاری مصطفےٰ خان برسالہ سیادت و نقابت پناہ صدارت و نقابت دستگاہ سید احمد قادری بمعرفت
لایق العنایت والاحسان نورالدین قلی و نوبت واقعہ نویسی بندہ درگاہ محمد باقر آنکہ ملا جاماسب
و ملا ہوشنگ فارسی می شاہ مندل تاریخ ۲ ماہ شہریور سنہ ۱۳ بنظر اشرف اقدس اعلیٰ گذشتند
وچہار بانو روغن فلیل پیشکش کردند مبلغ یکصد روپیہ حضور مرحمت فرمودہ و حکم جہان مطاع
آفتاب شعاع صادر شدہ کہ موازی یکصد بیگہ زمین گزالہی موافق ضابطہ از قصبۂ نوساری سرکار
سورت در وجہ مدد معاش مشار الیہما مع فرزندان برقرار شدہ برسالہ کمترین بندہ از درگاہ سید احمد
قادری بمعرفت نورالدین قلی داخل واقع سازند شرح دیگر بخط جملۃ الملکی مدار المہامی آنکہ داخل
واقع سازند شرح حاشیہ بخط واقع نویس موافق واقع است ۔ شرح بخط جملۃ الملکی مدار المہامی عرض
گذرانید شرح دیگر بخط لطیف سید میر محمد روز رشن ۱۸ ماہ اسفندار ماہ الٰہی ۱۴ مطابق
جمعہ ۱۲ ربیع الاول ۱۰۲۸ نکر نقص حجاب بارگاہِ فلک اشتباہ رسید و بموجب
حکم قضا فرمان صادر شد ۔ شرح دیگر بخط جملۃ الملکی مدار المہامی از ربیع قوی ایل
فرمان قلمی بماند فقط (نوٹ) ۱؎ ۲؎ یہ الفاظ پڑھے نہیں گئے نمبر (۲) کا لفظ سیاق عبارت سے بعوض
ما بیگہ زمین گزالہی ہونا چاہیے ۱۲

(۳۰) فرمانِ مہری شاہنشاہِ جہانگیر

جس کی رو سے پچاس بیگہ اراضی پرگنہ سکیت میں فیروزہ خاتون زوجہ سید محمود کو بطور مدد معاش
عطا ہوئی مورخہ (۱۵) سنہ جلوس مطابق ۱۰۲۴ھ ۱۶۱۵ء پشت فرمان پر مہر غیاث الدین کی ہے جو
زیادہ تر اپنے خطاب اعتماد الدولہ سے مشہور ہیں اور مشہور نور جہاں بیگم کے والد تھے جو شاہنشاہ
جہانگیر کی چہیتی بیگم تھیں ۔ مہر میں یہ کندہ ہے (مرید شاہ جہانگیر شد غیاث الدین)

(بقیہ نوٹ صفحہ ۷۴) رایل ایشیاٹک سوسائٹی شاخ بمبئی کے جرنل جلد (۲۵) نمبر ۲۰-۱۹۱۷ء سے نقل کرکے چھپی اس فرمان پر شمس العلماء
ڈاکٹر جمشید جی جیون جی مودی نے تنقید کی ہے اور اس فرمان کو واقعی بڑی تدقیق اور کاوش سے پڑھا ہے اور بقدر تعلق مطلب
حل کرلیا ہے اور واقعی بات یہ ہے کہ خوب پڑھا ہے اس فرمان کا عکسی فوٹو بھی کیوہ صاحب نے مجھے بھیج دیا ہے یہ اُن کی
بدولت ہے کہ میں آج جہانگیر بادشاہ کے فرمان کی زیارت صدہا برس کے بعد کر رہا ہوں نفسِ فرمان کی عبارت سے زیادہ اُس کی
پشت کی عبارت گنجلک ہے ۔ جہاں جہاں باوجود ان کوششوں کے بھی نہیں پڑھا گیا ہے وہاں سوائے صورت نویسی کے اور کیا چارہ تھا ۱۲

درین وقت فرمان عالیشان مرحمت عنوان شرف اصدار و عز ایراد یافت کہ + موازی یکصد
بیگہ زمین بگز الٰہی موافق ضابطہ از قصبۂ نوساری سرکار سورت + من ابتدا ربیع قوی ئیل
در وجہ معاش ملا جاماسپ و ہوشنگ ... با فرزندان حسب ضمن معاف و مسلم باشد کہ
حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال × در وجہ معیشت خود صرف نمودہ بدعاگوئی
دوام دولت ابد قرین اشتغال نمودہ باشند. می باید کہ حکام کرام و عمال کفایت فرجام +
وجاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس اعلی کوشیدہ اراضی
مذکور را پیمودہ و چک بستہ بتصرف آنہا بازگذاشتہ × اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدیل را بدان مطلقاً
راہ ندہند و ثلث بالجہات و اخراجات و عوارضات مثل قلغہ و پیشکش و جریانہ و محصلانہ و
ضابطانہ و مہرانہ و داروغکانہ × و بیگار و شکار و ندو لشکر و دہ نیمی و مقدمی و روپیہ ی و صدودی
قانون گوئی بلیہ [illegible] دہ فرجہ مذکور ... و ضبط ہر سالہ از تشخیص چک و تکرار زراعت ... و
کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و مطالبہ نکنند. و از جمیع رسومات
و اطلاقات و حوالات معاف و مسلم و مرفوع القلم شمرند × و درین باب ہر سالہ فرمان عالیشان
مجدد طلب ندارند و از فرمودہ در نگذرند و در عہدہ شناسند۔ تحریر فی التاریخ ۱۱ ماہ شہریور الٰہی سنہ ۱۲

نوٹ۔ یہ الفاظ پڑھے نہیں گئے۔

عبارت مندرجہ پشتِ فرمان

مدد معاش باسم ملا جاماسپ وغیرہ مع فرزندان موافق یادداشت واقع بتاریخ روز تیر ۱۳ ماہ آذر
سنہ ۱۲ جلوس یوم شنبہ مطابق تاریخ ۱۷ ذی الحجہ سنہ ۱۰۲۷ ولقابت پناہ اقبال

---

۵ یہ فرمان طول میں ایک فٹ (۱۱) انچ عرض میں چودہ انچ ہے اس فرمان پر بادشاہ کی مہر بخط طغرا بائیں جانب ہے اور داہنی
جانب ایک مہر مستطیل ہے جو مطلق پڑھی نہیں جاتی۔ فرمان میں (۱۶) سطریں ہیں اور پشت پر آٹھ سطریں ہیں۔ پشت پر دو مہریں الگ
الگ ہیں اور دو مہریں جوڑواں ہیں۔ کسی مہر کی عبارت پڑھی نہیں جاتی۔ مہروں کے نیچے جو کچھ بطور دستخط کے لکھا ہوا ہے وہ
ایسا پیچ در پیچ ہے کہ ایک لفظ بھی پڑھا نہیں جاتا۔ بائیں طرف برسالہ سیادت ونقابت دستگاہ و نقل واقعہ نواب محمد باقر لکھا ہوا ہے۔ یہ فرمان بہت
زشت خط ہے کسی طرح مسلسل پڑھا نہیں جاتا۔ فرمان قصبہ نوساری سرکار سورت کے اصل متوطن ملا جاماسپ اور ملا ہوشنگ اور اُن کے
فرزندوں کے نام ہے جو بمبئی کے نہایت مشہور دادابھائی نوروجی دی گرینڈ اولڈ مین حال ساکن بمبئی کے مورثِ اعلیٰ تھے میں جناب
مہرجی بھائی نوشیروان جی کیوکا۔ ایم۔ اے کا (جو ایک نہایت بے نظیر انگریزی کتاب دِٹ ہیومر اینڈ فینسی آف پرشیا کے
مصنف ہیں) بدرجۂ غایت ممنونِ احسان ہوں کہ اُنھوں نے بڑی تلاش اور محنت سے اس فرمان کی نقل میری خاطر سے (بقیہ نوٹ دیکھو صفحہ ۴۷)

موازی سی بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع بگزا الٰہی از پرگنہ
پانی پت سرکار دہلی من ابتدا خریف توی ئیل در وجہ مدد معاش مسمات اور بانون دختر مبارک
بحسب الضمن مقرر و مسلم باشد کہ دا خلات آنرا فصل بفصل سال بسال در وجہ معیشت خود
خرچ و صرف نمودہ بدعاگوئی دوام دولت ابد قرین اشتغال نمودہ باشد می باید کہ حکام و عمال
و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس و اعلی کوشیدہ اراضی مذکورہ
را پیمودہ و چک بستہ بہ تصرف اور باز گزارند و اصلاً مطلقاً تغیر و تبدیل بقواعد آن راہ ندہند و بعلت
مالوجہات اور اخراجات مثل قتلغہ و پیشکش و جریبانہ و محصلانہ و ضابطانہ و مہرانہ و دار وغکانہ
و بیگار و شکار و دہ نیمی و مقدمی و صدودی و قانونگوئی و ضبط ہر سالہ بعد از تشخیص چک و تکرار
و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و درین باب فرمان و پروانچہ
مجدد طلب ندارند و اگر در محل دیگر زمین داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند .... درعہد
شناسند تحریر فی تاریخ ماہ شہریور الٰہی سنہ ۱۸ (عبارت پشت)

معاش باسم مسماۃ اور بانون موافق .... ماہ الٰہی سنہ ۱۳ مطابق سنہ ۱۰ رجب المرجب
سنہ ۱۰۲۷ ...... عصمت و عفت دستگاہ حاجی کوکہ ...... باتفاق ... واقعہ محمد مومن
انکہ مسماۃ اور بانون دختر مبارک سہ فراز جبین مشائخ ۴ ماہ بہمن سنہ ۱۲ مطابق شہر صفر روز جمعہ
حکم جہان مطاع .... سی بیگہ زمین در پرگنہ پانی پت سرکار دہلی ..... مطابق ضابطہ
بادشاہی دیوانیان عظام .... شرح بخط جملۃ الملکی داخل طومار سازند ....
...... واقعہ نویس موافق واقعہ است شرح بخط جملۃ الملکی مدار المہامی اعتماد الدولہ از خریف
توی ئیل فرمان عالیشان ....

سکہ افتادہ لایق زراعۃ خارج از جمع

مہر میکہ بادشاہ — یہ مہر پوری نہیں اُٹھی اس کے نیچے نہایت بدخط آبان سنہ ۱۴
مرید جہانگیر — اور کچھ اور لکھا ہے جو کسی طرح پڑھا نہیں جاتا مگر سنہ ۱۰۲۰

۱۰۲۰ صابر مہر میں صاف ہے۔

ایک مہر اور ہے جس میں جہانگیر بادشاہ کے سوا خان مرید اور ایک ن معلوم دیتا ہے غرض
کچھ مطلب نہیں نکلتا اس کے نیچے جانکی رام امرائے جہانگیر بادشاہ اور کچھ پڑھا نہیں جاتا
اس کے نیچے ایک طغری ہے جس میں سے ۲۵ ماہ ابان سنہ ۱۳ اور صرف قطب کے سوا اور کچھ

نوٹ یہ فرمان بہت بوسیدہ اور دریدہ ہے ۲-۳½ × ۱ × ۲½ طول و عرض ہے ۱۲-

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف اصدار وعز[۱]...... یافت موازی پنجاه بیگه زمین افتاده لایق زراعت بار آطے از پرگنه سکیت سرکار ← از ابتدائے خریف توشقان ییل در وجه مدد معاش مسماة فیروز خاتون کوچ محمود وغیره با فرزندان بموجب ضمن مقرر وسلم شد که + حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال در وجه معیشت خود خرج وصرف نموده بدعاگوئی دوام دولت ابد قرین اشتغال مینموده باشند می باید که حکام وعمال وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال واستمرار واستقرار این حکم اقدس اعلیٰ کوشیده اراضی مذکور را پیموده وچک بسته متصرف آنها بازگذاشته اصلاً تغییر وتبدیل بدان نه دهند وبعلت مالوجهات واخراجات مثل قتلغه وپیشکش و وجه ریبانه وضابطانه ومحصلانه ومهرانه وبیگار وشکار و ده نیمی مقدمی وصدوئی قانون گوئی وضبط هر ساله بعد از تشخیص حک وتکرار زراعت وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی مزاحمت نرسانیده در یں باب + هر سال فرمان وپروانه مجدد نطلبند واگر محلی دیگر چیزے داشته باشد آنرا اعتبار نکنند از فرموده درنگذرند تحریراً فی التاریخ ۳۱ خورداد ماه الٰہی سنه ۱۰

[۱] غالباً یہ لفظ ایرا دہے۔ ۱۲

(۳۱۰)

الله اکبر

طغرائے شرف محمد نور الدین ابو المظفر بادشاه غازی

مہر مربع

یا مغنی

فرمان محمد نور الدین جہانگیر بادشاہ

اس مہر کے گرد ابن امیر تیمور صاحب قران - ابن میران شاہ - ابن میران سلطان محمد - ابن سلطان ابوسعید - ابن سلطان محمد میرزا - وغیرہ وغیرہ نام درج ہیں۔
مہر کے اوپر دو کونوں پر یا فتاح یا حافظ ہے نیچے کے دونوں کونوں پر کے حروف پھٹ گئے ہیں۔

درینوقت فرمان عالیشان مرحمت عنوان شرف اصدار وعز ایراد یافت که

در شباب ہر سال فرمان و پروانچہ مجدد طلب نہ دارند، واز فرمودہ در نگذرند و عہد شناسند۔ تحریر فی التاریخ ۲۰ ماہ فروری الٰہی ۲۱ سنہ جلوس مطابق ۱۰۳۵ سنہ ہجری

(۳۳) نقلِ فرمان شاہجہان بنام شیخ فرید

خانہ زاد قابل المرحمۃ لایق العنایۃ والمراحم شیخ فرید المخاطب . . . . بعنایت بادشاہانہ مشتمل وامید وار گشتہ بداند کہ عرضہ داشتے کہ در بہولا . . . . نوشتہ بدرگاہ عالم پناہ ارسال داشتہ بود بتاریخ ۲۵ رفروردین برسید وانچہ از تنبیہ نمودن متھوران کہ در موضع اہولی جمع شدہ بودند و در بعضے مواضع آزاری رسانیدند معروض داشتہ بود معلوم رائے عالم آرائے گردید و ارے محسب مجراے آں خانہ زاد شد می باید کہ ہمیں دستور متھوران آن سرزمین را آنچنان تنبیہ نماید کہ دیگرے اثرے از آنہا نماند و رعایا مرفہ الحال بود . . . . و مقام حولے و ماسمدار موبوہ تخلف وانحراف نورزد تاریخ ۲۴ . . . . سنہ ۹ جلوس

اس فرمان کی پشت پر برسالہ مرید خاص و فرزندان تمام اختصاص دارا شکوہ معرفت کمترین فدویان افضل خان درج ہے۔ نوٹ۔ بعض الفاظ جو نہیں پڑھے گئے ہیں اُن کی صورت نویسی کردی گئی ہے۔

(۳۴) نقلِ فرمان مُہری شاہنشاہ شاہجہاں

جس کی رو سے عہدۂ صدارت سرکار سنبھل اور بدایوں مع یومیہ دو روپیہ جس کی ادائی خزانۂ اکبرآباد سے کی جائے گی بنام شیخ فتح محمد جو داماد تھے ملا عبداللطیف کے مورخہ ۱۴ ر رمضان سنہ جلوس شاہجہانی (۱۸) مطابق سنہ ۱۰۵۴ھ ۱۶۴۴ء

اللہ اکبر

درینوقت عالیشان سعادت نشان شرف اصدار وایراد دریافت کہ خدمت صدارت سرکار سنبھل و سرکار بدایوں بفضیلتماب شیخ فتح محمد خویش × ملا عبداللطیف سلطانپورے ومبلغ دو عدد روپیہ روزینہ بلا قصور از خزانۂ دار الخلافۂ اکبرآباد شرط مذکور در وجہ مدد معاش

نوٹ فرمان ۳۳ فرمان پرانا اور بوسیدہ ہونے کی وجہ سے اکثر جگہ پھٹ گیا ہے اسلئے جہاں جہاں عبارت اڑگئی ہے وہاں نقل کرنے میں نقطے لگادئے گئے ہیں۔ ۱۲

پڑھا نہیں جاتا۔ اس کے علاوہ اور تین مہریں ہیں جن میں سوائے جہانگیر بادشاہ کے کچھ سمجھ میں نہیں آتا
حاشیہ کی عبارت مہروں سے زیادہ گنجلک ہے ایک اندراج ہے ۱۷ ابان ۱۲ سنہ اور الملک
پڑھا جاتا ہے۔ آگے کسی نے لکھا ہے مقابلہ نمودہ شد ۱۹ ماہ آبان سنہ ۱۲۔ اس کے آگے پھر کسی
کے دستخط مع تاریخ کے ہیں پھر کسی اور نے ۳ ماہ آذر سنہ ۱۲ نقادار خالصہ کردہ شد لکھا ہے۔

۲۳ نقل فرمان نورالدین جہانگیر بادشاہ ہندوستان بنام شیخ فرید باقیا

ازروئے عنداشت نتیجۃ الامرا العظام سلالۃ الاماجد التزام شایستۂ تربیت خسروانہ
سزاوار عاطفت بادشاہانہ شیخ فرید معلوم گشتہ کہ قلعہ بداؤن را گذاشتہ جائے دیگر وطن خود
سازد ہنا بر ملتمس حکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع صادر شد کہ ہر جا کہ
شیخ فرید خواہش بکند موازی چہار ہزار بیگہ زمین مدد معاش بگز الٰہی مزروعہ و اُفتادہ
بالمناصفہ باسمی شیخ بافرزندان از ابتدائے فصل خریف سنہ ہذا دران محال مقرر باشد کہ
حاصلات آن از فصل بفصل سال بسال در وجہ معیشت خود صرف نماید باید کہ حکام و عمال و
جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم اقدس و اعلیٰ کوشیدہ
آراضی مذکورہ را پیمودہ چک بستہ بتصرف ایشان واگزاشتہ اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدل بدان
راہ ندہند و تغلب مال و اخراجات مثل حلقہ و پیشکش و جرمانہ و محصلانہ و ضابطانہ و مہرانہ
و داروغگانہ و بیگار و شکار و درائمی و مقدمی و صدہ دوئی و قانونگوئی و ضبط ہر سالہ و بعد از
تشخیص چک و بیداوار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند

نوٹ اکبر بادشاہ سنہ ۱۰۱۴ھ میں فوت ہوا جب جہانگیر تخت نشین ہوا تو اُس نے نواب فرید خاں کو بداؤں کا حاکم مقرر کیا جو حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے تھے اور حضرت شیخ سلیم چشتی کے نواسے تھے اور شیخ خوبن کوکہ نواب قطب الدین خاں کے بیٹے تھے جو جہانگیر بادشاہ کے رضاعی بھائی تھے اور آپ کو خطاب نواب احتشام خاں اور اخلاص خاں بھی دربار سے عطا ہوا تھا۔ وہ محلہ شیخ پورہ جو قلعہ بداؤں سے جانب غرب متصل سوتھہ دروازہ آباد تھا اُس محلے میں اور نیز اندرون قلعہ شیخ فاروقی بکثرت آباد تھے۔ اب شیخ فرید کے اولاد موضع شیخو پور میں جو بداؤں سے جانب جنوب دو میل کے فاصلہ پر دریائے سوتھ کے دوسرے کنارہ پر ہے جہاں اب تک قلعہ بنا ہوا ہے اور آباد ہے۔ ان کا مقبرہ عالی شان شیخوپور ہے میں دریا کے پاس بنا ہوا ہے اور سنہ ۱۸ جلوس اکبری میں بادشاہ نے بیت المعمور روانہ ہوا تو ایک حکم راجہ جگت سنگھ کو لکھا کہ شیخ فرید ولد قطب الدین خان کوکہ کو انتظام دارالخلافہ سپرد ہوا ہے اُن کے آنے تک مہاراجہ منتظم رہیں۔ ۱۲۔

بہ فتح پور برساند تحریراً فی التاریخ بست وہفتم شہر رجب المرجب سنہ بست[۲۲] دوم جلوس میمنت مانوس موافق ۱۰۵۹ھ مہری داراشکوہ ابن شاہجہاں صاحبقران ثانی

(۳۶) نقلِ فرمانِ مہری شہزادہ داراشکوہ

موسومہ راجہ ٹوڈرمل مرقومہ ۲۰ محرم ۱۰۶۰ھ / ۲۳ جنوری ۱۶۵۰ء

لایق العنایہ والاحسان قابل الرحمہ والامتنان راجہ ٹوڈرمل بعنایات × سلطانی مفتخر و مباہی گشتہ بداند کہ چون دربنولا شیخ اللہ داد نواسہ × ملا عبداللطیف مرحوم بعرض عالی [illegible] کہ آنمرحوم بموجب فرمان خجستہ عنوان ظل سبحانی خلیفہ الرحمانی یکقطعہ باغ وکٹرہ ودکاکین چندور × قصبہ سلطان پور داشت ودرحالت حت ......[ا] سں وثبات عقل ہمہ املاک خودرا مع حویلی مسماۃ اللہ ستے کہ والدہ رافع باشد بطوع ورغبت خود × تملیک نمودہ وتملیک نامہ را بدستخط ومہر خود درست کردہ باو دادہ چنانچہ رافع فرمان عالیشان وخط تملیک مزبور بدست ......[۲] لہذا حکم والا × شرف صدور یافت کہ آں شجاعت شعار برطبق فرمان وتملیک نامہ مسطور علمنمودہ املاک مذکور را برافع مقرر ومسلم دارد وقدغن نماید کہ احدے بوجہ حساب وبرخلاف حکم مزاحم ومتعرض احوال اونشود ودران املاک مداخلت ننماید دریں باب تاکید شناختہ تخلف نورزد - ۲۰ محرم ۱۰۶۰ھ ہجری -

(۳۷) نقلِ بیعنامہ موضع نہرولہ

نقل بیعنامہ موضع نہرولہ زرخرید ولیرخان
اللہ اکبر ظل سبحانی صاحبقران ثانی



[illegible]

[۱] و[۲] دونوں جگہ کے حروف کاغذ پھٹ جانے سے ضائع ہوگئے ہیں - پہلی جگہ باقی ماندہ سں وسیاق عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہوش وحواس ہوگا - حت کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا - ۱۲

مشار الیہ حسب الضمن مقرر و مفوض باشد کہ کما ینبغی بلوازم و × مراسم آنخدمت قیام و
اقدام نمودہ در تحقیق فوتی و فراری ارباب مدد معاش و وظائف و بازیافت تغلب و لباس آنہا
مساعی موفورہ تبقدیم رسانیدہ موافق دستور و قانونی کہ در ینولا مقرر شدہ × بہ عمل آوردہ
ہر سال نسخۂ منقح دران باب درست داشتہ بدیوان الصدارہ میرسانیدہ باشد می باید کہ حکام
و عمال و متصدیان مہمات و جاگیرداران و کرریان حال و استقبال در استمرار و استقرار الحکم
اشرف اقدس اعلیٰ کوشیدہ دست تصدی مومی الیہ را در امور متعلقۂ آن امر قوی و مطلق
داشتہ تمامی اصحاب مدد معاش و وظایف را با اسناد آنہا بدو رجوع نمودہ × بموجب
تصحیح او منظورہ معتبر شناسیدہ اراضے وظیفہ جمعی را کہ باز یافت نماید بخالصہ شریفہ
ضبط نمایند و متصدیان مہمات دیوانے دارالخلافہ مذکورہ مبلغ مزبور را سامان و سرانجام
نمودہ بمومے الیہ میرسانیدہ × باشند و چیزی از انجملہ قاصر و منکسر نگردانند و اگر در محلے
دیگر چیزی داشتہ باشند انرا اعتبار نکنند سبیل جمیع اہل مدد معاش و وظایف آن
سرکارہا آنکہ مشار الیہ را صدر مستقل خود ہا دانستہ تمامے اسناد خود را × بدو نمودہ
اراضے جمعی را بتصحیح نرسانند قابض و متصرف بودہ بدعائے دوام دولت ابدی الاتصال
اشتغال مینمودہ باشند از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند تحریراً فی التاریخ ۱۴ ار شہر
رمضان المبارک ۸ شہ جلوس میمنت مانوس ۱۰۴۵ھ ہجری

(۳۵) نقل فرمان شاہجہاں بادشاہ بنام شیخ فرید

شہامت شعار بسالت آثار لایق العنایۃ و الاحسان قابل المرحمۃ و الامتنان محتشم خان
بہ عنایات سلطانی مسرور و مبتہج گشتہ بداند کہ چون از تعدی و بدسلوکی آن قابل العنایۃ
در درگاہ آسمان جاہ ہر روز مذکورہ بمیان می آید و جاگیرداراز بودن آن قابل المرحمۃ درانجا
اصلا راضی نیست و درین باب مکرر نصیحت و ارشاد بہ آن نجابت پناہ فرمودیم کہ نوع سلوک
و وضع ہموارہ پیش گیرد کہ احدے ازو آزردہ نشود اثرے بران مرتب نشد الحال می باید
کہ نظر بر مصلحت وقت داشتہ ترک بودن آنجا نمودہ بدرگاہ والا بیاید یا بہ فتح پور رفتہ
بہ نشیند والا عنقریب حکم اشرف اعلے صادر خواہد شد کہ سید فرید را از انجا برآوردہ

وبھاگ نگر(حیدرآباد) بلکہ لنکھا و پر لنکھا خطبہ وسکہ ودرعہ شاہ جہانی اجرا نمایم شایان کہ درآن دیار مانند ہدہد ہر یک پادشاہی گو یاند النسب واولی آنست کہ حبل الاطاعت در رقبۂ جان خود انداختہ درآن شہرہا خطبہ وسکہ ودرعہ شاہ جہانی نمایند وگرنہ ازچنگل باز منقار قہر گوشت از پوست کشیدہ بہ علیوازان جہان یغما خواہم نمود۔ این سخن را از گوش ہوش بشنوند بتغافلی خواب خرگوش نہ کنند کہ عقاب در تجسس است بنا برین زبدۃ الامرائے و فائیش خلاصۂ نوابان ادراک اندیش ہم جلیس مجلس خاص مکرمت خان را فرستادہ شد آنچہ بہبود خود دانند دران کوشند۔

(۲) جواب سلطان محمد عادل شاہ۔ منت ایزد راست کہ در جہان تکیہ و منی ہیچ کس را نگزاشت بلکہ کنندۂ نخوت را با خاک برابر ساخت ؎

مرا و را رسد کبریا و منی   کہ ملکش قدیم است و ذاتش غنی

مراسلۂ کہ از و بیران خام طبع نگاشتہ ترسیل دادہ بودند ظاہر و با ہر گردید و اظہر من الشمس است کہ ہدہد را تاج شاہی و افسر پادشاہی از روز ازل دادہ اند چہ شد کہ مہتر سلیمان علیہ السلام چند روز باز را سرفراز فرمودہ بودند باز را چہ یارا کہ چنگل زند واساس قدیم را منہدم ساختہ بدعت نو نہد خرگوش ہر چند بہ خواب رود بوقت کار چنان دود کہ عقب گرفتہ را ہلاک می سازد و عقاب ہر چند در تجسس است فاما از شومِ طبعی بہ طمع گوشت خرگوش در مطرح قید می افتد این سخن را از بطون پردہ بہ ظہور نہ دہند بلکہ در خیال ہم نگزارند آنچہ پیشکش دادہ ام خواہم داد و الصلح خیر واقع است ؎

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ   کہ گردن نہ پیچد از حکم تو ہیچ

(۳۹) نقل قطعہ

بخط نستعلیق مطلا

قطعہ نوشتۂ آقا عبدالرشید خوش نویس شاہی کہ
بہ حضور شاہ جہان بادشاہ گزرانیدہ بود

غرض ازین نوشتہ آنکہ چون زمین از موضع نہرولہ من الحال پرگنہ حویلی شاہجہان آباد کہ بندگان حضرت قدر قدرت سلیمان منزلت جمشید شوکت سکندر مرتبت حضرت بہ اقبال پناہ دلیر خان پختہ باغ و حویلی مرحمت فرمودند منکہ مانوسہ ولد دوجنپد و واحد ولد جادون ومانا ولد گوپی و کھچتر ولد مکنس و آسا ولد نہان و سانکھان ولد رو را مالکان موضع مذکور ایم۔ اراضی بست بیگہ زمین پختہ از موضع مذکور کہ درمشو تکدمی امان ہست بہ مبلغ یکصد و بست و یکصد روپیہ النصف شصت و نیم روپیہ بیشو دبرضا و رغبت خود بادست خان مشارالیہ فروختیم و بہاے آنرا در قبض و تصرف خود آوردیم اگر ثانی الحال وارث اراضی مزبور ظاہر شود یا دعوے خود پیش نماید عند الشرع دروغ و نامسموع بود این چند کلمہ بطریق سند نوشتہ دادیم کہ ثانی الحال صحت بودہ باشد حدود بدین تفصیل

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
حدود دیوار بھیم سین ولد راؤ	زمین حویلی روپ سنگھ ولد	باغ قطب کلال وتال	دیوار باغ او گرسین
سرسال ہاڈہ	کشن سنگھ راٹھور وچاہ کہنہ	فیروز شاہ وچاہ پختہ در زمین	
	کہ در حد حال مشارالیہ است	کہ حال موی الیہ است	

گواہ شد ... نہم شہر رجب المرجب ۲۴ سنہ جلوس مبارک

بندہ درگاہ مکند راے چودہری وقانونگوے

شاہجہان آباد

(مہر:) قانونگو مکند راے چودہری شاہجہان آباد

انچہ در متن نوشتہ ایست بیان واقعہ ہست

(۳۸) نقلِ مکتوب شاہجہاں

(۱) سپاس و ستائش مرا ورا کہ بہ قدرت کاملہ خود از قطرۂ آب در رحم نقش بستہ از نابود بہ بود آوردہ مارا پادشاہ جہان گردانیدیں ضرور افتاد کہ در اطراف و اکناف گیتی خصوصاً در ملک بیجاپور و گلگنڈ

سلطان محمد اور شاہ جہاں کی باہمی ناچاقی اور مخالفت ... مراری پنڈت کی شرارت سے دولت آباد جیسا مشہور قلعہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نظام شاہیوں، و عادل شاہیوں دونوں کے ہاتھ سے نکل گیا سلطان محمد اور شاہ جہاں کی اس معاملہ پر ناچاقی بڑھ گئی سلطان محمد نے دو سال سے خراج بھیجنا روک دیا دونوں طرف سے سخت تحریریں ہونے لگیں شاہ جہاں دباؤ ڈالتا تھا اور سلطان محمد کٹر جواب دیتا تھا چنانچہ مندرجہ بالا دو مراسلے نمونتہ بجنسہٖ یکجائی ہیں۔۱۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وکیل امور الٰہی و برگزیدہ حضرت بادشاہی برسا داز مواہب
نعم نامتناہی از خزانہ مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ
در وجہ من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالھا بحکم ماعندکم ینفد و ماعند اللہ
باق از معاملہ من ذالذی یقرض اللہ قرضا حسنا بقول ان
احسنتم احسنتم لانفسکم تسلیم سایل و اما السایل فلاتنھر
تا لوقت محاسبہ حسابا یسیرا ورایوان فمن یعمل مثقال ذرۃ
خیرا یرہ درتاریخ یوما کان مقدارہ خمسین الف سنہ تا در روز
یوم لاینفع مال ولا بنون محری کردد حررہ عبدالرشید

نوٹ سطر (۶) میں احسنتم کے نیچے تین نقطے ہیں اور اسی سطر میں لانفسکم میں ف کا نقطہ نہیں ہے۔ اور نیچے تین نقطے ہیں سطر (۷) محاسبہ کے نیچے تین نقطے یسیرا کی دوسری (ی) کے نیچے نقطے ندارد فمن کی ف کا نقطہ نہیں علی ہذا سطر (۷) میں الف کی ف کا نقطہ نہیں ہے۔

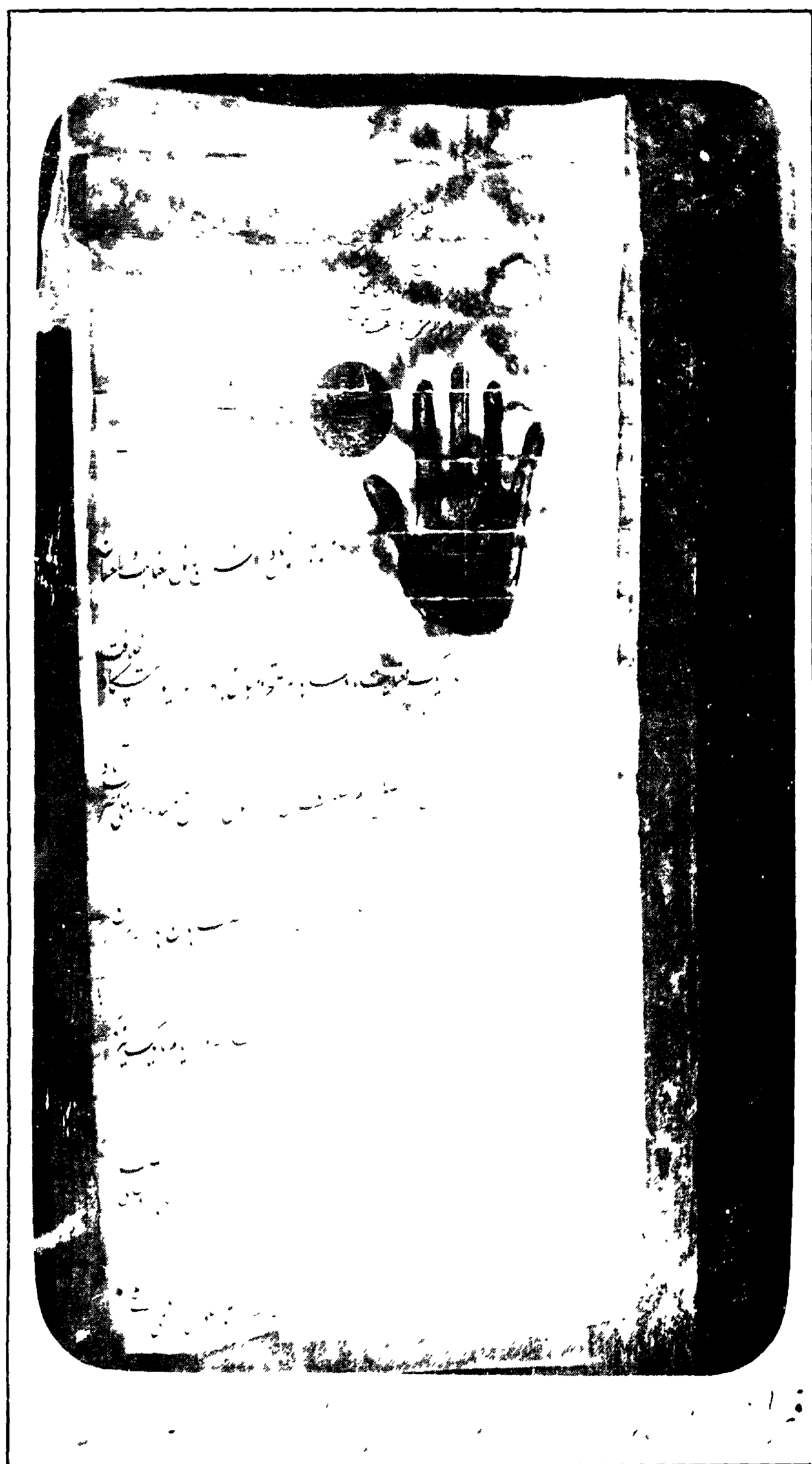
یہ اصلی قطعہ پونے گیارہ انچ لمبا اور (۷) انچ چوڑا ہے۔

---

۵ میر عماد حسنی خوشنویسے کامل الفن بمشاہرۂ نہ صد روپیہ ملازم عباس قلی بادشاہ ایران بود۔ بادشاہِ ایران خواست تا میر عماد خط نستعلیق شاہنامۂ فردوسی نقل کند۔ میر عماد برائے ایں کار از بادشاہ باغے طلبید کہ حوضہائے او از عرق گلاب وکیوڑا پر باشند۔ ہمچناں کردند سہ سال میر عماد دراں باغ نشستہ شاہنامہ نقل ئی کرد و دریں مدت شش لک روپیہ بہ آراستگی باغ صرف شد۔ و عند التحقیق معلوم شد کہ منورسہ جزو نقل کردہ است بادشاہ بغضب درآمد میر عماد گفت دریک روز شش لک روپیہ بخزانہ شاہی داخل می کنم چنانچہ از تاجران و مردمان اصفہان مدد طلب کرد و در نیم روز شش لک روپیہ فراہم شدہ بخزانۂ شاہی فرستاد۔ عباس قلی ازیں گستاخی میر عماد برہم شد او را تہ تیغ کرد و خواہر زادۂ او آغا عبدالرشید (کاتب ایں قطعہ کہ عکس آں بطور نمونۂ خطاطی ہدیۂ ناظرین کرام است) کہ داماد میر عماد ہم بود از خوف راہ فرار گرفتہ بہ لاہور و از لاہور بہ آگرہ رسید دراں حالت تباہی و پریشانی کہ رخت بدن از چرک موم جامہ شدہ و پارہ پارہ بود ایں قطعہ نوشتہ حضورِ صاحب قرانِ ثانی شہاب الدین شاہجہاں شاہنشاہ ہند بگذرانید۔ وہو ہذا **قطعہ** ایا خجستہ خصالے کہ ساکنانِ فلک + بر آستانِ تو دارند میل دربانی + چہ حاجت ست کہ گوئیم حال خستۂ خود + کہ حالِ خستہ دلان را تو خوب میدانی + شاہجہاں بادشاہ خوشنود شدہ مواجب یک ہزار و پنج صد روپیہ ماہوار مقرر فرمودہ او را تشفی و تسکین داد و فرمود کہ خط نستعلیق را در ہندوستان عام کن چنانچہ کتبات ہمیں آغا رشید در ہندوستان قیمت لعل و یاقوت می دارند۔ ۱۲۔

بسم الله الرحمن الرحیم

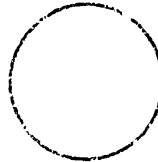
وکیل امور الهی و برگزیده حضرت پادشاهی سپاه دار مواهب
نعم نامتناهی از حضرت اله مثل الذین ینفقون اموالهم فی سبیل الله
در وجه من جاء بالحسنة فله عشر امثالها بحکم ما عندکم ینفد و ما عند الله
باق امر معامله من ذا الذی یقرض الله قرضا حسنا بقول ان
احسنتم احسنتم لانفسکم تسلیم سائل و اما السائل فلا تنهر
تا وقت محاسبه حساب بسیار در دیوان فمن یعمل مثقال ذره
خیرا یره تاریخ یوما کان مقداره خمسین الف سنه تا در
یوم لا ینفع مال و لا بنون [illegible] رشید



(۴۰) بسم الرحمن الرحیم

فرمانِ عالمگیری ۱۰۶۸ھ ۱۶۵۹ء

الحمد واالشکر اگر مسلمان می شد
بزادر دین ما شدے محفوظ می ماند
واز بلائے بے وطنی وشمنہائے بعید و
خفیہ باقی ماند آہ حیف کہ مسلمان نشد





بمدد الٰہ اللہ و بالاقرار بلاقی العنایت و الاحسان

پیڈ نایک بعنایات بادشاہانہ مفتخر و مباہی بودہ بداند کہ درمیں ولا از پیشگاہ خلافت و

---

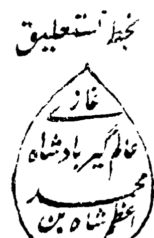
۵ یہ فرمان ۱۰۶۹ھ ۱۶۵۹ء سال اول جلوس اورنگ زیب کا پیڈ نایک کے نام ... ضلع ... اس پر ایک چھوٹی مہر ہے
جو ... مٹی ہوئی ہے اور دوسری مربع ہے جس میں ... سال جلوس کے چکنا نایک
دوسرے راجگان شورا پور کے نام ہیں جس کی عبارت ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں ان ... ہم نے خورد بین کی مدد سے بدقت
تمام پڑھی ہیں۔

نشان عالی متعالی
بادشاہ
... ان شاہ
محمد اعظم شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

...
محی الدین اورنگ زیب عالمگیر
پادشاہ غازی

بخط نستعلیق

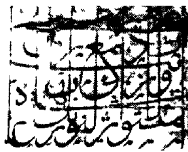


یہ فرمان گنڈ دپہ نایک کے نام کا ہے۔ گنڈ ... یہ اپنے باپ کنڈ یام نایک کی جگہ ۱۶۵۶ء
میں مقرر ہوا اور ککیرہ میں حکمران تھا۔ آبائی جائداد کی تقسیم ... گنڈ دپہ نایک بڑا جری
آدمی تھا اس نے قلعہ واکن گیرہ کو ...
بقیہ نوٹ بر صفحہ آئندہ

جہانبانی از راہ فضل و کرم تقصیرات آن زبدۃ الاماثل والاقران عفو شدہ سرو لیکی نصرت آباد وغیرہ منضبط شدہ آمد سابق مطابق فرمان والا حضرت بآن زبدۃ الاقران بحال حکم شدہ باید کہ امید وار عنایات بادشاہانہ پام نایک پسر خود را بہ طمانیت خاطر برکاب ظفر انتساب بفرستد کہ بنوازشات پادشاہانہ و عطائے منصب سربلندی یابد چہارم شہر رمضان المبارک سنہ احد جلوس والا قلمی گشت ۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۷ - تین سو گھوڑے تھے ان کے قبضہ میں قلعہ جات واکن گیرہ شاہ پور اور سگر تھے - ان کے پاس بارہ سو کی فوج تھی لیکن پڈنایک نے صرف نو سو کی فوج سے سخت معرکہ کے بعد ان دونوں کو ہلاک کیا اور سارے قلعے چھین لیئے اور جب یہ خبر اورنگ زیب کو ملی تو بادشاہ نے راجہ رام بخش کو بہ سرکردگی چار ہزار افواج اس کے مقابلے کو بھیجا شاہی لشکر موضع اگنی میں اُترا اور تین مہینے کی جنگ کے بعد راجہ رام بخش ناکام واپس گیا جب بادشاہ بیجاپور نے مغلوں کی شکست کا حال سُنا اور معلوم کیا کہ گڈو پڈ نایک اُن کے ہاتھ بھی نہ لگا تو بیجاپور کے بادشاہ نے گڈو نایک سے بہ ظاہر صلح کرلی اور در پردہ اُس کے قتل کی تدابیر کرنے لگا۔ اس لیئے بادشاہ نے ایک عام اعلان دیا کہ جو کوئی ایک مست ہاتھی کو پکڑ کر باندھ دے گا اُسے جاگیر نو لاکھ سالانہ کی مرحمت ہوگی - یہ خبر اُڑتی اُڑتی اکگیرہ کو پونچی اور گڈو پڈ نایک پندرہ سو ہمراہیوں کے ساتھ بیجاپور جا پونچا دیکھا تو وہاں اڑتالیس رجواڑے اور بہادر لوگ پہلے سے موجود تھے بادشاہ نے بیڑا رکھ دیا لیکن کسی نے اُس کے اُٹھانے کی جرأت نہ کی پڈنایک آگے بڑہا اور بیڑا اُٹھالیا - بادشاہ بھی دل میں خوش ہوا کہ اس بہانے سے بھی تو یہ مرے گا - ایک دن مقرر کیا گیا سارے شہر میں منادی کردی گئی کہ فلاں وقت ہاتھی چھوڑا جائے گا سب لوگ بیٹھ اپنے گھر بند کرلیں اور مکان کی چھتوں پر سے تماشہ دیکھیں - پڈنایک ٹھیک ہو وقت مقررہ پر آن پونچا سر پر ایک چرمی ٹوپی تھی اور ٹانگوں میں جانگیہ (چڈّھی) بغل سے کمر تک ٹیکہ لپیٹ لیا تھا اور بائیں ہاتھ پر کمبل لپٹا ہوا تھا اُسی میں ایک خنجر اور دوسرے ہاتھ میں سونٹا تھا اس طرح دنگل میں اُترا مست ہاتھی جو بندھا ہوا تھا چھوڑ دیا گیا - ہاتھی نے چھوٹتے ہی مکانوں دکانوں کو ڈھانا اور درختوں کو توڑنا شروع کیا - پڈنایک ہاتھی کے سامنے آیا اور ہاتھی اُس پر جھپٹا لیکن پڈنایک صاعقۂ برق کی طرح چشم زدن میں ہاتھی کی پیٹھ پر تھا اور چڑھتے ہی زبردست سونٹے مستک پر پیاپے ایسے مارنے لگا کہ ہاتھی بوکھلا گیا - پڈنایک اُسی طرح ہاتھی کو کان پکڑ کر بادشاہ کے سامنے لے گیا اور دُم کی طرف سے دوبارہ اوپر چڑھ کر بیٹھ گیا - پڈنایک نے بادشاہ کو سلام کیا اور عرض کی کہ کیا مجھے آنکس دیا جائے گا یا میں اسی سونٹے سے اس کو لے جا کر تھان پر باندھ دوں - بادشاہ نے آنکس دلوادیا اور پڈنایک ہاتھی کو لے جا کر تھان پر باندھ کر دوبارہ بادشاہ کے حضور میں حاضر ہوا اور سلام کیا جس پر بادشاہ نے بر سر دربار ایک سند اور ایک گرز وزنی ڈھائی من کا مرحمت فرمایا جس پر مناسب عبارت کندہ تھی اور ساتھ ہی اُس کے یہ خطابات بھی سرفراز ہوا - "گنگنڈا ابھیرنڈا گڈو پڈنایک بلونت بحری بہادر" اور دس تعلقہ حسب ذیل جاگیر دی اندولہ - نیلگی - سرداں - رتنا پور - ڈرگیڑہ - تلی رکھمبا وین ہنسکی - کرکل - مدرکی - نایک نے واکن گیرہ میں ایک دربار ہال ۱۰۸۳ھ ۱۶۷۲ء میں بنایا اور ستر برس حکومت کرکے مرگیا -

فرمان میں پام نایک کا بھی ذکر آیا ہے - گڈو پڈ نایک لاولد فوت ہوا اس نے اپنے بھتیجے پام نایک کو تبنیٰ لیا جو لنگ نایک راجہ کرگنٹہ کا بیٹا تھا - پام نایک سنہ ۱۶۲۸ میں حکمراں ہوا اور واکنگیرہ میں رہنے لگا - اس کے پاس بارہ سو سوار اور بارہ ہزار پیدلوں کا لشکر تھا اس کی حکومت واکن گیرہ - سگر - شاہ پور - اناپور - ملی بھیڑ سرپتی - اسنے دو تالاب جالی نچی میں (دیکھو صفحہ ۵۹)





(۴۱) نقلِ فرمان اورنگ زیب

طغرائے شنجرف مستطیل

منشور لامع النور اورنگ زیب بہادر
بادشاہ غازی

محمد اورنگ زیب بہادر
شاہ غازی ابن
صاحبقران ثانی

لایق العنایہ والمرحمہ ابوالحسن بالتفات شاہانہ
امیدوار بودہ بداند کہ چون مقتضاء
مراحم ذاتی ومکارم جبلی تگی ہمت والانہمت وتمامی نیت حق طویت برفاہیت جمہور انام وانتظام احوال طبقات خواص وعوام مصروفست واز روے شرع شریف وملت منیف مقرر چنین است کہ دیر ہاے دیرانداخت نشود وبتکدہ تازہ بنا نیابد درین ایام معدلت انتظام بعرض اشرف اقدس ارفع اعلے رسید کہ بعض مردم از رہ عسف تعدی بہنود سکنہ قصبہ بنارس وبرخی امکنہ دیگرکہ بنواحی آن واقعست وجماعت

بقیہ صفحہ ۵۸ = ہنوائے نیز پوکھال کا بڑا تالاب جو عادل شاہیوں کا بنایا ہوا تھا، مگر مرمت طلب ہوگیا تھا اُس کی ترمیم اور توسیع کی سان کے علاوہ باوری تالاب بھی بنوایا چکیت پتی میں ایک برج بنایا اور واکن گڑھ میں ایک اور قلعہ بنا کر چار توبیں چڑھا دیں اور دو تالاب اور تین باؤلیاں بھی کھدوائیں۔ یہ شخص بادشاہ بیجاپور کا باج گزار تھا۔ اور وقتاً فوقتاً اپنی فوج بادشاہ کی خدمت میں بھیجا کرتا تھا۔ اس نے عادل شاہیوں کی طرف ہوکر کئی لڑائیاں لڑیں اور سب میں سرخرو ہوا۔ بیس سال کی حکمرانی کے بعد اس نے ۱۱۰۴ھ م ۱۶۹۲ء میں انتقال کیا۔ ۱۲۔

نوٹ فرمان نمبر ۴۱:۔ اورنگ زیب کی نسبت عام خیال یہ ہے کہ وہ بڑا متعصب مسلمان اور ہندوؤں اور ان کے مذہب کا بڑا دشمن تھا۔ مولانا شبلی نے اس کی تردید میں ایک رسالہ لکھا ہے اور بہت سے ماہرانِ فن تاریخ کا یہ خیال ہے۔ کہ اورنگ زیب کی نسبت رائے قائم کرنے میں بہت مبالغہ کیا گیا ہے۔ جس کو لوگ تعصب سے تعبیر کرتے ہیں میں اسے پابندی مذہب کہتا ہوں۔ جو ہر عقیدے کے دینداروں کے لیئے ضروری ہے جو شخص اپنے دین میں پکا نہیں وہ کسی بات میں پکا نہیں ہوسکتا جب اس کا معاملہ اپنے خالق ہی سے یکسو نہیں تو وہ دوسروں سے کب راستباز ہوسکتا ہے۔ ہم کو اورنگ زیب کا ایک فرمان ہاتھ لگا ہے۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ اس نے بنارس کے برہمنوں کے مذہبی حقوق کی پوری پوری حفاظت کی ہے۔ ممکن ہے کہ اورنگ زیب کے عاملوں نے مندر ڈھائے ہوں۔ بنارس کی مسجد جو اورنگ زیب سے منسوب کیجاتی ہے وہ بینی مادھو کا مندر ڈھا کر ۱۶۶۹ء میں مندر کے مقام پر بنائی گئی ہے۔ اس زمانہ میں یہ بھی دستور تھا کہ جو مسجد کہیں بھی بنائی جاتی تھی تبرکاً وتیمناً بادشاہ وقت سے منسوب کیجاتی تھی

دیکھو صفحہ (۶۰)

(۴۶) نقلِ فرمان شاہنشاہ اورنگ زیب

بعطائے دو بیگہ اراضی دراث بڑی ہیبت پور صوبہ لاہور بہ سماۃ عائشہ مورخہ ۱۲ رجب ۱۰۶۹ھ / ۱۶۵۹ء ۔ یہ فرمان بحالت شاہزادگی نافذ ہوا تھا کیونکہ اورنگ زیب گو ۱۰۶۸ھ میں تخت نشین ہوا لیکن باقاعدہ طور پر تخت نشینی کا اعلان ۲۴ رمضان ۱۰۶۹ھ کو ہوا یعنی اس فرمان کی اجرائی کے دو مہینے بعد۔

الله اکبر

درینوقت منشور لامع النور شرف صدور و عز ظہور یافت کہ ×

بڑی ہیبت پور من مضافات صوبہ دار السلطنت لاہور از ابتدای ربیع تنگوزئیل در وجہ مدد معاش بی بی سماۃ عائشہ حسب الضمن مقرر شد کہ عاملات آنرا فصل بفصل و سال بسال صرف بحال خود نموده بدعای دوام دولت ابد طراز اشتغال نموده باشد. می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم والا کوشیده اراضی مذکوره را پیموده و چک بسته بتصرف او باز گذاشته اصلا و مطلقا تغییر و تبدیل بحال او راه ندهند و بعلت مالوجهات و اخراجات مثل قتلغه و پیشکش و جریانه و ضابطانه و محصلانه و مهرانه و داروغانه و بیگار و شکار و ده نیمی و مقدمی و صد دوی قانونگوئی و ضبطی هرساله بعد از تشخیص حک و تکرار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و درین باب هرساله سند مجدد نطلبند و اگر در محل دیگر چیزی بیگر داشته باشد آنرا اعتبار نکنند از فرموده در نگذرند بتاریخ ۱۲ شهر رجب سنه ۱۰۶۹ هجری ست تحریر پذیرفت ۵ ـ



برہمنان سدنہ آنجا کہ سدانت [illegible] نمایند [illegible] دو مراتم و مترض نشوند و میخواہند کہ [illegible]
سدانت [illegible] بزوانند [illegible] باعث پریشانی و تفرقہ حال این گروہ میگردد واہد حکم
والا صادر میشود [illegible] مقرر گشتہ کہ من بعد احدی بوجود تعرض و تشویش باحوال ایشان
نمودہ [illegible] تا [illegible] دعای بقای دولت
ابدمدت [illegible] باید [illegible] تحریر بتاریخ ۱۵ شہر جمادی الثانیہ سنہ ۱۰۶۹ ہجری نوشتہ شد۔

نقیب نوٹ [illegible] گنگا گھاٹ پر موجود ہے۔ اورنگ زیب کی عنوانی ہوئی [illegible]
[illegible] سے کوئی خاص قدرت یا
[illegible] اورنگ زیب کا سلوک [illegible]
[illegible] اس کی وفات کے بعد اس کے [illegible]
[illegible] صاحب [illegible] کی
[illegible] ہے کہ پشت فرمان کی تحریری جگہ
[illegible] کی ہوئی ہے۔ اس کا خط بہت صاف اور
[illegible] ۳ انچ کا [illegible]
[illegible] ایک فٹ ۵ انچ [illegible] پشت کی تحریر
[illegible] اس فرمان کا انگریزی ترجمہ لیفٹننٹ کرنل ڈاکٹر
سی۔ فلا [illegible] کتاب [illegible] ہے۔

میں نے یہ [illegible] ناظرین سے بغور [illegible]
اس فرمان کی تاریخ ۱۵ جمادی الثانیہ سنہ ۱۰۶۹ھ (مطابق سنہ ۱۶۵۹ء) [illegible] مگر فرمان کے فوٹو میں سنہ بالکل اس طرح درج ہے سنہ ۱۰۶۹ جو سنہ
مطابق سنہ ۱۶۵۹ء ہوتا ہے اور اورنگ زیب کا [illegible] م۔ [illegible] کی دو مہریں نہیں لگایا کرتے بلکہ
ایک ہی مہر لگانے [illegible] اور (۶) [illegible] نصف (۶) کی شکل کا
لکھا جاتا تھا۔ فرمان کی [illegible] ہوئی ہے۔ یہ طریقہ تحریر کا بعینہٖ تھا "خدا" کا لفظ سب سے
اوپر فرمان کی پیشانی [illegible] فرمان کی پانچویں سطر میں "سدنہ" اور "سدانت" دو
لفظ غیر مانوس ہیں۔ [illegible] لیفٹننٹ ٹیلر آیا"
اس ترجمہ سے سدنہ اور سدانت [illegible] میری رائے میں [illegible] ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔ بہرحال اس فرمان کے ملاحظہ
کے بعد اتنا تو ضرور کہہ سکتے ہیں [illegible] تعصب [illegible] کوشش کی گئی ہے اس کو دوسرے مذاہب کا
احترام بھی کما حقہٗ تھا۔

واگذارند و تکلیف جلبیہ و بیگار و غیرہ فرمایش معاف دارند کہ متصرف گشتہ در کفایت سرکار و رفاہیت رعایا سرگرم بودہ باشد و ہر سال سند مجدد طلب ندارند و درین باب تاکید تمام دانستہ از فرمودہ تخلف و انحراف نورزند فقط۔

عالمگیر

جعفر خان ابن بندہ شاہ

(۴۵) باسمہ سبحانہ و تعالیٰ شانہ

طغرائے طلائی و شنجرفی مربع
فرمان بادشاہ غازی
عزیز الدین محمد
اورنگ زیب عالمگیر

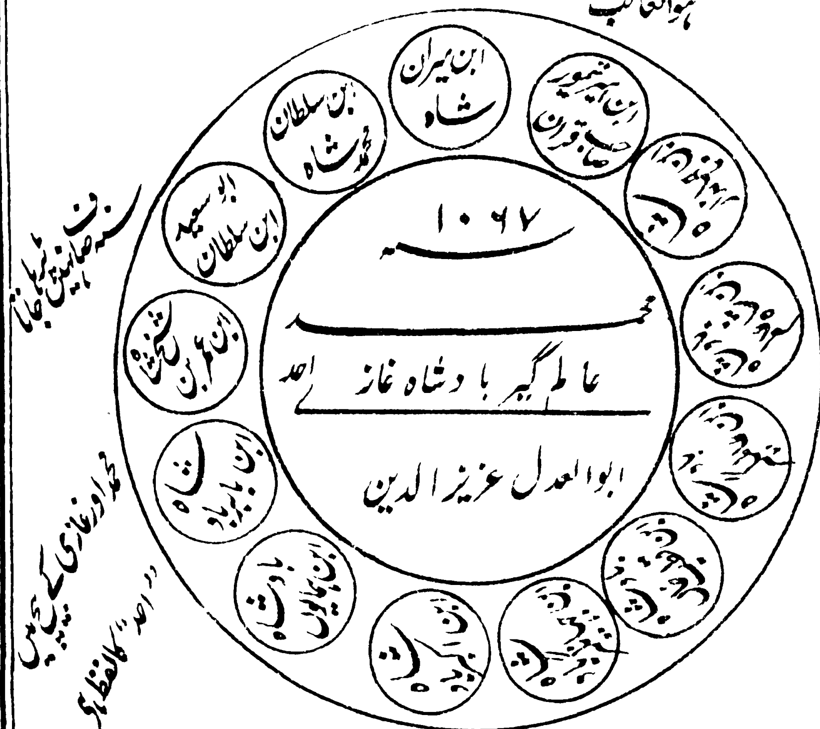
بخط طلائی و شنجرفی

نقل فرمان اورنگ زیب

خلد منزل

مہر مدوّر

ہو الغالب



درینوقت ساعات محمود آیات مسعود بعرض ماریان محفل فردوس مشاکل رسید کہ موازی یکہزار بیگہ زمین متعلقہ از موضع لونڈری وغیرہ پرگنہ پانی پت سرکار صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد

(۴۳) نقلِ فرمان اورنگ زیب عالمگیر
بنام راجہ جے سنگہ والی جے پور جے سنگہ اول

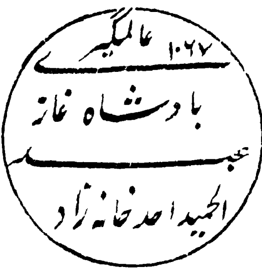


زبدہ دلاوران تہور دستگاہ خلاصہ جانبازان ہواخواہ نقاوہ مخلصان ارادت کیش قدوہ خیر طلبان عقیدت اندیش عمدہ راجگان اخلاص شعار مطیع الاسلام مرزا راجہ جے سنگہ بہ توجہات خاص اختصاص یافتہ بدانند۔

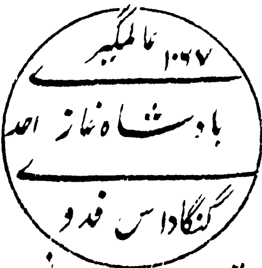
عرضداشتیکہ درین ہنگام فیض ارتسام از بہیت پور ارسال داشتہ بود در فتحپور از نظر انور گذشت یقین کہ تاحال از احمد آباد روانہ پیش شدہ باشد۔ باید کہ از راہیکہ مناسب داند بہ سرعت تمام رفتہ در دستگیر ساختن آن آوارہ دشت[۱] ادبار مساعی جمیلہ بہ تقدیم رساند و موجب مجرائے عظیم خویش داند ماہ ہشتم شوال ۱۰۶۸ نواحی دار الخلافہ شاہجہان آباد خواہیم رسید در شعبان ۱۰۶۹ ہجری تحریر یافت فقط

(۴۴) نقلِ پروانہ نواب لیر خاں بمہر قاضی سندیلہ

از قرار تاریخ چہار دہم شہر محرم الحرام ۱۰۷۰ھ آنکہ
متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ صوبہ اودہ بدانند
کہ چون بموجب وقوع دو تنخواہی موضع دلیر نگر عرف کوندلی در قریات کہماری من اعمال پرگنہ مذکور از ابتدائے فصل خریف ۱۰۷۰ در دبست در وجہ نانکار پرتاب مل قانونگو پرگنہ مذکور نمودہ باید کہ موضع مذکور راز محلات ہر سال حشو منہا بقلم داشتہ بہ تعلق مشارالیہ



مہر عبدالحمید خانہ زاد
عالمگیر بادشاہ غازی
۲۰ رجب المرجب سنہ جلوس معلی



مہر گنگا داس فدوی عالمگیر بادشاہ غازی

اس مہر میں (احد) کا لفظ عالمگیر بادشاہ غازی کے آگے ہے جس کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا اور دستخط اور سنہ وغیرہ خط شکستہ میں ہیں جو پڑھے نہیں جاتے۔

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز پنجشنبہ ہفتم شہر رمضان المبارک سنہ ۳ جلوس مبارک معلے موافق سنہ ۱۰۶۰ ہجری مطابق ۲۰ خورداد ماہ برسالہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت زبدہ خوانین بلندمکان قدوہ فدویان عقیدت نشان لائق العنایت والاحسان مورد مراحم خدیو گیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور میر جملہ عبداللہ خان بہادر۔۔۔ واقعہ نویسی کمترین خانہ زاد آن درگاہ خلایق پناہ عرض سنگ تلے می گردد حکم معلی شد کہ موازی یکہزار بیگہ زمین بطلقدیم از موضع لونڈری وغیرہ عملہ پرگنہ پالی پہنت سرکار صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد وجہ مدد معاش مسماۃ عجیبہ وغیرہا ورثہ مسماۃ معصومہ وغیرہ ہا متعلقات فضیلت و کمالات دستگاہ مولوی ثناء اللہ و مولوی حبیب اللہ دیدہ و دانستہ با فرزندان مرحمت فرمودیم اگر در جائے دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند۔ واقعہ ہم شہر شعبان المعظم سنہ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔ شرح دستخط سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت اناسے مدارج دین و دولت شناسائے مراتب ملک و ملت فرازندۂ لوائے شوکت و حشمت طرازندۂ نشاط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمان روائی اعتماد سلطنت و کشورکشائی۔۔۔ سرای مبارک جہانستانے عیش گرامی محافل کامرانی دقیقہ یاب سرایر بادشاہے رمز شناس مزاج دانے و آگاہے جو ہر مرات حقیقت و وفا فروغ شمع یکرنگے و صفا ہمدم دلکشای مجلس خاص محرم خلوت سرائے صدق و اخلاص کار فرمائی سیف القلم مدبر امور عالم قدوہ امین بلندمکان و۔۔۔ عظیم الشان وزیر صاحب تدبیر مماک مدار

وبموجب فرامین عہد حضرت   دروجہ مدد معاش مسماۃ معصومہ وغیرہ مقرر بود بعد فوت او
مسماۃ عجیبہ وغیرہ ورثہ متوفیات متعلقان فضیلت وکمالات دستگاہ +
مولوی ثناء اللہ ولد مولوی حبیب اللہ حی و قایم و بر اراضی مذکورہ قابض ومتصرف اند و اسناد
آنہا در ہنگامہ ہا بغارت رفتہ از فضل وکرم خسروانہ امیدوار است کہ فرمان والاشان تجدد
بدستور سابق مرحمت شود حکم جہاں مطاع وآفتاب شعاع گردون ارتفاع شرف صدور و عز
ورود یافت کہ اراضی مزبورہ را از محلقدیم دروجہ + مدد معاش آنہا بدستور متوفیات موافق
معمول سابق بحال داشتہ حسب الضمن مقرر باشد کہ حاصلات آن را صرف معیشت خود ہا نمودہ
بدعاء بقاء دولت + روز افزون مواظبت نمودہ باشند باید کہ حکام وعمال وجاگیرداران
وکروریان حال واستقبال در استقرار واستمرار این حکم مقدس معلی کوشیدہ اراضی مزبورہ را
محلقدیم + بتصرف آنہا بافرزندان باز گذارند اصلا ومطلقاً تغیر تبدیل بدان راہ ندہند وبعلت
مال وجہات واخراجات مثل قبلغہ وپیشکش ومحصلانہ ومہرانہ وداروغگانہ وبیکار وشکار ودہ نیمی
ومقدمی وصدروی وقانونگوئی وضبط ہر سالہ + وتکرار زراعت وکل تکالیف دیوانی ومطالبات
سلطانی مزاحم ومتعرض نشوند درین باب ہر سال سند مجدد نطلبند اگر در محل دیگر داشتہ
باشد آنرا عتب نکنند نوزدہم شہر رجب المرجب سال سیوم جلوس والا نوشتہ شد۔

پشت

برسالہ سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت زبدہ خواتین بلند مکان قدوہ
فدویان لایق العنایۃ والاحسان مورد مراحم خدیو گیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور میر جملہ
عبید اللہ خان بہادر نوبت واقعہ نگاری لعل سنگہ

اس کے نیچے دو گول بڑی مہریں ہیں

داہنی طرف

سنہ عالمگیر غازی
خانہ زاد بادشاہ
درصدر الصدور سیف
خنک
بھا
. . . . غلام بلنجان
. . . . الدولہ ۱۱۲۱
دوم شہر شعبان سنہ
(مہر میں خطاب صاف نہیں اٹھا)

بائیں طرف

سنہ ۱۱۲۱ عالمگیر غازی
فدو بادشاہ سلیمان اقتدار
الملک بہادر فتح جنگ وفادار سپہ سالار
الملک مدار المہام آصف جاہ نظام
وزیر الممالک جملۃ
(نوٹ) اس مہر کے نیچے قلمی تاریخ ۲۲ ذی قعدہ اور تھوڑی سی عبارت ہے جو پڑھی نہیں جاتی۔

مشارات مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ لطف النساء

بشارت النساء سیدالنساء رابعہ خدیجہ محمولہ فضیلت بیگم

بیگم بیگم بیگم بیگم بیگم بیگم

مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ

آرام النساء زیب النساء زہرہ شریفہ جیونے رجبیہ مرصع

بیگم بیگم بیگم بیگم بیگم بیگم بیگم

مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ مسماۃ

حمیدہ سعیدہ عابدہ ساجدہ زاہدہ

بیگم بیگم بیگم بیگم بیگم

نقلِ خطِ انور

صدر الصدور سند بد ہد

عرضی وکیل فضیلت و کمالات دستگاہ مولوی ثناء اللہ ولد مولوی حبیب اللہ قرین بدستخط انور بخریر محمد مسعود خان محلے رسید کہ موازی یکہزار بیگہ زمین از موضع لونڈری و غیرہ عملہ پرگنہ پانے پت سرکار و صوبہ دار علاقہ شاہجہان آباد در وجہ مدد معاش مسماۃ معصومہ وغیرہا مورثان موکل مقرر بود آنہا از مدت فوت شدند و مسماۃ عجبیہ وغیرہا ورثہ متوفیات متعلقان موکل حی و قایم و بر اراضی مسطورہ قابض و متصرف اند و فرامین وغیرہ اسناد در ہنگامہا لغارت رفتہ نقول اسناد و حکمنامجات بدست دارند امید وار فضل و کرم خسروانہ کہ بعطای فرمان والا شان ارما سرافراز شوند و بنام صدر الصدور دستخط انور قرین شوند کہ تصدیق اراضی مسطور محافظیم بدستور سابق بنام موکلات با فرزندان دیدہ ودانستہ بدہد

حاشیہ پر | تباریخ پانزدہم شہر ذی الحجہ سنہ ... | بتاریخ بست دوم شہر ذی قعدہ جلوس والا

نہم ذیحجہ سنہ | داخل سیاہہ حضور کل نمودہ شد | نقل بدفتر مفصلے رسید

بمہر رسید لہا | ح | مع آدم مشار الیہ

تباریخ بیست ونہم شہر رمضان المبارک سنہ جلوس والا | بواقعہ مقابلہ شد

موافق سنہ ہجری داخلدفتر کردہ شد | داخل روزنامچہ واقعہ

امیر روشنضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والا بتیاد رکن السلطنة
بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملة الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ
سپہ سالار آنکہ داخلواقعہ نمایند۔ شرح دستخط سیادت ونجابت مرتبت امارت
وایالت منزلت زبدہ خوانین بلندمکان قدوہ فدویان عقیدت نشان لایق العنایت
والاحسان مورد مراحم خدیو گیہان صدر رفیع القدر صدر الصدور میر جملہ عبید اللہ خان
بہادر . . . . آنکہ داخلواقعہ نمایند شرح دستخط واقعہ نگار مطابق واقعہ کل است شرح
دستخط وزیر الممالک جملة الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر سپہ سالار آنکہ
بعرض ضیگزاران شرح دستخط وزارت وامارت پناہ واقبال واجلال دستگاہ رکن السلطنة
العالیہ عضد الخلافة الخاقانیہ منظور نظر حضرت ظلسبحانی سرافراز خلافة الرحمانی فدوی
عقیدت نشان ضیاء الدولہ سعد اللہ خان بہادر آنکہ بتبیت وچہارم شوال سنہ جلوس
والا بکریر بعرض مقدس معلی رسید شرح دستخط وزیر الممالک جملة الملک مدار المہام آصف
جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار آنکہ فرمان والاشان قلمی نمایند بموجب دو قطعہ
فرامین عہد حضرت خلد منزل مرحوم مختلفہ موازی یکہزار بیگہ زمین محلقدیم
از موضع سلوندری وغیرہ عملہ پرگنہ مسطور در وجہ مدد معاش اسماۃ معصومہ وغیرہ مقرر بود۔
ما بیگہ زمین محلقدیم

فرمان باسم معصومہ وغیرہا مرقوم ہفتم شعبان سنہ احد در عہد حضرت فردوس والا مکان
پروانہ بحالے تحریر یافت وزیر الملک عنایت اللہ خان
بہادر مرقوم ۵ جمادی الثانے سنہ
حاصل نمودہ

حما بیگہ زمین

فرمان باسم لاہوری خانم وغیرہا مرقوم
بستم شعبان سنہ احد در عہد حضرت
فردوس والامکان پروانہ بحالی
بمہر وزیر الممالک مرقوم ۵ جمادی
الاول سنہ حاصل نمودہ
صما بیگہ زمین

. . . . . در نیولا بنام مشار الیہا وغیرہا ورثہ متوفات مرحمت شد

الـــ بیگہ از محلقدیم

از موضع برسنگہ پور	از موضع مسطور
سا بیگہ	لما بیگہ

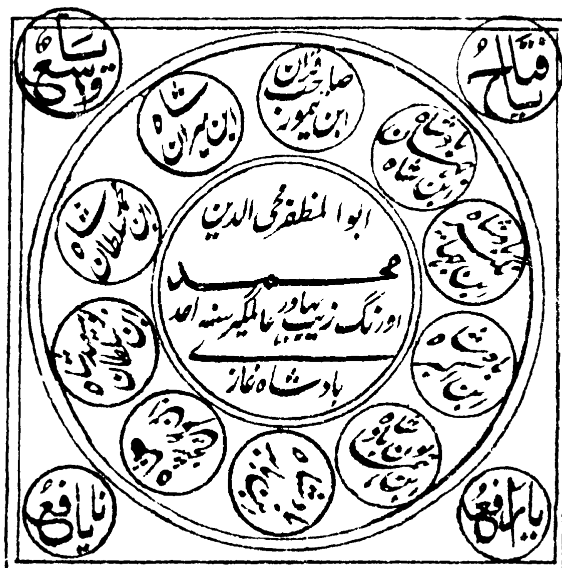
منظور داشتہ بزودے خود را بحضور رسانند کہ در اشفاق و مہربانی انشاء اللہ تعالیٰ وقیقہ نامرعی نخواہد ماند و خاطر اینجانب را بغایت الغایت متوجہ انتظام احوال خیر مال خود دانند زیادہ چہ نویسد توفیق رفیق باد ۸ ابان سنہ نوشتہ شد۔

مُہر آصفخان بجانب پشت — مسطور مندرجہ ذیل بر حاشیہ از قلم اورنگ زیب عالمگیر

اقبال آثار اسلام مطلب ایشان ازین ارادہ نامعقول کہ پیش گرفتہ معلوم نشد اگر از ملاحظہ نامہربانی این جانب است خطاب محض است تا درین مدت اقتدا ۔ و اعتبار بکدام دشمن خود در مقام انتقام شدہ ایم کہ بہ نسبت آن فرزند بے اعتنائی می نمودہ باشیم و تقصیرے کہ از ان فرزند بظہور رسیدہ کدام است کہ این ہمہ را ہمہ بخاطر راہ میدہند زنہار از ہیچ ممر چیزے بخاطر نرسانیدہ بزودے روانہ درگاہ خلایق پناہ گردند زیادہ چہ نویسد العافیۃ بالعافیت والسلام

(۴۷) نقلِ فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب دلیر خان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم



مع آدم ۔۔۔۔۔

۷ ار رمضان سنہ تباریخ
۱۵ ار رجب سنہ داخل
انتخاب شدہ
معہ محمد یوسف
داخل شد اوزرہ نمودہ شد
موافق ۔۔۔۔ است ص

تباریخ بست ودویم شہر شعبان المعظم سنہ جلوس والا
نقل بدفتر دیوان الصدارت العالیہ رسید لہا
مع آدم مشارالیہ

بموجب یادداشت واقعہ اسلیے
فرمان والاشان نوشتہ شدہ

تباریخ بیست ہفتم شہر رجب سنہ جلوس معلی موافق سنہ ہجری
داخل سیاہہ نمودہ شد لہا
مطابق مہر در روبکار نقل دفتر صاحب ۔۔۔۔۔ رسید
مع یک ۔۔۔۔۔

نوٹ ۔ یہ فرمان بہت کرم خوردہ ہے طول میں ۲ - ۱/۲ عرض میں ایک فٹ آٹھ انچ ۔

(۴۶) نقل فرمان شاہنشاہ اورنگ زیب

بنام شیخ فرید المخاطب بہ احتشام خان و اخلاص خان

مشیخت پناہ رفعت و نجابت دستگاہ نتیجۃ الاکابر خلف الاماجد فرزندی اعزی شیخ فرید در پناہ خدا بودہ بعافیت باشند

بعد از سلام عافیت فرجام معلوم الفرزند بودہ باشد کہ منور وقت آن رسیدہ کہ ترک منصب دنیا کردہ گوشہ نشینی اختیار نمایند ہرکس شمارا باین طریق ترغیب دادہ دانستہ باشید کہ دوستی نکردہ است چہ معنی دارد کہ شما از خانہ زادان خوب این درگاہ آسمان جاہ بودہ باشید درینوقت کہ اول جوانی و روز بروز و کار طلبی شماست خود را بر کنار نیدہ گوشہ گیر ند عزت آثار تاج خان را بخدمت شما فرستادہ کہ شمارا بنصایح دلپذیر از این ارادہ باز آوردہ باشما بحضور آید ۔ الحمد للہ گفتہ اورا گفتہ اینجانب دانستہ بہبود و خیریت خود را

کفایت شعار و خوانین رفیع القدر عالیمقدار و ناظمان علیجاہ قانی و مباشران اشغال دیوانی و جاگیرداران
و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم والا کوشیده مواضع مذبوره را تصرف خان
مشار الیہ ظہراً بعد ظہر و نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن او باز گذارند و دریچ وقت و زمان تغیر و تبدیل
بقواعد و ضوابط آن راه ندہند و از جمیع وجوہات و عوارضات معاف و مرفوع القلم شمرند
و درین باب ہر ساله حکم و سند مجدد نطلبند سبیل چودھریان و قانونگویان و رعایا و مزارعان
آن مواضع آنکہ وجہات مسطوره را انعام آنہا مقرر دانستہ مالواجبی و حقوق دیوانی را
موافق حق و حساب بخان مومی الیہ جواب گو و از الجملہ چیزی قاصر و منکسر نکردانند
و از اصلاح و صوابدید حسابی آنہا بیرون نروند و از فرموده تخلف و انحراف نورزند بتاریخ
بستم ذی حجہ سنہ پنج از جلوس والا نوشتہ شد۔

بقیہ نوٹ صفحہ نمبر ۷ متعلق فرمان نمبر ۴۷:- کی مہم فتح کی۔ دلیرخاں ہی نے سلطنت بیجاپور کو فتح کیا۔ دلیرخاں
نے قلعۂ دیوگڑھ اور چاندہ پر لشکر کشی کر کے فتح کیا اور وہاں کے راجاؤں سے پیشکش وصول کیا دلیرخاں کی مہر میں یہ
سجع کندہ تھا۔ جلال داشت زروز ازل چو صدق ضمیر + دلیرخاں شده زالطاف شاہ عالم گیر +
ماثر الامرا میں لکھا ہے کہ عالم گیر کے جلوس کا چھبیسواں سال تھا کہ بادشاہ نے دلیرخاں کو شہزادہ محمد اعظم کے ساتھ بیجاپور کی مہم کے
لیئے مقرر کیا تھا۔ اس زمانے میں بادشاہ خود اورنگ آباد دکن میں تھا سنہ جلوس ۲۷ مطابق ۱۰۹۴ھ میں دلیرخاں نے انتقال کیا
دلیرخاں قوی ہیکل و بسیار زورمند بود و حکایتہائے غریب از قوت دستہائے او شہرت دارد و دیرلوس خود بسیار ضابط دبیشہ فتح
نصیب بود و از موافقت زمانہ و یاوری طالع از ابتدائے عمر تا انتہا اوج پیمائے دولت و شوکت ماند ہیچ گاہ سیلی زمانہ نخورد
و ذلت و خواری نکشید (ماخوذ از ماثر الامرا)
قطعہ تاریخ انتقال دلیرخاں۔ غبار آلوده شده دنیا ز ماتم خانِ والاشاں + مکدر شد ہمہ عالم خلل شد بسا دوراں +
نظر کردم نبار کیش برآمد از سر مصرع + دلیری از جہاں برده شجاعت ملکِ ہندوستاں +
لفظ ”غم جان“ بھی دلیرخاں کی رحلت کا مادہ ہے۔
نواب دلیرخاں کا مقبرہ شاہ آباد کے شمال کی جانب واقع ہے۔ یہ عمارت نہایت شاندار و مضبوط اور پتھروں کے نقش و نگار
کے اعتبار سے فی زمانہ لاجواب ہے۔ تیسرا حصہ جو سب سے بلند تھا اور جس کے اوپر کلس چڑھا ہوا تھا زلزلے سے گر گیا مگر دو حصے
ابتک باقی ہیں۔ جب پورا تھا تو شام کے وقت اس پر بعض اشخاص چڑھکر شاہجہاں پور کے چراغ دیکھا کرتے تھے اب یہ مقبرہ آثار قدیمہ
میں داخل ہو گیا ہے اور تیرہ ہزار روپیہ اس کی مرمت کے لیئے گورنمنٹ سے عنایت ہوئے جو اتنی بڑی عمارت کے لیئے ناکافی ہیں۔ اس مقبرہ کے
سالانہ مصارف کے لیئے شاہ عالم اور اورنگ زیب نے ایک موضع سرائے کنکو معاف کیا تھا وہ بھی مثل دیگر جاگیرات کے ضبط ہو گیا۔

فرمان ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بہادر عالمگیر بادشاہ غازی

چون بعرض اشرف اقدس اعلیٰ رسید شجاعت و شہامت شعار

جلادت و بسالت آثار سزاوار مراحم نمایان لائق العنایة

والاحسان دلیرخان التماس دارد کہ برجمع پالی من اعمال سرکار خیرآباد متعلق بصوبہ اودہ کہ مبلغ بست و شش لک دام بجاگیر خان مشارالیہ تنخواہ است شش لک دام اضافہ شود کہ از اصل و اضافہ جملہ سی و دو لک دام باشد و مبلغ شش لک دام مذکور بطریق انعام التمغا از موضع پٹنہ شاہ آباد عرف انگئی وغیرہ من اعمال پرگنہ مرقوم بجہت وطن بہ بندہ مرحمت شود لہذا حکم جہاں مطاع واجب الاتباع شرف صدور یافت کہ دیوانیان عظام مبلغ شش لک دام برجمع پرگنہ مزبور اضافہ نمودہ موازی سی و ہفت موضع پٹنہ مسطورہ وغیرہ را از ابتدائے فصل ربیع پارس ئیل دروجہ انعام خان مومی الیہ بجہت وطن بطریق التمغا سوای طلب منصب حسب الضمن مقرر دانستہ تتمہ بست و شش لک بجاگیر خان مشارالیہ اعتبار نمایند و می باید کہ فرزندان کامگار بختیار و امرائے ذی شوکت نامدار و وزرائے صائب رائے

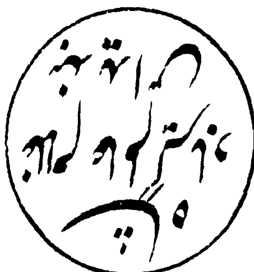
نوٹ نواب دلیرخاں بانی شاہ آباد کے مفصل حال دیکھنا ہو تو نائرہ مظفری میں دیکھیئے۔ یہاں بالکل مختصر لکھنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ آپ کا نام جلال خاں تھا اور دلیرخاں خطاب تھا۔ افغان باقرزائی تھے۔ ان کے والد دریا خاں بریر کے باشندے تھے جو نواح پشاور میں ایک قصبہ ہے۔ دریا خاں سے امیرالامرا خان جہاں لودی اس قدر خوش تھا کہ دونوں پگڑی بدل بھائی تھے۔ انہیں کی وساطت سے نورالدین جہانگیر بادشاہ کے دربار میں ملازم ہوا اور منصب سہ ہزاری و سہ ہزار سوار سے سرفرازی ہوئی چند دنوں کے بعد دریا خاں شاہزادہ خرم کے اتالیق مقرر ہوئے یہ اپنے باپ کی بدولت مقربان شاہی ہو گئے اور اپنے کارناموں کی بدولت شاہجہاں بادشاہ ان کی بڑی قدر کرنے لگا اور متواتر سرفرازیاں ہونے لگیں غرض شاہجہاں ہی کے عہد میں دلیرخاں کو چار ہزاری منصب عطا ہوا۔ عالمگیر بادشاہ کے عہد میں بھی ان کے مراتب بڑھتے گئے بعد تخت نشینی ہاتھی اور ہتھنی مرحمت فرمائی۔ جنگ اجمیر میں داراشکوہ کو دلیرخاں نے شکست دی۔ نواب موصوف نے ملک بنگالہ کو فتح کیا۔ پھر نواب موصوف مع راجہ جے سنگہ کے دکن گیا اور سیواجی مرہٹے

معہ موضع
اصلی داخلی
ہ موضع
جمع دامے حسب الحکم

چھے دام لک

ازتہ شاہ آباد عرف انگئی لگان ...
موضع دولاکھ تراسی ہزار دام
اصلی داخلی
موضع
جمع دامے







فی التاریخ ۱۴ شہر محرم ۵ جلوس مطالعہ

[illegible]

جانبِ پشتِ فرمان

شرح یادداشت واقعہ تاریخ روز شنبہ سوم شہر رمضان المبارک ۵ سنہ جلوس مقدس مطابق سنہ ۱۰۷۲ھ
موافق اردی بہشت ماہ الٰہی برسالہ نواب قدسی القاب نور حدیقہ خلافت و ابہت نور حدیقہ سلطنت
و دولت فروغ دودمان عز و اقبال چراغ خاندان جاہ جلال والاگہر بلند مکان رفیع القدر منیع الشان
ستودہ خصال خجستہ شیم۔ و بمعرفت وزارت پناہ کفایت دستگاہ شایستہ اضاف مراحم تفقدات
سزاوار صنوف عواطف و تلطفات راجہ رگھناتھ و نوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان درگاہ
خلایق پناہ محمد علی الحسینی قلمی میگردد کہ چون درینولا بعرض اشرف اقدس اعلیٰ رسید کہ امارت پناہ دلیرخان
از درگاہ فضل و کرم التماس دارد کہ در جمع پرگنہ پائل من اعمال سرکار خیرآباد متعلق بصوبہ اودہ مبلغ
بیست و شش لک دام بجاگیر خان مشار الیہ تنخواہ است شش لک دام اضافہ شود کہ جملہ اصل و اضافہ
سی و دو لک دام باشد مبلغ شش لک دام مذکور بطریق انعام التمغا از مواضع تہ شاہ آباد عرف انگی
وغیرہ از مواضع پرگنہ مذکور بموجب مسطور فی الذیل بجہت وطن مرحمت شود لہذا حکم جہان مطاع عالم
مطیع صادر شد کہ مبلغ شش لک دام برجمع پرگنہ مذکور اضافہ نمودہ مواضع تہ شاہ آباد وغیرہ دیہات
مذکور را من ابتداے ربیع پارس ئیل بانعام خان موما الیہ بجہت وطن برسم التمغا سوائے طلب منصب
عطا فرمودہ تتمہ بیست و شش لک دام را بجاگیر خان مشار الیہ حساب نمایند و مطابق فہرست جات

بتاریخ ۵ ماہ محرم الحرام ۵ جلوس مبارک موافق سنہ ۱۰۷۲ ہجری مطابق ۱۳ ماہ اردی بہشت نقل بموجب صاحب اوجد سیم	قلمی شد شرح بخط وزارت پناہ کفایت دستگاہ راجہ رگھناتھ برسالہ نواب قدسی القاب ستودہ خصال خجستہ شیم و بمعرفت کمترین بندگان درگاہ داخل واقعہ نمایند۔ شرح حاشیہ بخط واقعہ نویس مطابق واقع است شرح بخط وزارت پناہ کفایت دستگاہ شایستہ اضاف مراحم تفقدات سزاوار صنوف عواطف و تلطفات راجہ رگھناتھ لعرض مکرر نمایند
بتاریخ ۱۲ ماہ ذیقعدہ سنہ ۵ جلوس والا نقل بموجب استقلال صوبہ الٰہ آباد درسید	شرح بخط سیادت پناہ رفعت و معالی درگاہ اشرف خان آنکہ نہم شہر رمضان ۵ سنہ جلوس مبارک مکرر بعرض مقدس نمایند۔ شرح بخط وزارت پناہ کفایت دستگاہ شایستہ اضاف مراحم و تفقدات سزاوار صنوف عواطف تلطفات راجہ رگھناتھ فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

بھگایوان کھلیہ وخواجہ کلان پور کرنامؤ نرساپور بیجھا روپاپور لہر

سے موضع دوموضع دوموضع

اصلے داخلے اصلے داخلے اصلے داخلے

اموضع دوموضع اموضع اموضع اموضع اموضع

جمع دامے [illegible]

چھیاسٹھ ہزار

برسالہ بادشاہزادہ کامکار نامدار گرامی نسب عالی تبار نورحدقہ خلافت وابہت نورحدیقہ سلطنت و دولت فروغ دودمان عز و اقبال چراغ خاندان جاہ وجلال والاگہر بلند مکان رفیع القدر منیع الشان ستودہ خصال خجستہ شیم شاہزادہ محمد اعظم (مہر: محمد اعظم خان عالمگیر)

(۴۸) نقل فرمانہای اورنگ زیب

بعطائے اراضی یکصد بیگہ در پرگنہ بہٹ سرکار سہارنپور صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد بنام مسماۃ صاحب دولت و دیگران بطور مدد معاش مورخہ ۲۴ ربیع الاول ۵ جلوس م ۱۰۷۳ھ ۱۶۶۲ء

درینوقت فرمان عالیشان فرخندہ عنوان شرف صدوریافت کہ موازی یکصد بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع از پرگنۂ بہٹ متعلق بسرکار سہارنپور من مضافات صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد × از خریف پارس ئیل در وجہ مدد معاش مسماۃ صاحب دولت و غیرہا حسب الضمن مقرر و مفوض باشد. کہ حاصلات × آنرا فصل بفصل و سال بسال صرف مایحتاج خود ہا نمودہ بدعای بقای دولت ابد مدت اشتغال مینمودہ باشند × می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار این حکم والا × کوشیدہ اراضی مذکور را پیمودہ و چک بستہ بتصرف آنہا بازگزاشتہ اصلاً و مطلقاً تغییر و تبدیل × بدان راہ ندہند و بعلت مالوجہات و اخراجات مثل قتلغہ و پیشکش و جریبانہ و ضابطانہ و محصلانہ و × مہرانہ و داروغگانہ و بیگار و شکار و دہ نیمی و مقدمی

تھوک چاند وغیرہ ہزار دام موضع او دھرن پور وغیرہ لگان

موضع موضع یعنی دو لک چھ ہزار دام

اصلی داخلی

تھوک چاند تھوک برد تھوک لہرو تھوک ایراد موضع موضع

دام دام دام

ادو ہر پور نگلہ توہو نگیاوان تیوری

موضع دام دام دام

اصلی داخلی

موضع موضع

الک ایک لاکھ چھ ہزار پانسو

ازتہ ایگوان دام

موضع

جمع دامے

ایگوان خاص سرائے رانگ ہرائی کند پور عرف کرنا

موضع موضع موضع بلاقید اسم دام

دام

خاص نظام پور محمود پور خاص ترلوک رسول پور

موضع موضع موضع موضع موضع موضع

ہزار دام

ازتہ کچھ موضع لگان

اصلی داخلی دو لک بیس ہزار

موضع موضع

مندرجہ جمع دامے

گردید باید کہ اراضی مذکور بجائے کہ مناسب دانند نمودہ وچک بستہ دہند کہ فرزدع ساختہ حاصلات آنرا متصرف شدہ درسربراہ خدمت مذکور بہ دیانت وامانت وحسن سلوک بارعایا وسکنۂ قصبۂ مسطور کہ باعث مزید آبادانی ست سرگرم وساعی باشد زیادہ مبالغہ رفت۔ تحریر تاریخ شہر صفر ختم اللہ وسیلۃ الظفر ۱۱۰۴ھ

عصمت اللہ

دیال ہرسال

(۵۱) نقل سند اورنگ زیب

گماشتہائے جاگیرداران وکروریان حال واستقبال پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ مضاف اودہ را اعلام آنکہ چونکہ موازی سہ صد بیگہ گز الہی بموجب فرمان عالی شان حضرت شاہ عالمگیر چہارم شعبان المعظم سنہ ۱۲ جلوس مدد معاش شیخ کمال و فرزندان در پرگنہ مذکور مقرر نمودہ مشار الیہ ودیعت حیات سپردہ در نیولا شیخ کریم اللہ وغیرہ ورثہ متوفی مذبور کمر ہمت بستہ حاضر آمدند شہود بر شہادت دادند کہ ہماں اشخاص حی وقایم وقابض ومتصرف اند بنا برآن حسب الحکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع بہ تصدق فرق مبارک بندگانِ حضرت خدیو جہان خدا وندزمان باعث امن وامان مظہر اتم یزد دگار رحمت اعم آفریدگار حامی شریعت غرہ مسند بیضا خلیفۃ الرحمانی اراضی مذکورہ بدستور سابق بشرط قبض وتصرف حسب الضمن آنہا مقرر ومسلم داشتہ شد می باید کہ اراضی مذبور از جاگیر وکرور مستثنی دانستہ بہ تصرف آنہا گذارند کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعا گوئی دوام مشغول باشند۔

(۵۲) نقل سند نواب دلیر خان بنام شیخ مصطفٰی وغیرہ

گماشتہ ہائے جاگیرداران وکروریان حال واستقبال پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ مضاف بصوبہ اودہ بدانند۔

کہ چوں بموجب سند امارت پناہ شجاعت وشہامت دستگاہ لایق العنایت والاحسان دلیر خان وتجویز صدر موازی پنجاہ بیگہ زمین بگز الہی از پرگنہ مذکور در وجہ مدد معاش شیخ مصطفٰی وغیرہ مقرر است درینولا نیز بموجب فرمان عالیشان سعادت نشان

وصد دوی قانون گوی × وضبط ہر سالہ بعد از تشخیص چک و تکرار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و درین باب ہر سالہ سند مجدد × نطلبند و اگر در محلی دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند بتاریخ چہارم شہر ربیع الاول سنہ پنج از جلوس والا نوشتہ شد۔

(۴۹) نقل فرمان مُہری اورنگ زیب

بعطاے یومیہ عسہ از خزانہ لاہور بنام محمد باقر نبیرہ عبداللطیف مورخہ ۱۹ شعبان سنہ ۶ جلوس م ۱۰۷۴ھ

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف صدور یافت کہ مبلغ یکروپیہ بلاقصور یومیہ از خزانہ دار السلطنت لاہور در وجہ مدد معاش محمد باقر نواسہ ملا عبداللطیف سلطانپوری کہ طالب علم کثیر العیال است حسب الضمن مقرر و مفوض باشد انرا صرف × مایحتاج خود نمودہ بدعاء بقاء دولت ابد مدت اشتغال مینمودہ باشد می باید کہ حکام و عمال × متصدیان مہمات و متکفلان معاملات و داروغگان و مشرفان حال و استقبال آنجا در استمرار × و استقرار الحکم اشرف اقدس اعلےٰ کوشیدہ مبلغ مذکور را از خزانہ مزبور بشار الیہ میرسانیدہ × باشند و از انجملہ چیزی قاصر و منکسر نگردانند و درین باب ہر سالہ حکم و سند مجدد نطلبند و اگر در محلی دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند بتاریخ نوزدہم شہر شعبان سنہ شش از جلوس والا نوشتہ شد۔

(۵۰) نقل سند نواب دلیر خان

مہر نواب دلیر خان

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ پالی بعنایت امیدوار بودہ بدانند موازی پنجاہ بیگہ بگز الٰہی زمین بنجر افتادہ خارج جمع لایق زراعت در وجہ انعام میلو چودھری بازار شاہ آباد من ابتداے فصل خریف لوی ئیل سنہ ۱۰۷۲ف مقرر

نقل صورتحال

(۵۴)

نواب کمال خاں در عہد اورنگ زیب

چون کتمان شہادت موجب اثم است
لہذا سوال میکنند وگواہی میطلبد کمال الدین خان ابن دلیرخان بن دریا خان از ہریک مسلمان ذوی الاحترام ومشایخ کبار وعظام وعلماے دین متین از اہل اسلام وزمینداران وسکان واحالی موالی موضع نہرولہ معموله حویلی دار الخلافت شاہجہان آباد کہ بر ہریک پیشیایان روشن ومبرہن است کہ یکقطعه معلومة الحدود کہ واقع است در موضع مذکور محدود است بدین حدود اربعه مسطوره ومشتمل بر حویلی پخته وخام وچاه وخانہا محترفه

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
آن ملحق است ببعضے بحویلی سید عمر بن سید مرتضی بن سید قطب	آن متصل است به بعضے به بند فیروز شاہی وبعضے بقبرستان عام	آن ملزق ست باغ سرکار خاصه شریفه بابته اگرسین صراف	آن پیوسته است بدیوار قلعه کہنه

کہ حق ملکیت امارت پناہ دلیرخان معز الیه بموجب خط شرائی کہ از املاک آنہا خرید بہ بنده بحضور جماعة شہود وعدول وبمہر شریعت پناہ قاضی حبیب الله قاضی شاہجہان آباد وبمہر اقضی القضاة شیخ الاسلام قاضی لشکر ظفر اثر حضرت ظل ظلیل سبحان ہبه نمودند وبنده در مجلس فقد ہبه قبول کرد وبموجب آن بر قطعه مذکور متصرف گشت بر ہرکس ظاہر وباہر است وبراینمعنے اطاعے وآگاہے داشته باشد اشتہاے خود ذیل مختصر بنویسد یا بنویسانند کہ عند الله ماجور وعند الناس مشکور خواہد شد وکان ذلک فی التاریخ احد من عشر رمضان المبارک سنة الف وسبع ثمانین من الہجرة النبوت وصلعم

گواه شد

انچه در متن مسطور ست بیان واقعه است بنده درگاه ریداس لد مکنداس چودہری وقانونگو دار الخلافه

گواه شد

مکنداس ابن موہنداس چودھری وقانونگو شاہجہان آباد۔

بندگان حضرت خدیو زمین و زمان خداوند مکین و مکان ذریعہ امن و امان وسیلہ آرامش عالمیان ظل ظلیل ایزد متعال نائب نبیل داوار بیہمال مظہر اتم پروردگار رحمت اعم آفریدگار بانی مبانی جہانبانی مشید قوانین گیتی ستانی خلافت پناہ ظل اللہ مسطورہ تاریخ دوازدہم شہر جمادی اول ۱۱ سنہ جلوس والا موازی مذکور از محل قدیم بدستور سابق بشرط قبض و تصرف از فصل خریف سچی ئیل در وجہ مدد معاش منشار الیہم حی و قائم حسب الضمن مقرر گشتہ می باید کہ بر طبق فرمان والاشان عمل نمودہ اراضی مذکور را بتصرف آنہا باز گذارند و اصلاً مطلقاً تغیر و تبدل بدان راہ ندہند و بوجہے بین الوجوہ طلب و طمع نمایند کہ حاصلات آنرا فصل بہ فصل و سال بسال صرف معیشت خود ہا نمودہ بوظائف دعاگوئی دوام دولت قاہرہ اشتغال نمایند اگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند در یںباب قدغن نمایند بتاریخ ۱۹ شہر شوال ۱۲ سنہ جلوس میمنت قلمی شدہ

(۵۳) نقل سند نواب دلیر خان

مہر نواب دلیر خان

متصدیان مہمات حال و استقبال شاہ آباد بعنایت امیدوار بودہ بدانند موازی پنج بیگہ زمین پختہ برائے آبادی از قصبہ شاہ آباد مذکور بہ فیروز واللہ بخش چوبداران مرحمت نمودہ شد باید کہ زمین مذکور متصل حویلی ہائے ایشان بودہ بدہند کہ نامبردہا محلہ خود را علیحدہ آباد کردہ بخاطر جمع آباد باشند و از رعایائے پیرامون حویلی آنہا ہیچ یکے مزاحم نشود دریںباب تاکید حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ غرہ محرم ۱۰۸۷ سنہ یکہزار و ہشتاد و ہفت ہجری

مہر: محمد تقی حافظ

مہر: حافظ محمد منعم

حال حاصل زر مال	افزود
[illegible]	[illegible]

جوگی پورہ شاہ آباد	کھر پورہ شاہ آباد
[illegible]	[illegible]

حال حاصل	افزود	حال حاصل	افزود
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

(۵۶) نقل فرمان عالمگیر بادشاہ

بنام شیخ ہدایت اللہ صاحب قادری

چون بعرض مقدس رسید که بموجب اسناد حکام موضع کهنه پوره جوگی پوره عمله پرگنه حویلی سرکار خیرآباد مصروف بمعموره و بوجه مدد معاش و صرف ما یحتاج و بجهت سکونت و آبادی و سرای و باغ و حوض و چاه و خانقاه حقائق و معارف آگاه عارف بالله شیخ هدایت الله مقرر است و مشار الیه مواضعات مذکوره را بنابر [illegible] و متصرف است التماس آن عالیشان دارد لهذا حکم جهان مطاع عالم مطیع صادر شد که مواضعات مذکوره را بدستور بوجه صرف ما یحتاج و برای سکونت و آبادی و سرای و باغ و حوض و چاه و خانقاه بدستور حسب الضمن مقرر باشد که بدستور سابق [illegible] و متصرف بخاطر جمع در آنجا معموره آباد بوده و حاصلات آنرا صرف ما یحتاج خود نموده به دعای بقای دولت ابد مدت مواظبت نموده باشد می باید که حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال الحکم والا راستمر دانسته مواضعات مسطوره در بست را بتصرف او باز گذارند اصلا و مطلقا تغیر و تبدیل بدان راه ندهند و بعلت مالواجبات و اخراجات مثل بیگار و شکار و مقدمی و قانونگوئی و ضبط هر ساله و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحم نشوند و در این باب هر ساله سند مجدد نطلبند بتاریخ پنجم شهر صفر سنه ۲۰ ج -

(۵۵) نقل سند نواب دلیر خان

بنام فرزندان حضرت شیخ محمد مہدی قادری قدس اللہ سرہ العزیز

ہو المعز

جلال الدین نسر روز از تیغ صدق — دلیر خان شد ز الطاف شاہ عالمگیر

متصدیان مہمات حال و استقبال شاہ آباد بعنایت امیدوار بودہ بدانند چون موضع جوگی پور و کنفہ پور کہ در وجہ نذر و وطن مغفرت پناہ شیخ محمد مہدی مقرر بودہ من ابتدائے فصل خریف لوی ئیل سنہ ۱۰۸۴ فصلی بشرافت و حقایق آگاہان نتیجۃ الکرام شیخ محمد مراد و شیخ ہدایت اللہ و شیخ منور پسران آن مرحوم بحال داشتہ شد باید کہ بتعلق و تصرف ایشان واگذارند کہ بخاطر جمع بدستور سابق حاصلات آن را صرف معیشت خود نمودہ در شاہ آباد سکونت داشتہ باشند و خانہ و زمین زرعی کہ از سابق دران موضع متعلق کسے باشد حقایق آگاہان از انہا مزاحم نشوند کہ ہر کدام عمل و دخل خود داشتہ باشد دریں باب تاکید دانند تحریراً فی التاریخ ہفتدہم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۰۸۵ ہجری۔

جانب پشت

ملاحظہ نمایند۔ بتاریخ ۱۷ شہر رمضان سنہ ۱۰۸۵ھ داخل سیاہہ حضور ہر دو موضع بموجب پروانہ فضیلت پناہ پیر خان جیو از ابتدائے فصل خریف لوی ئیل سنہ ۱۰۸۴ فصلی بحال داشتہ شد مواضعات

محمد حافظ یحییٰ منعم صمد

ملاحظہ نمایند۔ مقررہ دیہات در وجہ نذر و وطن باسم محمد مراد وغیرہ پسران مغفرت پناہ شیخ محمد مہدی من ابتدائے فصل خریف سنہ ۱۰۸۴ مقرر شد تعلق کسان آنہا واگذارند شرح دستخط والا پناہ خواجہ مانچند دیوان آنکہ حسب الامر بموجب پروانگی فضیلت پناہ پیر خان من ابتدائے فصل خریف لوی ئیل پروانہ قلمی نمایند۔

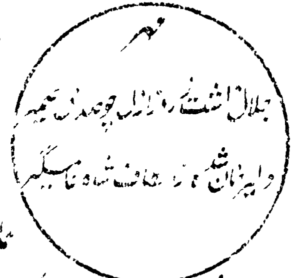
مالہ

باغ نورکل
کماسہ لایق زراعت
مورخہ سنہ ۱۰۸۲ ہجری
موافق سنہ ۱۸
ما صعہ

حوض باغ نورکل
ماسگہ لایق زراعت
مورخہ سنہ ۱۰۸۲ ہجری
موافق سنہ ۱۸



(۶۸) نقل سند دلیر خان بنام فتح معمور خان



متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ پالی از [illegible] شاہ آباد
سرکار [illegible] بدانند ـ
موضع [illegible] از [illegible] شاہ آباد از جملہ دیہات التمغا
ملہ پرگنہ [illegible] برخوردار اقبال آثار فتح معمور خان
ابتدای فصل خریف قوی ئیل سنہ ۱۰۸۰ مطابق یکہزار و ہشتاد و ہفت فصلی حسب الضمن مرحمت
گشتہ شد باید کہ از موضع مسطور متعلق و تصرف کسان برخوردار واگذارند کہ حاصلات آنرا متصرف
بودہ در ازدیاد و آبادانی و تکثیر زراعت و عمارت جہد بلیغ بکار برند ـ
دریں باب قدغن دانند ـ فی التاریخ نوزدہم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۰۹۰ھ

جانب پشت



ملاحظہ نمایند

ضمن نویسی

جانب پشت

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز چہارشنبہ یازدہم شہر شوال سنہ ۲۰ جلوس والا موافق سنہ ۱۰۸۸ ہجری مطابق مہر الٰہی برسالہ سیادت و نقابت پناہ شرافت و نجابت دستگاہ سزاوار عنایت بادشاہی قابلِ مرحمت خلیفہ الٰہی صدر رفیع القدر رضویخان و نوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان درگاہ خلایق پناہ حسام الدین حسین قلمی میگردد کہ بعرض مقدس معلے رسید کہ بموجب اسناد حکام موضع کنھرپور و جوگی پور عملہ پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضافات لکھنو بہ اودہ در وجہ مدد معاش و صرف مایحتاج و بجہت سکونت و آبادانی و باغ و حوض و چاہ و خانقاہ حقایق و معارف آگاہ عارف باللہ شیخ ہدایت اللہ مقرر است و منشا الیہ مواضعات مذکور در تصرف قابض و متصرف التماس فرمان والا شان دارد حکم جہان مطاع عالم مطیع صادر شد کہ مواضعات مسطور در تصرف او بدستور سابق بشرط قبض و تصرف در وجہ مدد معاش و صرف مایحتاج و بجہت سکونت و آبادانی و سرای و باغ و چاہ و حوض و خانقاہ او مرحمت فرمودیم اگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند واقعہ ۱۱ شوال سنہ ۲۰ جلوس والا مطابق تصدیق یادداشت قلمی شد شرح بخط سیادت و نقابت پناہ شرافت و نجابت دستگاہ صدر رفیع القدر رضویخان آنکہ داخل واقعہ نمایند شرح بخط واقعہ نویس مطابق واقعہ است شرح بخط موتمن الدولت العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدۃ وزراے رفیع الشان زبدۃ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناتج مناتج دولت و اقبال شایستہ انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت خان شجاعت نشان عمدۃ الملک مدار المہام آنکہ بعرض مکرر رساند شرح بخط قابل التربیت لایق الاحسان لطف اللہ خان آنکہ سیوم شہر محرم الحرام سنہ ۲۰ جلوس میمنت مانوس مکرر بعرض مقدس رسید شرح بخط خان شجاعت نشان عمدۃ الملک مدار المہام آنکہ فرمان عالیشان قلمی نماید

مواضعات در تصرف بدستور سابق

کنھرپور موضع جوگی پور موضع

موضع موضع

ہفت گہ رقبہ سا...گہ رقبہ

نما...گہ

ما...لے تہائی والی حوض عبداللہ میان والی



جانب پشت پروانہ ملاحظہ نمایند
ضمن نویسی تاریخ ۶ جمادی الاول سنہ ۱۰۹۱ھ

شرح ضمن حاصل گذرراہ موضع خانپور عرف اودہر پور و باغ حضرت دلی نعمت جیواز محال وطن که در وجه انعام برخوردار اقبال مند فتح محمد خان من ابتداء ۱۰۸۶ف مقرر گشته بود عامل محال مرقوم جهت حاصل مذکور مزاحم شده بنابران حاصل گذرراه و باغ مسطور من ابتداء فصل خریف ییلان ئیل ۱۰۸۸ف مرحمت گشته واز محصول ۱۰۸۷ف مزاحم نشوند و تعلق و تصرف برخوردار اقبال مند واگذارند ضمن قلمی شد۔

۸ شہر رمضان المبارک سنہ ۱۰۹۱ھ
[illegible]

اسلام [illegible] ۱۰۸۰ [illegible] فتح [illegible] ۱۰۸۶ فصول ۱۰۸۸ [illegible] فصل خریف ابتداء

مہر اہلکار دفتر حاصل گذرراہ موضع خانپور عرف اودہرپور باغ مغفورہ مرحومہ حضرت دلی نعمت که در موضع مسطور است

(۵۹) نقل فرمان اورنگ زیب

گماشتہائے جاگیرداران و کروریان پرگنہ سندیلہ سرکار لکھنؤ مضافات صوبہ اودہ را اعلام آنکه وکیل مولوی اعظم بدیوان الصدارت العالیہ التماس نمود که موضع مہرنیا در دست اصلی یا داخلی پرگنہ مذکور بموجب سند امین اللہ خان صدر حیرہ و در وجہ مدد معاش موکل با فرزندان بلاقیدات می وقسمت مقرر است امیدوار است پروانہ بحالی عہد معافی تصدیق دیاد داشت وفرمان والاشان مرحمت شود حکم شرف نفاذ یافت که بہ فصل بقدر نفع بہ اللکاف حق محتاجین بر سلاطین است ارباب استحقاق که بموجب فرمان سعادت عنوان و اسناد حکام مدد معاش

شرح ضمن در وجه انعام خان زاده فتح معمور خان از موضع خانپور تپه شاه آباد از جمله دیهات التمغا عمله پرگنه پالی من ابتدای فصل خریف قوی ئیل ۱۰۸۷ ف مرحمت شد قلمی شد۔

۱۲ رمضان المبارک سنه ۱۰۹۱ هجری

نقل مطابق اصل است [illegible]

[illegible] فصل خریف [illegible]

[illegible]

۲۰ رمضان المبارک [illegible]

ایک موضع اصل

[illegible] ۱۰۸۱

(۵۸) نقل سند نواب دلیر خان بنام فتح معمور خان

مهر
جلال داشت ز روز ازل چو صدق ضمیر
دلیر خان شده ز الطاف شاه عالمگیر

متصدیان مهمات حال و استقبال تپه شاه آباد محال وطن بدانند۔
که موضع خانپور عرف اودهیپور در وجه انعام برخوردار اقبال مند
فتح معمور خان من ابتدای فصل خریف ۱۰۸۷ ف یکهزار و هشتاد و هفت فصلی مرحمت گشته بود
در نیولا کسان برخوردار مسطور در باب گذر و باغ و ولی نعمت مرحومه بعرض رسانیدند
که عاملان پرگنه جهت حاصل مزاحم میشوند لهذا من ابتدای فصل خریف یخی ئیل ۱۰۸۸ ف
حاصلات گذر راه و باغ حضرت ولی نعمت که در موضع مسطور است حسب الضمن مرحمت نموده شد
باید که حاصل گذر و باغ تعلق و تصرف کسان برخوردار واگذارند و از محصول ۱۰۸۷ ف مزاحم نشوند
دریباب قدغن دانند۔
تحریر فی التاریخ پنجم شهر رمضان المبارک ۱۰۹۱ ه یکهزار و نود و یک هجری

طرف بالکل جمع شدہ آن نامدار کامگار بافوج گران و توپخانۂ فراوان برائے استیصال آن خسران مآل و سنوری یافت انشاء اللہ المستعان اوایل شعبان رایات عالیات نیز بآن سمت نہضت خواہد نمود حکم جہان مطاع عالم مطیع شرف نفاذ می یابد کہ چون برائے استخلاص و تسخیر قلاع و بقاع متعلقۂ بیجاپور کہ متصرف کافر حربی رفتہ و قابوے بہتر ازین دست ہم نخواہد داد خاطر خود را بہمہ جہت جمع و مطمئن داشتہ باتفاق سیادت و نقابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ خلاصۂ فدویان بالاخلاص زبدۂ دولتخواہان خاص عمدۂ پیش قدمان ہر کہ رزم و پرخاش خان جہان بہادر ظفر جنگ کوکلتاش شروع درین کار نماید و کمر خدمت و اجتہاد بر میان جان بستہ در تقدیم این خدمت دقیقہ از دقایق دولتخواہی و دلسوزی مہمل و نامرعی نگذاشتہ این معنی موجب مجرائی عظیم خود شناسید و شرا خور فدویت و جان فشانی مہدانیدہ مزید مراحم بادشاہانہ باشند ہفتم رجب سال بست و چہارم از جلوس والا نوشتہ شد سنہ ۱۰۹۱ھ

(۶۱) نقل پروانہ شہر بانو بیگم عرف بادشاہ بی

سیادت پناہ و شجاعت دستگاہ عمدۂ مبارزان رستم نشان سید شہزرہ خان مشمول مراحم بودہ بداند کہ بمقتضائے مراحم بے منتہائی پیشگاہ خلافت کہ مخصوص مشمول شامل حال این بیکس غریب از دار و دیار دور افتادہ شدہ [illegible] از [illegible] تواند گفت [illegible] وجہ خاطر آن بسالت مرتبت جمع باشد [illegible] مغلوب عساکر [illegible] گشتہ بتقدیم [illegible] آمدہ ملازمت بادشاہ زادۂ جہان و جہانیان بانیان نور ناصیۂ دولت [illegible] فروغ [illegible] ملک و ملت قرۃ العین خلافت و دولت محمد اعظم کردہ [illegible] احکام [illegible] قبول شود [illegible] طرف [illegible] نمانند حکم جہان مطاع [illegible] کہ بادشاہزادۂ مذکور [illegible] دکن شوند [illegible] الا

ضمنی نوٹ:- اورنگ زیب کی پیش قدمی:- سیوا جی کی موت نے اورنگ زیب کے لئے دکن کا راستہ کھول دیا۔ اورنگ زیب بڑا اولوالعزم بادشاہ تھا اُس کو سخت ندامت تھی کہ بار بار لشکر کشی کرنے اور باوجود بڑے نامور امرا کے بھیجنے کے بھی ملک دکن قابو میں نہ آیا۔ یہ ساری کم ہمتی اور بزدلی ہمارے امرا کی تھی ورنہ کیا معنی کہ یہ مہم سر نہ ہوتی اور اب جب تک بادولت نفس نفیس اس مہم پر نہ جائیں کبھی یہ بیل منڈھے چڑھنے والی نہیں چنانچہ حسب بالا فرمان شہزرہ خاں کے نام زیب رقم فرمایا اور اسی کے ساتھ شہر بانو بیگم عرف بادشاہ بی بی نے بھی ایک پروانہ بھیجا جن کی نقول ہم بعینہ کرتے ہیں ۱۲

دارند متعرض احوال آنها نه شوند لهذا حسب الحکم الاعلیٰ قلمی میگردد که موضع مذکور را در بیست اصلی
یاداخلی حسب الضمن در وجه مدد معاش مشارالیه با فرزندان معاف و تصدیق و یادداشت و فرمان
والاشان و سند مجدد بلا قید اسامی و قسمت دانسته تصرف آنها واگذارند و حاصلات آنرا
صرف معیشت خود ها نموده بدعاے دوام دولت ابد مدت اشتغال نموده باشند اگر محل دیگر
چیزے دیگر باشد آنرا اعتبار نکنند درین باب قدغن دانسته حسب المسطور به عمل آرند۔
بتاریخ چهاردهم شهر رمضان المبارک سنه ۲۴ جلوس والا قلمی شد۔

(۶۰) نقل فرمان اورنگزیب بنام شرزه خان

سیادت و شجاعت پناه شهامت و بسالت دستگاه مورد مراحم بیکران رستم دوران بعنایات
بادشاهی مباهی بوده بدانند که چون درین ایام فیروزی آثار نصرت انجام و همگی همت والا
مصروف تنبیه [illegible] دستگیر [illegible] اطراف و جوانب ملک او درآمده او را درمیان گرفته
بودند اکثرے قهر از راه بغاوت و مقاومت باغواے آن دولت خواهان تیره [illegible] چشم از صلاح
خویش پوشیده به تهیه اسباب بغی و طغیان پرداخته [illegible] پاسے ناهنجار شده
آخر الامر گرفتار اعمال ناشایسته و افعال قبیحه خود گشته [illegible] از خوف [illegible]
فرار گردید چندین از نوکران راجه جسونت سنگه [illegible] گرفته بکمال خواری و سراسیمگی دست
ناکامی و ادبار پیموده بولایت رانا [illegible] وازینجهت که او [illegible] خود راضی نشد. آن
رانده درگاه جهان پناه را در سر زمین خویش جا ندادند۔ [illegible] خیریت و رخت عزیمت
جانب دکن کرده با سیر جهنمی نمک حرام خلوص گشته و از انجاکه [illegible] نامدار عالی تبار غره
ناصیه عظمت قره باصره خلافت فروغ دودمان ابهت و بختیاری چراغ خاندان شوکت
و تاجداری اختر برج حشمت گوهر درج سلطنت نهال بوستان جاه و جلال بهار چمن عز و
اقبال والا نسبت سعادت توام بادشاهزاده جهان و جهانیان محمد اعظم مرة بعد اخرىٰ بر
سر انارفت بمقتضاے دوربینی و مآل اندیشی طریق عجز و انکسار بملاقات فرزند اقبالمند
آمد جمیع احکام پیشگاه خلافت از جزیه و جرمانه قبول نموده متعهد نمود که باغی و نوکران راجه متوفی
را در تعلقه خود راه ندهد تقصیرات او بعفو و صفح مقرون گردید خاطر اولیاے دولت ابد مدت ازین

چوں بعرض مقدس معلے رسید کہ بموجب سند
دلیرخان موازی یکصد و بست بیگہ زمین از پرگنہ پالی
سرکار خیرآباد مضاف بصوبہ اودہ از انجملہ بست بیگہ بجہت باغ در سواد قصبہ شاہ آباد
و باقی در وجہ مدد معاش عظمت اللہ مقرر است و مشارالیہ اراضی مذکورہ را قابض و
متصرف التماس فرمان والاشان دارد حکم جہان مطاع عالم مطیع صادر شد کہ موازی مذکور
از محل تقدیم بدستور سابق بتشخیص طائفین و تصرف در وجہ مدد معاش و باغ او حسب الضمن
مقرر باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل و سال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعاے
بقاے دولت ابد طراز اشتغال میداشتہ باشد بباید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان
حال و استقبال این حکم والا را مستمر دانستہ اراضی مسطورہ را متصرف او باز گذارند اصلا
ومطلقا تغییر و تبدیل بدان راہ ندہند و بعلت مالوجہات و اخراجات مثل قنلغہ و پیشکش
و جریبانہ و ضابطانہ و محصلانہ و مہرانہ و داروغگانہ و بیگار و شکار و دہ نیمی مقدمی و قندی
و قانون گوئی و ضبط ہرسالہ و نکرار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت
نرسانند و در این باب ہر سالہ سند مجدد نہ طلبند و اگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد
آنرا اعتبار نکنند تاکید دانند

بتاریخ بست و دوم شہر رمضان المبارک سنہ بست و پنجم از جلوس والا تحریر یافت	

عبارت بجانب پشت پروانہ

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز دوشنبہ ہفدہم شہر ۲۴ ج والا موافق ۱۰۹۲ھ مطابق
۱۲ شہر ماہ الٰہی برسالہ سعادت و نجابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ سزاوار عنایت
بادشاہی قابل مرحمت خلیفہ الٰہی صدر رفیع القدر قلیچ خان - و نوبت واقعہ نویسی کمترین
بندگان درگاہ خلایق پناہ نورالدین محمد قلی بیگ و دکہ بعرض مقدس معلے رسید کہ بموجب
سند دلیرخان موازی یکصد و بست بیگہ زمین از پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف بصوبہ
اودہ از انجملہ بست بیگہ بجہت باغ در سواد قصبہ شاہ آباد و باقی در وجہ مدد معاش عظمت اللہ

مصمم شد کہ مرکب جہان کشا نیز در اوائل بدان صوب نہضت فرماید تا بسزا دادن آن باغی را در ملک خود در کنار شفق نہادہ آید باید کہ این وقت را کہ بادشاہ روے زمین بنفس نفیس خود متوجہ دفع کافر شدہ اند غنیمت دانستہ و مراسم خدمت اولیاء عظمت مغتنم انگاشتہ مراتب نمکخوارگی خانۂ عادل شاہیہ نمودہ و مراسم اخلاص کہ از آن شہامت و عقیدت دستگاہ توقع است بعمل آوردہ برائے کار ولی نعمت زادۂ خود بہ ہر طریق کہ ممکن و مقدور باشد بہ رفاقت سدی مسعود خان و دیگر امراء و خواتین از صمیم قلب بتقدیم رسانیدہ نوعے بکوشند کہ کرناٹک و دیگر جا ہا کہ از دست رفتہ باز بتصرف دودمان عادل شاہ در آید کہ این معنی پیش خلائق سبب ذکر جمیل و نزد خالق موجب اجر جزیل خواہد شد و باعث خوشنودی خاطر بادشاہ جمجاہ کہ بادنی توجہ ذات مقدسش کشورہا کشودہ می آید و وثوق بر اخلاص این خاندان ہم خواہد رسید و باجرائے آن خواہد شد کہ التماس امداد و عنایات توانم کرد و توجہات بر طرفت خواہد گشت و با التفات خدیو صورت و معنی باز بیجاپور قرین امن و رفاہ خواہد شد مجملاً بتقاضائے نعمت پروردگی آنسب کہ درین ہنگام کہ کافر بخود خواہد درماند کوتاہی نورزیدہ جاہاے موروثی را بگیرند بتعلل و تغافل نگذارند و کوشش بفسون و افسانہ باغی خسر الدنیا والآخرۃ و کافر ماجرا نپرداختہ بازی تہمات نخورند و داد مردی و مردانگی بستانند کہ الوقت سیف و الفوت عیق دوازدہم رجب سنہ بست و چہار جلوس سنہ ۲۴

(سنہ ۱۰۹۱ھ)

(۶۲) نقل فرمان عالمگیر بادشاہ
بنام دیوان عظمت اللہ خان بازنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم



[illegible]

(۶۳) نقل پروانہ نواب دلیرخان

بنام خلفائے شیخ محمد مہدی قادری

قاضی ولی اللہ

منجانب امارت پناہ دلیرخان بہادر از قرار بتاریخ ۱۴ محرم سنہ ۱۰۹۴ھ آنکہ متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ سانڈی محلہ سرکار خیرآباد بدانند چون موازی دو صد و پنجاہ بیگہ از محال مسطور بموجب اسناد حکام سابق مفصلہ ضمن در وجہ مدد معاش فقرا و خلفا شیخ محمد مہدی قادری مقرر است در ینولا اینجانب نیز بدستور سابق حسب الضمن مقرر و مسلم داشتیم باید کہ بہیچ وجہ مزاحم احوال این جماعت بعلت اراضی مسطور نشدہ واگذارند کہ بخاطر جمع حاصلات آن فصل بفصل سال بسال صرف مایحتاج خود ہا نمودہ باشند و بدعاء دولت دوام ابد مدت اشتغال نمایند دریں باب تاکید دانند تحریر فی التاریخ شہر مذکور سنہ الیہ

مقررہ شرح ضمن ــــــــ اسامی مقررہ اراضی ۲۵۰ بیگہ موازی دو صد و پنجاہ بیگہ اراضی بگز الٰہی بنجر افتادہ

تفصیل اسمائے خلفائے مذکور الصدر

مقرر است و مشار الیہ اراضی مذکورہ را قابض و متصرف التماس فرمان والاشان دارد حکم جہانمطاع عالم مطیع صادر شد کہ موازی مذبور از محل قدیم بدستور سابق بشرط قبض و تصرف در وجہ مدد معاش و باغ مرحمت فرمودیم اگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد انرا اعتبار نکنند۔ واقعہ بتاریخ شہر جمادی الاول ۲۴ مطابق تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرح بخط سیادت و نجابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ صدر رفیع القدر قلیچ خان آنکہ داخل واقعہ نمایند۔

شرح بخط موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزراے رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج دولت و اقبال شایستہ انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت خان شجاعت نشان عمدۃ الملک مدار المہام آنکہ بعرض مکرر رساند۔

شرح بخط خانہ زاد لایق العنایۃ و الاحسان قابل المرحمت و الامتنان لطف اللہ خان آنکہ در دوازدہم شہر شعبان ۲۴ جلوس میمنت مانوس مکرر بعرض مقدس رسید۔

شرح بخط خان شجاعت نشان عمدۃ الملک مدار المہام آنکہ فرمان عالیشان قلمی نمایند

باغ ۔۔۔ گہ زمین از محل قدیم

(۶۵) نقل سند اورنگزیب

سند افتاء بلدہ اجین صوبہ مالوہ معطیہ عالمگیر بادشاہ بنام بہ شیخ محمد مجید

بخط طغرا

عن دیوان الصدارت العلیہ العالیہ



آنکه گماشتهای متصدیان حال و استقبال بلده اجین صوبه مالوه را اعلام
حسب الحکم جهان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع خدمت افتاء بلده مذکور از انتقال شیخ امین الدین
بشیخ محمد مجید ولد شیخ محمد فضل الله مقرر و مفوض گشته باید که مشار الیه بلوازم امر مذکور بخدمت قیام و اقدام
نموده × در مناقشات و مخاصمات صحیحه مفتی بها نوشته باشد و از روایات مرجوحه احتراز و
اجتناب نموده باشند باید که بموجب حکم فیض شیم عمل نموده مشار الیه را مفتی بلده مذکور دانند ×
طریقه جمهور سکنه و عموم متوطنین بلده مزبوره آنکه مومی الیه را مفتی آنجا شناخته مطالبات
و × که هر اینه موافق شرع شریف خواهد بود عمل نمایند درین باب قدغن دانسته حسب المسطور
بعمل آرند بتاریخ چهارم از رمضان المبارک جلوس والا نگاشته شد سنه

(۶۶) نقل فرمان اورنگزیب عالمگیر

موسومہ شیخ قیام الدین جیو



نوٹ۔ یہ سند ایک فٹ ۲½ × ۹ انچ ہے۔ بخط شکستہ سنہ جلوس درج نہیں ہے مگر مہر سے صاف ظاہر ہے
سنہ میم کا اوپر کا حصہ اڑ گیا ہے۔ ۱۲

(۶۴) نقل سند معافی منجانب بادشاہ عالمگیر

بنام پیرزادہ شیخ ہدایت اللہ عرف شیخ مٹھو صاحب قادری ابن شیخ محمد مہدی صاحب قادری

هو المعز



متصدیان مہمات پالی سرکار خیرآباد مضاف صوبہ اودھ بدانند
چون بموجب اسناد حکام موضع کنھر پور و جوگی پور عملہ پرگنہ مذکور در وجہ مدد
معاش حقایق و معارف آگاہ حق شناس حقیقت اساس شیخ ہدایت اللہ مقرر است و مشار الیہ
سوا ضعان مذبورہ را قابض و متصرف باید کہ موا ضعان در ابست مسطورہ را بدستور سابق
در وجہ مدد معاش بتصرف موی الیہ واگذارند کہ حاصلات آنرا صرف معیشت خود نمودہ بدعاگوئی
از دیاد عمر و دولت ابد مدت مشغول باشند۔
بتاریخ شہر جمادی الاولی ۲۷ سنہ جلوس والا تحریر یافت۔

جانب پشت

مقرر ضمن مدد معاش و صرف مایحتاج سکونت و آبادانی و سرائے و باغ و چاہ و خانقاہ و حوض
حقایق و معارف آگاہ حق شناس حقیقت اساس شیخ ہدایت اللہ موضع کنھر پور و جوگی پور
من اعمال پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف صوبہ اودھ

کنھر پور۔ موضع   جوگی پور۔ موضع

بتاریخ ۲۵ جمادی الاول ۲۷ سنہ نقل بدفتر حضور رسید۔ بتاریخ ۲۹ جمادی الاول ۲۷ سنہ
نقل بدفتر رسید۔

(۶۷) نقل فرمان عالمگیر بادشاہ بنام عبدالرسول خان

از شہنشاہ عالمگیر خورشید فریاب
زمان ذرہ از راہ صدق
خود کمال الدین خان

شیخ قیام الدین جیو

شجاعت دستگاہ عبدالرسول خان را اعزا
آنکہ چون موازی پنجاہ بیگہ زمین مزروع بموجب سند جداگانہ بحقایق و معارف آگاہ شیخ قیام الدین جیو
بجنتہ بارغ مرحمت نمودہ شد باید کہ اراضی مسطور مطابق سند مذکور پیمودہ و حد حدود نمودہ در تصرف
موی الیہ واگزارند بعلت مزروع ہیچ وجہ مزاحم نشوند چنانچہ دیدہ و داشتہ اراضی مزروع مرحمت
شد اگر احیاناً در صورت خلاف خواہد ورزید و حقایق آگاہ بحضور خواہند نوشت مصدر انواع
عتاب خواہد افتاد درین باب تاکید تام دانستہ حسب المسطور بہ عمل آرند تحریر فی التاریخ
[illegible] ذیقعدہ سنہ [illegible] ہجری۔

(۶۸) نقل فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب کمال الدین خان

یا فتاح یا واسع

اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم

عالمگیر بادشاہ غازی
محی الدین محمد
ابو المظفر

یا دافع یا نافع

متصدیان مہمات پرگنہ شاہ آباد بعنایت امیدوار بوده بدانند - چون موازی پنجاه[۵]
بیگہ زمین مزروع بگز الہی از جملہ اراضی کہ از یکطرف حد تالاب و یکطرف حد باغ سردار خان و
یکطرف حد باغ احداث نموده باغ محمود خان درمیان واقع است بحقایق معارف آگاه نتیجۃ الکرام
بجہت باغ مرحمت نموده شد باید کہ اراضی مذکور پیموده محدود نموده در قبض تصرف مشار الیہ واگذارند
کہ درآن باغ احداث کنند باید کہ درینباب تدغن بلیغ دانستہ حسب المسطور بعمل آرند - تحریر
فی التاریخ ہفتدہم شہر ذیقعده ۱۰۹۶ھ

جانب پشت

شرح مقرره پروانگی دستخط مشیخت پناه منشی رحمت اللہ خان

حاصل نموده آنکہ حقایق و معارف آگاه شیخ قیام الدین جیو این کہ موازی پنجاه
بیگہ زمین پولج مزروعہ بگز الہی اراضی کہ از یکطرف حد تالاب و یکطرف باغ سردار خان و
یکطرف حد باغ احداث نموده باغ محمود خان ایں بجہت احداث نمودن باغ بحقایق و معارف آگاه
مذکور مرحمت نموده شد باید کہ پروانہ بنام متصدیان پرگنہ شاه آباد نوشتہ دہند کہ زمین مذکور را شیخ
مذکور پیموده و محدود بستہ دہند -

بتاریخ ۱۱ ذی الحجہ ۱۰۹۶ھ
نقل بدفتر دیوان رسید

نوٹ:- شیخ قیام الدین علیہ الرحمۃ شیخ واصل صاحب کے فرزند اور شیخ قاسم سیمانی کے پوتے ہیں آپ کے والد بزرگوار کا لقب
باوا صاحب تھا جو ۸ جمادی الاولی ۱۰۲۸ھ میں پیدا ہوئے تھے نواب بہادر خان چونکہ بڑے احترام سے لائے اور اپنے شہر شاہجہان پور میں
بسایا اور اپنی صاحبزادی خدیجہ بیگم کو عقد میں دیا - ۱۰۸۶ھ میں ۵۸ برس کی عمر میں انتقال کیا اور جبار گڈھ میں اپنے والد کے مزار
مبارک کے پاس مدفون ہیں تاریخ وفات - از جناب محمد مظفر حسین خاں صاحب -

دلا وصل حق شیخ واصل نمود ✚ خدا کرد اورا شفقت پناه ✚ مظفر پے سال چوں فکر شد ✚ ندا داد ہاتف شریعت پناه
۱۰۸۶

شیخ قیام الدین صاحب تیسری بیوی سے پیدا ہوئے - ان کو بلحاظ فضیلت خاندانی و تقدس ذاتی کے نواب کمال الدین نہایت اعزاز
سے شاہ آباد لائے اور محلہ اللہ پور میں آباد کیا اور بطور مدد معاش کئی زمینات نذر کیں ۱۲

وعوارضات معاف و مرفوع القلم شمارند و درین باب ہر سالہ حکم و سند مجدد نطلبند واز فرمودہ تخلف و انحراف نورزند۔ بتاریخ بست و دویم شہر شوال بست و نہم از جلوس میمنت مانوس نوشتہ شد۔

بجانب پشت فرمان

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز پنجشنبہ ہفتدہم شہر جمادی الاول ۲۸ سنہ جلوس معلی موافق سنہ ۱۰۹۶ ہجری

برسالہ موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزراے رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج و مناہج دولت و اقبال شایستہ انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت جملۃ الملک مدار المہام اسدخان و نوبت واقعہ نویس کمترین بندگان درگاہ خلایق پناہ محمد شفیع قلمی میگردد کہ بموجب التماس شجاعت شعار لایق المرحمت والاحسان کمال الدین خان ولد دلیرخان مرحوم بعرض مقدس معلی رسید کہ مبلغ شش لک دام بر پرگنہ پالی سرکار خیرآباد متعلق بصوبہ اودھ افزودہ شد از مواضع نہ شاہ آباد عرف انگئی وغیرہ من اعمال پرگنہ مرقوم بطریق انعام التمغا بنام پیر غلام دلیرخان مرحوم بجہت وطن مرحمت شدہ بود بر مطابق آن درانجا شہر موسوم بشاہ آباد آباد کردہ از کثرت آبادی شہر موازی بست و شش موضع قابل الزراعہ مزرعہ دیہات نہ مذکور وغیرہ عملہ پرگنہ مرقوم کہ ویران افتادہ بودند داخل آبادی و مساجد و مقابر و باغات شاہ آباد شدہ اند چنانچہ مردم شرفا کہ آبا و اجداد آنہا ہمراہ پیر غلام مرحوم در مہمات بادشاہی بکار آمدہ بودند تا ہنوز دران شہر آباد اند در ینولا محمد طاہر متصدی تیول وکلاے شاہزادہ عالمیان از اہل حرفہ سکنہ آنجا و باغات آن نواح شہر محصول طلب مینمایند درینصورت باعث ویرانی وطن خانہ زاد است از فضل و کرم درباره عدم مزاحمت فرمان عالیشان مرحمت شود کہ جمہور سکنہ آنجا بجمعیت خاطر آباد باشند حکم جہان مطاع واجب الاتباع صادر شد کہ موازی بست و شش موضع ملتمسہ مزرعہ نہ شاہ آباد عرف انگئی وغیرہ عملہ پرگنہ مرقوم دیدہ و دانستہ و تعلق آبادی و مساجد و مقابر و باغات شاہ آباد مرحمت فرمودیم بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرح بخط موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزراے رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج و مناہج دولت و اقبال شائستہ انواع عنایت سزاوار اصناف

چون بعرض اشرف اقدس اعلی رسید که شجاعت شعار لائق المرحمة والاحسان کمال الدین خان
ولد دلیر خان مرحوم التماس دارد که از راه خانه زاد پروری مبلغ شش لک دام بر پرگنه پالی سرکار
خیر آباد متعلق بصوبه اودھ افزوده شده از موضع ته شاہا باد عرف انگئی وغیره من اعمال
پرگنه مرقوم بطریق انعام التمغا بنام پیر غلام دلیر خان مرحوم بجهت وطن مرحمت شده بود
مطابق آن شهر موسوم بشاہاباد کرده از کثرت آبادی شهر موازی بست و شش موضع
قلیل الرقبه مزرعه دیہات ته شاہا باد عرف انگئی وغیره عمله پرگنه مرقوم که ویران افتاده بودند
داخل آبادی ومساجد ومقابر وباغات شاہاباد شده اند چنانچه مردم شرفا که آبا واجداد
آنها همراه پیر غلام مرحوم در مہمات بادشاہی بکار آمده بودند تا ہنوز دران شهر آباد اند درینولا
محمد طاہر متصدی تیول وکلاء شاہزاده عالیشان از اہل حرفه سکنه آنجا وباغات نواح آن
شهر طلب محصول مینماید درینصورت باعث ویرانی وطن خانه زاد است از فضل وکرم درباره
عدم مزاحمت فرمان عالیشان مرحمت شود که جمهور سکنه آنجا بجمعیت خاطر آباد باشند لهذا
حکم جهان مطاع واجب الاتباع شرف صدور یافت که موازی بست و شش موضع ملتمسه
عمله پرگنه مذکور را پیدا وداسته حسب الضمن متعلق آبادی ومساجد ومقابر وباغات شاہاباد
مرحمت فرمودیم احدی مزاحمت نرساند می باید که حکام وعمال وجاگیرداران وکروریان حال و
استقبال باینحکم والا کوشیده موضع ملتمسه را متعلق آبادی شاہاباد مرقوم بموجب مذکور الصدر واگذارند
ودر هیچ وقت وزمان تغیر وتبدیل بدان راه ندهند ومزاحم جاگیر وکروری نشوند از جمیع وجوہات

نوٹ نواب کمال الدین خان کا خطابی نام رستم خان تھا۔ یہ نواب دلیر خان کے خلف اکبر اپنے پدر بزرگوار کے قائم مقام
اور جانشین تھے۔ شاہ آباد کی آبادی کی تکمیل انہیں کے عہد میں ہوئی۔ یہ بادشاہی دربار میں تقرب اور حضوری کا مقام و کمال
حاصل کر لیا تھا۔ موروثی جاگیر کے علاوہ سات لاکھ سات ہزار دام کی جاگیر جو کالنجر صوبہ الہ آباد کی تھی اور سات پرگنے بندر دار
بیانہ متصل اکبرآباد (آگرہ) کے ان کو اور زائد ملے تھے۔ ان کو منصب چار ہزاری ذات اور تین ہزار سوار کا تھا۔ بادشاہ کے
جو فرامین ان کے نام آئے تھے ان میں بہت اعزاز سے ان کو مخاطب کیا جاتا تھا۔ مثلاً
رفعت پناه شجاعت شعار لائق المرحمة والاحسان کمال الدین خان ولد دلیر خان مرحوم۔ آپ کی وفات
۱۱۲۵ھ میں ہوئی ہے۔ آپ کے کارنامے اتنے بہت ہیں کہ یہاں ان کی گنجائش نہیں اس کی تفصیل جن
کو شوق ہو نامۂ مظفری جلد اول مصنفہ منشی مظفر حسین خان صاحب سلیمانی شاه آبادی میں
دیکھیں۔ ۱۲

(۶۹) نقل سند منجانب کمال الدین خان

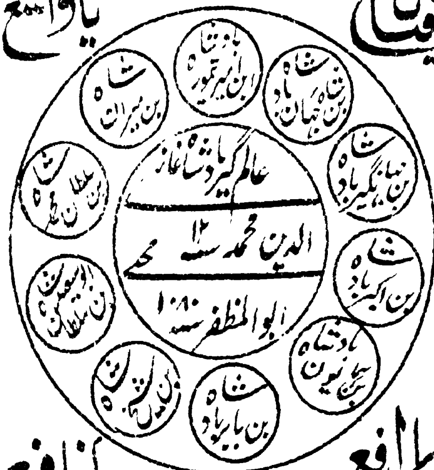
بنام اسمعیل خان مورخہ بست وچہارم شہر رمضان المبارک ۱۰۹۷ھ

مطابق سنہ ۳۰ ج والا

متصدیان حال واستقبال پرگنہ شاہ آباد امیدوار بودہ بدانند۔
موازی بست ویک بیگہ بخیتہ اراضی افتادہ لایق آبادی درسواد قصبہ مسطورمن ابتدائے فصل خریف سال ۱۰۷۹ف برائے سکونت وآبادی رعایا بنام ملک اسمعیل خان قوم افغان امن زی ازسابق تاحال برفاقت ہمراہی اینجانب صبروتحمل ودلاوری بکار بردہ لہذا معہ فرزندان منفر ومعاف نمودہ شد. باید کہ اراضی مذکور پیمودہ وچک بستہ حدحدود جدا ساختہ بقبض وتصرف مشارالیہ واگذارند کہ سکونت وآبادی ورزیدہ درشعار تہورانہ سرگرم وہوشیار باشند بوجہی من الوجوہ معترض ومزاحم نشوند بہر امور مرجوعہ لازمہ غور ورحیمانہ لازم دارند دریں باب تاکید مزید دانستہ حسب المسطور عمل آرند۔

(۷۰) نقل فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب کمال الدین خان

یا فتاح



اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم

مرحمت جملۃ الملک مدارالمہام اسد خان آنکہ داخل واقعہ نمایند شرح بخط واقعہ نویس آنکہ مطابق واقعہ است شرح بخط موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزرائے رفیع الشان زبدہ خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج و مناہج دولت و اقبال شائستہ انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت جملۃ الملک مدارالمہام اسد خان آنکہ بعرض مکرر رسانند شرح بخط قابل التربیت والاحسان شریف خان آنکہ بتاریخ بست و ہفتم شہر رمضان المبارک سنہ ۲۹ مکرر بعرض مقدس و معلے باین شرح بخط مدارالمہام اسد خان آنکہ فرمان عالیشان قلمی نمایند۔

عہ موضع از اصل بتصدیق منہائی نسخہ دیوان صوبہ اودھ

ازتہ شاہ آباد عرف انگئی				عہ موضع از اصل	
ٹھوک داندو	کھانڈی	تودھک پور	شہباز پور	مومن پور	نظامپور
موضع	موضع	موضع	موضع	موضع	موضع
بہادر پور	محی الدین پور	کہیں پور	یوسف پور	چودھری پور	کمال الدین پور
موضع	موضع	موضع	موضع	موضع	موضع
ٹھوک دھرمکدہ	جالب پور کھوکھل	جوگی پور	کتھر پور	دلیرپور عرف نعمت پور	مہوری
موضع	موضع	موضع	موضع	موضع	موضع
جالب پور ہالس	بی بی پور کھاسی	بی بی پوراودیکہ	گگرگہتہ	ملک پور	
موضع	موضع	موضع	موضع	موضع	
ازتہ ایگوان				ے موضع از اصل	
سوراپور	جنک پور	کرم اللہ پور			

برسالہ موتمن الدولۃ العلیہ معتمد السلطنۃ البہیہ عمدہ وزراء رفیع الشان زبدہ امرائے بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج دولت و اقبال جملۃ الملک مدارالمہام اسد خان و نوبت واقعہ نویسی محمد شفیع۔







که مبلغ شش لک دام پرگنه شاه آباد در سبت سرکار خیرآباد متعلق بصوبه اوده که از راه خانه زاد
پروری بطریق محال وطن بجاگیر خانه زاد مرحمت شده از وقت آبادی پیر غلام دلیر خان مرحوم
احدی از فوجداران سرکار خیرآباد بعلت پیشکش و اخذ سائر وغیره ابواب ممنوعه که معفوه بارگاه
والاست مزاحمت نرسانده درینولا نائب فوجدار سرکار خیرآباد مزاحمت میرساند درینصورت
باعث ویرانی محال وطن خانه زاد است از فضل و کرم درباره عدم مزاحمت پیشکش و سائر
وغیره ابواب ممنوعه و تنخواه پرگنه مذکور تا بحیات بجاگیر خانه زاد و بعد آن تا بقاے نسل
فرزندان خانه زاد بجاگیر دیگرے تنخواه نشود فرمان عالیشان مرحمت شود حکم جهانمطاع عالم
مطیع صادر شد که پرگنه شاه آباد مذکور در سبت تا بحیات بجاگیر خان مشار الیه و بعد آن تا بقا
نسل فرزندان وی بجاگیر دیگرے تنخواه نشود و احدے بعلت پیشکش و اخذ سائر وغیره که
ابواب ممنوعه معفوه بارگاه والاست بوجه من الوجوه مزاحمت نرساند ـ بست و هفتم شهر
رمضان المبارک سنه [illegible] ج والا موجب تصدیق یادداشت قلمی شد ـ
شرح بخط مؤتمن الدولة العلیه معتمد السلطنة البهیه عمده وزراے رفیع الشان زبده خوانین
بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناهج مناهج دولت و اقبال شایسته انواع عنایت سزاوار
اصناف مرحمت جمدة الملک مدار المهام اسد خان آنکه داخل واقعه نمایند ـ
شرح بخط واقعه نویس آنکه مطابق واقعه است شرح بخط مؤتمن الدولة العلیة معتمد السلطنة
البهیه عمده وزراے رفیع الشان زبده خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناهج
مناهج دولت و اقبال شایسته انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت جمدة الملک
مدار المهام اسد خان بعرض مکرر رساند شرح بخط قابل التربیت والاحسان شریف خان
آنکه بتاریخ بست و هشتم شهر محرم الحرام سنه [illegible] جلوس مبارک مکرر بعرض مقدس و معلی رسانید
شرح بخط مدار المهام اسد خان آنکه فرمان عالیشان قلمی نمایند ـ
سے لک دام پرگنه شاه آباد محال وطن دلبست ـ
برساله مؤتمن الدولة العلیه معتمد السلطنة البهیه عمده وزراے رفیع الشان زبده خوانین
بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناهج مناهج دولت و اقبال انواع عنایت
سزاوار اصناف مرحمت جمدة الملک مدار المهام اسد خان و نوبت واقعه نویسی
غلام علی ـ

چون بعرض اشرف اقدس اعلی رسید که شجاعت شعار لائق المرحمة والاحسان کمال الدین خان ولد دلیر خان مرحوم التماس دارد که مبلغ شش لک دام از پرگنه شاه آباد در بست سرکار خیرآباد متعلق بصوبه اوده که از راه خانه زاد پروری بطریق محال وطن بجاگیر خانه زاد مرحمت شده از وقت آبادی پیر غلام دلیر خان مرحوم احدی از فوجداران سرکار خیرآباد بعلت پیشکش واخذ سرکار وغیره ابواب ممنوعه که معفوه بارگاه والاست مزاحمت نرسانده درینولا نائب فوجدار سرکار خیرآباد مزاحمت میرساند درینصورت باعث ویرانی محال وطن خانه زاد است از فضل وکرم درباره عدم مزاحمت پیشکش وسائر وغیره وتنخواه پرگنه مذکور تابجیات بجاگیر خانه زاد وبعد آن تا بقاے نسل فرزندان خانه زاد بجاگیر دیگرے تنخواه نشود فرمان عالیشان مرحمت شود لهذا حکم جهانمطاع واجب الاتباع شرف صدور وعز ورود یافت که پرگنه شاه آباد مذکور در بست تابجیات بجاگیر خان مشار الیه وبعد آن تا بقاے نسل فرزندان او بجاگیر دیگرے تنخواه نشود واحدے بعلت پیشکش واخذ سائر وغیره ابواب ممنوعه که معفوه بارگاه والاست بوجه من الوجوه مزاحمت نرساندی باید که فرزندان کامگار ووزراے صائب راے کفایت شعار وناظمان فوجداران حال و استقبال در استمرار واستقرار این حکم والا کوشیده پرگنه مذکور تابجیات بجاگیر خان مشار الیه وبعد آن بجاگیر فرزندان او ظهراً بعد ظهر ونسلاً بعد نسل وبطناً بعد بطن مقرر شناسند ودر هیچ وقت وزمان تا بقاے نسل او بجاگیر دیگرے تنخواه ندهند واز جمیع وجوهات وعوارضات معاف ومرفوع القلم شمرند واز فرموده تخلف وانحراف نورزند. بتاریخ هفتم شهر ربیع الثانی سال سی ویک از جلوس میمنت مانوس نوشته شد۔

جانب پشت فرمان

شرح یادداشت واقعه بتاریخ روز جمعه بیست وهفتم شهر رمضان المبارک سنه ۳۱ جلوس مقدس موافق سنه ۱۰۹۸ه مطابق ۱۲ اردی بهشت ماه الهی۔ برساله موتمن الدولة العلیه عمدة السلطنة البهیه عمده وزراے رفیع الشان زبده خوانین بلند مکان ناظم مناظم ملک ومال ناهج مناهج دولت واقبال شایسته انواع عنایت سزاوار اصناف مرحمت عمدة الملک مدار المهام اسدخان ونوبت واقعه نویسی کمترین بندگان درگاه خلایق پناه غلام علی قلمی میگردد که بموجب التماس شجاعت شعار لایق المرحمة والاحسان کمال الدین خان ولد دلیر خان مرحوم بعرض مقدس معلی رسید

(۴۲) نقل سند بنام تاج خان منجانب نواب کمال الدین خان

خانہ زاد بادشاہ عالمگیر کمال الدین خان

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد امیدوار بودہ بدانند قطب خان و بابا خان و سلطان خان و تاج خان قوم افغان مہمند در سرکار آمدہ التماس نمود کہ مایان بموجب ایماے وارشاد نواب صاحب قبلہ مرحوم مغفور براے سکونت و آبادی جائیکہ تجویز فرمودہ موافق آن در مکان معہودہ آبادی داریم لیکن از باعث شرکت قصبہ برادران دیگر پروانہ مکان آبادی خود از سرکار میخواہیم الحال موافق اظہار نامبردہ موازی چہل بیگہ اراضی پختہ مع حدود اربعہ موافق آبادی قدیم از سرکار صادر شدہ باید کہ بخاطر جمع تمام معہ فرزندان در مکان مذکورہ آباد بودہ باشند وگاہے متصدیان سرکار از اراضی مذکور مزاحم و معترض نشوند دریں باب تاکید مزید دانستہ حسب المرقوم بعمل آرند للعلگہ پختہ

شرق	غرب	جنوب	شمال
حد دہورہ دیوان پاپا خان	حد دہورہ محلہ مقرب خان	حد محلہ بافرزی مشرق	حد دہورہ محلہ بایزید خیلان

تحریر فی التاریخ بست و پنجم شہر صفر

(۴۳) نقل سند چودھرات بنام دیوان مبارک منجانب نواب کمال الدین خان

متصدیان مہمات حال و استقبال شاہ آباد لغایت امیدوار بودہ بدانند چون خدمت چودھرای ولیہ گنج [illegible] از ابتہر ماہ تا حینیکہ بمعتمد الخدمت مبارک مقرر و مفوض فرمودہ شد باید کہ خدمت مامورہ را از حسن سلوک براستی و درستی بتقدیم رسانند تا جمہور انام و مہاجنان و بیوپاریان کاسبان از چنان سلوک بکار بردہ کہ روز بروز آبادانی شہر بوقوع آید و متنفسے را از خود متفرق و متشکی نگردانند و مطابق معمول از عمل و دستور قانون و تصرف بودہ باشند دریں باب تاکید دانستہ حسب المسطور عمل آرند شہر ربیع الثانی ۲۳ جلوس والا [illegible]







(۱۷) نقل فرمان شاہ عالمگیر بنام شیخ قیام الدین جیو



شیخ قیام الدین جیو

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد
بعنایت امیدوار بوده بدانند چون موازی یکصد بیگہ اراضی بگز الہی مطابق ضمن درِوجہ
حقایق و معارف آگاہ من ابتدای فصل خریف ۱۰۹۶ فصلی مرحمت نموده شد باید کہ موازی
مذکور درحال نیک از انجملہ پنجاه بیگہ مزروعہ و پنجاه بیگہ بنجر افتاده خارج جمع بطریق
زراعت پیموده و چک لبستہ وحصہ کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال
متصرف شده باشند۔ درینباب قدغن بلیغ دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تحریرے
التاریخ چہارم جمادی الاول ۱۰۹۶ھ ہجری

جانب پشت

چون درِ وجہ حقایق و معارف آگاہ شیخ قیام الدین صاحب جیو از انجاکہ حسب الام
بہ تفصیل ذیل برمحال پرگنہ شاہ آباد ما بیگہ بگز الہی۔
در موضع خانپور عملہ پرگنہ مذکور بد ہند زمین مزروعہ ۵۰ بیگہ در جہات بیگ زمین بنجر افتاده خارج جمع ۵۰ بیگہ

معاملہ التخیص وتحصیل باستصواب اوبنمودہ باشند وطریق مومی الیہ اینکہ خدمات متعلقہ خودرا براستی
ودرستی بتقدیم رسانیدہ وانچہ کفایت سرکار دآبادانی محال وافزونی مال رو بمنصۂ ظہور آید ساعی
ومجتہد باشند ورعایا وبرایارا ازمعاش حسنہ وحسن سلوک خودراضی وشاکر دارد و دستور عہدہ خود مواق
استمرار ازسوائے مال سرکار ازرعایا متصرف بودہ درلوازم سربراہ کاری دد ولتخواہی کوشد دربناب
تاکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ ہنم ربیع الثانی ۳۳ سنہ جلوس والا۔

شرح ضمن خدمت چودھرائی وقانونگوئی پرگنہ شاہ آباد سرکار خیرآباد از تغیر مہیس رام ورام رائے
چودھریان وبیرہل ودھرمداس قانونگویان راجہ درگا سہائے نام کہ بسعادت ابدی بشرف اسلام
مشرف شدہ باسم محمد حسین موسوم گردید مقرر شد۔

محال	اصلی	داخلی	موضع از اصل درآبادی قصبہ
للعہ موضع ہاچک	لدعہ موضع ہاچک	لدعہ	شاہ آباد
حویلی متعلقہ لدعہ موضع ہاچک	اصلی لدعہ داخلی	اگیوان لدعہ اصلی سے	داخلی
ٹھوک واندہ	ٹھوک	ٹھوک لہرو	اصلی للعہ داخلی
آنتاپور	پڑھوان	پلوروہ	سرائے
ٹھوک چاند	خان پور	رسولپور	کوہیان
کنہ ھرپور	نگیاوان	نصیرپور	چھٹھو
ہرولی	ہندہا	اگیوان	سرائے رانک
فتح پور	ہری		

پکھلیا اصلی سے داخلی للعہ
کرنامو جھگایوان روپاپور کچھ خواجہ کلان بیہا نرسہامئو
بتاریخ ۹ ربیع الثانی ۱۱۱۱ھ نقل بدفتر رسید۔

محمد مراد
مہر

جلال الدین
مہر

کارپردازان ڈیوڑھی نوابصاحب

(۷۴) نقل پروانہ بمہر نواب کمال الدین خان

از اقرار واقعہ تاریخ غرۂ رجب المرجب ۳۲ سنہ جلوس والا آنکہ

متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد امیدوار بودہ بدانند کہ چون حقیقت استحقاق مشیخت پناہ حقایق و معارف آگاہ شیخ عبدالستار بظہور پیوست بنا بر آن موازی دوصد بیگہ زمین بنجر افتادہ خارج جمع لایق زراعت بگز الٰہی در وجہ مدد معاش مشیخت پناہ مذکور من ابتدائے فصل خریف ۱۱۶۷ فصلی بتصدق فرق مبارک بندگان حضرت قدر قدرت حسب الضمن مقرر و مرحمت نمودہ شد باید کہ اراضی مذکورہ از ابتدای مرقوم از دیہات پرگنہ پالی کہ در زمینداری و اجارہ اینجانب اندپیمودہ و چک بستہ بمشار الیہ بدہند کہ مزروع کنانیدہ حاصلات آن از فصل بفصل و سال بسال بصرف معیشت خود نمودہ بدعاگوی دوام دولت ابد مواظبت اشتغال داشتہ باشند درین باب تاکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ سر ؎

بتاریخ ۱۲ ر رجب المرجب سنہ ۱۱۶۷ ھ

(۷۵) نقل سند چودھرائی و قانونگوئی علاقہ

بنام راجہ درگاسہائے منجانب نواب کمال الدین خان

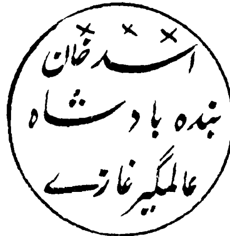
متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد تابع سرکار خیرآباد منضاف صوبہ اودہ بدانند چون مہیں رام و امرائے چودھریان و بیربل و دھرمداس قانونگویان پرگنہ مذکور بغایت مجہول و ناکارہ بودند و در سربراہی کاروامور متعلقہ رسیدن نتوانستند و رعایا و برایا محال مذکور از دست بدسلوکی آنہا ہمیشہ نالش و داد بلا میکرد بنا بران نظر بر سرآمد کار و رفاہیت رعایا داشتہ مشار الیہما از خدمت چودھرائی و قانونگوئی در محال مسطور برطرف ساختہ راجہ درگاسہائے کہ از سعادت ابدی بشرف اسلام مشرف شدہ باسم محمد حسین موسوم گردیدہ اورا چودھری و قانونگوئی پرگنہ مرقوم نمودہ شد باید کہ مشار الیہ را چودھرائی و قانونگوئی مستقل دانستہ

ضامن دراجمیر بہ یوان آنجا دادہ ہر سال مبلغ یک لکھ روپیہ جزیہ بہ اقساط مقررہ بخزانہ عامرہ صوبہ مذکورہ داخل می نمودہ باشد۔ دریں باب قدغن بلیغ داند و رسوخ ارادت و بندگے را در درگاہ عظمت وجلال مر مزید احسان و افضال و سود و بہبود حال و مال خویش بشناسد۔
نہم شوال سال سی و چہار از جلوس والا نگارش یافت سنالہ ہجری

عبارت پشت فرمان

بہ رسالہ سیادت و نقابت پناہ شرافت و نجابت دستگاہ عمدہ وزرائے رفیع الشان زبدہ امرائے بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج دولت و اقبال خان شجاعت نشان عمدۃ الملک مدار المہام اسد خان

نقل مہر وزیر



طغرائے شنجرف

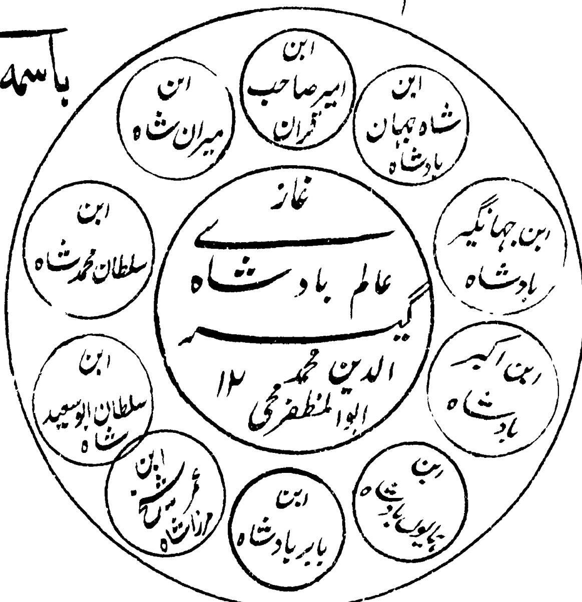
(۷۷) نقل فرمان ابوالمظفر محی الدین اورنگزیب عالمگیر غازی

اگلے صفحہ کی مہر کے اوپر داہنی طرف طغرائے شاہی شنجرفی ہے جس میں فرمان ابوالمظفر محی الدین اورنگ زیب عالمگیر غازی لکھا ہوا ہے۔

(۷۶) نقل فرمان اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ

بنام راجہ جی سنگہ والی اودے پور

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ شانہ



نقل طغرا

فرمان عالےشان ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بہادر عالمگیر بادشاہ غازی

عمدہ راجہ ہاے دولتخواہ زبدہ سہوران بلااشتباہ خلاصۃ الاماثل والاقران نقاوۃ النظائر والاخوان مورد مراحم بیکران سزاوار عنایت واحسان مطیع الاسلام رانا جے سنگہ بہ نوازش بادشاہی مفتخر مباہی بودہ بداند کہ عرضداشتے کہ درین ایام فیروزی انجام بہ عتبہ سپہر احتشام ارسال داشتہ بود از نظر انور اطہر فیض گستر گذشت و در پیشگاہ جہانبانی بہ ظہور پیوست کہ آن زبدۃ الاماثل معہد نمودہ کہ اگر از درگاہ رفیع فضل و کرم پرگنہ پُر و بدھنور بہ او مرحمت شود عوض این دو محال ہر سال مبلغ یک لکھ روپیہ بابت جزیہ بہ چہار قسط عائد خزانہ عامرہ صوبہ دارالخیر اجمیر کند و مال ضامن یدہد بنا برین از راہ ذرہ پروری و بندہ نوازی ان عمدۃ الاشباہ را بہ موہبت اضافہ ہزار سوار و عنایت ہشتاد لکھہ دام انعام کہ اصل و اضافہ پنج ہزاری ذات و پنج ہزار سوار و ہزار سوار دو اسپہ و دو کرور دام انعام باشد سربلندی بخشیدہ۔ دو محل مسطور در تنخواہ اضافہ و انعام مرحمت فرمودہ بہ عنایت فیل و خلعت بین الاقران سرمایہ امتیاز عطا فرمودیم باید کہ شکر و سپاس عواطف و مراحم فراوان اشرف اعلیٰ بہ تقدیم رسانیدہ مطابق تعہد خویش مال

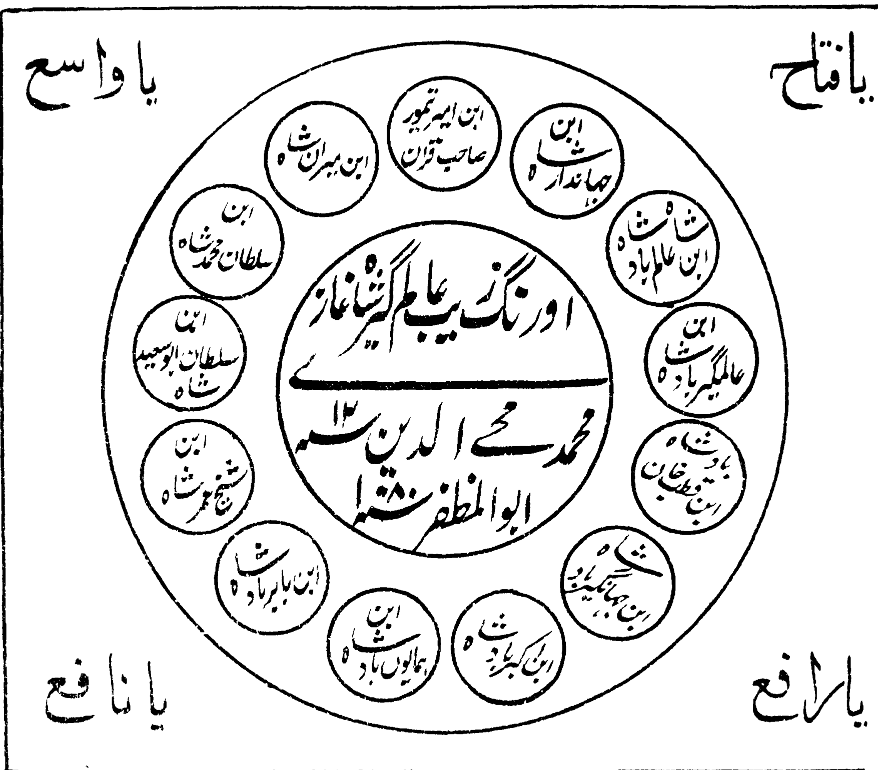
پشت فرمان

بر رسالہ سیادت و نجابت پناہ فضیلت و شجاعت دستگاہ قابل المرحمت والاحسان صدر رفیع القدر سیادتخان در نوبت واقعہ نویسی محمد ساقی شرح یادداشت واقعہ ماہے روز چہار شنبہ بیست و چہارم شہر جمادی الآخر ۲۳ جلوس مقدس موافق سنہ [illegible] ہجری مطابق ۱۷ فروری ماہ بر رسالہ سیادت و نجابت مرتبت صدر رفیع القدر سیادتخان در نوبت واقعہ نویسی کمترین سلکان درگاہ خلایق پناہ محمد ساقی قلمی میگردد کہ در باب سید کمال وغیرہ ورثاء ۔۔۔ سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد معروض داشتہ بودند کہ بموجب فرمان والا شان مبلغ پنجرو پیہ بلاقصور از تحویل فوطہ دار مذکور و یکصد بیگہ زمین از پرگنہ مسطور در وجہ مدد معاش مقرر بودہ سکارخان حکم والا رسانیدہ کہ او فوت شدہ و دو کس تصرف نمودہ اسامی ورثہ متوفی امید وارند لہذا یکصد بیگہ زمین بانہا عطا گشتہ در عنوان التصدیق بہ مہر سہ نشان ۔۔۔ حکم والا صادر شد کہ یکصد بیگہ زمین از محال قدیم در وجہ مدد معاش مشار الیہ وغیرہ شش نفر پسر و چہار دختر ۔۔۔ واگذاشتہ مرحمت فرمودیم و اگر در ۔۔۔ ویومیہ را بطریق شناسند و صدر چہار و کور نوشتہ تنخواہ دہد بتاریخ ۲۳ صفر ۲۳ بموجب تصدیق قلمی شد شرح دستخط سیادت و نقابت پناہ شد رافت ۔۔۔ عمدہ وزرا رفیع الشان زبدہ امرا بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال باین مباہی دولت اقبال خان شجاعت نشان جملۃ الملک مدار المہام اسد خان آنکہ در ۔۔۔ فضیلت و شجاعت دستگاہ قابل المرحمت والاحسان صدر رفیع القدر سادات خان آنکہ داخل واقعہ نمایند

شرح خط واقعہ نویس آنکہ مطابق واقعہ است ۔۔۔ امرا بلند مکان جملۃ الملک مدار المہام آنکہ بعرض مکرر رسانید ـ شرح خط سیادت پناہ خانہ زاد لایق المرحمت والاحسان مخلصان آنکہ بپیست و ۔۔۔۔

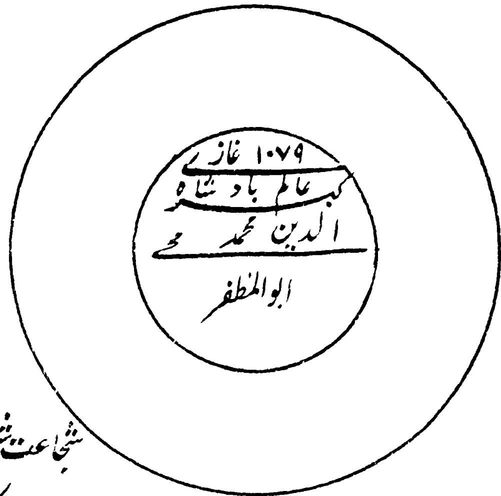
شرح خط سادت و نقابت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ خانہ زاد لایق العنایت والاحسان مختار خان مہابت خان شجاعت نشان جملۃ الملک مدار المہام آنکہ فرمان ۔۔۔۔

یومیہ آرا سے بموجب فرمان والا شان مورخہ جمادی الآخر بلاقصور از تحویل فوطہ است ـ پرگنہ پانی پت از پرگنہ مذکور شد جلوس والا در وجہ مدد معاش ۸ ما بیگہ سید سعید مقرر بود او فوت شد



چون بعرض مقدس معلی رسید کہ بموجب فرمانِ والا شان واجب الاذعان
یکرو پیہ یومیہ ویکصد بگہ زمین در وجہ مدد معاش رسید سوند یا با فرزندان مقرر بوده دار
درگذشتہ سید جمال وغیرہ ورثہ متوفی از فضل وکرم باد شاہانہ امیدوار حکم اشرف واقدس
جہان مطاع + واجب الاتباع صادر شد کہ یکصد بیگہ زمین از پرگنہ پانی پت مضاف بصوبہ
دار الخلافہ شاہ جہان آباد از محل قدیم در وجہ مدد معاش + آنہا حسب الضمن مقرر باشد کہ
حاصل آنرا صرف معیشت نمودہ بدعا بقا دولت افزون اشتغال نمایند کہ حکام + وعمال
وجاگیرداران وکروریان حاصل واستقبال اراضی مزبور را بتصرف آنہا باز گذارند واصلاً و
مطلقاً تغیر + وتبدل بدان راه ندہند ولعلت مال وجہات واخراجات مثل قلغہ وپیشکش
وجریبانہ وضابطانہ ومحصلانہ ومہرانہ و+ داروغگانہ وبیگار وشکار ومقدمی وقانونگوئی و
وضبط ہرسالہ وتکرار زراعت وکل مطالبات سلطانی وتکالیف دیوانی × مزاحم نشوند و
درین باب ہرسال تاکید مجدد نطلبند واگر محل دیگر چیزی داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند
بیست وہفتم ربیع الآخر سال سی وچہارم از جلوس والا بود۔

(نوٹ) یہ فرمان دو فٹ ۴ ½ انچ لمبا اور گیارہ انچ چوڑا ہے۔ اور مہر بالا بجائے مدوّر کے مربع ہے۔ ۱۲



شجاعت شعار لائق المرحمۃ والاحسان کمال الدین خان بنوازش بادشاہانہ

امیدوار بودہ بداند کہ ہنگامی کہ قرۃ باصرہ دولت غرّۂ حشمت نوبادۂ

حدیقہ خلافت گزیں ثمرہ شجرہ سلطنت فرزند زادہ برخوردار عالی نسب بحر کرم راکرامی در شاہزادہ محمد

بیدار بخت بہادر رحاتان بدسگال راسبہ وگوشمال نمودہ قلعچہ سینسنی راکہ مسکن و متوطن سرگروہ

جاتان است قہراً و قسراً مفتوح ساخت راجہ بشن سنگہ نبیرہ راجہ رام سنگہ متعہد گشت کہ بقیۃ السیف آنگہ

تا ..... را × درعرض شماالقتل و استیصال رسانیدہ سار قسمیا ، آنہار الجیطہ قبض و تصرف

درآرد واز جہت انصرام کار مصالح توپخانہ وغیرہ بر طبق التماس و × از سرکار فلک اقتدار

ؔ۱ تاریخ مخزن اخبار کے صفحہ ۳۱ میں ہے کہ جب فرقہ ست نامی جو بیراگی فقیروں سے تھا اور اُس نے لوٹ مار کا پیشہ اختیار کرکے بادشاہی ملازموں سے مقابلہ کیا ہے تو اورنگ زیب نے کمال الدین خاں کو اُن کی گوشمالی کے لئے بھیجا اور اُنہوں نے وہاں پہونچکر اُن کی تنبیہ و گوشمالی کرکے ان باغیوں پر فتح حاصل کی اس مہم میں ان کے لشکر میں منجملہ دیگر پٹھانوں کے سرمست خاں نے بڑی بہادری کی ہے چنانچہ اسی عہد میں اس مہم کے متعلق ہندی زبان میں کبت بنایا گیا تھا جو کتاب مذکور میں مندرج ہے اور اس کی نقل یہاں پر درج کیجاتی ہے کہ اورنگ زیب پرتاب بلے جن کوپ کمال دین بول ہکارو + مار پڑی ست نامن کو تھان ہمت کو سبھی ہارو + پٹھان بھٹا نوبلے سرمست خاں صاحب کرور گنوار کو دل مارو + دیکھ رہے امراو سبھی جہان یا نو کنٹو نقصان پانو نہ ٹارو۔

ؔ۲ ۱۳ جلوس مطابق ۱۰۸۰ ہجری میں جب جاٹوں نے سر اُٹھایا اور سنسنی بیانہ جو اکبرآباد کے متصل ہے وہاں آکر لوٹ مار مچائی تو عالمگیر نے شہزادہ بیدار بخت کو مع لشکر کے بھیجا اور شہزادہ نے وہاں جا کر قلعہ سنسنی کو جو اُن سرکشوں کا مسکن تھا برباد کیا اور اس کے بعد شہزادہ نے راجہ بشن سنگہ کو اپنی جگہ پر چھوڑا اور حکم دیا کہ چھ ماہ کے عرصہ میں اس گروہ کو قتل و قید کرکے ان کی گڑھیاں چھین لو اور ان پر اپنا قبضہ کرلو تاکہ ان موذیوں سے جو بے امنی پھیلی ہے وہ سرزمین پاک ہو جائے اور مخلوق کو راحت حاصل ہو چنانچہ راجہ مذکور اس کام میں مصروف ہوا اور جو کچھ اس نے پیشگاہ بادشاہی سے امداد (دیکھو صفحہ ۱۱۲)۔

ویومیہ مذکور مطرف شد

درنیولا بمشارالیہ وغیرہ مرحمت شد

اس کے ذیل ہیں پسران و دختران کی تقسیم ہے
جلال محمد - بہادر علی - محمود - محمد قاسم - صابر علی
لعکہ لعکہ لعکہ لعکہ لعکہ
صاحب دولت وغیرہ دختران صالحہ نور بی بی
لعکہ

بتاریخ ۱۱ رمضان ۴۵ جلوس والا
موافق سنہ ۱۱۰۱ ہجری نقل بمطابق اصل است
..... عبد اللطیف

بتاریخ ۱۱ رمضان ۴۵
نقل بمطابق اصل است
ح عبد اللطیف

(نوٹ)
اس فرمان کے بعض بعض لفظ باوجود کوشش کے بھی نہیں پڑھے گئے لہذا صورت نویسی کردی گئی - ۱۲

(۷۸) نقل فرمان اورنگ زیب موسومہ نواب کمال الدین خان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(بخط طغرا) الحمد للہ وسلم علی عبادہ الذین اصطفی

(بخط طغرا)

یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم
ان اللہ یامر بالعدل والاحسان

(نوٹ) اول تو اس فرمان کا دوسرا طغرا ایسا کچ لپیٹ تھا کہ بہت مشکل سے پڑھا گیا ہے اگر کلام مجید کی آیت نہ ہوتی تو پڑھا بھی نہیں جاتا اصل فرمان کی ۱۹ سطریں ہیں جس کا فوٹو نامہ مظفری مصنفہ جناب محمد مظفر حسین خاں صاحب سلیمانی میں دیا گیا ہے - اس فرمان کی سطر بہ سطر ہو بہو نقل کی گئی ہے کہیں کہیں نقطے ہیں کہیں نہ دار در خط نستعلیق بہت عمدہ اور واضح ہے - خوش نویس گ کا ایک ہی مرکز لگانے ہیں ۱۲

حدود متعلقہ خویش اہتمام تمام بکار بردہ جاتان فتنہ آنکہ فساد آمیز را اگراز جادہ × اطاعت و انقیاد عدول و انحراف ورزیدہ راہ خلاف و عناد پیمایند بقتل و اسیر درآوردہ ساحت آنحدود را از وجود ظلمت آلودکانہ × اہل عصیان و طغیان پاک سازد و آنچنان جد وجہد شایان نمایان معمول دارد کہ احدی از گردنکشان و آشوب منشان شوانند پیرامون متعلقہ او عبور و مرور نمود و عملا ملان مندون کہ خالصہ مقرر نیست و گماشتہای جاگیرداران بخاطری مطمئن در محال متعلقہ خویش متمکن گردیدند و تولیہ و استمالت × رعایا و مالگزار و معموری و آبادی محال و افزایش محصول فصل بفصل و سال بسال وامداد و اسناد عمال مساعی محمودہ و مستودہ بر قرار ظہور آرد × درین امور تاکیدات شدید بلیغ داند و در خور حسن عمل امیدوار نتائج نیک باشد گرز بردار حامل نمیثال عظمت و جلال از پیشگاہ عز و جاہ × مامور شدہ کہ آنجانہ زاد را بر سبیل تعجیل بی توقف و تاخیر بخدمت مفوضہ برساند نہم محرم الحرام سال سی و پنجم از جلوس معلی تحریر یافت ×

پشت فرمان

رسالہ سیادت و نقابت پناہ شرافت و نجابت دستگاہ عمدہ وزرآ رفیع الشان ..... بلند مکان ناظم مناظم ملک و مال ناہج مناہج دولت و اقبال شجاعت نشان جملۃ الملک

بقیہ نوٹ صفحہ (۱۱۲) بیش منصب کا رطلب خانہ زاد باد شاہی ہو تم کو منڈون بیانہ اور اس کے محالات کی جاگیر عنایت کی جاتی ہے جس کی تفصیل اس فرمان میں درج ہے اور تم فوجدار وہاں کے کیے جاتے ہو لہذا نہایت جلد وہاں جاکر مفسدوں کی سرکوبی کرو اور اگر وہ گروہ عدول حکمی کرے تو پھر کوئی دقیقہ ان کی بربادی کا اُٹھا نہ رکھنا تاکہ وہ ملک اُن سرکشوں سے بالکل صاف ہو جائے اور عامل و گماشتے مطمئن ہو کر وہاں کے محالات میں قیام رکھیں اور رعایا کی دلجمعی اور مالگزاری کا اضافہ اور وصولیابی کا انتظام خاطر خواہ ہوتا رہے تم کو وہاں جاکر اپنی کارگذاری اور حسن لیاقت کا ثبوت ادا کرنا چاہیئے بوجہ عجلت کے یہ فرمان گرز بردار کے ہاتھ روانہ کیا جاتا ہے چنانچہ حسب الحکم کمال الدین خاں منڈون بیانہ تشریف لے گئے اور اپنی ذاتی لیاقت و شجاعت سے اس گروہ باغی کا قلع و قمع کر ڈالا اور باغیوں کے استیصال میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی سرزمین منڈون سے فساد کا غبار بالکل مٹا دیا ہر طرح کا امن پھیل گیا اور بدستور کاروبار جاری ہو گیا بادشاہ نے ان کی کارگذاری و خوش تدبیری پر نہایت تحسین کی اور اُن کے منصب میں جس کا تذکرہ اوپر آچکا ہے اضافہ کیا اس جنگ میں کمال الدین خاں کے لشکر کے بہت پٹھان کام آئے چنانچہ بعض ان کے نامور افغانوں کے وارثوں کو بادشاہ نے جاگیریں دیں اور ان کے نام پروانے عنایت کیئے بایام غدر تک اُن جاگیروں کے فرمان جو عالمگیر کی طرف سے مرحمت ہوئے تھے شاہ آباد میں باقی تھے اب نہیں رہے - ۱۲

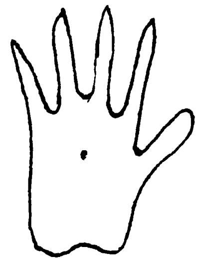
سرحمت شد و هرچند مشارالیه قلعه مذکور را مستخلص گردانید لیکن چون نتوانست آن طائفه ضلالت
قرین را از لشکر منصور برانداخته بجهة فتور و اختلال به اضلاع پرداخت آن فرقه بیباک خیره سری
ناقع منازع دست تغلب و تصرف به پرگنه منڈاون و بیانا و روپباس و بهساور وغیره مافیه
نجبار جور و بیداد برانگیختند و عمال پادشاهی و جاگیرداران و از رهگذر استیلا و استعلا سرکشان
و متمردان مجال استقامت در محال و مواضع مستقر الخلافه اکبرآباد نداشتند و از آنجا که انتجاع
شعار عظیم منصب و شایسته رادی سپاهی گری نهایت فضل و کرم پادشاهانه از راه ذره پروری و
عاطفت گستری او را بعنایت خدمت فوجداری منڈاون وغیره محال که اسامی آنها در ظهر
ایمنشور لامع النور بنگاشته نامزد فرموده سرافراخته بخدمت محال فرمودند مشارالیه پیشین
شهر با خدمت حال و عطار جاگیرداران نوکری کامیاب مراتب و مواجب گردانیده باید که لشکر سپاه
با دلاوری تدبیر کیا آورده و بجمیع وسائل ایشان والا شان منتفق الالفاظ ... نوشتن را
بامجمع پادشاه چنان نموده که از گیر او فوجداران ... سر بلند گشته در آنجا گذشته
نمود باهمت شایسته سرانجام استقلال چه ... باید و بیدولت

بقیہ نوٹ نمبر (۱۱۱) - چنانچہ وہ اس کو ہی پہنچ گئی تو پچاس ... اس کے پاس بھیجا گیا اور ... ان کو تنبیہ و قمع کرنے کے
لیئے بہت کوشش کی بلکہ جاٹوں کا قلعہ سوگڑھ چھین لیا مگر جیسا کہ انصرام اس مہم کے لیئے درکار تھا وہ راجہ سے ظہور میں نہ آسکا
یہ جماعت بڑی اور نہایت شوریدہ پشت تھی اس لیئے اس مہم کے بندوبست کو ایک ایسے شخص کی ضرورت تھی جو مدبر شجاع ہو
اور اس میں سرداری کے جملہ صفات موجود ہوں مطلوب تھا جب راجہ بشن سنگھ (بشن سنگھ کا منصب ہزاری چارسو سوار کا
تھا ان کے باپ کے مرنے کے بعد ۱۵ ربیع الاول ۱۱۰۰ھ مطابق ۳۲ جلوس کو ان کو خطاب راجگی کا دیا گیا اور دیگر عنایات شاہانہ
بھی کی گئیں کچھ دنوں یہ افغانوں کی گوشمالی پر بھی رہے ہیں اور ایک مدت تک اسلام آباد عرف متھرا کے فوجدار رہے اس کے
بعد ان کا بیٹا جیسنگھ تھا جس کو خطاب راجہ جیسنگھ کا دیا گیا تھا اور اس کا منصب ہزاری دو پانسو سوار کا تھا بشن سنگھ کے باپ
کا نام کشن سنگھ تھا جو رام سنگ کے بیٹے تھے رام سنگ راجہ جیسنگھ جے پوری کے فرزند تھے کشن سنگھ نے اپنے باپ کے عہد میں اچھا
منصب پایا تھا اور کابل میں تعینات رہے تھے یہ اپنے میاں کی خانہ جنگی میں زخمی ہوکر ۱۲ ربیع الاول ۱۰۹۳ھ مطابق
۲۵ جلوس میں کام آئے - یہ خاندان مہاراجہ مانسنگھ نورتن دربار اکبری کا ہے) نہ غالب آسکے تو وہ گروہ
اور بھی بیباک ہوا اور دست درازی شروع کی پرگنہ منڈاون بیانہ روپباس بہساور وغیرہ خوب لوٹے وہاں کے عامل
اور جاگیردار کوئی مقابلہ کی تاب نہ لائے اور دارالخلافت آگرہ کو بھاگ آئے جب اورنگ زیب کو یہ خبر معلوم ہوئی تو اس
مہم کے لئے کمال الدین خان کو انتخاب کیا اور ان کے نام اس مضمون کا فرمان صادر کیا کہ تم شجاعت شعار (دیکھو صفحہ ۱۱۳)

الله

پادشاہے





زبدۃ الامثال والاقران والاکفاء والاعیان
چکنا نایک بتوجہات مستظہر و مباہی بودہ بداند

کہ بموجب نوشتہ شجاعت و تہور دستگاہ شمشیر خان معروض دولت اقبال عالی شاہے گردید کہ از یاوری بخت و مسعودی طالع مآل کار را ملاحظہ نمودہ ارادہ تحصیل سعادت ملازمت کہ سرمایہ دولت جاودانیست نصب العین خاطر دادہ و نظر بتقصیرات بی درپی کہ بکرات درمیان آوردہ نشان قول عفو جرائم میخواہد لہذا از راہ فضل و کرم رقم صفحے و بخشش بر جریدۂ معاصی او کشیدیم و بعد دریافت سعادت ملازمت درباب انعام ہشت موضع چیتاپور بحضور پرنور مقدس معلی نوشتہ التماس آن خواہیم نمود باید کہ بخاطر جمع بلا توقف بملازمت بندگان عالی بشتابد کہ انشاء اللہ تعالی بدرجہ کمال خود رسیدہ درمیان اقران مایۂ افتخار خواہد اند وخت ہشدہم شہر ربیع الاول سنہ سے و ششم از جلوس والا قلمی شد۔

(۸۰) نقل فرمان اورنگ زیب سنہ ۱۱۰۴ھ ۱۶۹۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مدار المہام اسد خان ×



فرمان کی پشت پر کچھ تفصیل ہے جو صاف پڑھی نہیں جاتی جتنی پڑھی جاتی ہے وہ یہ ہے

معہ سال

سے پیہ

بدایوں وغیرہ زرہ بھر راجہ لسن سنگھ حمہ محال

سلے پیہ



سرلہ سرلہ سرلہ سرلہ

ہنڈ ون ادمحال محال دارکرتور محال

سرلہ سرلہ سرلہ سرلہ

بیانا محال پچوارہ سلے پنہ لساور محال

سرلہ

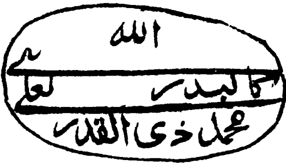
ادب اسس زر بعہ اعتماد خان محال

سرلہ

لود سوں زریعہ اسد محال

(۷۹) نقل فرمان اورنگ زیب ۱۱۰۴ھ ۱۶۹۴ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم







ع۵ ضمن مقدمات چکنا نایک کہ بجواب باصواب رسیدہ

التماس

آنکہ منصب پنجہزاری ذات پنجہزار سوار وجاگیر در نصرت آباد سرافراز شود و ضامن اول معاف گردد منظور شد

التماس

آنکہ روز ملازمت پنجہزار روپیہ نقد وخلعت واسپ وزین ویدک مرحمت شود منظور شد

التماس

داغ وتصحیح وخوراک دواب معاف شود منظور شد

التماس

آنکہ زمینداری سرکار نصرت آباد مرحمت شود درین باب حکم مقدس معلیٰ صادر شدہ کہ بدستور پام نایک

التماس

درباب دستور ہزاری ۱۱۰۰۰ وغیرہ ہشت مواضع معمولہ پرگنہ چیتیا پور نمودہ بود حکم صادر شد کہ بدستور پام نایک در زمینداری مواضع مذکورہ نیز بدستور نایک منظور و آن نقدیات در جاگیر مرحمت خواہد شد

التماس

کہ درباب زمینداری فیروزگڈہ وفیروزنگر نمودہ بود حکم شد کہ بدستور پام نایک

التماس

کہ درباره زمینداری املا در نولا از سرکار نصرت آباد برآمدہ داخل سرکار بیجاپور گردیدہ نمودہ بود حکم والا صادر شد کہ بدستور پام نایک

التماس

نمودہ بود کہ بعد از ملازمت فدوی گماشتہا درمحال زمینداری دخیل شوند و ہر کہ از رفقاے پیدیا جدا شدہ پیش فدوی آمدہ شریک کار بادشاہی شود تقصیر او معاف گردد آنہا کہ رجوع نشوند مفسدان مذکور را بندہ تنبیہ خواہد کرد امیدوار کمک شاہانہ درین باب التماس بہ پذیرائی اقتران یافت

التماس

آنکہ بعد ملازمت فدوی افواج قاہرہ بہ تنبیہ پیدیا متوجہ شوند وعرض والتماسے از و منظور نگردد و وکیل او راہ نیابد لیغرا اجابت رسید۔

التماس

نمودہ کہ درباب زمینداری سرکار گلبرگا بحضور نوشتہ شود منظور شد

التماس

نمودہ کہ بعد از ملازمت فدوی در سرانجام مطالب برادرزادہ پاسہ یونایک بسمع رسید توجہ مبذول شود منظور شد

التماس

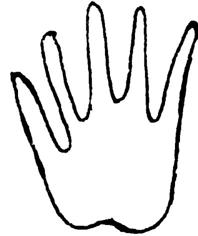
نمودہ کہ فدوی بملازمت سرافراز میشود سوار و پیادہ کہ رفیق پیدیا بودہ بافدوی خواہند بود اسپان وشتران وگاوان از بعض افواج بادشاہی کہ

الله

پادشاہے

شان عالی متعالی
پادشاہ
جہان شاہ
محمد اعظم شاہ





بفرمان ابوالمظفر
محی الدین اورنگزیب عالمگیر
پادشاہ غازی

زبدۃ الامثال والاقران عمدۃ الاکفاء والاعیان چکنا نایک بتوجہات
مستظہر ومباہی بودہ بداند عرضداشت آن زبدۃ الاقران متضمن ارادہ
آمدن حضور والتماس تعین کھیمی کانت وچنتو چمپنا دونکا سور وارسال نشان عنایت
عنوان رسیدہ بہرہ اندوز مطالعہ عالی گشتہ موی الیہم را بر وفق التماس او پیش الخلاصۃ
الاماثل فرستادیم وازراہ فضل وکرم نشان مرحمت فراوان محلی بہ پنجۂ خاص مرحمت شدہ و
تفاصیل منصب وزمینداری وغیرہ کہ بپیشگاہ خلافت وجہانداری جناب دولت عالی
متعالی درجۂ اجابت وپذیرائی یافتہ در ضمن آن ثبت گشتہ باید کہ خاطر خود را من کل
الوجوہ مطمئن داشتہ ہمراہ نام بردہا روانہ بہ رفیعہ منیعہ شود کہ بعد از رسیدن حضور
بعطائے فرمان والاشان واسناد دیگر سربلند خواہد گردید وجمیع ملتمسانش کہ مقبول
درگاہ آسمان جاہ گردیدہ بادراک آن سرافتخار باوج افلاک خواہد رسانید تاریخ غرۂ
ذی قعدہ سنہ سی وشش از جلوس میمنت مانوس زینت تحریر یافت۔



التماس

فیل درجناب عالی بدرجۂ اجابت مقرون گشت درین باب نیز بحضور پر نور نوشته خواهد شد۔

پرگنہ نصرت آباد عرف	پرگنہ الملا سرو لیسیموکہی
پرگنۂ حویلی کندورہ سرولیسموکہی	پرگنہ تالی کوٹہ سرولیسموکہی وناڑگوڑگی
پرگنہ فیروز گڑہ عرف ... کر سرولیسموکہی	پرگنہ چیتاپور سرولیسموکہی متعلقہ انعام مواضع ... پورو ... وغیرہ ہشت ویہ علاقہ پرگنہ مذکور
فیروز آباد عرف ... سرولیسموکہی	... درملک تلنگانہ .... و..... و..... درتنخواہ حصۂ ذات



بدزدی رفتہ بود نزد این جماعہ خواہد
بود ہر چند لشکریان اہل خود نشناسد تا بہ
پس دادن آن حکم نشود کسے مزاحم
نگردد درین باب دستک مرحمت
شود منظور شد۔

التماس

نمودہ کہ برائے پانصد سوار دو ہزار
پیادہ از قرار بست و یک روپیہ در ماہہ
سوار و ہفت روپیہ در ماہہ پیادہ تا
ایام تنخواہ جاگیر بعد داغ اسپان ملاحظہ
موجودات پیادہ ہا بدستور کرناٹکیان
بلا قید چہرہ باسم نویسی چیزے
مرحمت شود امر شد کہ دو ہزار روپیہ
بصیغۂ مساعدہ برائے سواران بدو
دفعہ مرحمت خواہد شد و بعد تنخواہ جاگیر
در سال اول وضع خواہد گشت و پیادہا
در سرکار والا بضابطہ کرناٹکیان نوکر
خواہند گردید

التماس

نمودہ کہ تا انجام مہم بیدپا فوجداری
نصرت آباد شخصے کہ دو لتخواہ و
دلسوز مقرر شود امر شد کہ در ینولہ
بحضور لامع النور نوشتہ خواہد شد۔

التماس

آنکہ موضع داکن کہ بیرا کہ وطن قدیم
و زمینداری اوست بعد اخراج بیدپا
شقی برائے اقامت او عنایت شود
درین باب امر شد کہ بعد اخراج شقی
و گرفتن توپہا وغیرہ سرانجام بیجا
و انہدام قلعۂ موضع مسطور عنایت
خواہد شد۔

درباب فرمان عالیشان و پروانہ مہر
جملۃ الملک و دیوان صوبۂ بیجاپور
متعلقۂ انعام و دیہات و زمین و دستور
زمینداری بر چندہ کہ تفصیلش در ذیل
مندرج است التماس نمودہ بدرجۂ اجابت
رسیدہ درین باب بحضور پرنور نوشتہ خواہد شد۔

عزیز تر می داشتیم و رفاہیت و آسودگی حال و مآل او ہمہ وقت پیش نہاد خاطر فیض مآثر بود - اما آوازۂ بے سعادتی
خود بحیلہ بازی راجپوتان ابلیس کردار آدم صفت از بہشت آغوش و کنار مادر و پدر در کنار و بدر شدہ
آوارہ کوہ و دشت ادبار گردید تا چہ تدبیر کنیم و چہ چارہ سازیم - از استماع احوال کثیر الاختلال
پریشانی و سرگردانی و فلاکت و ہلاکت او نہایت غم و غصہ سرمایۂ خاطر میگردد بلکہ لذات
جسمانی ہم تلخ شد -

وا اسفا قطع نظر از عزت و شان و شوکت سلطانی و شاہزادگی ہزار افسوس کہ آن فرزند سادہ لوح را
بر جوانی خود ہم رحم نیامد و بر اہل و اطفال خود مہر نکردہ خود را بہ بدترین حالت در قید و حبس
راجپوتان بد نہاد و بہائم صورت سباع سیرت در انداختہ ہمچو گوے بچوگان اختیار گواران افغان
و خیران دگر زان ہر طرف چرخ میزنند از انجا کہ عاطفت پدری نسبت بحال فرزندان ازلی است ہر چند
ازان فرزند تقصیرات عظیم سر زدہ نمیخواہم کہ در خور کردار سزا رسد ؎

گرچہ پسر تودۂ خاکستر است ✦ سرمۂ چشم پدر و مادر است

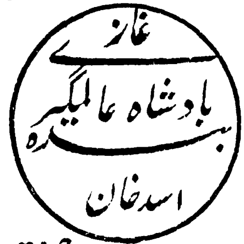
گزشت آنچہ گزشت الحال ہم اگر برہنمونی بخت از کردار ناہموار خود پشیمان گردیدہ بملازمت
مشرف شود قلم بر صفحہ زلات و تقصیرات او قلم عفو کشیدہ آید و عنایات و نوازشات کہ در خیال
نگزرانیدہ باشد دربارہ او جلوہ ظہور گیرد - ہر چند ظہور عنایت را شرط حضوری لازم نیست

بقیہ نوٹ (صفحہ ۱۲۰) بھی ہوا اور غصہ بھی آیا مگر ساتھ ہی اس کے مقابلے میں فوج کشی یا معرکہ آرائی کرنا بھی کسرِ شان تھا اس لئے
حکمت عملی سے کام لیا اور ایسی تدبیر نکالی کہ راجپوتوں کی فتنہ پردازیوں اور شاہزادے کی ابلہانہ غرور و نخوت کا دفعۃً خاتمہ ہوگیا اور چونکہ
اس موقع پر شہنشاہ کے سیاسیانہ قلم نے پولیٹیکل تلوار سے زیادہ کام کیا تھا اور صرف ایک پرچۂ کاغذ نے راجپوتوں اور شاہزادہ محمد اکبر کی امیدوں
پر پانی پھیر دیا تھا اس لئے مناسب معلوم ہوا کہ شہنشاہ اور شاہزادے کی اس دلچسپ مراسلت کو لفظ بلفظ درج کر دیا جائے - یہ مراسلت
ظہیر الانشا صفحہ (۵۴ تا ۶۰) اور تاریخ پالن پور مصنفہ سید گلاب خان صاحب جلد اول صفحہ ۱۸۵ تا ۱۹۲ پر مندرج ہے - یہ اخیر جواب
اورنگ زیب نے اس طریقے سے روانہ کیا کہ
براہ راست راٹھوڑوں کے ہاتھ میں پہونچا وہ سب اس مضمون سے واقف ہوتے ہی گھبرا گئے اور اُن کے دلوں میں شاہزادے کی
طرف سے ایسی بدگمانیاں پیدا ہوگئیں کہ اس کو اپنے ساتھ رکھنا یا اس کا ساتھ دینا خلاف مصلحت سمجھکر کسی حیلہ سے سنبھاجی راؤ والی ستارا
کے پاس بھیج دیا شاہزادہ چند روز وہاں رہا لیکن آخر کار مرہٹوں کی طرف سے مایوس ہوکر شاہ ایران کی حمایت کے بھروسے پر سیستان چلا گیا
اور وہیں مرگیا - مفتاح التواریخ میں لکھا ہے کہ شاہزادہ اکبر کی لوح مزار پر یہ حسرت ناک شعر کندہ ہے ؎

از جفاے چرخ و از بے مہری اورنگ زیب
برد اکبر آرزوئے تخت ہندستان بگور

یہ واقعہ قریب ۱۱۰۶ھ / ۱۶۹۵ء کا معلوم ہوتا ہے - یہ مراسلت بھی اس سے کچھ پہلے کی ہوگی ۱۲

(۸۱) نقل فرمان بادشاہ عالمگیر بنام نواب کمال الدین خان



چودھریان وقانونگویان و مقدمان ورعایا و مزارعان پرگنہ سہدہ سرکار کالنجر صوبہ الہ آباد بدانند کہ

چون مبلغ ہفت لک و شصت ہزار دام از پرگنہ مذکور از تغیر چاند من ابتدائے خریف بجاقوی ئیل مطابق ضمن بجاگیر رفعت و شجاعت پناہ کمال الدین خان مقرر گشتہ باید کہ بالواجب و حقوق دیوانی را از قرار واقع در این موافق جہان و معمول نجان مشارٌالیہ جواب میگفتہ باشند و از ہیچ حسابے و صلاح و صوابدید خان موی الیہ بیرون نروند بتاریخ ۲۵ ربیع الاول ۲۷ جلوس اقبال مانوس قلمی گشت۔

جانب پشت فرمان

مقررہ ضمن باسم کمال الدین خان از پرگنہ سہدہ سرکار سرکار کالنجر صوبہ الہ آباد از تغیر چاند کہ از ثلث ربیع بجاقوی ئل تاییاق ابتدائے فصل خریف بجاقوی ئیل مرحمت شد

(۸۲) نقل تحریر دست و قلم خاص عالمگیر کہ بشاہزادہ محمد اکبر بقلم آمد

فرزند دلبند نور البصر لخت جگر بجان برابر بلکہ از جان عزیز عزیز تر بتوجہات خاص الخاص مستظہر بودہ بداند۔ خدا گواہ است کہ ما بدولت اقبال آن فرزند را زیادہ از ہمہ فرزندان

(نوٹ) کچھ تو شہنشاہ اورنگ زیب کی فطرت ہی میں بدگمانی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور کچھ راٹھوروں کا انتظام نہ ہونے سے اکثر امرا و اہل کاروں پر اعتبار نہیں رہا تھا اس لیئے بالآخر اُس نے شاہزادہ محمد اکبر کو جسے وہ بہت عزیز رکھتا تھا اور جس کے قول و فعل پہ اُسے پورا اطمینان تھا فوج شاہی کے لشکر کے ساتھ راٹھوڑوں کی بغاوت کی انسداد کے لیئے مارواڑ روانہ کیا لیکن راجپوتوں نے کچھ ایسا جادو چلا کہ وہ اپنے باپ ہی سے باغی ہو گیا۔ بادشاہ کو شاہزادے کی نادانی اور کوتاہ اندیشی پر افسوس (دیکھو صفحہ ۱۲۱)

این معنی از کدام عدالت و انصاف توان شمرد۔

در مال پدر حق فرزندان مساوی است یکے را برافراختن و دیگرے را برانداختن کدام شرط دین و آئین است آن بادشاہ حقیقی حکیم مطلق دیگر است کہ در کارخانۂ قدرتش و حکمتش چون و چرا را راہ نیست نواختن و برانداختن وابستہ حکم اوست کہ لَا یَخْلُوْ عَنِ الْحِکْمَۃِ[1] لیکن سبحان اللہ شریعت منشی و حقیقت آگہی و معرفت بینی حضرت بر عالم و عالمیان ظاہر است۔ ع تا دوست کرا خواہد و میلش بکہ باشد۔ در حقیقت مرشد و ہادی این راہ حضرت اند۔ راہے کہ حضرت خود بدولت پیمودہ باشند بگوش ہمہ سعادتمندان توان گفت۔ ع

پدرم روضۂ رضوان بدو گندم بفروخت ناخلف باشم اگر من بجوے نفروشم

فرزند خلف آنست کہ قدم بقدم بطریقۂ پدر باشد۔ وَاِنَّا عَلٰی اٰثَارِہِمْ مُّہْتَدُوْنَ[2]۔

ع میراث پدر خواہی علم پدر آموز ❊ حضرت سلامت مردان رنج و محنت بر خود پسندیدہ اند و پادشاہان پیشین مثل حضرت صاحبقران بکوشش و جانفشانی محنت ہا انگیختہ بمقاصد عالی الغرض کامیاب گردیدہ اند۔ ع براحتے نرسد آنکہ محنتے نکشد۔ از جرائد تواریخ مبرہن است تا کہ رنج ظلمات نکشد لذت آب حیات نچشید۔ آنکہ محنت بہ ہمہ ثمرۂ راحت نخورد کہ گل بے خار و گنج بے مار نباشد۔

ہوس ملک کسے در کنار گیرد چست کہ بوسہ بر لب شمشیر آبدار زند

از آن جا کہ در پے ہر رنج راحت است بعین عنایت کارساز بندہ نواز امید واثق دارد کہ قریب الایام صورت مراد بوجہ احسن جلوۂ ظہور گیرد و پریشانی و سرگردانی بکامرانی و شادمانی مبدل گردد۔ بلکہ پذیرشدہ بود کہ جسونت کہ سرکردۂ آنجماعت بود در رفاقت و ہمراہی کہ بادارا شکوہ نمودہ بر عالم ظاہر است قول این جماعت اعتبار را نشاید الخ

حضرت بجا می فرمایند اما معنی سخن نمی رسند کہ خود معتبر ندارند۔ در اصل دارا شکوہ باین جماعت عناد داشت از نتائج آن دید آنچہ دید اگر از اول باینہا میساخت ہرگز کارش باین نہایت نمی کشید حضرت آشیانی باین جماعت رابطۂ خویشی مولد کردہ تقویت اینہا ملک ہندوستان بضبط و ربط در آوردہ اند۔ و این جماعت آنست کہ مہابت خان باعانت اینہا حضرت جنت مکانی را

[1] پوری عبارت یوں ہے فِعْلُ الْحَکِیْمِ لَا یَخْلُوْ عَنِ الْحِکْمَۃِ۔ حکیم کا (کوئی) فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔

[2] اور میں تو انہیں کے آثار سے ہدایت یاب ہوتا ہوں۔۱۲

اما چون طشت رسوائی آن فرزند از بام افتاد و صدایش بگوش خاص و عام رسید انسب آنست که یکمرتبه خود را بحضور رسانیده ننگ این بدنامی از سر خود ساقط سازد و حسونت که سعر کرد و اجماعت بود رفاقت و ہمراہی که باد اراشکوه نموده از غایت اشتہار محتاج بیان نیست آن فرزند با عتقاد و گفتار آنہا ہر سوداے خام که بخپته باشد جز پشیمانی نتیجه دیگر نخواہد دید یقین داند زیاده توفیق رفیق او و راه راست نصیب باد۔

(۸۳) نقل عرضداشت شاہزاده محمد اکبر

در جواب ہمین فرمان بپادشاه اورنگ زیب عالمگیر نوشته

حضرت قبلۂ کونین و کعبۂ دارین۔

عرضـــــــــــــــــــــ می رساند

اصغر ترین فرزندان محمد اکبر لوازم عبودیت بتقدیم رسانیده بمو قف عرض فرمان والاشان که نامزد اصغر ترین فرزندان گردیده بود درخوشترین زمان و نکوترین اوان پرتو ورود فرموده آداب فرمانبرداری بجا آورده سواد ش راچون سرمه در بصر بصیرت کشیده و از مضمون عنایت مشحونش مطلع گردیده دیدهٔ دل را نورانی ساخته آنچه بقلم نصایح رقم رحمت شیم نہیدے چند تر داشش یافته بود در جواب ہر باب شرحی مختصر معروض میدارد۔

چون نفس الامر است اگر بانصاف نزدیک شود دور نخواہد بود۔ مرقوم شده بود که بادولت و اقبال او را از ہمه فرزندان عزیز میداشتم و از راه بے سعادتی خود از ین نعمت عظمیٰ بے نصیب بوده خود را در طوفان بے تمیزی افگنده۔ خدیو صورت و معنوی سلامت چنانچه رہنماجوئی و خدمت پژوہی پدر بر ذمۂ پسر لازم است پرورش و تربیت و خیر خواہی حال و مآل و حقوق چند بر ذمه پدر ہم از پسر است الحمد للہ که تا این زمان از لوازم عبودیت و اطاعت مقصر نگشته و عنایات آنحضرت را تا کجا شرح دہد از بسیارے یکے و از بسیار اندکے گزارش میدہد که رعایت و حمایت فرزند کوچک پیش نہاد پدر بزرگوار ہمیشه و ہمه جا مقدم است و حضرت که برخلاف این بجانب ہمه فرزندان بے التفاتی فرموده پسر کلان را بخطاب شاہی نامزد فرموده ولیعہد خود گردانیدند

میخورند و لغرض نا حقش میفروشند و ہر کہ نمک می خورد نمکدان را می شکنند نزدیک ہست کہ در
بنیان سلطنت رخنہ راہ یابد۔ چون صورت حال بدینمنوال بنظر در آمد و اصلاح فراج مقدس
را علاج پذیر ندید لاجرم عزم سلطانی برین آورد کہ ملک ہندوستان را از خار وخس ارباب
تمرد و فساد مصفا ساختہ اہل علم و فضل را پیش آوردہ بنیانِ ظلم را منہدم سازد تا خلق اللہ آسودہ
حال و فارغ البال بودہ بجمعیت خاطر در کسب کار خود باشند و نیکنامی کہ عمر ثانی و حیات جاودانی
عبارت از انست بر صفحۂ روزگار یادگار ماند چہ خوش باشد کہ توفیق رفیق شود و حضرت
اختیار این کار بعہدہ اصغر ترین فرزندان گزاشتہ خود بدولت متوجہ طوافِ سعادت مآب
حرمین شریفین معظم و مکرم شوند و خلق عالم را ثناخوان و دعاگوئے خود سازند اینہمہ عمر را کہ
حضرت در تحصیل دنیا کہ از خواب بے اعتبار تر و از سایہ ناپایدار تر است صرف نمودہ اند اکنون
وقت آنست کہ توشۂ عاقبت بہم رسانند تا کفارۂ کردار سابقہ کہ بطمع این دنیاے ناپایدار
با پدر بزرگوار و برادران کامگار در عالم جوانی واقع شدہ واقع شود۔ ؎

ای کہ ہشتاد رفت و در خوابی مگر این پنج روز در یابی

وانچہ از مواعظ و نصائح نامۂ مبارک را تکلیف شدہ ہست نازم برین جرأت أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ
بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ ؎

تو بجائے پدر چہ کردی خیر تا ہمان چشم داری از پسرت

رباعی
ای کہ دانش بمردم آموزی انچہ گوئی بخلق خود بنیوش
خویشتن را علاج می نکنی بارے از پندِ دیگران خاموش

و آنکہ در باب آمدن مرقوم بود ہر چند در آمدن سراسر سعادت خود است لیکن بمقتضائے
خورد سالی و تصور او لو العزمی ہائے حضرت کہ با پدر و برادران چہ معاملہ ہا العمل آمدہ اند البتہ توہمات
این معنوب بے سبب بجائے خود تواند بود اگر خود حضرت اقدس و اعلی مع الخیر قدم رنجہ فرمایند
اینہمہ توہمات باطمینان بدل و اطمینان بدل خواہد شد۔ ؎

ما بدان عتبہ عالی نتوانیم رسید ہان مگر لطف شما پیش نہد گامے چند

بعد تشریف آوری کہ اطمینان دلی حاصل خواہد شد با متثال اوامر شاہنشاہی بجان منت
خواہد بود تا دران حال۔ ؎

درحیطہ اختیار خود درآوردہ واز شجاعت اینہا ظاہر است کہ حضرت خود بدولت در دارالخلافت زینت بخش تاج وتخت بودند وراجپوتان سیصدکس کہ کار رستمانہ بہادرانہ از دست اینہا بوقوع آمدہ بہمگنان ظاہر وہویداست وہمان جسونت بودکہ ہمین مرہ نسبت بجناب سلطنت مآب مصدر بے ادبی ہا شدہ وحضرت دیدہ ودانستہ چون تاب مقاومت ندیدند اغماض فرمودند وہمین جسونت بود کہ حضرت بچندین فسون وفسانہ دلداری نمودہ از رفاقت داراشکوہ بازداشتند کہ فتح ونصرت نصیب اولیاے دولت شد رحمت برنمکخواری اینہا کہ ازبراے صاحبزادۂ خودسر خود را فدامی کنند ودرجانسپاریہا بجان دریغ نمی کنند بادشاہ ہندوستان وشاہزادہ ہاے عالی قدر وامراے والاتبار مدتیست کہ درتلاش سیواے مقہورانداہنوز روزاول است وچرا چنین نباشد کہ درعہد حضرت وزراے اختیار وامرا۔ بے اعتبار و سپاہی خوار ونویسندہ بیکار وسوداگر بے مال ورعیت پامال ہمچو ملک دکن کہ ولایت بہشت آئین برروے زمین چون کوہ وبیابان خراب وویران ودارالسرور برہانپور کہ خال رخسارہ عالم است تلف وتاراج واورنگ آباد کہ بسبب ہمنامی حضرت ممتاز ازہمہ شہرہاست از آسیب وصدمات لشکر غنیم چون سیماب دراضطراب عامل درخانہ غنیم بر سر رعیت۔ جائیکہ چنین ستم باشد دعاگوئی وثناخوانی خلیفہ خود چگونہ متصور نخواہند بود۔ مردم اصیل ونجیب از خاندان قدیم گمنام وسررشتہ کارخانہ سلطنت ومصلحت آموز دولت درکف اختیار مردم اراذل اسافل ازنام جولاہہ وبافندہ وصابون فروش وجاروب کش خیرہ گردد وپیراہن فراخ وخرقۂ دغل دربغل ودام شیطان بنام تسبیح دردست گرفتہ مسائل چند برزبان می رانند وحضرت آنہارا مصاحبان ومقربان ومسازان وہمرازان چون جبرئیل ومیکائیل واسرافیل اعتبار نمودہ اختیار خود را باعتبار آنہا میاندازند وآن گندم نمایان جو فروش باین وسیلہ قابو جستہ کبوتر را پرسرخاب وکاہ را کوہ مینمایند۔ ع

بدورشاہ عالمگیر غازی	شدہ صابون فروشان صدر وقاضی
بود جولاہہ ہم بافندہ رازہ	کہ دربزم ملک ہستند ہمراز
اراذل پاشدہ آن دستگاہے	کہ فاضل برورش جوید پناہے
بدست جاہلان آن دستمایہ	کہ ہرگز عالمان رانیست پایہ
معاذ اللہ ازین دور پرآشوب	کہ تازی ازخران باشد لگدکوب

حکم والاپادرہوا انصاف وتمیز خود عنقا متصدیان سرکار تجارت وسوداگری اختیار نمودہ کہ خدمات بزرگ

منکوحہ شما تبلافی این امر ستنگ نپذیرا میتواند شد مگر این لفض قطعی ہم پیش نظر باشد وَ اَنْ لَا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً وا بنہم درخاطر باشد کہ؎

آب چون در روغن افتد نالہ خیزد از چراغ　　　صحبت ناجنس باشد ثمرۂ آزارہا

مگر اینکہ بالفعل اگر بنظر غفلت وہی آن زمرہ تندر ومنزلتش مصلحت کار افزودہ اند روا داشتہ شد ہر وقت فہمیدہ خواہد شد۔

(۸۵) نقل سند منجانب نواب کمال الدین خانصاحب

بنام اہلیہ سید صاحب گیلانی



ہوالغنی متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد محال جاگیر بعنایت ایزدی امیدوار بودہ بدانند

چوں موازی پنجاہ بیگہ زمین پختہ گز الہی در سواد موضع جمور اعلہ پرگنہ مذکور از ابتدای فصل خریف ۱۱۰۳ھ یکہزار یکصد وسہ ہجری بنام قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین میر سید احمد گیلانی حسب ضمن مرحمت شد۔ باید کہ آراضی مرقوم را بحدود متصلہ ذیل تصرف منشار الیہ واگذارند بوجہی من الوجوہ مانع و مزاحم نشوند دریں باب تاکید تمام دانستہ حسب المسطور عمل آرند تحریر فی التاریخ چہار دہم شہر رجب المرجب ۱۱۰۶ھ ہجری صـ

(نوٹ) حضرت شہاب الدین سید احمد صاحب گیلانی شاہ آباد کے بڑے بزرگ تھے آپ کا سلسلہ نسب چودہ واسطوں سے حضرت غوث الثقلین تک پونہچتا ہے آپ بہت بڑے ادیب تھے آپکے بزرگوار سید ابو اسحق ابراہیم شہر حماہ ملک عرب سے ہندوستان تشریف لائے یہ زمانہ شاہجہاں بادشاہ کا تھا۔ بادشاہ بڑی عزت واحترام سے پیش آیا۔ غرض کہ آپ شاہی دربار میں نہایت سربلند ہوئے شہزادہ محمد شجاع آپ کا بہت معتقد تھا۔ دس برس آپ ہندوستان میں رہے مگر آب وہوا ناموافق ہونے سے اپنے وطن کو چلے گئے اور ۱۰۷۸ھ تک وہیں رہے پھر دوبارہ آپ ہندوستان آئے تو شاہجہاں کا عہد ختم ہوچکا تھا اور اورنگزیب تخت نشین تھا آپ اورنگ آباد دکن تشریف لے گئے اور بالآخر وہیں آپ نے ۱۰۸۶ھ میں انتقال فرمایا اور محلہ نیلم پورہ مشہور بہ دار الشفا میں آسودہ ہیں سید ابو اسحق کے انتقال کے بعد آپکے فرزند شہاب الدین سید احمد صاحب ۱۰۹۰ھ میں حماۃ سے اپنے چچا ابو الحسن سید علی کے ساتھ ہندوستان آئے نواب بیرم خاں کے انتقال کے بعد جب نواب کمال الدین خان کو شاہ آباد کی آبادی منظور ہوئی تو خدمات سابقہ کے صلے میں نواب صاحب نے بادشاہ سے سید صاحب اور قدم مبارک ملنے کی سند حاصل کی بادشاہ نے سید صاحب کو نواب صاحب کے ساتھ جانے اور وہاں جاکر آباد ہونے کی اجازت دی چنانچہ آپ کا ورود مسعود شاہ آباد میں (دیکھو صفحہ ۱۲۸)

گر کشی ور جرم بخشی روی بر آستان تو   بنده را فرمان چه باشد هر چه فرمائی بر آنم
زیاده حدِ ادب آفتاب سلطنت تابان باد فقط

(۸۴) نقل تحریر دستخطی بمهر دستی و دو قلم عالمگیر بنام شاهزاده محمد اکبر

فرزند دلبند لختِ جگر بجان برابر با بقای [illegible] مواعید تحفه مستظهر بوده بداند
آنچه عذرات سعه وضاعت [illegible] بنظر رسیده بود، چون مصلحت و اجازت ما بود معاف
و برای آینده اجازت الامر فوق الادب[1] افعل ما تومر آنچه ترغیب ایشان[2] بود بحکم مصلحت بود
در آن هم عذر [illegible] که [illegible] کردن آن [illegible] میان مناسب و مصلحت نبود بار الحمدلله
که آن مضمون تفهیم [illegible] کرده بود [illegible] آنچه در باب ولیعهدی بجلدوی
آن وعده [illegible] ان شاء الله تعالی [illegible] خواهد رسید مگر از کم عمری و ناتجربه کاری
آن لخت جگر [illegible] در خوف و رجا [illegible] که صید بدام افتاده و هم خور و تار رسیدن
افواج اطراف و دیگر برادران خود در بین مغالطه تامل باید داشت تا وحشیان صحرائی دم نخورند
که انجام عزیمت خود مع برادران و والده شما و اهل و عیال شما بتمنای دیدار آن لخت جگر
مشهور کرده شد و معنا رسیدن آنجا با تمام فوج همراهی برادران شما همان مصلحت است که آن
نور چشم نوشته بودند و آنچه دیگر قسمان معهود [illegible] را گرفت. یک این مشوره بوده اند و وعده های
ما بیشمار مستظهر نموده اند آنهمه وعده های آن نور چشم همین از زبان ماست و استعفای سوء ادبی
قلمی و زبانی و استجازت آینده که نموده اند چون محض مصلحت است بخوبی اجازت و معاف است و عذری
که در باب وصیت ناجنس نوشته اند اگرچه نادرست است الا بشرط رضای والده جلیله

---

[1] حکم کے آگے ادب کا پاس نہیں کیا جاتا تم کو جو ہم کہتے ہیں وہ کرنا چاہیے ۱۲
[2] انہیں لوگوں (کی ترغیب) سے ۱۲

نشان آستان فلک نشان ملک پاسبان براہ بندگی درگاہ آسمانجاہ ماموربود آن فرزند اعز ارشد تجویز مناصب درخور حالت و رتبت ایشان خواہد نمود بر طبق آن معروض مقدس اقدس خواہد گردید - نوزدہم ذی القعدہ سال چہلم از جلوس والا تحریر یافت



برسالہ کمترین ندویان

(۸۷) نقل سند معافی بنابر مصارف درگاہ شیخ محمد مہدی قادری شاہ آبادی



ہوالغنی

شیخ محمد مہدی قادری

چون حقیقت استحقاق و کثرت اخراجات فقرا و درگاہ غوث الثقلین قطب الدارین بظہور پیوست لہذا موضع املیا نہ کر کا خاص عملہ پرگنہ مہر آباد سرکار بداون من ابتدائے فصل خریف سنہ ۱۱۰۹ھ در وجہ نذر درگاہ مقرر نمودہ شد باید کہ فقرا درگاہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف مایحتاج خود ہا نمودہ بدعا دوام دولت ابد مدت اشتغال نمودہ باشند تحریر فی التاریخ بست و دوم شہر رمضان المبارک سنہ ۲۵ جلوس معلی -

نوٹ : - آپ کی درگاہ پر حسب ذیل کتبہ نصب ہے - در سال نیک میمون در روز سعد حسن + غوث الزمان مہدی سوئے بہشت شد +

سنہ ۱۱۰۸ھ - خلیفہ شعیب - عہد عالمگیر بادشاہ غازی سنہ ۱۱ جلوس - دوسرا شعر بھی اس بیت کے نیچے پتھر پر کندہ ہے مگر منہدم ہونے سے پڑھا نہیں جاتا صرف ایک مصرعہ پڑھا جاتا ہے اور وہ یہ ہے - ہمچو ارم تازہ بہ تاریخ سعید +

یہ سند ہم نے نامۂ مظفری حصہ دوم صفحہ ۱۴۵ سے نقل کی ہے متن سند میں سنہ ۱۱۰۹ھ درج ہے اور سنہ ۲۵ جلوس عالم گیر سنہ ۱۰۶۸ھ میں تخت نشین ہوا اس میں (۲۵) ملائیں تو سنہ ۱۰۹۳ہ ہوتے ہیں نہ کہ سنہ ۱۱۰۹ھ اگر سنہ جلوس (۴۱) فرض کریں تب البتہ سنہ ۱۱۰۹ھ ٹھیک بیٹھتا ہے اسی طرح شیخ کے وصال کا سال عالمگیری (۱۱م) لکھا ہے جس کے سنہ ۱۰۷۹ہ ہوتے ہیں نہ کہ سنہ ۱۰۸۷ھ ہاں اگر سنہ جلوس (۱۹) ہو تو سنہ ۱۰۸۷ہ ہوگا ضرور سنہ جلوس کے لکھنے میں سہو ہوا ہے - ۱۲

جانب پشت

موجب ضمن موازی پنجاہ بیگہ زمین پختہ از سواد موضع جمورا پرگنہ شاہ آباد بنام اہلیہ قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین پیر سید احمد گیلانی مرحمت شد ۵۰ بیگہ پختہ

حد شرقی — غربی — جنوبی — شمالی

دہورہ موضع بلیا تالاب بدہا حد دہورہ موضع جمورا حد دہورہ موضع لاڈپور حد دہورہ موضع کمال الدین پور

بتاریخ ۱۴ رجب المرجب ۱۰۸۰ھ ہجری نقل بدفتر رسید ۲ رجب المرجب ۱۰۸۰ھ داخل سیاہہ مقرر شد

(۸۶) نقل فرمان عالمگیر بادشاہ بنام کمال الدین خان



بموجب مسطور عمل نشور مطاع عمل نمایند

خانہ زاد شجاعت شعار لایق المرحمت والاحسان کمال الدین خان نوازش بادشاہی امیدوار بودہ بداند از آنجا کہ قبل ازیں خدمت متعلقہ او بشیر افگن خان مرحمت شدہ حکم گیتی منقاد لازم الانقیاد نفاذ می یابد کہ بعد رسیدن ابطالی خانمذکور باید کہ آن خانہ زاد بر سبیل استعجال بخدمت فرزند بجان پیوند برخوردار نامدار اعز ارشد کامگار عالی نسب والا تبار منظور نظر حضرت آفرید کار غرہ ناصیہ دین و دولت قرہ باصرہ ملک و ملت مہبط انظار عنایت مطلع انوار مرحمت ظل جلیل القدر منیع الشان عظیم المنزلت رفیع المکان المحفوظ بحفظ الحافظ الکلام المتمسک بسنن محمد معظم بہادر شاہ کہ بہ رفتن دار السلطنت لاہور مامور شدہ بہ شتابد وجمعے کہ آن قابل الاحسان بہ آوراد

بقیہ نوٹ صفحہ ۱۲۷ :- ۱۰۹۶ھ میں ہوا۔ نواب صاحب نے کمال عقیدت کی وجہ سے اپنی صاحبزادی گل بیگم کا عقد سید صاحب سے کر دیا اور نکاح کے وقت عرض کیا کہ یہ خادمہ حضرت کے وضو کرانے کے واسطے حاضر کی گئی ہے اس سے سید صاحب کی عظمت اور نواب صاحب کی عقیدت کا پتہ چلتا ہے۔ ۱۲

(۸۹) نقل سند شیخ عبدالستار جیو



چون موضع بجولا و موضع ایلیا تہ کر کا عملہ پرگنہ مہرآباد سرکار بدایون دار الخلافت شاہجہان آباد بموجب اسناد حکام مذ حقایق و معارف آگاہ سابق در وجہ مقرراست برطبق آن در ینولا نیز مواضعان مذکور بدستور سابق از ابتداے ۱۱۱۱ فصلی مطابق ۱۴ جلوس والاجال داشتہ شد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعاے دولت ابد پیوند اشتغال مینمودہ باشند۔ نوزدہم ماہ ربیع الاول ۱۱۱۵ھ

(۹۰) نقل سند نواب کمال الدین خان عرف رستم خان بنام ہمشیرہ خود



ہوالغنی　　متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد حال جاگیر بعنایت امید وار بودہ بدانند

چون باغ موضع مریداپور عملہ پرگنہ مذکور از ابتداے فصل خریف ۱۱۱۳ یکہزار و یکصد و دوازدہ فصلی بنام ہمشیرہ مقررہ دادہ باید کہ باغ مذکور تبصرف مشارالیہا واگذارند کہ محصول آنرا سال بسال در قبض و تصرف خود بیاید بوجہے من الوجوہ مانع و مزاحم نشوند درینباب تاکید تمام دانستہ حسب السطور بعمل آرند۔

تحریر فی التاریخ چہاردہم شہر ربیع الثانی ۱۱۱۶ھ
نقل بدفتر رسید۔

نوٹ :- شیخ عبدالستار صاحب بھی عظمت مآب اور ذی توقیر پیرزادے تھے دوسو بیگہ زمین کا پروانہ نواب کمال الدین خاں نے آپ کے نام لکھا ہے اور آپ کی مقدرت کا یہ عالم تھا کہ نواب محمود خاں اکثر آپ سے قرض منگوالیا کرتے تھے چنانچہ ایک بار سات ہزار روپیے جو آپ کے یہاں سے منگوائے تھے اُن کے متعلق ایک رسید موجود ہے۔ ۱۲

(۸۸) نقل سند معافی منجانب نواب کمال الدین خان

بنام سید شہاب الدین سید احمد گیلانی

مہر هو الغنی



متصدیان مہمات حال و استقبال پرگنہ شاہ آباد محال جاگیر بعنایت امید وار بوده بدانند- چون موازی یکصد و پنج بیگہ زمین پختہ بگز الہی در سواد موضع ہری عملہ پرگنہ مذکور از ابتدای فصل خریف ۱۰۹۶ فصلی یکہزار نود و شش در وجہ نذرانہ قدوة العارفین زبدة الواصلین میر سید احمد گیلانی حسب الضمن مرحمت شد باید کہ اراضی مرقوم را بحدود مفصل ذیل تبصرف میر معز الیہ واگذارند و بوجہی من الوجوه مانع و مزاحم نشوند. دریناب تاکید تمام دانستہ حسب المسطور بعمل آرند تحریر فی التاریخ یازدہم ربیع الاول سنہ ۱۱۱۰ ہجری مسص

جانب پشت

بموجب ضمن موازی یکصد و پنج بیگہ اراضی زمین از سواد موضع ہری عملہ پرگنہ شاہ آباد در وجہ نذرانہ قدوة العارفین زبدة الواصلین میر سید احمد گیلانی مرحمت شد ما ۱۰۵ بگہ پختہ

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
حد ہوره موضع	حد ہوره موضع ہری	حد دہوره موضع حسن پور	حد دہوره موضع اختیارپور

بتاریخ ۱۱ ربیع الاول
۱۱۱۰ ہجری نقل شد

(۹۲) خطِ شاہ ایران

بادشاہ ایران کا افسوسِ الزامی خط

نامہ سلیمان بادشاہ ایران کہ بہ عالمگیر اورنگ زیب فرمانروائے ہندوستان نوشتہ :- ستایش آفرین جہان آفرینے راکہ از یک سخن گل نہ فلک را باانجمن انجم بچرخ آوردہ ہفت طبق زمین را به این ہمہ وقار و تمکین بر روے آب ساکن گردانیدہ و از قطرۂ آبی صورت انسان را کہ اشرف المخلوقات است از نہاں خانۂ بطون بشہرستان ظہور جلوہ گر ساختہ و بہ محض عنایت بے غایت خلعت فاخرۂ خلافت را در بر سعادت پرور ما پوشانیدہ زمام التیام و انتظام طبقات انام بدست اختیار و قبضۂ اقتدار ما سپردہ پس انصاف آن ست کہ ما نیز قدر این عنایت خاص دانستہ بمصداق أَحْسِن كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ با خلق خدا بہ اخلاص سلوک نمائیم و ہرگاہ ستم رسیدگی و شکستگی احوال مغلوبان و مظلومان ظاہر شود تعلل و تغافل را برکنار نہادہ برائیست و پرداخت قلوب دردمندان شرائط مساعی بتقدیم رسانیم درین ایام از تقریر صادر و وارد بظہور پیوستہ کہ در ممالکِ ہندوستان اکثر جا مفسدان سرکش آن سلیمان وش را ناتوان و بے سرانجام پنداشتہ غبار آشوب بلند ساختہ اند و بعضے از ممالک را در تصرف آوردہ متوطنین و متردین آن ولایت را تصدیعہ می دہند سرکردۂ آنہا سیوا نام کافریست کہ ہیچ کس نشانہائے نام و نشان او نبودہ الحال بے سرانجامی سامی باعث سرانجام آن گمنام شدہ خروج نمودہ اکثر قلعہ جات کوہ شکوہ بہ تصرف خود آوردہ سپاہ آن سلطنت پناہ را بزیر تیغ بے دریغ کشیدہ بسیارے را اسیر نمودہ ملک را تاراج کردہ دعوی ہمسری بہ آن والا دودمان دارد و آن خلافت مآب پدر گیری را عالمگیری نام نہادہ از کشتن برادران کہ وارث ملک بودند خاطر جمع کردہ سر رشتۂ قدر دانی و جہانبانی و دادو دہش را از دست دادہ بصحبت جماعتے کہ افسون خوانی وسوسۂ شیطانی را شیوہ حق دانی می پندارند مشغول اند و اہدا در ہر کار نبرد نماباختہ بحیلہ و فریب بازی بردہ اند الحال کہ معرکہ مردانگی پیش آمد ششدر و مضطر گشتہ تنبیہ مفسدان و ضبط ہندوستان از احاطۂ مقدور ایشان بیرون ست از انجا کہ بعنایت الٰہی و امداد دائمۂ معصومین نوازش درماندگان شیوۂ دودمان ما ست اعانت آن سلطنت پناہ منظور است چنانچہ از امداد جد ما ہمایون بادشاہ باز بہ

(نوٹ) یہ مراسلت راقم کو ایک پُرانی قلمی کتاب سے ملی ہے - ۱۲

(۹۱) نقل فرمان بادشاہ اورنگ زیب عالمگیر بنام محمد تراب ولد جلال الدین

مہر بادشاہ اورنگ زیب

مہر معمولی نام سلاطین سابق کے ہیں جو کئی فرمانوں میں لکھے جاچکے ہیں۔

درینوقت بیمنت عنوان فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد

کہ خدمت چودری پرگنہ منوی سرکار لکھنؤ مضاف بصوبہ اودہ بہ محمد تراب ولد جلال الدین کہ از اباعن جد خدمت مذکور سرانجام می نماید برطبق پیشکش من ابتدائے فصل خریف تخاقوی ئیل حسب الضمن مقرر گشتہ باید کہ اوراچودری دربست پرگنہ مذبور۔ گرم کارگردانند ودست تصدی مشارالیہ درامور مضافہ این خدمت قوی مطلق شناسند کہ کما ینبغی بلوازم ومراسم آں خدمت قیام واقتدام نمودہ دولت خواہی وآبادانکاری واستمالت رعایا وافزونی زراعت مساعی جمیلہ بکار بردہ دقیقہ از دقایق آن نامرعی نگذارد ومحال را موافق تشخیص ایں قبولیت رعایا فصل بفصل سال بہ سال بیباق ساختہ بگماشتہ جاگیرداران وکروریان وغیرہ حکام پرگنہ مذبور رجوع بودہ بدعتے احداث نہ نماید ورعایا وبرایا دیگرے را از حسن سلوک راضی داشتہ پیرامون تغلب وتعدی نگردد وسوائے رسوم مقرری چیزے ازمال سرکار متصرف نشود واز کسے طمع وتوقع نکند ومثل قانونگویان وزمینداران ومقدمان ومزارعان رعایا وغیرہ ان محال آنکہ سخن حسابی وصلاح وصواب دیداو بیرون نروند۔ چہاردہم شہر رجب سال چہل ونہم از جلوس والا اشرف تحریر یافت۔

مہر امیر الامراء بندہ عالمگیر بادشاہ

تاریخ بست ونہم شہر شعبان سنہ ۴۹ جلوس موافق سنہ ۱۱۱۰ ہجری داخل دفتر نمایند

آسودہ خاطر بودہ زبان خود را بدعاے دولت سرگرم می دارند واز برکت این نیت ہر ارادۂ کہ
مکنون خاطر بود بوجہ حسن جلوہ ظہور نمود و ہر کس جانب دولت خداداد ما بد دید نقش ہستی او از
صفحۂ روزگار زود زایل گردید شاہد حال این معنی حرکت پدر شماست کہ قدر عافیت ندانستہ
گامے چند برا فراشتہ بود کہ خار ناکامی در پاے او شکست واز عمر وجوانی بے بہرہ رفت
احسانہا حضرت صاحبقرانی دربارہ بزرگان شما بر پیش طاق روزگار ثبت است راہ
ناشکری رفتن در راہ چاہ کندن ست چون نتائج حسن نیت را پایان نیست اکنون مطلب
گرائیدہ می شود مکتوب مرسلہ کہ نگاشتۂ دبیران تنگ حوصلہ و منشیان کم ظرف بود
ورود نمود ہمان وقت بخاطر رسیدہ بود کہ چندے از یردلان را برباد پایان اندیشہ
رفتار صرصر کردار کہ از سرعت سیر چون آفتاب درنیم روز بشام می رسند سوار کردہ
باجمعے از تیراندازان کہ پیوستہ پیغام قضا در ترکش نشان آرام گزین و پیک اجل
درخانہ کمان آنہا گوشہ نشین است بسوئے آن والادودمان رخصت فرمائیم تا جواب
مکتوب بد اسلوب بزبان شمشیر تیز خون ریز ادا نمایند لیکن رعایت خاندان نبوی ومروت
موروثی وتوجہات صاحبقرانی نگذاشت کہ بہ محض لغزش زبانی کہ نتیجۂ خوردسالی و
نادانی است یک بار سر رشتۂ روابط قدیم گسیختہ شود لہذا درجواب نامہ فہرستے از
دفاتر احوال خود نوشتہ می شود این کہ از کشتن برادران و بے دخلی اعلی حضرت مغفرت
منزلت رقم پذیر خامہ ساختہ بود بر ہمگنان ظاہر و باہر است کہ داراشکوہ پاس دین مبین
نکردہ آوارۂ بادیہ گمراہی بود و ہمیشہ کمر عداوت با اہل اسلام و امراے عظام بہ تخصیص
با برادران حقیقی بستہ می داشت و ہمچنین شجاع از غرور در حضور پدر ہوس نشینی کردہ بقصد
برادران لشکرکشی نمودہ مرادبخش از بادۂ غفلت مدہوش بودہ ہنگامۂ ظلم و بیداد گرم می
داشت ما بتوفیقات ربانی بچندین جنگ وجدل کہ کارنامۂ اولوالعزم تواند بود ہر متعدی
را بہ مقتضاے شریعت غرا سزاے واجبی دادیم و اعلی حضرت از مہر پدری روادار کردار ناہموار
آنہا بودہ آخر الامر از مشاہدۂ حال نکبت مآل آنہا تارک السلطنت شدہ اورنگ سلطنت
را کہ بعنایت الہی از روز ازل بنام نامی ما زینت یافتہ بود ما را خلف الصدق دانستہ
بخشیدند خدا شاہد حال این معنی است وَکَفٰی بِاللّٰہِ شَہِیْدًا این ہمہ محض براے
رضاے خدا و ہدم بناے جفا کردیم اگر مترسمان روزگار کہ دیدۂ ظاہر و باطن آنہا از فروغ

ہندوستان مسلط شدہ بودند ونذر محمد خان والی توران چراغ دولت خود را از فروغ کوکب بخت ما باز روشن ساختہ درین ولا کہ آن وارث تخت ہمایون را در ماندگی رو آوردہ ہمت وغیرت سلطنت چنان اقتضای کند کہ ما خود بنفس نفیس با سپاہ ظفر پناہ بیاوری وارث آن سروری متوجہ شویم و بملاقات یکدگر کہ آرزوی دیرینہ است محظوظ گردیم و آن اشرار غریب آزار را بشمشیر ذوالفقار کردار سزا دادہ رعایا را از مفسدان نجات بخشیدہ دعاگوئے خود گردانیم اللہ تعالیٰ از ناہمواری روزگار در امان دارا د والسلام۔

(۹۳) جواب خط اورنگ زیب کی طرف سے

اورنگ زیب کا ڈیفنسو (تردیدی) جواب

جواب نامۂ مسطور کہ اورنگ زیب نوشتہ

سبحان اللہ قدرتیکہ جمیع ذرات ہستی وموجودات بلند وپستی پرتو آفتاب عالم تاب ذات اوست نقش ونگار صفحۂ روزگار امواج دریاے بے کنار صفات اوست **بیت**

خود از درون وبرون جلوہ کرد ومن بمیان + چو سایہ محو شدم گرد وسو چراغ آمد

امّا از انجا کہ کارخانۂ حکمت بہ مصلحت متضمن است حجاب وروابط واسباب پیش چشم عالمیان انداختہ خود را از نظر ظاہر بینان محجوب ساختہ وبرگزیدگان خود را درخلوت سراے خود راہ دادہ دیدۂ دل ایشان را از جمال خود روشن می سازد وصفحۂ خاطر عاطر آنہا از التفات بسوے اغیار پاک گرداند تا سخنان ردّ وقبول وآفرین ونفرین عوام کالانعام گردیدہ خرد از نور تحقیق بے نصیب است مستغنی وبے پروامی سازد ع چراغ مہر را غم نیست از باد۔ الحمد للہ کہ از آغاز صبح شعور تا این ایام کہ غایت ارتفاع آفتاب رشد است در باطن حق مواطن ما غیر از حق شناسی ورعایت ارباب اسلام وہدم بنیان کفر وظلام دیگر نگذشتہ ومدام از لذات نفسانی احتراز دانستہ بادشاہی را پاسبانی خلایق کہ امانت خالق اند دانستیم وبمقتضاے رعیت پروری وعدالت گستری محصول مبلغے کہ مقدار آن از اندازۂ شمار بیرونست واز قدیم الایام در ممالک محروسہ بصیغۂ زکوۃ وراہداری ونگاہبانی وغیرہ کہ در سرکار مواخذ می شد وباین علت تکلیفات کلی بحال سوداگران ومعابران واہل حرفہ می رسید یک قلم معاف فرمودیم اکنون جماعت مذکور

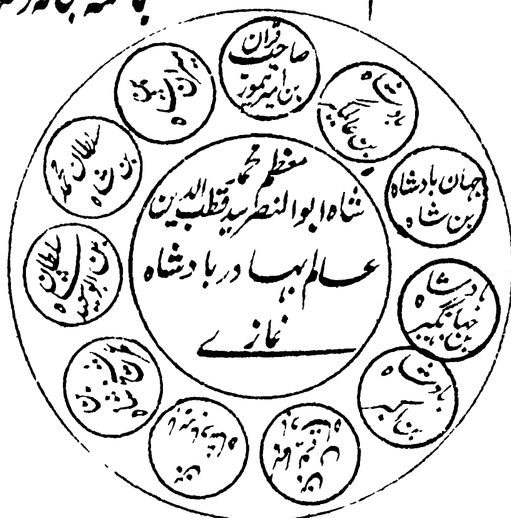
(۹۴) سند محمد معظم شاہ مہری شاہ عالم بہادر بادشاہ

بنام باسدیو نایک

سند محمد معظم شاہ سنہ ۱۱۲۱ھ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ شانہ

محمد
سید قطب الدین
بہادر
شاہ عالم غازی
فرمان ابو النصر بادشاغا



درین وقت میمنت اقتران فرمان والاشان لازم الاذعان صادر شد کہ خدمت سردیسمکی و سرد یسپانڈیگی پرگنۂ حویلی فیروزنگر وغیرہ عرف رائچور صوبۂ دار الظفر بیجاپور ومظفر نگر مارند بور با رسوم والعام دیہات درست و لوازم حسب التضمن بنام باسدیو نایک زمیندار کہ بلوازم ومراسم آنخدمات کما ینبغی پرداختہ دقیقہ از دقایق نیکو خدمانی نامرعی نگزارد وآباد داشتہ پیرامون اخذ ابواب ممنوعہ نگردد وزیادہ بر رسوم والعام ولوازم کہ مقرر شدہ باید کہ حکام ومتصدیان مہمات وشرفان وجاگیر داران وکروڑیان حال واستقبال کو سردیسمکھ و سرسردیسمکی محالات مسطور متعلق دانستہ رسوم والعام ولوازم باز دارند وجمیع الوجوہ عوارض سلطانی وتکالیف دیوانی معاف درینباب ہرسال سند مجدد نطلبند اندرین باب قدغن بلیغ دانند سال سوم از جلوس مبارک تحریر یافت۔

(برپشت سند مذکور)

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز دوشنبہ ۲۷ ربیع الاول سنہ ۳ جلوس مبارک موافق سنہ ۱۱۲۱ ہجری مطابق ۱۹ خورداد ماہ برسالہ امارت وایالت پناہ وشہامت دستگاہ عہدۂ فدویان عقیدت نہاد زبدۂ مخلصان بااعتقاد منظور نظر بادشاہی مورد الطاف نامتناہی مہبط

خرد و وراست سخنان بے اصل شہرت دہند چہ توان کرد ؎

بعذر و توبہ توان رستن از عذاب خدائے ٭ ولیک می نتوان از زبان مردم رست

و این کہ از شورش سیوا قلمی بود عجب است کہ این قسم مقدمات در مجلس آن خجستہ خاندان مذکور می شود قطع نظر ازان کہ ایشان از صغر سن و خورد سالی کہ موسم نادانی است بہرہ از دانش و بینش نداشتہ باشند دران ولایت قحط دانش مندان واقع است و پیش ایشان کسے نیست کہ نظر بر حالت و منزلت داشتہ بسخن معقول پردازد ہرگاہ لشکر ایران و توران را یارائے آن نباشد کہ با فواج بحر امواج دم مساوات توانند زد سیوا و سوائے او داخل کدام حساب است و اگر دزدان موش پیشہ در سوراخ بیابان و کوہستان جائے گرفتہ پیشہ دزدی پیش گرفتہ باشند چہ عجب ؎

گرچہ مگس زور دو بازو نمود ٭ طعمہ سیمرغ نخواہند بود

لایق آنست کہ در آغاز و انجام ہر کار لوازم ہوشیاری و دور اندیشی بظہور آورند در خاطر دریا مقاطر می رسد کہ شور بختان فرنگ کہ باعث آزار رہ نوردان ایران می شوند کشتی سکونت آن گروہ را در گرداب ہلاکت اندازیم و پرتو رایات ظفر طراز بر ساحت آن دیار انداختہ بہ بلا قانت یکدیگر خوش وقت گشتہ متوجہ مقصود شویم ہمشیرہ در خور نیست کامیاب باشند۔[1]



[1] ان دونوں خطوں میں کوئی تاریخ درج نہیں ہے۔ ۱۲

درباب عظام فرمان والاصادر شده اول حکم جهان مطاع
آفتاب شعاع شرف اصدار یافت که دیده و دانسته باو
فرمان والاعطا نماید که باو ممنون بر الطاف شاہی بخاطر جمع
بندوبست محالات بواقعی نماید واقع ۱۲ صفر سنه ۳۱ جلوس -
بموجب یادداشت قلمی شد شرح خط واقعه نویس آنکه مطابق
واقعی است

شرح خط امارت و ایالت پناه بسالت و شهامت دستگاه
عمدهٔ فدویان عقیدت نهاد زبدهٔ مخلصان با اعتقاد منظور
نظر بادشاہی مورد الطاف نامتناہی مہبط اعطاف بیکران
خانه زاد شجاعت نشان صمصام الدوله باقر بیگ بخشی الملک
امیرالامرا بہادر نصیر جنگ سرسردار نایب اعتقاد خلافت
و فرمانروائے اعتقاد سلطنت و کشور کشائے مہد قواعد
معدلت منتظم امور خلافت عقده کشائے معاقدین دولت
سپه آرائے معارک فتح و نصرت گنجور اسرار بادشاہی دانائے
ضمیر طلب انجمن سرائے محفل خلیفه منہجب نسخهٔ دانش و بینائی
صاحب رائے عالم آرائے دستور وزرائے ممالک مدار برہان
وکلائے ذی الاقتدار صاحب الشوکت والعظمت والاحتشام
واجب العز والشرف والاحترام قدوهٔ خوانین بلند مکان
عمده امرائے اعظم الشان رکن السلطنة العلیه نظام الملک
آصف الدوله آنکه صادر شرح خط سیادت و نقابت پناه
شرافت و نجابت دستگاه موتمن الدولة العلیه معتمد السلطنة
عمدهٔ فدویان شجاعت نشان زبدهٔ یومیان رفیع الشان
ناظم مناظم ملک و مال ناریج و مناریج دولت و اقبال اسوهٔ
اعاظم وزرا جملة الملک مدارالمهام معظم خان خانخانان بہادر
ظفر جنگ وفادار آنکه بعرض که رسانید شرح خط رفعت و

واقعه بیست و ششم جمادی الاول سنه ۲ جلوس ۱۱۶۱
موافق ۱۱۴۲ هجری انتقال سلسله انتظام رسید
سنه ۱۱۶۱ ه

اعطاف بیکران خانہ زاد شجاعت نشان صمصام الدولہ باقر بیگ
بخشی الملک امیر الامرا بہادر نصیر جنگ سرسردار نایب اعتقاد
خلافت وفرمانروای اعتماد سلطنت وکشور کشائی مہد قواعد
معدلت منتظم امور خلافت عقدہ کشائے معاقدین دولت سپہ
آرائے معارک فتح ونصرت گنجور اسرار بادشاہی دانائے ضمیر طلب
انجمن سرائے محفل خلیفہ منہجب نسخہ دانش وبینائی صاحب رائے
دستور وزرائے ممالک مدار برہان وکلائے ذوی الاقتدار صاحب
الشوکت والعظمت والاحتشام واجب العز والشرف والاحترام
قدوۂ خوانین بلند مکان عمدہ امرائے اعظم الشان رکن السلطنۃ
العلیہ معتمد السلطانیہ عمدۂ فدویان شجاعت نشان زبدۂ یومیان
رفیع الشان ناظم ومنازم مالک مال ناہج مناہج دولت واقبال
اسوۂ اعاظم وزراجملۃ الملک مدار المہام معظم خانخانان بہادر ظفر جنگ
وفادار نوبت واقعہ نگاری خانہ زاد درگاہ آسمانجاہ محمد میر قلی میگرد
فرد از دفتر تقسیم رسید کہ بعرض مقدس رسید کہ باسدیو نایک زمیندار
چیندن کیرا وغیرہ با جمعیت شایستہ با فواج بادشاہی در جنگ مقاہیر
ومفسدان پرگنات سرکار فیروز نگر وغیرہ بقادر زمینداری بافوجداران
وزمیندار مذکور ہمیشہ جنگ وجدال مینمایند وانستاد عادل خان
بدست دارد امید وار است سردیسکھی وسرسردیسکھی محالات دربست
سرکار فیروز نگر عرف رایچورمن صوبہ دار الظفر بیجاپور ومنظفر نگر عرف
ہلی کھیڑ صوبہ محمد آباد بارسوم وانعام دیہات ولوازم آن موی الیہ
سرفراز گردد تا بہ جمعیت خاطر مفسدان را تنبیہ واقعی نمودہ بندوبست
آنجا از قرار واقعی نماید حکم والاصادر شد کہ بدستور عہد حضرت ہرکہ دیدہ
ودانستہ حکم آن صادر شود سند فرمان والا دیہہ والاسند دیوانی کافی
است موی الیہ مدلے خدمات جانفشانی نمودہ از دست مقاہیر
ومفسدان آن ضلع بندوبست وآباد داشتہ ومصدر خدمات نمودہ

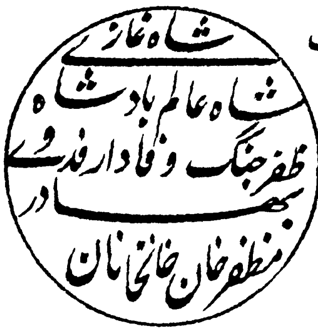
بموجب یاد داشت واقعہ نگار نوشتہ شد والاشان ان نوشتہ

عالم ذرائے

داخل اوراجہ نمودہ شد بموجب نظام محمد

داخل دفتر تعلقہ ماچہ ۴۲ بموجب یاد داشت داخل دفتر تعلقہ بنام ملک گیر مہذب داخل اتمام ثبت

بواقعہ امارت وایالت پناہ وشہامت دستگاہ عمدۂ ماندویان عقیدت



پناہ زبدۂ مخلصان با اعتقاد منظور نظر بادشاہی مورد الطاف
نامتناہی مہبط اعطاف بیکران خانہ زاد شجاعت نشان
صمصام الدولہ با قربیگ بخشی الملک امیر الامراء بہادر
نصیر جنگ سر سردار نایب اعتقاد خلافت وفرمان روائے
اعتقاد سلطنت وکشور کشائی مہد قواعد معدلت منتظم
امور خلافت عقدہ کشائے معاقد دین و دولت گنجور
بادشاہی بیگردد

۲۶ جمادی الاول

نوٹ: یہ معظم شاہ فرزند اورنگ زیب بادشاہ کی سند کی نقل ہے۔ عبارت ظہری سند سے ظاہر ہے کہ باسدیو نایک زمیندار چندن کیرہ (یہ موضع دیودرگ تحصیل سے ایک میل ہے) منسلان والکنگرہ (بیڈ رشوراپور سے چھ میل ہے جو قدیم مستقر راجگان شوراپور کا تھا) کی جنگ میں افواج شاہی کے ساتھ رہا ہے۔ ۱۲

(۹۵) نقل فرمان شاہ عالم بہادر بادشاہ غازی

معافی موضع جمالپور بنا بر جامع مسجد شاہ آباد منجانب شاہ عالم بن عالمگیر بادشاہ دہلی



گماشتہائے جاگیرداران وکروریان حال واستقبال پرگنہ بالی سرکار خیر آباد مضاف بصوبۂ اودہ بدانند۔

بموجب فرمان عالیشان بندگان حضرت بادشاہ زمین وزمان خلیفہ معدلت نشان ذریعہ امن وامان سبب آرامش عالمیان ظل ظلیل ایزد متعال سربلند دادار بیہمال مظہر اتم پروردگار رحمت اتم آفریدگار بانی مبانی جہانبانی مشید قوانین گیتی ستانی خلافت پناہ ظل مرقوم

عوالی پناہ لایق العنایۃ والاحسان اخلاص خان آنکہ بتاریخ ۱۱ ار
جمادی الاول ۱۲۱۱ھ بخشی الملک امیر الامرا بہادر نصیر جنگ سپہ دار
نایب اعتقاد خلافت و فرمان روائی اعتماد سلطنت و کشور کشائی۔

بتاریخ ۲۴ جمادی الاول [illegible]
بقید [illegible]
غلام محمد

[illegible]

محال دربست

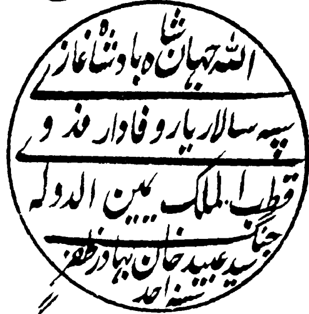
محالات فیروزنگر عرف رایچور					محالات ۹
برسہ	برسہ	برسہ	برسہ	برسہ	برسہ
حویلی فیروزنگر	ینا وگے	کشٹگی	بھنو	کوتال	
محال	محال	محال	محال	محال	
برسہ	برسہ	برسہ	برسہ	برسہ	برسہ
جالی ہال	انکوڑ	درور	ھرور	۲ رسوم	
محال	محال	محال	محال	بدستور	



۲ دیکھان

بانعام — انعام ونار گونڈا محالات مذکور
کہاتاپور کوتال دیبی سرنا پور آاڈگری مورٹ نول کول میگرفتہ باد۔
موضع دربست ۔ موضع دربست ۔ موضع دربست ۔ موضع دربست ۔ موضع دربست ۔ موضع دربست ۔ موضع دربست ۔ این خط بدست نیز پیدا شد
باعث کاغذ کہنہ شکستہ شد

(۹۷) نقل فرمان شاہی بنام نواب محمد سردار خان



باشند
محفوظ
ہاشم خان

رفعت پناہ وزارت وکفایت دستگاہ

چون پرگنہ شاہ آباد درسبت من اعمال سرکار خیرآباد مضاف صوبہ اودہ بجمع مبلغ ہفت لک دام بجاگیر محمد سردار ولد کمال الدین خان مرحوم بدستور سابق بحال وبرقرار است لہذا نوشتہ میشود کہ پرگنہ مذبور درسبت بجمعدام مذکور حسب الضمن بجاگیر موی الیہ بحال دانستہ بر بیداران آنجا قدغن نمایند کہ مالواجب را بعامل مشارالیہ جواب میگفتہ باشند تباریخ ۲ شعبان سنہ احد قلمی شد۔

مضمون لپشت پروانہ

مقررہ ضمن باسم محمد سردار ولد کمال الدین خان مرحوم پرگنہ شاہ آباد سرکار خیرآباد صوبہ اودہ کہ بدستور سابق بحال وبرقرار است معہ لک دام درسبت۔

نوٹ:۔ اس فرمان نے عجب خلجان میں ڈالا ہی سنہ احد جلوس لکھا ہی نواب کمال الدین خان کی وفات ۱۱۲۴ھ کے آخر یا اوائل ۱۱۲۵ھ میں ہوئی ہی یہ زمانہ فرخ سیر بادشاہ کا ہی۔ مگر مہر سید عبید اللہ خاں بہادر ظفر جنگ قطب الملک یمین الدولہ کی ہی اور بادشاہ کا نام شاہ جہان ہی۔ دوسری خرابی یہ ہی کہ اسی کے اوپر کے فرمان میں سنہ جلوس (۲) مطابق ۱۱۲۵ھ ہجری لکھا ہی۔ ۱۲

(۹۸) نقل سند مطلا ومہری محمد شاہ بادشاہ بخط شفیعہ

مشعر سرفرازی برعہدہ قضاءت پرگنہ جلیسر صوبۂ اکبرآباد بنام شیخ محمد رضا سنہ جلوس (۱)

علیین[1] آشیان

گماشتہای جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنۂ پرگنہ جلیسر وغیرہ سرکار

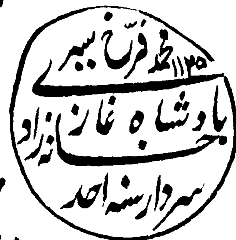
[1] فرامین واحکام میں بہ پاس ادب سطر میں جگہ چھوڑ کر نام بادشاہ کا پیشانی پر لکھ دیتے ہیں۔ ۱۲

بست ونہم جمادی الثانی ۳ جلوس والا موضع جالپور تہ شاہ آباد عملہ پرگنہ مذکور از ثلث خریف پارس... دروجہ خرچ امام وموذن وخطیب وصادر ووارد ومرمت وغیرہ جامع مسجد بناکردہ دلیرخان مرحوم واقعہ قصبۂ شاہ آباد عملہ پرگنہ مسطور حسب الضمن مقرر گشتہ باید کہ مطابق فرمان عالیشان عمل نمودہ موضع مسطور را بتصرف آنہا باز گذارند واز جمیع وجوہ وعوارض معاف مرفوع القلم شمارند کہ حاصل آنرا صرف معیشت نمودہ بوظائف دعاگوئی مواظبت مینمودہ باشند واگر درعمل دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند دریںباب قدغن دانستہ حسب السطور بعمل آرند نہم شعبان ۳ قلمی شدند

کیفیت برپشت

شرح ضمن دروجہ خرچ امام وموذن وصادر ووارد ومرمت وغیرہ لوازمہ جامع مسجد بناکردہ دلیرخان مرحوم واقعہ قصبۂ شاہ آباد موضع جالپور کوتہ شاہ آباد پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف بصوبۂ اودہ از ثلث خریف بتاریخ یازدہم شعبان ۳ نقل بدفتر رسید۔ محمد صادق۔

نقل سند معافی منجانب نواب سردار خان جسمیں (۹۶) محمد مبارک مخاطب کیئے گئے



شجاعت وعقیدت نشان محمد مبارک بعنایت امیدوار بودہ بدانند بظہور پیوست کہ چند بیگہ اراضی دروجہ مدد معاش اہلیہ جمال الدین ولد حسین خان صخیل درسواد موضع خانپور عملہ پرگنہ شاہ آباد بموجب پروانہ خانصاحب مرحوم مقرر است بنابران قلمی میگردد کہ اراضی مذکور بعد ملاحظہ سند بمہر خانصاحب مرحوم بشرط قبض وتصرف مطابق معمول تبصرف اہلیہ مرقوم واگذارند ومزاحمت نرسانند کہ بفراغ خاطر گشتکار نمودہ بدعاے ترقی ودولت اینجانب مواظبت دارد دریںباب تاکید اکید دانستہ حسب السطور بعمل آرند۔ بتاریخ دہم رجب المرجب ۲ جلوس والا مطابق ۱۱۲۵ ہجری قلمی رفت۔

ل واضافہ بمنصب یکہزار بذات × ہفصد سوار سرافراز باشد وافوہ بست و سویم ذیحجہ
۳ جلوس بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد ×

بعرض رسید

شرح دستخط × امارت و ایالت پناه قربت آیات ×
بندگی حضرت سلامت زبدة السادات والنجباء مجمع السعادات × اتفاقاً
تخرانی درگاه عظمت دوری کریمان جوانمرد سلطنت عنایات بادشاہی × سعود
الطاف نامتناہی سرمایہ الارباب وفا قطب الملک یمین الدولہ × سید عبد الله خان
بہادر ظفرجنگ آنکہ داخل واقعہ نمایند

مشار الیہ از فضل وکرم امید دار است کہ از اصل واضافہ
بمنصب یکہزار بذات × ہفصد سوار سرافراز شود شرح دستخط
بخشی الملک حکم شد منظور لاہا
یکہزار بذات
ہفصد سوار

بعرض رسید

اصل	ہفصد بذات پانصد سوار	اضافہ	سیصد بذات دوصد سوار

تحریر فی التاریخ شہر صدر سنہ الیہ جلوس والا مصر

وصوبۂ اکبرآباد را اعلام آنکہ × وکیل شیخ محمد رضا ولد شیخ محمد عوض التماس نمود کہ مؤکل بموجب پروانۂ عہد　　مرقوم ہفت رجب سنہ الیہ × منصب قضای پرگنہ مذکور وغیرہ بہ فرازی وار وامید وار است کہ پروانہ مطابق عہد مرحمت شود حسب الحکم اعلے قلمی میگردد کہ مشار الیہ را بدستور سابق حسب الضمن دانستہ دست تصدی[۵۲] موی الیہ در امور متعلقہ بخدمت مستقل دانند × و دیگر را سہیم و شریک او ندانند دریباب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آید بہ پنجم[۵] شہر ربیع الثانی لہ تد[۵۳]

[۵۲] بجنسہ ایسا ہی لکھا ہوا ہے۔ ۱۲

[۵۳] فرامین پر بجائے دستخط کے صاد بنا دیتے تھے یا بعض کر دیتے تھے۔ ۱۲

(۹۹) نقل فرمان محمد شاہ بادشاہ

سید محمد وارث ساکن امروہہ کے نام ایک ہزاری منصب اور سات سو سواروں کی سرفرازی کا ۱۷ سنہ ۱۱۳۳ھ

الا　　اللّٰہی

بتاریخ روز یکشنبہ بست و سوم ذی الحجہ سنہ ۲ جلوس مبارک موافق سنہ ۱۱۳۳ ہجری ...... برسالہ امارت وایالت مرتبت بسالت و شہامت منزلت زبدۃ السادات مجمع السعادات نقاوہ × مقربان درگاہ عضادہ محرمان ہوا خواہ مطرح عنایات بادشاہی مورد الطاف ظل .... × سپہ سالار یار باوفا قطب الملک یمین الدولہ سید عبد اللہ خان بہادر ظفر جنگ ونوبت واقعہ نگاری کمترین فدویان درگاہ ملایک پناہ تکہینراہم قلمی میگردد حکم صادر شد کہ سید محمد وارث ولد سید غضنفر مرحوم سادات امروہا

نوٹ:۔ یہ فرمان جناب سید خواجہ حسن صاحب نظامی کا عطیہ ہے۔ کاغذ بہت بوسیدہ ہو گیا ہے اور جا بجا سے کرم خوردہ ہے اگر خواجہ صاحب چوکھٹے میں لگا کر محفوظ نہ کرتے تو بے کار ہو جاتا فرمان کا طول و عرض ۸ فٹ $\frac{1}{2}$ × ۷ $\frac{3}{4}$ ہے خط نہایت واضح نستعلیق ہے۔ ۱۲

(۱۰۰) نقل فرمان شاہی محمد شاہ بادشاہ بنام شیخ میان داد صاحب



معلی

گماشتہای جاگیرداران وکروریان حال واستقبال پرگنہ بھولی سرکار چنار صوبۂ الہ آباد بدانند کہ بموجب فرمان عالی شان بندگان حضرت خدیو جہان خداوند زمان باعث امن وامان ظل ظلیل ایزد متعال نائب مناب دادار بے ہمال مظہر اتم پروردگار رحمت اعم آفریدگار سقنن قوانین جہانداری ممہد مہاد کرم گستری خلافت پناہ ظل مرقوم ہفتم شعبان سنہ جلوس مبارک موضع مخدوم پور وغیرہ دربست من اعمال پرگنہ و سرکار مذکور از خریف پارس ئیل برای خرچ فقرا وخانقاہ دروجہ مدد معاش حقایق ومعارف آگاہ شیخ میان داد وغیرہ دیدہ ودانستہ حسب العمن مقرر گشتہ باید کہ مطابق فرمان والاشان بعمل آوردہ مواضع مسطور را دربست بتصرف مشار الیہا بازگذارند واصلاً مطلقاً تغیر وتبدیل بدان راہ ندہند وبوجہ من الوجوہ طلب وطمع نہ نمایند کہ حاصل آنرا صرف معیشت نمودہ بدعای بقاء دولت ابد طراز اشتغال نمایند واگر در محل دیگر چیزی داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند دریں باب قدغن دانند بست وششم شہر ذی الحجہ سنہ جلوس قلمی شد سنہ ـ

جانب پشت

مقررہ عمن دروجہ مدد معاش حقایق ومعارف آگاہ شیخ میان داد وغیرہ بموجب فرمان عالی شان عہد مرقوم صدر از پرگنہ بھولی سرکار چنار صوبہ الہ آباد از خریف پارس ئیل۔

پشت فرمان

مہر نمبر (۱)

محمد شاہ بادشاہ غازی
سپہ سالار یار باوفا فدوی
جنگ محمد امین خان چین بہادر ظفر
وزیر الممالک اعتماد الدولہ

بواقعہ مقابلہ نمایند

محمد شاہ
بادشاہ غازی
لکھپت رام فدوی

محمد شاہ بادشاہ غازی
سپہ سالار یار باوفا فدوی
قطب الملک امین الدولہ
جنگ
سید عبداللہ خان بہادر ظفر سنہ

والا



گماستہا جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ مرکنہ وغیرہ سرکار سنبھل مضاف صوبہ
دارالخلافت شاہجہان آباد را اعلام آنکہ حسب الحکم جہان مطاع آفتاب
شعاع گردون ارتفاع منصب دار دغکے عدالت پرگنہ مذکور
وغیرہ از تغیر امان اللہ بسید محمد مراد ×وسید یار محمد ضمیمہ خدمات
سابق حسب الضمن مقرر ومفوض گشتہ کہ کما ینبغی بلوازم منصب
مسطور قیام نمودہ در تحقیق معاملات × وخصومات موافق شرع
شریف جہد بلیغ بکار بردہ دقیقہ از دقایق حزم واحتیاط نامری
نگذارد باید کہ برطبق حکم × فیض شیم عمل نمودہ مشار الیہ را داروغہ
عدالت آنجا دانستہ دست تصدی مومی الیہ در امور متعلقہ الخدمت
مستقل دانند ودیگر را سہیم وشریک او ندانند × طریق جمہور
سکنہ وعموم متوطنین پرگنہ مسطور وغیرہ آنکہ مومی الیہ را داروغہ
عدالت آنجا شناختہ از سخن صلاح وصوابدید او برون نروند ×
دریں باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آید بتاریخ بست ویکم
شہر رمضان سنہ ۵ قلمی شد

پشت فرمان

مرور اضمن باسم سید محمد مراد ولد سید یار محمد منصب دار دغکے
عدالت پرگنہ حویلی وغیرہ سرکار سنبھل مضاف ×
صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد از تغیر امان اللہ ضمیمہ
خدمات سابق

بے محال

... مذکور

محال امروہہ محال

مصہ

نکئہ محال

تاریخ بست ویکم رمضان سنہ ۵ جلوس
... بعرض مقدس رسید
داماد ...

بتاریخ بست ویکم شہر رمضان المبارک سنہ ۵ جلوس
بصاحب تحویلداران ... الیہ رسید
داماد ...

تاریخ بست وہفتم رمضان المبارک سنہ ۵ جلوس
داماد ... سابق ...

سرداری یوسف ...

فروے مزین بصاد خاص ملفوف بمہر صمصام الدولہ امیر الامرا خاندوران بہادر منصور جنگ بدفتر رسید کہ شیخ میان داد وغیرہ نبیرہ قدوۃ العارفین زبدۃ الواصلین مستحق و کثیر العیال و وابسگان وخرچ خانقاہ و فقرا وصادر و وارد بسیار دارد و ہمیشہ بیاد حق مشغول انداز فضل و کرم امیدوار است کہ موضع مخدوم پور عرف آمد باد وغیرہ ۳ موضع دربست پرگنہ بھولی سرکار چنار صوبہ الہ آباد در وجہ مدد معاش این دعاگوی مرحمت شود بعرض اقدس رسید منزح صدر حکم شدہ

السنہ
ہفتدہ
ے موضع دربست

مذکور دربست عوض امدا کمورہ

خرچ خانقاہ فقرا جست اللہ خرچ خانقاہ فقرا جست اللہ

جمری دربست

خرچ خانقاہ و فقرا جست اللہ

(۱۰۱) نقل فرمان محمد شاہ بادشاہ

مشعر عطائے خدمت داروغگی عدالت بنام سید محمد مراد ۲۲ ۱۱۳۵ھ



طغرائے عن الدیوان الصدارۃ العالیۃ العلیۃ

نوٹ:- یہ فرمان جناب سید خواجہ حسن نظامی کا عطیہ ہے جو بہت بوسیدہ اور کرم خوردہ ہے خواجہ صاحب نے بڑی احتیاط سے فریم میں لگا کر رکھا ہے۔ طول وعرض میں ... خط شکستہ مگر واضح اور با تیقری ہے۔ نقطے بہت کم لگائے ہیں۔ کثرت سے الفاظ مقرا ہیں ۱۲۰

(۱۰۳) نقل بخشش نامہ موضع بھدسی منجانب نواب سردار خان

بنام محمد جعفر نبیرۂ دیوان محمد مبارک



منصدیان مہمات حال و استقبال سرکار اینجانب بدانند

چون موازی بست بسوہ زمینداری موضع بھداسی متعلقہ شاہ آباد پرگنہ پالی سرکار خیرآباد صوبہ اختر نگر اودہ زرخرید و موروثی سرکار اینجانب بطوع و رغبت خود بجمیع حدود و حقوق و مرافق و منافع آن اشجار و اثمار و ابار و انہار و حیاض و ارنکاب و خاکدان جداول از قلیل و کثیر و ما یضاف و ینسب الیہا خارج از مساجد و مقابر و طرق عامہ و اوقاف بہ محمد جعفر ولد محمد اعظم ابن محمد مبارک بخشیدم و تملیک بلاعوض نمودم باید کہ بست بسوہ زمینداری موضع مذکور بقبض و تصرف مشار الیہ واگذارند کہ حاصلات آنرا از رسومات زمینداری موضع مسطور صرف احتیاج خود نمودہ بدعائے ترقی عمر و دولت مشغول باشد دریناب تاکید مزید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
حد دھورہ منکاپور بیباری	حد دھورہ موضع رامان پور رنزہائی	حد دھورہ موضع بیجھا	دھورہ موضع پیرہائی

بتاریخ ہفتدہم شہر جمادی الاول ۱۱۴۵ھ تحریر یافت۔

(۱۰۴) وکالت نامہ مہری

حاجی محمود خان قاضی القضاۃ موسوی سید محمد مراد

بعہد محمد شاہ بادشاہ ۱۱۴۸ھ ۱۷۳۵ء

ابوالفتح ناصر الدین محمد شاہ بادشاہ غازی خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

(۱۰۲) نقل فرمان محمد شاہ بادشاہ بنام کریم داد خاں لوہانی بخط شکستہ

مہر: ۱۱۳۳ محمد شاہ بادشاہ غازی — سید معز خان فدوی سنہ ۵۳

طغرا عن الدیوان صدارۃ العلیہ العالیہ

خسروانی ... ہو دم مزاحم

شجاعت و صداقت شعار عزت و رفعت آثار معتمد خاص مخلص با اخلاص کریم داد خان لوہانی

بوده بداند که معروض بارگاه عظمت و جلال گردید که درین ایام ظفر انتظام آن مخلص بے ریو وریا مع غازیان دین و مجاہدانِ اسلام × بحول و قوت کارساز مطلق و بتائید خلیفۂ برحق برقدوم دلیری و دلاوری برآمده لوائے غلبه و استیلاء و علم استیلاء و علم تسلط و استعلا برا فراخته × جمعے کثیر از باغیان ناہنجار و مفسدان نابکار و کفار سیه روزگار برخاک مذلت و ہلاکت انداختند۔ موجب خوشنودی × خاطر اشرف و اقدس گشت اعلام آنکه حضرت خلیفۂ رحمان ظل سبحان از راہِ لطف و کرم گستری و حوصله افزائی خلعت خاصه × شمشیر و خنجر مرصع و مالائے مروارید و آب تارے با سازِ طلائی ہمدست سید برکت اللہ خان مرتصوی ارزانی فرموده اند و حکم اقدس کرامت × صدور گرفت که آن مخلص با صدق و صفا خود را ببارگاه معلے حاضر آورده از آل تمغا و سند جاگیر مزید سرفراز شده × بر اہل اقران خود برتری و تفوق حاصل نماید و پیوسته خود را باطاعت حضرت ہمایونے ظل سبحانے خلیفۂ رحمانے بداند و لایزال شمشیر آبدار برائے باغیان ناہنجار و مفسدان روزگار آن دیار بے نیام دارند ہر آئینه درین باب قدغن بلیغ دانسته حسب المسطور بعمل آرند بتاریخ چہارم شہر رجب المرجب سنه ۱۳ جلوس والا قلمے شد۔

حاشیہ: داخل رسالہ ... بتاریخ چہارم شعبان سنہ ۱۳ جلوس والا

تاریخ ... شہر رمضان المبارک سنہ ۱۳ جلوس ... دیوان الصدارت ...

بمہر ... قدیم ... داروغہ ...

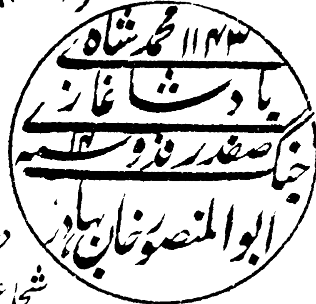
سص

(غالباً یہ مطلع شدہ ہے)

مطلع

دریں باب قدغن دانستہ حسب المسطور عمل آرند بتاریخ ہفدہم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۹ جلوس والا نوشتہ شد۔

(۱۰۶) نقل پروانہ



رفعت و شجاعت دستگاہ یعقوب علیخان محفوظ باشند
رفعت پناہ محمد روشن خان ولد محمد معمور خان مرحوم التماس نمود کہ
درباب معافی باغات و بازار و کٹرہ مشار الیہ واقع شاہ آباد
شجاعت دستگاہ نوشتہ شود لہذا نگارش میرود کہ بدستور
قدیم الحال ہم معاف دانند و متعرض نشوند بست و چہارم شہر شعبان سنہ ۲۲ جلوس
والا مطابق سنہ ۱۱۵۲ھ۔

(۱۰۷) نقل سند قضات محمد شاہ بادشاہ مہری خان ترخان



عن الدیوان الصدارۃ العالیۃ العلیۃ

گماشتہائے جاگیرداراں و کروریان و جمہور سکنہ پرگنہ دیوبند سرکار سہارنپور
حسب الحکم جہانمطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع منصب قضائے پرگنہ مسطور مع سواد قصبہ
و دہات متعلقہ است × از مغفر سید ابرار اللہ بجایت اللہ ولد فضل اللہ مقرر و مفوض گشتہ
نزمانو الاشان درست میشود باید کہ برطبق حکم فیض شیم .... مشار الیہ را قاضی آنجا
دانستہ دست تصدی موی الیہ در امور متعلقہ بخدمت مستقل دانند و دیگرے را سہیم و
شریک او ندانند و .... کہ بہراو ... بشمارند کہ کمایبنغی بلوازم منصب مزبور قیام
نمودہ در فصل قضایا و خصومات و اجرائے حدود و تعزیرات و اقامت جمعہ و .... تجاویز



مظہر کرم اتم نتیجِ فیضِ اعم مشید قواعد اسلام مؤید شرائع و احکام
محی السنتہ ماحی البدعۃ بادشاہ دین پناہ حضرت اشرف × الوراظہر رفیع علی
فضیلت پناہ سید محمد مراد بن سید یار محمد بن × سید عبدالرسول را برای دعوی و
جواب دعوی و قبول کفالہ و قبض حق × اموال و بیت مال لاوارث سرکار
سنبھل صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد × از طرف خود وکیل و مجاز بتوکیل
من یشاء فرمودہ وکان ذلک فی تاریخ ہفتم شہر شوال المکرم سنہ ۱۸
جلوس مبارک مطابق سنہ ۱۱۴۸ ہجری مقدسہ

نوٹ:- یہ فرمان جناب خواجہ حسن نظامی کا عطیہ ہے۔ کاغذ کہنہ اور فرسودہ ہے مگر بہت احتیاط سے آئینے دار چوکھٹے میں محفوظ ہے۔ طول و عرض ۱ فٹ ۱ انچ × ۷ انچ ہے۔ خط نستعلیق معمولی ہے۔ ۱۲

(۱۰۵) نقل سند محمد شاہ بادشاہ بنام شیخ عنایت اللہ عرف شیخ بھکاری وغیرہ



متصدیان حال و استقبال پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف صوبہ
اختر نگر اودھ بدانند موضع کنھر پور و جوگی پور عملہ پرگنہ مذکور وجہ
زمینداری ڈھیوڑی سردار خان تعلق محال وطن کہ در آبادی و باغات
شیخ عنایت اللہ عرف شیخ بھکاری و شیخ محمد علی و شیخ غلام علی پیرزادہ
بموجب اسناد پیشین از کاغذ حشو منہا است از ابتدای عمل بندگان عالی بہمہ وجوہ معاف
است از سنہ ۱۱۴۴ فصلی دستور سابق معاف نمودہ شد باید کہ بوجہی من الوجوہ مزاحمت نرسانند

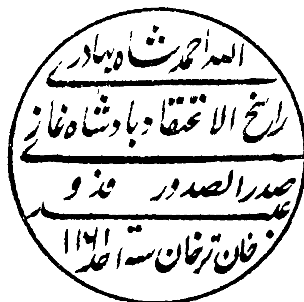
(۱۰۹) نقل فرمان محمد شاہی

بنام قاضی رضاء اللہ خان شاہ آبادی

عبید خان پیر خان
الصدور فدوی راسخ الاعتقاد
محمد شاہ بادشاہ غازی

گماشتہای جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ پرگنۂ سونی پت وغیرہ سرکار وصوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد را اعلام آنکہ حسب الحکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع منصب احتساب وغیرہ پرگنۂ مسطور از تغیر محمد رؤف وغیرہ برضاء اللہ ولد ناصر الزمان حسب الضمن مقرر ومفوض گشتہ باید کہ کما ینبغی بلوازم مناصب مذکور قیام نمودہ در تادیب اوقات مسکرات وزجر اصحاب مسکرات وتعدیل اوزان وذراع وکیال ومایکون من ہذا المثل مساعی موفورہ بتقدیم رسانیدہ ودقیقہ از دقایق واحتیاط غیر مرعی نگذارد وخطابت را از قرار واقع بجا آرد باید کہ برطبق حکم فیض شیم عمل نمودہ مشار الیہ را محتسب وغیرہ دانستہ دست اندازی مومی الیہ در امور متعلقہ الخدمت مستقل دانند ودیگری را بہیم وشریک اوندانند درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ بتاریخ غرہ شہر صفر المظفر سنہ ۲۹ جلوس والا قلمی شد۔

(۱۱۰) نقل سند قضات محمد شاہ بادشاہ مہری خان ترخان



فردوس آرامگاہ

طغرائے سبحانہ اسمہ

ح

عن الدیوان طغرا

عن الصدارة العالیة العلیہ ۱۱۶۱ سنہ

سنہ احد ج

.... فیصلہ .... والنکاح من لاولی ہ × وقسمت تبرکات وحفظ اموال غیب واہتمام وتعین اوصاد نصب توام مساعی موفورہ ...... دریں باب مرعی داشتہ حسب المسطور بعمل آرند بتاریخ غرہ شہر ذی حجہ ۲۳ جلوس والا قلمی شد سہ

پشت

تباریخ ... ذیحجہ ۲۳ جلوس والا داخل سیاہہ شد۔

تاریخ غرہ شہر ذیحجہ ۲۳ جلوس والا نقل بدفتر دیوان الصدارت رسید معہ خریطہ دلیل

نوٹ:۔ (تیسرا اور چوتھا اندراج بالکل مٹ گیا ہے۔ ۱۲)

(۱۰۸) نقل سند معافی منجانب عامل بادشاہی

بنام شیخ عنایت اللہ صاحب قادری

حاجی علیخان ۱۱۲۰ متصدیان مہمات حال واستقبال تعلقات شاہ آباد پرگنہ پالی سرکار خیرآباد مضاف صوبہ اودھ بداننداموضع کنہر پور وجوگی پور معمولہ تعلقات بدپور منجملہ بست وشش دیہہ کہ درآبادی وباغات شیخ عنایت اللہ عرف شیخ بھکاری وغیرہ پیرزادہا ای از قدیم الایام مقرر است واز کاغذ حشو منہا لہذا بدستور تسلیمی می گردد کہ وجہی من الوجوہ بعلت بھنٹ وحساون کہ از بہری دو ہزار روپیہ تعلق بمواضعات نہ دارد متعرض ومزاحم نشوند وخلاف معمول بعمل آرند زیادہ درین باب تاکید دانند۔ دوازدہم شہر صفر ۲۴ جلوس دسہ ملاحظہ شد۔



نوٹ:۔ سند معافی میں ۲۴ جلوس درج ہے سنہ ہجری ندارد قیاس چاہتا ہے کہ یہ سند محمد شاہ بادشاہ کے عہد کی ہوگی کیونکہ پہلی سنہ (۱۹) جلوس کی محمد شاہ کے عہد کی ہے۔ محمد شاہ ۱۱۳۱ھ میں تخت نشین ہوا۔ ۲۴ جلوس مطابق ہوتا ہے ۱۱۵۵ھ کے۔ ۱۲

(۱۱۱) نقل فرمان احمد شاہی بنام قاضی رضا اللہ خان

عبید خان بیرخان
صدر الصدور فدوی راسخ
الاعتقاد احمد شاہ بادشاہ
غازی

گماشتہای جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ پرگنہ کنور سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد را اعلام آنکہ وکیل رضاء اللہ ولد ناصر الزمان التماس نمود کہ موکل منصب قضای وخطابت پرگنہ مسطور سرفرازی دارد امیدوار ہست پروانہ مطابق بیشود از انجا کہ از روے سرشتہ دفتر بظہور پیوست کہ بموجب پروانہ حضرت مرقوم ششم شہر ذی الحجہ سنہ ۲۰ مناصب مزبورہ بمشار الیہ مقرر است لہذا حسب الحکم الاعلیٰ قلمی میگردد کہ مشار الیہ را بدستور سابق بحال داشتہ دست اندازی موی الیہ درامور متعلقہ الخدمت مستقل دانند و دیگری را بہیم وشریک اوندانند درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند۔ بتاریخ پنجم شہر ذیقعدہ سنہ احد جلوس والا قلمی شد۔

(۱۱۲) نقل فرمان احمد شاہی بنام قاضی رضا اللہ خان

عبید خان بیرخان
صدر الصدور فدوی
راسخ الاعتقاد احمد شاہ بادشاہ
غازی

گماشتہای جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ پرگنہ سونی پت سرکار وصوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد را اعلام آنکہ حسب الحکم جہان مطاع وآفتاب شعاع گردون ارتفاع منصب قضائے پرگنہ مسطور معہ سواد وقریات متعلقہ آن از انتقال ناصر الزمان برضاء اللہ پسرش مقرر ومفوض گشتہ کہ کما ینبغی بلوازم منصب مذکور قیام نمودہ در فصل قضایا وخصومات واجراے حدود ولغر برات واقامت جمعہ وجماعات وترغیب مردم بطاعات والنکاح من الی ولہ وقسمت ترکات وحفظ اموال غنب واثبام وتعین اوحبار ونصب قوام مساعی موفورہ بتقدیم رساند باید کہ برطبق حکم فیض شیم عمل نمودہ مشار الیہ را آنجا دانستہ دست اندازی موی الیہ درامور متعلقہ الخدمات مستقل دانند و دیگرے را بہیم وشریک اوندانند ومحلوک دتخلاف بیہر او بیہر شمارند درین باب قدغن دانستہ حسب المسطور بعمل آرند

کمانشہائے جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ پرگنہ پانی پت وغیرہ سرکار وصوبہ دارالخلافہ
شاہجہان اباد را اعلام آنکہ

وکیل محمد فضل اللہ ولد حبیب اللہ التماس نمود کہ موکل بمنصب قضائے پرگنہ مسطور وغیرہ +
سرافرازی دارد امیدواراست کہ پروانہ مطابق مرحمت شود ازانجا کہ از روے سررشتہ
دفتر بظہور پیوست کہ بموجب پروانہ عہد حضرت مرقوم ہفدہم شہر رجب ۱۵ سنہ
منصب مزبور بمشارالیہ مقرراست + لہذا حسب الحکم الاعلیٰ قلمی میگردد کہ مشارالیہ را
بدستور سابق حسب الضمن بحال داشتہ ... تصدیق مومی الیہ + درامور متعلقہ خدمت
مستقل دانند و دیگرے راسہیم وشریک اونداننده + دریںباب قدغن داشتہ حسب المسطور
بعمل آید بتاریخ پنجم شہر شوال المکرم سنہ احد جلوس والا۔ سنہ

پشت

ضمن نویسند

بندہ خاص باسم محمد فضل اللہ ولد حبیب اللہ منصب قضائے پرگنہ پانی پت وغیرہ سرکار وصوبہ
دارالخلافہ شاہجہان آباد بموجب پروانہ حضرت فردوس آرامگاہ
مرقوم ہفدہم شہر رجب المرجب ۱۵ سنہ

دو محال

کرنال	مذکور

حاشیہ پر

	کرنال	مذکور
بتاریخ پنجم شہر شوال المکرم سنہ احد جلوس والا	بتاریخ پنجم شوال سنہ احد جلوس والا	پنجم شوال سنہ احد جلوس والا
نقل بدفتر دیوان الصدارت العالیہ رسید	داخلسیاہہ حضور ایما	نقلبد فتر حضور رسید
معہ آدم مشارالیہ	داخل فہرست الخدمات نمودہ شد	داخل سیاہہ نمودہ شد
موافق فہرست است		

سنہ

نوٹ:۔ اس فرمان کا کاغذ پھول دار ہے اور اس پر سنہری ٹکلیاں بنی ہوئی ہیں ایک فٹ ۹ ½ انچ لمبا
اور پونے نو انچ چوڑا ہے۔ خط شکستہ ہے۔ ۱۲

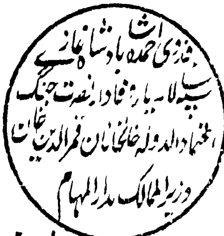
نسلاً بعد نسلٍ خالداً ومخلداً بتصرف آنہا باز گذارند وازعوادم تغیر و تبدیل مصئون ومحروس دانستہ بعلت پیشکش صوبہ داری و فوجداری و مالوجہات واخراجات مثل قتلنہ و محصلانہ وداروغگانہ وبیگار وشکار ودہ نیمی مقدمی وصدودی قانونگوئی مزاحم ومتعرض نشوند وتوفیر وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی وانچہ ازحسن ترد د برجمع بیفزاید معاف ومرفوع القلم شناسند درین باب تاکید اکید وقدغن بلیغ دانستہ ہر سال سند مجدد نطلبند وازہر تبلیغ کرامت تبلیغ والاتخلف وانحراف نورزند۔ چہارم محرم الحرام سال ششم ازجلوس والاتحریر یافت۔

پشت فرمان





برسالہ ابوالمنصور خان



سنہ جلوس والا ... ربیع الثانی

چہارم ربیع الثانی ... فی التاریخ

شرح یادداشت واقعہ بتاریخ روز شنبہ ہفتم جمادی الثانی سنہ جلوس موافق سنہ ۱۱۶۱ ہجری مطابق ۲۰ اسفندارماہ برسالہ سیادت ونجابت مرتبت امارت وایالت منزلت اناب مدارج دین ودولت شناسائے مراتب ملک وملت فرازندہ لوائے شوکت وحشمت طرازندہ بساط ابہت وعظمت ظفر پیرائے معارک جہانستانی عیش آرائے محافل کامرانی اعتضاد خلافت وفرمانروائی اعتماد سلطنت وکشورکشائی ناظم مناظم ملک ومال ناہج مناہج دولت واقبال جوہر مرآت حقیقت ووفا فروغ شمع یکرنگی وصفا کارفرمائے سیف وقلم مدبر امور عالم عمدہ وزرائے رفیع الشان زبدہ امرائے بلند مکان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار مشیر روشن ضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز مخلص باوفا یکرنگ وزیر الممالک یار وفادار سپہ سالار جملۃ الملک مدار المہام برہان الملک ابوالمنصور خان بہادر صفدر جنگ ونوبت واقعہ نگاری کمترین بندہائے درگاہ آسمان جاہ دھنے سنگھ قلمی میگردد حکم صادر شد کہ دولک ہشتاد ہزار دام از پرگنہ ملانوہ سرکار لکھنؤ

بتاریخ بست و نہم شہر شوال سنہ والاقلمی شد۔

(۱۳۱) نقل فرمان مجاہد الدین ابو النصر بادشاہ

باسمہ سبحانہٗ وتعالیٰ شانہٗ

هو الغالب

احمد
ابو النصر مجاهد
الدین بهادر شاه
فرمان بادشاه غازی

احمد شاه بهادر بن محمد شاه غازی
ابو النصر مجاهد الدین صاحب قران ثانی
بادشاه غازی

درینوقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان عز صادر شد کہ دولک ہشتاد ہزار دام از پرگنہ ملانواه

سرکار لکھنؤ صوبہ اوده کہ یکہزار و ہفتصد و ہفتاد و شش روپیہ کسرے حاصل آنست بنابر

وطن بجاگیر پنڈت راے عرف بینی سکھ منجم تنخواه بود در وجہ انعام فرزندان و متعلقان منجم مذکور بطریق

التمغا بلا قید اسامی و قسمت بہ معافی توفیر تا آنچہ از حسن تردد بر جمع بیفزاید از ابتدائے ربیع تخاقوئے

ئیل حسب الضمن مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار والا تبار و وزراے ذوی

الاقتدار و امراے عالی مقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مہمات دیوانی

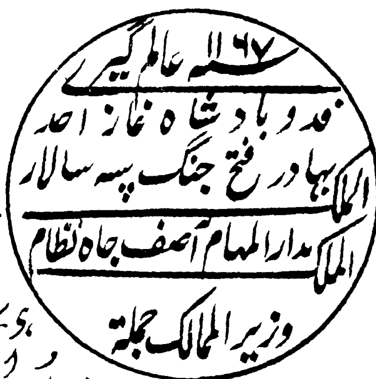
و متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروریان زمان حال و استقبال ابداً و موبداً

در استقرار و استمرار این حکم مقدس معلی کوشیده و امہاے مذکور را بطناً بعد بطنٍ و

درین وقت میمنت اقترانِ فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد کہ عرض گزرانیدہ امارت و ایالت مرتبت احمد خان بہادر بنگش بنظر اقدس اعلیٰ گزشت کہ بہادر خان ولد فیروز خان لہانی جالوری مرد سپاہی نفس و کار آمدنی پرگنہ تھراؤ سرکار پٹن مضاف صوبہ احمد آباد کہ متصل زمینداری پرگنۂ پالن پور کہ از قدیم ارث خانِ موصوف است واقعہ مفسدان کولیان شدہ قطاع الطریقان در ہر تان جمیع شہر و مسافرین راختہ و تاراج مینمایند امیدوار است کہ فوجداری و زمینداری و وطن داری پرگنۂ تھراؤ بنام خان مزبور مرحمت نمود بنا بران فرمان جہان مطاع عالم مطیع شرف صدور می یابد کہ از راہ فضل و کرم بادشاہانہ زمینداری وطن داری پرگنۂ مسطور بنام بہادر خان مرحمت فرمودیم باید کہ متصدیان حال و استقبال و کروریان و جاگیرداران و چودھریان و قانونگویان و مقدمان و رعایا و ساکنان آنجا خان مشارالیہ را زمیندار و وطن دار پرگنہ مزبور مستقل دانستہ در لوازم لواحق آن بکوشند کہ مفسدان و کولیان و قطاع الطریقان و راہزنان را اخراج نمایند کہ مردمان مسافرین بخاطر جمع طمانیت باطن آمد و رفت می نمودہ باشند درین باب تاکید اکید دانند و ہر سال سند مجدد نطلبند۔ تحریر پانزدہم شہر جمادی الثانی ہفتم جلوس والا قلمی شد۔

(۱۱۵) نقل فرمان ابو العدل عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی

مشعر عطائے جاگیرات بہ سید محب علی سنہ ۱۱۶۹ھ ۱۷۵۵ء



نوٹ :- یہ فرمان جناب سید خواجہ حسن صاحب نظامی کا عطیہ ہے۔ کاغذ ادھ موا ہے خط شکستہ نہایت پختہ ہے۔ نقطے ندارد طول و عرض ۱-۵ × ۶ ½ انچہ ہے یہ فرمان فریم میں جڑا ہوا ہے۔ ۱۲

صوبہ اودہ بنا بر محال وطن بجاگیر پنڈت رائے عرف زین سُکھ منجم تنخواہ بود در وجہ انعام التمغا
و فرزندان و متعلقان مشار الیہ بلا قید اسامی و قسمت معافی توفیر حاصل کہ از حسن تپردد
بزمع بیفزاید مرحمت فرمودیم واقعہ بست ۲۹ و نہم ربیع الاول سنہ ۵ بموجب تفصیل یادداشت
قلمی شد شرح دستخط ابو المنصور خان آنکہ داخل واقعہ نماید شرح دستخط واقعہ نگار
کل آنکہ مطابق واقعہ کل است شرح دستخط ابو المنصور خان آنکہ بعرض مکرر رساند دستخط
جلال الدین حیدر خان آنکہ بست ۲۱ و یکم جمادی الاول سنہ ۶ جلوس والا مکرر بعرض مقدس معلی
رسید شرح دستخط ابو المنصور خان فرمان والا شان قلمی نماید۔

سنجر پور مقیم پور کمال الدین نگر علاء الدین پور قایم پور خواجگی پور دھم دمودر پور وغیرہ

(۱۱۴) نقل فرمان احمد شاہ بن محمد شاہ بادشاہ

باسمہ سبحانہ و تعالی شانہ

باسمہ سبحانہ و تعالی شانہ

ھو
الله

احمد شاہ بہادر ابن محمد شاہ
ابو النصر مجاہد الدین صاحب قران
بادشاہ غازی

صاحب قران ابن میر تیمور · شاہ ابن میران · محمد شاہ ابن سلطان · ابن سلطان سعید · شاہ ابن عمر شیخ · ابن بابر بادشاہ · ہمایون بادشاہ ابن بابر · جلال الدین اکبر · جہانگیر بادشاہ · شاہجہان ابن جہانگیر · عالمگیر بادشاہ · شاہ عالم بادشاہ · جہاندار شاہ ابن بہادر شاہ

احمد
ابو النصر مجاہد
شاہ
الدین بہادر
ی
فرمان احمد شاہ بادشاہ غازی

---

۵ بہادر خان صوبہ دار گجرات تھے ماخوذ از تاریخ پالن پور صفحہ ۸۵ جلد دوم
مصنفہ سید گلاب میاں صاحب میر منشی ریاست مطبوعہ سنہ ۱۹۱۴ء ۱۲۶

نوزدہم ذی الحجہ ۲ سنہ	جمال الدین پور مشارکت	عدلپور مزرعہ مشارکت	ماریدپور مشارکت	وحیاده مشارکت
بمہر سبیل رہا	سہ ۱۱ م	ال دام	سہ ام	حال ام

مص	اللہ داد پور خورد مشارکت	دے مشارکت	بہادر پور راجپوت
	سہ ام	ام	ام

(۱۱۶) نقل پروانہ عہد عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی

مُہر: صدر خان بکرم خان ولد ۱۱۷

متصدیان حال واستقبال پرگنہ پالی وتعلقات شاہ آباد سرکار خیر آباد صوبہ اختر نگر اودھ بدانند- چون موضع جوگی پور وکہنرپور وچند قطعات زمین دیگر از آبادی باغات از قدیم ایام از حضور حضرت خدایگانی ونائبان صوبہ خصوص از اعمال نواب وزیر الممالک بہادر مرحوم بنام شیخ عنایت اللہ وبرادر زادگان شیخ محمد علی وغلام علی وشیخ عبد الرؤف وشیخ عبد الغفور وبیوہ ہای شیخ عبد ہادی با شیخ جدہ صاحبہ نبیرہ زادگان مقرر است لہذا نگاشتہ میرود کہ بدستور پروانہ سابق بنام مشار الیہا واگذارند وبوجہی من الوجوہ مزاحمت نرسانند درینباب تاکید اکید دانستہ حسب المسطور بعمل آرند- بست ونہم شہر رجب المرجب سنہ ۳ جلوس نوشتہ شد-

نوٹ:- اس پروانے میں جو نامۂ مظفری جلد دوم صفحہ ۴۷ سے نقل کیا جاتا ہے بجز ۳ سنہ جلوس کے سنہ ہجری یا بادشاہ کا نام نہیں مگر مہر میں ۱۱۷۰ھ ہے یہ زمانہ عزیز الدین محمد عالمگیر ثانی بادشاہ کا ہوتا ہے جو ۱۱۶۷ سے ۱۱۷۳ھ تک حکمراں رہا۔ اس حساب سے سنہ جلوس (۳) مطابق ہوتا ہے ۱۱۷۰ھ کے-۱۲

واللہ اعلم بالصواب-۱۲

چودھریان وقانونگویان ومقدمان عایا ومزارعان پرگنہ

امروہہ سرکار سنبھل مضاف صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد

بدانند کہ × چون مبلغ یک لک وہفتاد وشش ہزار ونہصد وچہل و

دو دام از پرگنہ مزبور از تغیر ابوالمحسن خان + من ابتدای ربیع

سیچقان ئیل مطابق ضمن بجاگیر سید محب علی ولد سید منصور علی

مقرر گشتہ باید کہ × بالواجب وحقوق دیوانی را از قرار واقع وراس

موافق ضابطہ ومعمول بمشار الیہ جواب میگفتہ باشند × واز سخن

حسابی وصلاح وصوابدید موی الیہ بیرون نروند تاریخ ۱۴

شعبان ۳ جلوس

پشت

مقرر اضمن اسم سید محب علی ولد میرزا منصور علی از پرگنہ امروہہ سرکار سنبھل صوبہ دارالخلافہ شاہجہان آباد

از تغیر ابوالمحسن خان بموجب التماس از ابتدای ربیع سیچقان ئیل مرحمت شد

فدوی امیدوار کرم وفضل اند کہ محال مرقوم

بجاگیر بندہ مرحمت شود +

تاریخ ۱۴ شعبان سنہ ۳ جلوس

موافق وشمار است

مخدوم پور درست	مہدی پور خورد درست	کور سالہ سارکت	عسکری پور خورد سارکت
... دام	... دام	... دام	... دام
مادھور کلاں سارکت	زمان پور درست	خدمت پور درست	دیوہری خورد سارکت
... دام	... دام	... دام	... دام

کل است ہشتم و یکم ذیقعدہ سنہ جلوس معلے والا مکرر بعرض مقدس رسیدہ

منظہر علیخان بہادر فدوی محمد شاہ عالم بادشاہ غازی سنہ	مہر	رائے رتن سنگھ فدوی شاہ عالم بادشاہ غازی سنہ	مہر	احمد علیخان بہادر سوفدوی شاہ عالم بادشاہ غازی

(۱۱۸) نقل سند مطلا بنام نجیب الدولہ

جن کو منصب سہ ہزاری اور غیاث الدین حیدر کا خطاب ملا مورخہ ۳ محرم ۱۱۸۲ھ ۱۷۶۸ء۔

بتاریخ چہارشنبہ سوم شہر محرم الحرام سنہ جلوس میمنت مانوس موافق سنہ ۱۱۸۲ ہجری مطابق ماہ

تاریخ بیست و نہم شہر محرم سنہ جلوس والا مکرر بعرض مقدس و معلی رسید

برسالہ امارت و نجابت و مرتبت و شہامت

و ایالت منزلت × دانای مدارج دین و دولت شناسای مراتب ملک و ملت فرازندہ لوای شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمان روای × اعتماد سلطنت کشورکشای ظفر پیرای معارک جہان ستانی بیش آرای محافل کامرانی نایج مناہج ملک و مال بانی مبانی دولت و اقبال دقیقہ یاب سرائر سلطانی رمز شناس × عالم مزاجدانی جوہر مرات حقیقت درزا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشای مجلس خاص محرم خلوت سرای صدق و اخلاص کار فرمای سیف و قلم مدبر امور عالم × قدوہ خواتین بلند مکان عمدہ امرای عظیم

نشان

الشان مرید مرشد پرست بی ریو رنگ نقاوہ فدویان با فرہنگ استظہار مجاہدان

[illegible]

(۱۱۷) نقل فرمان شاہ عالم بادشاہ غازی حفیظ اللہ ولد اسد اللہ

ہو العزیز بتاریخ روز جمعہ سوم شہر ذیقعدہ سنہ ۳ جلوس مبارک معلی موافق سنہ ۱۱۷۵ ہجری مطابق ۲۰ ماہ خورداد بہ رسالہ امارت و ایالت منزلت شجاعت و شہامت مرتبت مورد مراحم بیکران بادشاہی مہبط عطاف نمایان خلیفۂ الٰہی استظہار مجاہدان باعزم افتخار دلیران معرکہ رزم زبدہ فدویان ہوا خواہ عمدہ نوا بینان بارگاہ خانہ زاد لایق العنایت والاحسان بخشی الملک مظہر علیخان بہادر ولنوبت واقعہ نگاری کمترین بندیان عقیدت آہنگ رائے رتن سنگھ قلمی بیگرد دحکم صادر شد کہ حفیظ اللہ ولد اسد اللہ بمنصب یکہزاری ذات دو صد سوار و خطاب اسد علیخان سرفراز باشد۔ واقعہ پانزدہم شوال سنہ ۲ ج بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرح دستخط ابہت و حشمت پناہ شجاعت و شہامت دستگاہ مطرح الطاف بادشاہی مورد اعطاف نامتناہی خانہ زاد فدویت نشان ابو القاسم خان بہادر نائب امارت و ایالت منزلت شجاعت و شہامت مرتبت مورد مراحم بیکران بادشاہی مہبط اعطاف نمایان خلیفۂ الٰہی استظہار مجاہدان باعزم افتخار دلیران معرکہ رزم زبدہ فدویان ہوا خواہ عمدہ نوا بینان بارگاہ خانہ زاد لایق العنایت والاحسان بخشی الملک مظہر علیخان بہادر آنکہ داخل واقعہ نماید۔ مشار الیہ از فضل و کرم امید وار است بمنصب ہزار مدات دو صد سوار و خطاب اسد علیخان سرفراز شود شرح دستخط نائب بخشی الملک آنکہ حکم شد منظور۔

ہزار مدات و خطاب ۱۱ سوار تحریر فی التاریخ شہر صدر سنہ الیہ جلوس مبارک۔ مطابق واقعہ

نوٹ:- سنہ ۱۷۵۹ء سے سنہ ۱۸۵۸ء تک جو ایک صدی کا زمانہ ہوتا ہے کہنے کو یکے با دیگرے برائے نام بادشاہ ہوتے رہے شاہ عالم۔ اکبر ثانی۔ بہادر شاہ ثانی شاہجہان ثانی بیدار بخت سب کے سب نام کے بادشاہ تھے شاہ عالم سنہ ۱۷۶۵ء تک الہ آباد میں برٹش گورمنٹ کی طرف سے پنشن پاتے رہے۔ سنہ ۱۸۰۳ء تک مرہٹوں کے زیر اثر رہے لیکن سنہ ۱۷۸۸ء میں غلام قادر افغان نے نہایت بے رحمی سے اندھا کر ڈالا ستمبر سنہ ۱۸۰۳ء میں لارڈ لیک نے دہلی پر تسلط کیا تب سے پھر انگریزوں کی طرف سے پنشن ملنے لگی اس کے بعد جو اور بادشاہ ہوئے وہ بھی برٹش گورمنٹ کی پنشن خوار رہے۔ ۱۲

نقل خط انور صاد

ز و حزین صاد خاص بدفتر رسید که غازی الدین حیدر را
پیشگاه خلافت وجهان بانی امیدوار تفضلات خاقانیت
که بمنصب سه هزار ذات و دو هزار خطاب خانی و بهادری
سرافراز شود شرح دستخط
بخشی الممالک آنکه مطابق صاد خاص بعمل آرند

سه ہزار ذات
ا ـــ سوار

تحریر فی التاریخ　شہر　صد　رہ　سنہ الیہ

(۱۱۹) نقل فرمان شاہ عالم ثانی

متضمن عطاے جاگیر مالیتی ۔۔۔ دام جس کی آمدنی نو سو روپیہ تھی مورخہ ۱۷ ربیع الاول ۲۲ سنہ جلوس مطابق ۱۱۹۵ھ / ۱۷۸۱ء

دریں وقت میمنت اقتران فرمان والاشان واجب الاذعان صادر شد که
مبلغ یک لک و ہفتاد و پنج ہزار ہشتصد و شصت و پنج دام موضع کولیہ وغیرہ
عملہ پرگنہ شکرپور وغیرہ سرکار صوبہ دار الخلافہ شاہ جہان آباد کہ مبلغ نہصد روپیہ
حاصل آنست بابت محال جاگیر محمدی خان عرف بھجو خواص در وجہ انعام التمغا تنخواہ
حسین بخش وغیرہ متعلقان خان مشار الیہ با فرزندان تصدیق و یاد داشت
و توفیر آنچہ از حسن تردد برجمع آن بیفزاید از ابتدای ربیع او ویل حسب الضمن
مقرر باشد باید کہ فرزندان نامدار کامگار و الا تبار و وزراے ذوی الاقتدار و امرای

باعظم افتخار دلیران معرکۂ ارم × امیر صیانت تدبیر ممالک مدارشیہ روشن ضمیر عالی مقدار
لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنۃ پادشاہ سلیمان اقتدار
بخشی الممالک × امیر الامرا ناصر الملک نجیب الدولہ نجیب خان بہادر ثابت جنگ سپہ
سردار نوبت واقعہ نگاری کمترین خانہ زادان درگاہ آسمان جاہ عقیدت التیام
اندرام قلمی میگردد و حکم جہان مطاع آفتاب شعاع شرف نفاذ یافت کہ غازی الدین
حیدر بہ منصب سہ ہزاری ذات و دو ہزار سوار و خطاب خانی و بہادری × سرفراز
باشد واقعہ بتاریخ دوم محرم الحرام سنہ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

(۱۲۱) خط فارسی من جانب لارڈ منٹو

موسومہ مہاراجہ رنجیت سنگھ پنجاب مورخہ ۱۳؍ اکتوبر ۱۸۰۸ء مع لفافہ طلائی ٹکلیاں اور افشاں کیا ہوا بخط شکستہ جس کی پشت پر مہر گورنر جنرل بہادر کے دفتر کی ہے۔

مہاراجہ صاحب بسیار مہربان شفیق دوستان استظہار مخلصان سلامت

بعد اشتیاق دریافت مواصلت موفور المسرت کہ متجاوز التحریر × والتقریر است مشہود خاطر مہربانی مظاہر میدارد سوال وجواب × مطارحاتیکہ از وقت ورود شہامت وعوالیمرتبت × ابہت ومعالے منزلت متکف صاحب بہادر بدربار آن مشفق × بعمل آمدہ و کیفیت آن مفصل از ارقام صاحب موصوف بدریافت مخلص رسید بعض ماجرائیکہ در اثنائے این گفتگوہا × بہ ظہور آوردہ موجب تحیر وتاسف خاطر اتحاد مآثر شد × مقتضے برین گشت کہ مخلص بذریعہ قطعہ محبت نامہ کیفیت × مافی الضمیر و مکنونات خاطر خود بحیطہ بیان درآرد × مشتملا مقصود از تعینات صاحب موصوف بدربار آن مشفق × تبین بودہ کہ معزی الیہ از کماہی خاطر اینکہ مدبر شدن آن × مرتو ابدم نسبت بملک آن مشفق مشہور است بخدمت اطلاع دادہ × جہت اندفاع آن طرف انداز مصلحت موافقت ہر دو سرکار شود چنانچہ صاحب موصوف تفصیل این اجمال رانصر یحانہ × درخدمت آن شفیق بمعرض اظہار درآوردہ اند وگرچہ درحقیقت نظر را چنین سررشتہ موافقت خالی از انتفاع × این سرکار ہم نیست زیراکہ گروہ خادلان نیز وہیکہ تنج زیان رسانے نسبت بممالک سرکار آن مشفق است × از معاندان این سرکار نیز متصور لیکن درصورت پیشقدمی × آن گروہ محفوظ ومصئون بودن ملک آن مشفق از آسیب وتعدی آنہا × بلا اعانت و امداد اپالی سرکار کہ بفضل الٰہی نظر برمراتب قدرت ووفور استعداد واقتدار خودہا × اسباب حفاظت وحراست ممالک محروسہ بجمیع وجوہ × حاصل ووصل دارد امر محال است ازانجاکہ بظاہر اسباب × صداقت این مقال بروجہ احسن وروش مستحسن منقوش (حاشیہ پر آڑی سطروں سے) خاطر آن مشفق گردیدہ بود × درینصورت بالفعل دریافت این معنے کہ × آن مشفق اقبال سوال مزبور را کہ کمال

عالی مقدار وحکام کرام وعمال کفایت فرجام ومتصدیان مہمات دیوانی ومتکفلان معاملات × سلطانی وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال ابداً و موبداً در استقرار واستمرار این حکم مقدس معلیٰ کوشیده وامهای مرقومه را نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ خالداً ومخلداً بتصرف آنها واگزارند واز صواد وم تغیر وتبدیل مصئون ومحروس دانسته بعلت پیشکش صوبه داری وفوجداری ومال وجهات وسائر اخراجات مثل قتلغه ومحصلانه وداروغانه × وضابطانه وشکار وبیکار وده نیمی مقدمه وصدودوی وقانونگوئی مزاحم ومتعرض نشوند واز کل تکالیف دیوانی ومطالبات خاقانی معاف ومرفوع القلم شمارند درین باب تاکید اکید × وقدغن مزید دانسته هر سال سند مجدد نطلبند واز یرلیغ کرامت تبلیغ والا تخلف وانحراف نورزند بتاریخ هفدهم شهر ربیع الاول سال بیست ودوم از جلوس ابد مانوس معلی زیب تحریر یافت

(۱۲۰) حکمنامہ مہری سعادت علی خاں بہادر وزیر الممالک شاہ عالم بادشاہ

باسم سیادت پناہ میر نظام الدین آنکہ بجلدوے حسن وو دولتخواہی سرکار دولتمدار قطعات وباغات واراضیات وگنج ومکانات واقع قصبہ شاہ آباد درسرکار ابد قرار مملوکہ ومقبوضہ سید شاہ مدن ضبط نموده بودند بان سیادت پناه بلا شرکت غیرے نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ عطا ومعاف فرمودیم باید کہ املاک مذکوره را در تصرف خود داشتہ خود در امور دالطاف سرکار دولتمدار شناسند تاکید دانند المرقوم یازدهم شهر جمادی الثانی ۱۲۱۹ھ۔

مہر

وزیر الممالک ارالمهام عمدة الملک اعتماد الدولہ آصفجاه برہان الملک ابو المنصور خان صفدر جنگ شجاع الدولہ یمین الدولہ ناظم الملک سعادت علیخان بہادر یار وفادار سپہ سالار رستم ہند فدوی شاہ عالم بادشاہ غازی ۱۲ – ۱۲ ھ

نوٹ۔ سید شاہ مدن صاحب کے ایک بھائی سید طاہر عرف قدن صاحب تھے ان کے صاحبزادے سید لال علی تھے جن کے فرزند سید نظام الدین عرف مولوی نظامی تھے مولوی نظامی نے عبدالرحمن خان قندہاری رسالہ دار کے ذریعے سے سعادت علی خاں والی اودھ کی خدمت میں رسوخ حاصل کیا اور نواب صاحب کی رفاقت میں بنارس سے لکھنؤ تک آئے اور نواب سعادت علی خاں سنہ ۱۲۱۲ھ میں مسند نشین لکھنؤ ہوئے تب تقریباً ستائیس سال کے بصلۂ حسن خدمات سنہ ۱۲۱۹ھ میں شاہ مدن صاحب کی بعض املاک جن میں مکانات وباغات وچکات وگنج وغیرہ جو ضبطی میں تھے مولوی نظامی کی عنایت ہوئے۔ ۱۲۔

سلہ فرامین میں کہیں عمدة الملک ہی کہیں جلة الملک اور کہیں حمدة الملک [illegible]

نقل لفافہ مطالعہ سالطعہ مہاراجہ صاحب بسیار مہربان شفیق دوستان استظہار مخلصان مہاراجہ رنجیت سنگھ بہادر سلمہ اللہ تعالیٰ موصول باد۔

لفافے کے عرض پر۔ مرقومہ سی و یکم ماہ اکتوبر ۱۸۰۸ء عیسوی مطابق دہم رمضان ۱۲۲۳ھ ہجری

(۱۲۲) نقل فرمان مطلّا اکبر شاہ ثانی موسومہ کرنل اسکنر سنہ جلوس (۲۰)

جس پر و طغرے طلائی اور شاہی مہر؛ اور مہر پر چتر شاہی کی شکل بھی بنی ہوئی ہے۔

ثو انفرار استمرار پٹہ باسم ناصر الدولہ کرنل جیمس اسکنر بہادر غالب جنگ

آنعقیدت نہاد خانزاده قدیم الخاندان والا عرضی بامضمون گذرانیده کہ ٹھیکہ پٹہ ربو پورہ از ابتدای ۱۲۳۵ فصلی لغایت ۱۲۵۰ واجب شانزده سالہ بنام فدوی زیاده از حضور مقرر است درامیان ہفت سال منقضی گردیده و نہ سال باقیست ازانجاکہ رعایا سقیم × داده آباد نمود از قلت پیداواری نکیہ از تقاوی بو صول نیامده و زر مشخصہ حضور والا سال بسال و فصل بفصل بلا توقف و بلا عذر از نزعوام ادا نموده زیر باری کثیر برداشتہ ام وآینده تصرف × سی چہل ہزار روپیہ در آبادی و تعمیر چاه ہای پختہ صورت فواید و محاصل وگذاره اینفدوی غیر ممکن باستحقاق خانہ زادگی قدیم امیدوارم کہ پٹہ مذکور بجمیع زر مشخصہ شانزده ہزار روپیہ سالیانہ مساوی بطور استمرار نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن بنام اینفدوی مقرر گردد کہ باطمینان خاطر بصرف زر دیگر از قرضوام بپرداختہ این فدوی و فرزندان اینفدوی جمیع زر مشخصہ حضور۔ انور سال بسال و فصل بفصل داخل خزانہ عامره کرده باشد لہذا بنظر اینکہ آن عقیدت کیش خانہ زاد این خاندان علیا است و درادای زر مشخصہ و صرف نمودن زر خطیر وجہ تقاوی و خانہ آبادی مفروض × وزیر بار گردیده بمور تفضلات و پرورش قدیمانہ پٹہ ربو پورہ بنو لخاص از ابتدای ۱۲۴۳ بجمع شانزده ہزار روپیہ سکہ کلدار سالیانہ مساوی بطور استمرار نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن بنام × ایشان مقرر کرده شد باید کہ آن فدوی با فرزندان پٹہ مذکور را استمرار نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن بتحکیم محکم و مستقل برای علی الدوام بذمہ خود دانستہ بخاطر جمع تمام بصرف زر دیگر پٹہ مذکور

منفعت × بل قیام سرکار آنمشفق دران متضمن است منحصر و مشروط برین داشته بودند ×
که سرداران سکهان اینطرف رود ستلج که از متوسلان و زیر سایه × بحفاظت این سرکار
هستند اہالی این سرکار روا دار دست درازی آنمشفق زیر تعلقات انها شود موجب ×
استعجاب خاطر اتحاد مآثر گردیده معهذا هرگاه اینهم بظهور پیوست × که آنمشفق با وجود
معقول و مسطور داشتن اینمعنی که در مقدمه × سرداران مزبور از مخلص استصواب
و استصلاح بعمل آید × خود مع فوج رود ستلج را عبور ساخته در ممالک آنها × در آمده تسخیر
قلعه جات اقدام نموده بودند مکان استعجاب × زیاده از سابق لاحق خاطر مودت ذخائر
گردید مشفقا مدارج وفا پرستی و اعتدال پژوهی اہالی سرکار × انگریز بهادر برآنمشفق
و جمیع رؤسا و سرداران ایندیار × بخوبی واضح و لائح است × چنانچه قوم مرہٹه در ایام
تسلط خود × بممالک سمت شمال هندوستان از سرداران سکهان × پیشکش و
خراج میگرفتند و دست اختیار از سر انها × دراز و آنها را زیر اطاعت خود ها میداشتند ×
بعد ازان وقتیکه اہالی این سرکار محض جهت صیانت × ممالک محروسه از دست
پیش قدمی و زبردستی قوم مزبور × مجبور از ارتکاب محاربه پرداخته بر ممالک هندوستان ×
مسلط شده اند × ائتلاف و انجذاب قلوب سرداران سکهان بذریعه تمشیت
سررشته فلاح و بهبود آنها پیش نهاد خاطر خواطر داشته از اخذ پیشکش و خراج مال
از هرگونه مطالبه و × مزاحمت اجتناب ورزیده سرداران مذکورین را بالا قید × وحصر
درمیان تعلقات انها مختار گردانیده پس هرگاه × اہالی موصوف محض نظر بر رفاه
احوال و استقرار اختیار × سرداران مذکور درمیان تعلقات مفوضه انها × از اجرای
حکومت واجبی نسبت بانها دست بردار شده اند × چه جائے امکان باشد که اہالی
موصوف روا دار تحکم × سرکاری و دیگر بر سرداران سکهان مذکورین توانند گردید ×
ازانجا که اینمعنی بر رای رزین آنمشفق نیکو ظاهر خواهد بود × درینصورت مخلص را یقین
حاصل که آنمشفق از تقدیم اراده خود × نسبت سرداران مزبورین معطوف العنان
خواهند گشت مشفقا زودی بعضے مراتب[1] -

Minto (منٹو)

[1] عبارت نامکمل ہونے سے یہ خط ناتمام معلوم ہوتا ہے مگر اختتام عبارت پر لاٹ صاحب کے دستخط خاتمہ کی دلیل ہیں یہ بھی ممکن ہے اور کچھ عبارت رہی ہو - ۱۲

with sentiments of sincere and respectful con-dolence. I fervently Pray that your Majesty may be supported and comforted by the reflection that all things proceed from the Will of the Creator, and that it has pleased Al-mighty Providence to take unto himself your Majesty's venerable Father after a long and happy reign.

When time shall have mellowed re-collections of a dear Parent, your Majesty will call up with pleasure to the remembrance of the amiable qualities which distinguished His late Majesty, and by which he will ever live in the memory of those who had the honor of approaching him.

I now beg leave respectfully to offer my sincere and heartfelt congratulations on your Majesty's succession to the Throne your ancestors.

May you be blessed with a long life, Health, Happiness and Prosperity.

Your Majesty's
Faithful Servant

Agra
The 4th October 1837

C. T. Metcalfe

را آباد ساختہ بجمع استمرار سال بسال وفصل بفصل داخل خزانہ عامرہ حضور والا کردہ باشندگی وبیشی پیدا وار ذمہ خود شناسند واگر خدانخواستہ تصرف وپایمالی زبردست رو دہد بموجب تحقیقات این حضور انور بجزای خواہد یافت باید کہ فرزندان نامدار کامگار عالی نسبت والا تبار ووزرای ذو الاقتدار وامرای عالیمقدار وحکام کرام وعمال کفایت فرجام ومتصدیان وزہات ودیوانی ومتکفلان معاملات سلطانی وجاگیرداران وکروریان حال واستقبال ابداً ومؤبداً در استقرار این حکم مقدس معلی بکوشند وبوجہی من الوجوہ سوای از رشخصہ طلب ننمایند ولوازمہ عہدہ داران وزمینداران ومقدمان پتہ مذکور آنچنان کہ ہر آئینہ در اطاعت وفرمانبرداری اہلکاران آنعقیدت کیش پرداختہ پیداوار سال بسال وفصل بفصل ادا میکردہ باشند نوعی تخلف وانحراف ننوازند بتاریخ بست وہفتم شہر شوال میمنت اشتمال سنہ ۳ م از جلوس معلی زیب تحریر یافت

(۱۲۳) سر چارلس مٹکاف کا خط تعزیت مورخہ ۴ر اکتوبر ۱۸۳۷ء

موسومہ ابوالظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ثانی جو حضرت ممدوح کے والد کی وفات پر لکھا گیا۔

To,

His Majesty
Abool Mozaffar Surajooddeen Mohumud
Buhadur Shah Badshah Ghazi,

May it please your Majesty,

I have received with the deepest sorrow the mournful intelligence communicated to me by Mr Metcalfe of the demise of His Majesty on this melancholy occasion

خدیو مملکت عدل و رافت شہریار کشور داد و نصفت خلد اللہ ملکہ و سلطانہ۔
بر لوح ضمیر منیر مہر تنویر مبرہن و منکشف میگرداند چون معین و مامور شدن ارادتمند
در عہد ریاست ممالک محروسہ سرکار کمپنی انگریز بہادر متعلقہ کشور ہند بے شبہہ
بذریعہ و واسطہ علوی واضح خاطر عاطر شدہ باشد بالفعل بپاس اطلاع نیازمند
اخلاص نگارش می درآرد کہ عقیدت اشتمال بتاریخ بست و ہشتم ماہ فروری ۱۸۴۲ء
مطابق شانزدہم شہر محرم الحرام ۱۲۵۸ ہجری بدار الامارۃ کلکتہ داخل گردیدہ انجام و
اہتمام امور متعلقہ عہدہ مزبورہ بر خود لازم گرفتہ و یقین خاطر خطیر شفقت نظیر باشد کہ
مدارج کمال اکرام و احترام نسبت مرتبہ خلافت منزلت و مراتب خلوص عقیدت
نسبت بذات ستودہ صفات آنخدیو مملکت عدل و رافت و آنخاندان سلطنت
بنیان و تمنائے ابراز آں ہموارہ بپاس لوازم آسایش و آرایش منتسبان آن
دودمان قیکہ از طرف گورنر جنرل بہادر در سابق سمت وضوح یافتہ از تہ دل عقیدت
منزل منقش و منطبع خاطر ارادت مظاہر است و خواہد بود حق سبحانہ و تعالیٰ تا دوام ماہ
و مہر و قیام سپہر آن درۃ التاج افسر سلطنت و شہریاران را بتائیدات غیب
الغیب موید و مشید داراد۔

Ellenborough (الینزا)

نقل خط (۱۲۵)

یہ خط[1] جو ایک بہت بڑے مطلا و مذہب کاغذ پر نہایت خوش خط لکھا ہوا ہے بہادر شاہ ثانی بادشاہ کا ہے جو ۹ رشوال ۱۲۶۵ھ جلوس (دسمبر ۱۸۴۹ء) کو ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا کے نام لکھا گیا۔

[1] یہ مطول اور مفصل خط بلحاظ عبارت آرائی کے بہت غور سے پڑھنے کے قابل ہے۔ چونکہ بہت بڑے کاغذ پر لکھا گیا ہے تو قلعہ کے عجائب خانے میں تین حصے کر کے آئینہ دار چوکھٹوں میں جڑا گیا ہے۔ لفافہ ایک علیحدہ فریم میں ہے۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ بادشاہ کس خیال کے تھے کہ ولی عہد کی چند روزہ جدائی کی تصور رہی سے پیچھے ہٹ گئے برخلاف اس کے ملکہ معظمہ کو دیکھئے کہ ان کے تینوں صاحب زادے یکے بعد دیگرے ملک ہند میں تشریف

(ترجمہ) بحضور ابوالمظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی

التماس آنکہ میں نے اس اندوہ ناک خبر کو جو مسٹر مٹکاف نے حضور کی رحلت کے متعلق دی ہے نہایت افسوس اور اس الم ناک واقعہ کو مخلصانہ و مؤدبانہ خیالات تعزیت کے ساتھ سنا میں گرمجوشی سے دعا کرتا ہوں کہ حضور کو اس امر کے تصور سے سہارا اور تسلی ہو کہ تمامی امور خلّاق عالم کی مرضی سے وقوع پذیر ہوتے ہیں اور یہ کہ قادر مطلق کی اسی میں خوشی تھی کہ حضور کے والد ماجد کو ایک طویل اور خوش گوار مدت سلطنت کے بعد اپنے نزدیک بلالے۔ جب وقت حضور کے غم (و الم) کے اشتداد کو اپنے پیارے والد کی مقدس یاد سے نرم کر دے گا تو حضور کو حضور مرحوم کی اُن صفات پسندیدہ کی یادگاری سے جس کے سبب سے وہ ممتاز تھے مسرت ہوگی اور یہی صفات ایسی ہیں جن کی یاد ہمیشہ کے لیئے اُن لوگوں کے دلوں میں تازہ رہے گی جن کو (حضور ممدوح) کی خدمت میں باریابی کی عزت حاصل تھی اب میں ادب سے اپنی مخلصانہ اور دلی مبارک باد حضور کی اپنے آبا و اجداد کے تخت پر جلوس فرمانے کی پیش کرنے کی اجازت چاہتا ہوں۔ خداوند تعالیٰ آپ کو عمر درازی، تن درستی اور اقبال مندی نصیب فرمائے۔ حضور کا وفادار خادم۔ سی۔ ٹی۔ مٹکاف۔ مقام آگرہ۔

۴ راکتوبر ۱۸۳۷ء

(۱۲۴) خط[1] مطلاّ العبارت فارسی بخط شکستہ لارڈ الن برا

موسومہ بہادر شاہ ثانی بادشاہ۔ مشعر اطلاع اخذ جائزہ عہدۂ جلیلہ گورنر جنرل در ۱۸۴۲ء

درۃ التاج افسر سلطنت و شہریاری زیب افزاے اورنگ خلافت وجہانداری

[1] یہ خط غور اور توجہ سے پڑھنے کے قابل ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گورنر جنرل بہادر سلاطین مغلیہ کو کس طرح مخاطب کرتے تھے۔ اس خط کے نیچے صرف لاٹ صاحب کے دستخط انگریزی میں اور بس۔ ۱۲۰

او تا عموم عوام مرتکب این حرکت × ذمیم و بادی این فعل وخیم نشوند و دروغ دور از ما معدود و مفقود
محمود و صلوة نجهر مجدود هدیه بارگاه ملایک پناه حضرت احمد مجتبی محمد مصطفی سلطان العرب والعجم
فخر الانام کهف الامم آفتاب جهانتاب سپهر نبوت سپهر آفتاب علو و عظمت گوهر آبدار
صدف هدایت × از حصه دوم صدف گوهر شهوار شفاعت سید الثقلین سرور
الخافقین مسندآرای مقام قاب قوسین شهسوار مضمار لیلة الاسری عارج معارج اقصی صلوة
الله علیه و علی نبینا و عموماً علی سائر الانبیا خصوصاً علی مسیح ابن مریم و علی آله الاطهار و اصحاب
الکبار اجمعین × اما بعد تحمید حامد حضرت کردگار وادای حق ثنای ستوده روزگار بر مرآت
ضمیر قدسی تخمیر اعلی حضرت کیوان منزلت سپهر جناب خورشید کوکب آسمان سلطنت
جهانداری در یتیم صدف خلافت و شهریاری انجم داکاسره و ملک افزای قیاصره
شاه کجکلاه فلک بارگاه خورشید کلاه ستاره سپاه حامی مراسم مسیحیه مکرم مکارم انگلشیه
آنکه آوازه کمال معدلتش سرتاسر آفاق فراگرفته و صیت عنایت مکرمتش باطراف و
اکناف عالم در رسیده از هیبت داوری و عدلش فلک کج رفتار سرنگون × و از خوف
شحنه سیاستش برق اشرار بار نهفته در وان در مصاف معرکه شجاعتش رستم
دوران ترسان و در میدان نبرد شهامتش مریخ فلک برخود لرزان باتباع احکام
مطاعش سروران نامدار غاشیه اطاعت بر دوشش × و بامتثال فرمان واجب
الاذعانش ملوک عالیمقدار حلقه فرمانبرداران انگلستان خلد الله ملکها و سلطانها
و افاض علی العالمین برها و احسانها منطبع و منقش می گردد که نظر بسوابق اتحاد این
دودمان از زمان حضرت خاقان گیتی ستان امیر تیمور گورکان صاحبقران و مجدد از زمان
حضرت جلال الدین عرش آشیان انار الله برهانه بآن خاندان عالیشان و انعقاد آن
یگانگت و اتحاد تا این زمان و ظهور اتحاد و عنایت و امداد از آن دولت ابد بنیاد نسبت
باین خاندان عظمت نشان که شمه از کیفیت باین داستان در سابق آوان بذریعه
مکتوب و سفیر بمسامع و مجامع آن سر دفتر شاهان ذی شان رسیده است و
احتمال اضاعت اوقات معدلت گستری و رعایا پروری آن کهف امن و امان بر از
تکرار تذکاران بالغ است از سالها ارادهٔ ارسال نور حدقه سلطنت و نور حدیقه حشمت
برخوردار کامگار سعادت اطوار رشید نثار فرزند ارجمند مرزا محمد جوانبخت بهادر که با وجود

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جواہر زواہر ہزاران ستایش وثنا نثار پایۂ عرش عظمت واجلال وقدیمی کہ اوراق متفرق افراد عالم × حدوث را بشیرازہ بندی جہان آرائی شاہنشاہان والا اقتدار وخواقین نصفت شعار مجلد ومجموع ساختہ ومظلومان کائنات ٭ وملہوفان موجودات را بدادرسی وحق پژوہی × فرمانروایان نصفت پرور وخسروان معدلت گستر از نعمای کامیابی حقوق واجب نواختہ ولآلی متلالی فراوان نیایش واغنا اثیار جناب تقدس نصاب قادر قدیر یکہ از انحاد وائتلاف سلاطین دادگر وبادشاہان والا گہر بہ تشیدہ ترصیص اساس آسایش × وآرایش خلایق پرداختہ وبار تباط وروابط محبت و انضباط ضوابط مودت سرداران عظام وحکام عالیمقام طرح انفتاح امن وامان زمان وزمانیان انداختہ پاسداری عہود معہد مواثیق موثوق بمقتضائے آیۂ کریمۂ اوفوا بالعہود وخمیر مایۂ ذات بابرکات × ملوک ملکی صفات از تائید حکمت بالغہ اوست تا گروہ تابعین ولاحقین بمجوائے الناس علی دین ملوکہم ایں طریقۂ انیقہ راپیش گیرند وانتداع نقض عہد وارتکاب خلاف بموادی عظیمہ الذین ینقضون العہد من بعد میثاقہ از تہدید قدرت کاملہ

(بقیہ نوٹ صفحہ ۱۷۵) تشریف لائے اور نہ صرف بیٹے بلکہ بہویں اور پوتے تک آئے اور خود بادشاہ سلامت مع ملکہ معظمہ کے رونق افروز ہوئے اور اب بھی پرنس آف ویلز دلی عہد بہادر کی تشریف آوری کا خیر مسرت انگیز ہو۔ یہ فرق ہے عزم و استقلال ان کے اور ہمارے اور انگریزوں کے۔ ہمارے شاہزادے بھونروں کے پلے بھلا کیسے وطن چھوڑ کر باہر نکلتے اس خط میں بات تو صرف اتنی ہی کہ میں شہزادے کو آپ کی خدمت میں بھیجتا مگر اس کی جدائی اور دوری گوارا نہ ہوئی۔ یہ بھی صرف کہنے کی بات ہی اور نری سخن سازی ہی ورنہ در اصل بادشاہ کو ایسا خیال بھی تو نہ آیا ہوگا۔ اپنے پندار میں ملکہ سے اظہار خلوص وعقیدت کا یہ ایک ذریعہ ٹھیرایا ہی جسے بے انتہا لمبی چوڑی تمہید اور عبارت آرائی کے علاوہ گہرے سنہری کام سے لیپ دیا ہی۔ اس خط کی انشا پردازی اور عبارت آرائی کی قدر لندن میں کس نے کی ہوگی اور اس کی نفیس مقفیٰ اور مسجع عبارت کی داد کس نے دی ہوگی اور جب اصل مطلب کی طرف غور کیا ہوگا تو بادشاہ کی اولوالعزمی استقلال ہمت وجرأت ملک داری کی نسبت دانایان فرنگ کا کیا خیال ہوا ہوگا ظاہر وباہر ہے۔ اگر اسی مطلب کو سیدھی سادی انگریزی میں لکھوا دیتے تو شاید اس تمام بکھیڑے اور کھٹراگ سے زیادہ موثر اور مفید ہوتا اس میں کلام نہیں کہ یہ خطا وضع الشئ فی غیر محلہ ضرور تھا مگر ہر کسے مصلحت خویش نکو می داند۔ ؎

گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش + رموز مصلحت خویش خسرواں دانند (من المصنف) ۱۲

محمودالکاسرہ رشک افزائے قیاصرہ شاہ جمجاہ فلک بارگاہ خورشید کلاہ مجی مراسم مسیحیہ مکرم مکارم انگلشیہ جمشید حشمت فریدون شوکت نوشیروان عدالت حاتم ہمت معدن مروت بیکران منبع الطاف بی پایان ہمت بہ صاحبہ شفقہ بسیار مہربان ملکہ معظمہ وکٹوریا صاحبہ خلد اللہ ملکہا وسلطانہا مشرق بادلہ

(۱۲۶) ترجمہ خطِ انگریزی لارڈ کالون صاحب[ع]

موسومہ ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ دہلی مورخہ ۲۲ر اگست ۱۸۵۴ء متعلق بہ انسداد گاؤکشی

(ترجمہ) بہ حضور ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی۔

میرے محترم اور شاہی دوست۔ حضور کا شقہ مشعر اُن قیود کے جو شہر دہلی میں گاؤکشی کے عمل درآمد کے متعلق عاید کی گئی ہیں مع ملفوفات کے پہونچا جسے میں نے بغور ملاحظہ کیا۔ میرے شاہی دوست جس شرط پر میں نے اعتراض کیا تھا جو مقامی عہدداروں نے عائد کی تھیں اور جس کی بڑی غرض شہر کا امن قایم رکھنے کی تھی فریقین جو اس معاملے کو پیش کرنا چاہتے ہیں۔ اُن کو چاہئیے کہ اس معاملے کو اُن عہدہ داروں کے سامنے پیش کریں جن کو اس کی تحقیقات اور تصفیہ کا پورا اختیار حاصل ہو۔

مقام مستقر

۲۲ر اگست ۱۸۵۴ء

س۔ آر۔ کالون۔

ع در اصل یہ خط مرزا جواں بخت کی ولی عہدی کی منظوری کے متعلق ہے۔ خدا جانے جواب بھی کچھ ملا یا نہیں اور ملا تو کیا ملا ع۔ اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ وہ بساط ہی اُلٹ گئی بادشاہت ہی نہ رہی تو ولی عہدی کیسی اور کس کی؟۔ یہ بھی عجیب بات سوجھی کہ شاہزادے کے بھیجنے کی عوض پنجہ کا چربہ اُترواکر بھیج کر دستگیری کی درخواست کی۔ وقت ہی ایسا پڑا آن پڑا تھا یہ نہ کرتے تو اور کیا کرتے؟ ع

آن کہ شیراں را کند روبہ مزاج احتیاج است احتیاج است احتیاج۔۱۲

صغر سن آثار بزرگی از ناصیه‌اش پیداست و آثارات بختیاری از چهره‌اش × هویدا
در نیم یک شعور کامل نصیب شد اکثر اوقاتش بطلب مرضیات خالق و رضاجوی خلق
و خدمت والدین و رحم بر اهل قرابت و احقاق حق و ابطال باطل و شرف کسب کمال و
اجتناب از خصائل ارذل بدرجه کمال مصروف اند و × و بدین همین خصال با شرافت
جوهر ذاتی خاطر بادولت را در گرو محبت آن نونهال و همیشه جویای ترقی مدارجش در حال
و مآل میدارد و بخدمت سراپا معدلت مشحون بود تا ملاحظهٔ حال آن ستوده خصال
باعث وفور توجه معدلت × پژوه بر حالش شود و نسبت فرزندی که بسبب برادرزادگی
هست و عمه را برادرزاده بپاس خاطر برادر شفقتها بیشتر از مادری باشد افزایش یابد
و در زمرهٔ فرزندان دست گرفته کشایان باشکوه را پاسداری این بیشتر میشود
منسلک گردد حصهٔ سوم - درین حفظ و حمایت آن معدن جود و عدالت از شر حسودان
مصئون و مامون ماند لاکن از وفور محبت و عدم تحمل کلفت مفارقت ازین اراده مانع آمد
درینحال همین مناسب متصور شد که نقش مقصود را بارقام مختصری از احوال این نونهال
و ارسال نقش دست این خوشخصال ارتسام یابد یقین است که هرگاه این نقش
بدست آنشاه قوی بازو رسید پاس دست گرفتگی بر ذمت همت والانهمت متحتم و واجب
خواهد گردید و شاهد مقصود از جلباب خفا سر بعرصهٔ ظهور خواهد کشید × توقع از ان
سرگرده سلاطین والاشکوه اینست که بصد درنامه نامی حاوی منظوری و قبول این
ماموال آگاه فرموده درین عالم ناتوانی و پیرانه سالی از دست بخ این فکر طمانینت افزای
خاطر فاتر و ممنون هزاران هزار رشاد و کامی خواهند گردانید × او سبحانه تعالی شانه که ثمرات
حسنات برکافهٔ روزگار فواید دادپروری و نتایج عدل گستری مخصوص بملوک عدالت شعار
منقسم و مرتسم ساخته از زور بازوی اقبال آن انجم سپاه سینه دشمنان پرغم و
آرزومندان استعانت را خوش و × خرم و شاداب داشته همواره بآبیاری افضال
لایزال گلستان دولت و سلطنت روزافزون سرسبز و ریاحین چمنستان عدل و
معدلت شگفته و خندان دارا دالی یوم التناد - **لفافه** - .... دولت سپهر جناب
ثریا قباب رخشنده کوکب آسمان جهانداری و دری سما خلافت و شهریاری

---

۵ هرکس عقل خود بکمال و فرزند خود بجمال - ۱۲

امید ہی۔ ہم کو ممالک مقبوضہ موجودہ کو وسعت دینے کی خواہش نہیں ہی اور در حالیکہ ہم کو اپنے حقوق اور ممالک پر کسی طرح کی دست درازی نا منظور اور بد انتظامی مرکوز نہیں ہی تو دوسروں کے حقوق پر بھی کسی طرح کا تجاوز نہ رکھیں گے۔ رئیسان ہند کے حقوق دولت و توقیر و منزلت کا ہم ایسا ہی لحاظ رکھیں گے جیسا کہ خاص اپنا اور ہماری یہی خواہش ہی کہ وہ اور نیز ہماری رعایا برایا اس خوش حالی اور تمدنی ترقی کا حظ اٹھائیں جو صرف اندرونی امن و حسن انتظام سلطنت سے میسر آ سکتی ہی۔ ممالک ہندوستان کے باشندگان کی نسبت ہم اپنے تئیں انھیں فرائض کا پابند کرتے ہیں جیسا کہ ہم اپنی دیگر رعایا کی نسبت پابند ہیں اور ان فرائض کو بہ یمین خداوند تعالی ہم ایمان داری اور دیانت داری سے پورا کریں گے۔ ہم اپنی ذات سے دین عیسوی کا یقین واثق ہی اور مذہبی تسلی سے جو شکر گذاری کے ساتھ مقر ہیں۔ مگر ہمارا حق اور ہمارا منشا یہ نہیں کہ ہم اپنے یقین کو اپنی کسی رعیت سے منظور کرائیں۔ لہذا ہم یہ ظاہر کرتے ہیں کہ ہماری شاہانہ خوشنودی اور مرضی یہ ہے کہ مذہبی رسوم اور طریق عقیدہ کی بابت تمام اشخاص مساوی قانونی حفاظت سے متمتع ہوں گے اور جو اشخاص ہمارے ماتحت و صاحب اختیار ہوں گے ان کو یہ ہمارا سخت حکم ہی کہ وہ ہماری کسی رعایا کی مذہبی رسوم و پرستش میں کسی طرح کی دست اندازی سے باز رہیں ورنہ ہماری سخت ناخوشنودی کا مستوجب اور مورد عتاب ہوں گے۔ علاوہ بریں ہماری مرضی ہی کہ جہاں تک ممکن ہو ہماری رعایا بلا لحاظ اشخاص و قوم آزادانہ ہماری ملازمت میں وہ عہدے پائیں جن کے فرائض وہ اپنی علمیت لیاقت و دیانت سے باحسن الوجوہ ادا کر سکیں۔ ہم محبت باشندگان ہند کو اپنے ملک سے جو آبا و اجداد سے متوارث ہی اس کو ہم بخوبی جانتے ہیں اور ملحوظ رکھتے ہیں پس ان کے تمام حقوق بہ پابندی سرکار کے مطالبات جائزہ کے جو اس سے متعلق ہیں ہم محفوظ رکھیں گے اور نیز ہمارا یہ منشا ہی کہ عموماً تجاویز و نفاذ قانون میں قدیم حقوق رسم و رواج ہندوستان کا بخوبی لحاظ رکھا جائے۔

ہم ان خرابیوں اور مصیبتوں کا جو ہندوستان پر من چلے لوگوں کے افعال کی بدولت آئیں اور جنھوں نے جھوٹی خبروں سے اپنے ابنائے وطن کو دھوکا دے کر کھلی بغاوت پر ابھارا کمال افسوس کرتے ہیں۔ میدان جنگ میں اس بغاوت کے فرو کرنے میں

(۱۲۷) نقل فرمانِ شاہی میگنا چارٹا مرقومہ یکم نومبر ۱۸۵۸ء

وکٹوریا بہ فضلِ خداوارث سلطنتِ متحدہ گریٹ برٹین و آئرلینڈ مع مضافات متعلقات
جو یورپ ایشیا۔ افریقہ۔ امریکہ۔ اور آسٹریلیشیہ میں واقع ہیں حامی دین۔ ہرگاہ کہ ہم نے
باعث چند در چند قوی وجوہ کے بصلاح و رضامندی علما و فضلائے دین و عمائد و اکابران
مملکت و وکلائے رعایا جو مجلس پارلیمنٹ میں فراہم ہوتے ہیں۔ ممالک ہندوستان
کی حکومت جو اب تک ہماری طرف سے امانتہً زیر اختیار و آنریبل ایسٹ انڈیا
کمپنی کے تھی اپنے قبضۂ تسلط میں لینے کا مصمم ارادہ کیا ہے اس واسطے اب بذریعہ
اعلان ہذا مشتہر و اظہار کیا جاتا ہے کہ بصلاح و رضامندی مذکورۃ الصدر ممالک مذکورہ
کی عنان حکومت ہم نے اپنے دستِ قدرت میں لے لی ہے اور ممالک مذکورہ میں ہماری
رعایا کو بہ ارشاد ہے کہ وہ سچی وفادار اور بصادق مطیع ہماری اور ہمارے جانشینوں اور
وارثان کی رہے اور ان اشخاص کو جن کو ہم وقتاً فوقتاً ممالک مذکورہ کے انتظام و انصرام
کے واسطے اپنی طرف سے اور اپنے نام سے مقرر کریں ان کے اختیار حکومت کے تسلیم
کریں چنانچہ ہم نے اپنے معتمد عزیز بھائی اور مشیر چارلس جان وائی کونٹ کیننگ کی فراست
اور لیاقت و خیر سگالی پر خاص یقین و اعتبار کر کے موقع الیہ کو ممالک مذکورہ پر عمومًا
ہمارے نام سے اور ہماری طرف سے حکومت اور فرماں روائی کے واسطے زیر اطاعت
ان احکام و قواعد کے جو وقتاً فوقتاً اس کو ہماری طرف سے کسی ایک وزیر سلطنت
کی معرفت پہنچتے رہیں گے اپنا اول نائب السلطنت اور گورنر جنرل مقرر کرتے ہیں
اور تمام ان عہدہ داران اور افسران جنگی اور ملکی جو اب تک دی آنریبل ایسٹ انڈیا
کمپنی کی ملازمت میں تھے زیر اطاعت ہماری آئندہ خوشنودی اور قواعد و قوانین
کے جو آئندہ نافذ ہوں مقرر کرتے ہیں اور تمام رؤسائے ہند کو اعلان کرتے ہیں
کہ تمام عہدنامجات و معاہدات جو مابین ان کے اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے یا اُن کے
زیر اقتدار ہوئے ہیں ہم مقبول و منظور کرتے ہیں اور (نہایت) احتیاط سے اُن کی
پابندی کی جائے گی۔ اور اسی طرح اُن کی جانب سے (بھی) اُن کی تکمیل و تعمیل کی

کہ رحم وکرم اور جان بخشی کی شرائط اُن تمام لوگوں تک وسیع کی جائیں جو آئندہ پہلی جنوری سے پہلے پہلے ان شرائط پر کاربند ہوجائیں۔ جب خدا کے فضل سے اندرونی امن چین پھر قائم ہوجائے گا اُس وقت ہندوستان کی صنعت وحرفت اور دستکاری کو ترقی اور عامۂ خلائق کے رفاہ اور فلاح کے کاموں کو وسعت دینے اور اُس کے باشندگان کی منفعت کے لیے انتظام وحکمرانی کرنے کی ہماری دلی خواہش ہے اُن کی مرفہ الحالی میں ہماری قوت ہے۔ اُن کی خوشنودی اور رضامندی میں ہمارا استحکام اور اُن کی احسان مندی اور شکرگذاری ہمارا بہترین معاوضہ ہے۔ خدائے قادر مطلق ہم کو اور ہمارے ماتحت ذی اقتداروں کو ہماری رعایا کی بہبودی کی ہماری ان خواہشوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(۱۲۸) نقلِ اعلانِ حضور ملکۂ معظمہ وکٹوریا

چوں کہ پارلیمنٹ کے حال کے اجلاس سے ایک ایکٹ اس نام کا کہ ایکٹ بمراد اس بات کے کہ جناب مرمنٹ مآب ملکۂ معظمہ اس خطاب و القاب شاہی میں جو سلطنت متحدہ اور اُس کے تابع ملکوں کی بادشاہت سے متعلق ہیں ایک اور لقب اضافہ کر سکیں صادر ہوا ہے اور اس ایکٹ میں لکھا ہے کہ از روئے ایکٹ بابت متحد کرنے ممالک برطانیہ کلاں آیرلینڈ کے یہ حکم ہوا تھا کہ بعد ایسے متحد ہونے کے سلطنت متحدہ اور اُس کے تابع ملکوں کی بادشاہی کے متعلق خطاب والقاب وہی ہوا کریں گے جو بادشاہ اپنے اشتہار شاہی کے ذریعے سے جو سلطنت متحدہ کی مہر اعظم سے مزین ہو مقرر فرمائیں اور اس ایکٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ حسب منشائے ایکٹ مذکور او اشتہار شاہی کے جو مزین بہ مہر اعظم اور مورخہ یکم جنوری ۱۸۰۱ء ہو مابدولت کے حال کے خطاب والقاب یہ ہیں وکٹوریا بالفضل خدا سلطنت متحدہ برطانیہ کلاں اور آیرلینڈ کی ملکہ حامی دین عیسائی۔ اور اس ایکٹ میں یہ بھی لکھا ہے کہ ایکٹ بابت حسن انتظام گورنمنٹ ہند کے موجب یہ حکم نفاذ پایا ہے کہ گورنمنٹ ہند جو اس وقت تک مابدولت کی طرف سے سرکار ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر کے تفویض میں بطور

ہماری طاقت کا اظہار ہو چکا ہے۔ مگر اب ہم اُن لوگوں کے جرائم جو دھوکے میں پڑ گئے تھے اور اب اپنے فرائض کے راست پر آنے کے متمنی ہیں معاف کر کے اپنے رحم (و کرم) کا اظہار کرتے ہیں۔

اب بھی ایک صوبہ (اودھ) میں اس خیال سے کہ مزید خون ریزی کا سدباب ہو اور ہماری مملکت ہند میں جلد امن و امان قائم ہو جائے ہمارے نائب السلطنت گورنر جنرل نے اُن اشخاص میں سے اکثروں کو جو گزشتہ ناگوار فسادات میں بخلاف ہماری گورمنٹ کے مرتکب جرائم ہوئے تھے خاص خاص شرائط سے وعدہ معافی دیا ہے اور اُن اشخاص کی نسبت کسی شخص سے کسی طرح کی رو و رعایت یا مزاحمت نہ کی جائے نہ کسی قسم کی بے اطمینانی عائد کی جائے جن کے جرائم معافی کی دسترس سے باہر ہیں وہ سزا تجویز کر دی جو اُن پر عائد کی جائے گی ہم اپنے نائب السلطنت اور گورنر جنرل کے مذکورہ بالا فعل کو نظر استحسان سے ملاحظہ فرمائے اور منظور کرتے ہیں۔ مزید براں ہمارا ارشاد اور اعلان حسب ذیل ہے۔

ہماری مراعات کو تمامی مجرمین تک توسیع دی جائے گی بجز اُن مجرموں کے جنکی براہ راست شرکت انگریزی رعایا کے قتل میں ثابت ہو چکی ہے یا آئندہ ہو۔ ایسے اشخاص کی نسبت مقتضائے انصاف ترحم سے مانع ہے جن اشخاص نے دیدہ و دانستہ بطیب خاطر قاتلوں کو قاتل جان کر پناہ دی یا جو اس بغاوت میں سرغنہ اور بانی مفسدہ تھے اُن کی صرف جان بخشی کی کفالت ہو سکتی ہے بلکہ ایسے اشخاص کی نسبت سزا تجویز کرتے وقت اُن حالات کا جن کے باعث وہ حلقۂ اطاعت و انقیاد توڑ پھینکنے پر آمادہ ہوئے تھے بخوبی لحاظ کیا جائے گا اور اُن اشخاص کی نسبت جن کے جرائم بسبب بہر اعتقادی ایسی جھوٹی خبروں کے مان لینے کے لئے جو مفسدہ پرداز لوگوں نے پھیلائیں۔ واقع ہوئے بڑی رعایت اور فراخ دلی کی جائے گی تمام دوسرے اشخاص کو جنھوں نے سرکار کے خلاف میں ہتیار باندھے تھے ہم بذریعہ اعلان ہذا تمام جرائم سے جو اُن سے برخلاف ما بدولت۔ ہمارے تاج (و تخت) اور ہماری قدر و منزلت کے سرزد ہوئے اپنے اپنے گھروں کو واپس چلے آنے اور باامن اشتغال میں مشغول ہونے پر بلا شرائط معافی۔ جان بخشی اور عفو تقصیر کا اقرار فرماتے ہیں۔ ہماری شاہانہ خوشنودی یہ ہے

متحدہ کے تابع ملکوں میں سے کسی کے لیئے اور کسی میں مسکوک اور جاری ہوئے ہیں اور مابدولت کے اشتہار کی رو سے اُن تابع ملکوں کے سکہّ جات رائج الوقت اور جائزالرواج قرار دیئے گئے ہیں اُن پر مابدولت کے خطاب والقاب یا اُن میں سے کوئی جزو یا اجزار منقوش ہوئے ہیں اور جملہ نقود جو مطابق اشتہار مذکور کے بعد ازیں مسکوک اور جاری ہوں بلا لحاظ ویسے اضافے کے اُن تابع ملکوں کے سکہّ جات جائزالرواج اور رائج الوقت رہا کریں تا وقتیکہ مابدولت کی اور کوئی مرضی اُس کی نسبت ظاہر نہ کی جائے۔ مابدولت کے محکمہ واقع مقام ونڈزر سے ۱۸۷۶ء کی ۲۹ راپریل کو مابدولت کے جلوس کے (۳۹) سال میں صادر ہوا۔"

"خداوند کریم جناب ملکہ معظمہ کو سلامت باکرامت رکھے"

(۱۲۹) پیام شاہی شاہنشاہ معظم ایڈورڈ ہفتم

من مقام قلعہ ونڈزر۔ تاریخ ۴ر فروری ۱۹۰۱ء

مابدولت کی والدۂ محترمہ کی وفات حسرت آیات کی وجہ سے مابدولت تخت کے وارث قرار پائے جو سلسلۂ نسب قدیم و ممتد مابدولت تک پونہچا ہے۔ مابدولت ہندوستانی روسائے بااقتدار اور اپنی سلطنت کی رعایا کو اس بات کا یقین دلانے کی غرض سے کہ ہماری شفقت اور عنایت اُن کے شامل حال ہے اور نیز اُن کی خیر و خوبی ہماری دلی خواہش ہے تبرسیل تار چاہتے ہیں کہ ہماری طرف سے پیام بعافیت باشند اُن کو پونہچایا جائے۔ ہماری نامور اور مرحومہ مورثہ اس ملک کی پہلی ملکہ تھیں جنھوں نے زمام سلطنت ہند اپنے دست خاص میں لی اور اس برّاعظم کی سلطنت کے ساتھ اپنا قوی تعلق ظاہر کرنے کے لیئے قیصر ہند کا خطاب اختیار کیا۔ ملکۂ معظمہ تمام امور متعلقۂ ہندوستان کے ساتھ یکساں طور پر ذاتی دلچسپی ظاہر فرمایا کرتی تھیں اور مابدولت اُس گرویدگی اور ارادت سے بھی بخوبی واقف آگاہ ہیں جو اس ملک کی کروڑہا رعایا کی طرف سے اُن کی ذات والاصفات اور اُن کے تخت کے ساتھ ظاہر کی جاتی تھی۔ ملکۂ معظمہ کی باشوکت اور ممتدالعہد سلطنت کے اخیر سال جو شریفانہ اور حامیانہ مدد رؤسائے بااقتدار نے

امانت تھی بادولت کی تفویض ہو جائے اور یہ کہ آیندہ کے لیئے اور قرین مصلحت
یہ ہے کہ نقل وتحویل گورمنٹ جو حسب مذکورہ کی گئی اُس کی تسلیم و پذیرائی اس طرح پر ظاہر
کی جائے کہ بادولت کے خطاب اور القاب میں ایک اور لقب اضافہ کیا جائے اور
اس ایکٹ میں امور مذکور کی تحریر کے بعد یہ حکم ہوا ہے کہ بادولت کو جائز ہوگا کہ نقل
وتحویل گورنمنٹ ہند کی تسلیم و پذیرائی مذکورۂ بالا کی نظر سے اُس خطاب و القاب میں
جو سلطنت متحدہ اور اُس کے تابع ملکوں کی بادشاہی سے بالفعل متعلق ہیں بذریعہ
اشتہار مشتہرہ بادولت مزین بہ مہر اعظم سلطنت متحدہ ایسا لقب اضافہ کریں جو بادولت
کو مناسب معلوم ہو لہذا بادولت نے حسب صلاح مشیران پریوی کونسل کے یہ مناسب
سمجھا تھا کہ یہ تعیین و اعلان کردیں (اور اس صلاح سے اور اس صلاح کے بموجب اس
اشتہار کی رو سے یہ تعیین و اعلان کیا جاتا ہے کہ) آیندہ جہاں تک بہ سہولت ہو سکے
تمام موقعوں اور تمام دستاویزوں میں جن میں بادولت کے خطاب و القاب مستعمل
ہوں بجز اور بہ استثنائے جملہ چارٹر و معاہدات ملکی اور کمیشن (فرامین مناصب) اور
لٹرز پیٹنٹ (مکاتیب عامہ) اور گرانٹ (مواہب و عطیات) اور ریٹ (پروانجات)
اور اپائنٹمنٹ (تقررات) اور اسی طرح کی اور جملہ دستاویزات کے جو سلطنت متحدہ کے
باہر اثر پذیر نہ ہوں اس خطاب و القاب میں جو سلطنت متحدہ اور اس کے "تابع ملکوں
کی بادشاہت سے بالفعل متعلق ہیں زبان لاطینی میں یہ الفاظ انڈیے امپراٹرکس
اور زبان انگریزی میں یہ الفاظ امپریس آف انڈیا (قیصر ہند) اضافہ کیئے جائیں۔
اس کے سوا بادولت کی مرضی اور خوشی یہ ہے کہ کسی چارٹر۔ لٹرز پیٹنٹ۔ گرانٹ
ریٹ اور اپائنٹمنٹ اور اسی طرح کی اور دستاویزات جو اوپر بالخصوص مستثنٰی کی گئی
ہیں وہ اضافہ نہ کیا جائے اور سوا اس کے بادولت کی مرضی اور خوشی یہ ہے کہ جملہ سونے
چاندی اور تانبے کے نقود جو سلطنت متحدہ کے سکہ جات رائج الوقت اور جائز الرواج
ہیں اور جملہ سونے چاندی اور تانبے کے نقود جو آج یا آج کے بعد بادولت کے حکم
سے اسی طرح کے نقوش سے مسکوک ہوں بلا لحاظ اُس اضافے کے جو بادولت کے
خطاب اور القاب میں کیا گیا ہے سلطنت متحدہ مذکورہ کے سکہ جات رائج الوقت
اور جائز الرواج متصور ہوں اور سمجھے جائیں اور سوائے اس کے یہ کہ جملہ سکے جو سلطنت

ہندوستانی روسائے با اقتدار اور رعایا کی خیر اندیشی اور ارادت پر بھی اُن کا شاہانہ اعتماد ہو یہ باتیں عامۂ خلائق کے ذہن نشین کردی جائیں۔ اس مجمع میں تمام اقطاع ہندوستان سے گورنر اور لفٹنٹ گورنر اور ہر ایک دارالحکومت کے افسران بالادست مدعو کیئے گئے اور اُن کے علاوہ وہ عمائد اور ارکین بھی جن میں بقول لارڈ لٹن گزشتہ زمانے کی قدامت اور زمانہ حال کی مرفہ الحالی دونوں چیزیں جمع ہیں اور جن سے اس بڑی سلطنت کی شان وشوکت اور پائداری کی بیش بہا تائید ہوتی ہے۔ شہنشاہی مجمع جو جنوری ۱۸۷۷ء کو بمقام دہلی منعقد ہوا اگرچہ اس دربار کی شان وشوکت کے مقابلے میں ماند پڑ گیا تاہم وہ اس حیثیت سے یادگار رہے گا کہ اُس میں پولٹیکل مصلحت مضمر تھی اور وہ صاف دلالت کرتا ہے کہ اُس سے برٹش انڈیا کی تاریخ میں ایک نئے باب کا آغاز ہوا اور جو تعلق تاج انگلستان کو اپنے مضافات میں سے ہندوستان کے اس بڑے علاقے کے ساتھ ہے آخر کار اُس کی بنیاد صاف وصریح اور مستحکم قاعدے پر رکھی گئی۔ اگرچہ دربار گزشتہ کے انتظامات میں سے اُس مجمع پر بہت سے اعتراض ہوئے مگر حقیقت میں وہ مجمع لارڈ بیکنسفیلڈ کا عقلی اور تاریخی نتیجہ تھا اور اُس نے ایسی اچھی طرح کہ مدت تحریر سے ہرگز اُس سے عہدہ برآنہ ہوسکتی ہندوستان کے لوگوں کے ذہن نشین کردیا کہ جس عملی طور سے ہندوستان انگریزی حکومت کے اور علاقوں کے ساتھ گھل مل کر جز سلطنت قرار پا گیا ہے۔ اور جس نے اس منفرد بادشاہ کی عہد سلطنت میں ہندوستانی رعایا کی کایا پلٹ کردی کہ یا تو وہ تنہا اور نیم آزاد حکومتیں تھیں یا اب ایک مشترک بادشاہ کے طاقت ور اور خوش دل اعوان وانصار قرار پاگئے ہیں آخر اس عملی طور کی اصلیت اور حقیقت کیا ہے۔ اپنی سلطنت کے پہلے ہی برس میں ملک معظم نے شاہی آداب والقاب میں ایک اور اضافہ کیا۔ چوں کہ یہ اضافہ جیسا ہندوستان کے علاوہ حضور عالی کی اور سلطنتوں میں جاری ہے ویسا ہی ہندوستان کی سلطنت میں نافذ ہے لہذا اس محل پر اُس کا تحریر کردینا بھی ضرور ہے۔ ۴ نومبر ۱۹۰۱ء کو ایک شاہی اعلان مشتہر ہوا کہ شاہی خطابات کے بارے میں جو ایک ایکٹ پچھلے اجلاس میں نافذ ہوا تھا اُس کے مطابق آئندہ کو شاہی القاب وخطاب حسب ذیل ہوں گے :۔

"ایڈورڈ ہفتم بفضل خدا سلطنت متحدۂ برطانیہ عظمی وآیرلینڈ ودیگر سلطنت ہائے آں سوئے بحار وحامی دین وقیصر ہندوستان"

جنوبی افریقہ کی جنگ میں اُن کو دی اور جن بہادرانہ خدمات کی بجاآوری اپنے ملک کی حدود
کے باہر ہندوستانی فوج کی طرف سے ہوئی ان سے اُس گرویدگی اور ارادت کا اظہار
کافی طور پر کیا گیا ہے۔ ملکہ کی مرضی اور اجازت سے ماید ولت ہندوستان تشریف لے گئے
اور اُس قدیم اور مشہور سلطنت کے روسائے با اقتدار اور رعایا اور بلاد و امصار سے ذاتی
آگاہی حاصل کی جو قومی اثر اُس وقت ہمارے دل پر ہوا ماید ولت ہرگز اُس کو فراموش نہیں
کریں گے اور ضرور اس بات کی کوشش کریں گے کہ ہر طبقے کی تمام ہندوستانی رعایا کی بہبود
کے لیئے ملکۂ معظمہ کے عمدہ نمونے کی پیروی کرتے رہیں اور جیسا کہ ملکۂ معظمہ نے کہا تھا ماید ولت
بھی اپنے تیئں رعایا کی لازوال خیر خواہی اور ارادت کا مستحق ثابت کریں۔ شرح دستخط ایڈورڈ
آر-آئی"۔ ۱۸۵۸ء کی پہلی نومبر کو تاج انگلستان نے ہندوستان کی زمام حکومت
خود اپنے دست خاص میں لی اور اُس موقع پر کوئین وکٹوریا نے جو اعلان فرمایا تھا
اُس کا جز و ضروری جیسا کہ معلوم ہے ملکہ کے دست خاص کا لکھا ہوا تھا اُس میں اُنھوں نے
ایسے لفظوں میں جو ہمیشہ یاد رہیں گے اُن اصولوں کی صراحت فرما دی تھی جن پر اُن کو
ہندوستان کی حکمرانی میں کاربند ہونا مرکوز خاطر تھا اور نیز اُن باہمی تعلقات کی ذمہ داریوں
کو جو تاج انگلستان اور رؤسائے با اقتدار اور رعایائے ہندوستان کو وابستہ یک دگر کرتی
ہیں سترہ برس لارڈ بیکنسفیلڈ کے ذہن وقاد نے شاہی ربط و ضبط کی طرف مزید رہنمائی
کی اور پارلیمنٹ کا ایکٹ یعنی توقیع جو لوگوں میں "شاہی خطابات کے بل" کے لقب سے
مشہور ہے نافذ ہوا جس کی رو سے گریٹ برٹین اور آیرلینڈ کی سلطنت متحدہ کی ملکہ ہندوستان
کی پہلی قیصرہ بھی قرار پائیں۔ کوئین وکٹوریا نے بذریعہ ایک شاہی اعلان کے جو ۲۸ اپریل
۱۸۷۶ء کو ایوان ونڈزر میں پڑھا گیا۔ قیصر ہند کا خطاب اختیار کیا۔ ۸ اگست ۱۸۷۶ء
کو لارڈ لٹن والیسرائے و گورنر جنرل نے اس اعلان کو مشتہر کیا اشتہار دیتے وقت ہز اکسلنسی
نے اس کا بھی اعلان کیا کہ سال جدید کے پہلے دن اُن کا ارادہ دہلی میں ایک شاہی مجمع
کرنے کا ہے تا کہ تمام ہندوستان میں ملکہ کی رعایا پر اُن شاہانہ خیالات کا اعلان کر دیا جائے
جو علیا حضرت ملکۂ معظمہ کو اس کے محرک ہوئے ہیں کہ اپنے شاہی القاب و خطابات میں
مزید اضافہ کریں اور مقصود اس اضافے سے یہ ہے کہ اُن کے تاج کے مضافات میں جو
ہندوستان کا بڑا علاقہ ہے اور علیا حضرت کو اس علاقے کے ساتھ تعلق خاص کے علاوہ

یہ شہنشاہ جس کے اظہار اطاعت کے لیئے آج ہم سب جمع ہوئے ہیں اہل ہند کی نظروں میں کچھ کم عزیز نہیں ہے۔ کیونکہ اُنھوں نے اپنی آنکھوں سے انھیں دیکھا ہے اور اپنے کانوں سے اُن کی آواز سنی ہے وہ اب اس تخت پر جلوہ افروز ہوئے ہیں جو صرف شاندار ہی نہیں بلکہ دنیا میں سب سے زیادہ دیرپا ہے اور وہ حقیقت میں انگریزی سلطنت ہے جس کی بڑی قوت ہندوستان کی مفبوضات رعایا کی جان نثاری حضور ملک معظم کی اطاعت پر مبنی ہے اور جو معترض اس سے منکر ہے وہ بالکل نادان ہے۔ جیسا کہ ہندوستان اپنے قدیم افسانوں سے مالا مال ہے خصلت وفاداری پر نازاں ہے جس کو مغرب نے از سر نو مستقل کر دیا ہے مختلف صدیوں میں ہزارہا لوگوں نے ہندوستان کی خواستگاری کی مگر اس نے اپنے تئیں ایسی سلطنت کے حوالے کیا جس کو اس کی وفاداری پر پورا اعتماد تھا تماشہ جو آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں دنیا میں ایسا اور کہیں ہونا ممکن نہیں معلوم ہوتا۔ میرا مطلب اس وقت اس عظیم الشان از دحام سے نہیں جس کو میں بے نظیر خیال کرتا ہوں بلکہ میری مراد اس مجمع کی غرض اصلی سے ہے اور اُن اصحاب سے جن کے دلی ولولوں کا یہ اظہار کر رہا ہے۔ سو سے زیادہ مختلف ریاستوں کے حکمران جن کی رعایا کی کل آبادی باسٹھ کروڑ سے کم نہیں اور جن کی عمل داری کی حدود طول بلد کے (۵۵) درجوں پر پھیلی ہوئی ہیں۔ اس وقت اپنے ایک بادشاہ کی اطاعت کی توفیق کے لیئے حاضر ہیں۔ ہم ان کے اس وفادارانہ جوش کی جس نے ان کو ہزاروں کوس سے باوجود بڑے بڑے فاصلوں کے دہلی کھینچ بلایا ہے بڑی قدر کرتے ہیں اور مجھ کو تھوڑی دیر میں بہت فخر حاصل ہوگا جب کہ میں خود اُن کی زبان سے شہنشاہ ہند کی تہنیت کا پیغام سنوں گا۔ جو فوجی افسر اس وقت موجود ہیں یہ ہندوستان کی دو لاکھ تیس ہزار فوج سے انتخاب کیئے گئے ہیں جنھیں اس بات پر ناز ہے کہ وہ شہنشاہ کی فوج ہیں۔ دیسی امرا عہدہ دار یا غیر عہدہ دار جو اس وقت موجود ہیں وہ (۲۳) کروڑ سے زیادہ آبادی کے قائم مقام ہیں اس حساب سے میرے خیال میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ اس وقت دربار میں دنیا کی آبادی کا پانچواں حصہ کچھ بذات خود اور کچھ بذریعہ وکیلوں اور اپنے حکمرانوں کے جمع ہے سب کے دل میں ایک ہی جوش ہے اور سب کے سر تسلیم سریر السلطنت کے سامنے خم ہیں۔ اگر یہ سوال کیا جائے کہ آخر کون سی بات ہے جس نے اس جم غفیر کو کھینچ بلایا

(۱۳۰) درباری اسپیچ ایڈورڈ ہفتم

اے شاہزادگان والا تبار و رؤسا عالی وقار و متوطنان مملکت ہند! پانچ ماہ کا عرصہ ہوا کہ بادشاہ انگلستان و شہنشاہ ہند ایڈورڈ ہفتم نے لندن میں انگلستان کا تاج شاہانہ سر پر رکھا اور عصا حکومت کو دست مبارک میں لیا۔ اُس وقت مملکت ہند کے صرف چند ہی وکیل اپنی خوش قسمتی سے حاضر تھے لیکن آج شہنشاہ معظم نے اپنے الطاف خسروانہ سے تمام اہل ہند کو یہ موقع دیا ہے کہ ایک ویسی ہی خوشی میں شریک ہوں اور آج یہاں یا ہند کے دیگر حصص میں اس عالی شان تقریب کی خوشی میں کل رؤسا و امرا و سردار جو عمائد سلطنت ہیں اور تمام دیسی و یورپین حکام جن کے ہاتھ میں زمام حکومت ہے اور جو ایسی دانائی اور جاں فشانی سے کام کر رہے ہیں جس کی نظیر نہیں مل سکتی اور کل انگریزی اور دیسی فوج جو ایسی نہایت اعلیٰ درجے کی بہادری سے سرحد کی حفاظت کرتی ہے اور لڑائیوں میں اپنا خون بہاتی ہے اور تمام باشندگان ہند بلا امتیاز ملت اپنے رسوم و رواج کے جو باوجود لاکھوں طرح کے جھگڑوں کے سلطنت برطانیہ کی اطاعت کے اظہار میں ایک زبان ہیں جمع ہیں۔ صرف اس غرض سے کہ میں اعلیٰ حضرت کی رسومات تاج پوشی کو ہندوستان میں ادا کروں حضور ملک معظم نے مجھ کو بہ حیثیت وائسرائے کے اس دربار کے منعقد کرنے کا حکم دیا ہے اور صرف اس امر کے اظہار کے لیے کہ اعلیٰ حضرت کی نظروں میں اس دربار کی بڑی وقعت ہے اُنھوں نے اپنے برادر حقیقی ہز رائل ہائینس ڈیوک آف کاناٹ کو اس جلسے میں شریک ہونے کی غرض سے روانہ فرما کر ہم کو عزت بخشی ہے۔

چھبیس سال ہوئے کہ آج کے دن اور اسی شہر میں جو ہمیشہ سے شاہانہ جلسوں اور دیگر رسوم کا مرکز رہا ہے اور اسی مقام پر ملکہ وکٹوریا مرحومہ مغفورہ کے خطاب قیصر ہند اختیار فرمانے کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس دربار سے ملکہ آنجہانی کو ہندوستان کی رعایا کے ساتھ اپنی گہری محبت کا اظہار مقصود تھا اور ساتھ ہی یہ بھی جتلانا تھا کہ اب سلطنت انگریزی کے سایے میں ان کے باہمی نفاق فرو ہو گئے اور وہ سب یک جہت ہیں ہم آج خدا کے فضل سے ایک چوتھائی صدی کے بعد بھی پہلے سے کہیں زیادہ مشفق ہیں

خود اُن کو بھی اس کی سیر کا بڑا اشتیاق ہے۔ اگر مابدولت کا تشریف لانا ہندوستان میں ممکن ہوتا تو نہایت خوشی سے آتے مگر چونکہ یہ بات نہ ہو سکی اس لیئے مابدولت اپنے برادر عزیز **ڈیوک آف کناٹ** جن کو ہندوستان کا بچہ بچہ جانتا ہے روانہ فرماتے ہیں تاکہ جلسۂ تاجپوشی میں شاہی خاندان کے قائم مقام بن کر شریک ہوں۔ جب سے کہ مابدولت اپنی والدہ مکرمہ معظمہ **ملکہ وکٹوریا** مرحومہ مغفورہ اول قیصر ہند کے تخت پر جانشین ہوئے ہیں ہماری یہ تمنا رہتی ہے کہ ہم انصاف اور انسانیت کے وہی اصول برتیں جن سے حکومت کر کے ہماری مادر مشفقہ نے اپنی رعایا کے قلوب میں اپنی بزرگی اور عزت پیدا کر لی تھی۔ مابدولت اپنے تمام باج گزاروں اور اہل ہند کے ساتھ یہ وعدہ بہ تحریر کرتے ہیں کہ اُن کی آزادی کو قائم رکھیں گے۔ اُن کے مراتب اور حقوق کی پاسداری کریں گے اور اُن کی بہبودی کی کوشش میں کوئی دقیقہ باقی نہ چھوڑیں گے۔ یہی اصول اور اغراض مابدولت کے مدنظر ہیں اور خداوند عالم کے فضل و کرم سے امید ہے کہ ان سے قلمرو ہند کو سرسبزی حاصل ہوگی اور ہندوستانی رعایا خوش و خرم رہے گی۔" ای شہزادگان والا تبار و ای اہل ہند یہ الفاظ اُس ملک معظم کے ہیں جس کی رسم تاجپوشی کے ادا کرنے کے لیئے آج ہم سب جمع ہوئے ہیں اُن کا ہر حرف اُن افسروں کے قلوب میں جو اُن کے خدمت گذار ہیں محرک یا الہام کا اثر کرتا ہے اور ہر نکتہ خاص و عام کو بلند حوصلگی اور نیک نیتی کا سبق پڑھاتا ہے۔ یہ الفاظ اُن صاحبان کے لیئے جو میرے یا میرے شرکار کی طرح شہنشاہ معظم کی گورنمنٹ کے بالاصالۃً ہیں ورثیٔ اخلاق اور توسیع مملکت کے رہنما ہیں ہندوستان کا انتظام نرمی اور فیاضی سے کرنے کا خیال جیسا کہ آج کل عروج پر ہے ایسا کبھی نہیں ہوا اور وہ لوگ جنھوں نے زیادہ تکالیف برداشت کی ہیں وہ حقیقت میں زیادہ مستحق آفریں ہیں اور جنھوں نے عمدہ کارنمایاں کیئے ہیں اُن کے حقوق بھی بڑے بڑے ہیں۔ ہندوستان کے رؤسائے مملکت کی گذشتہ لڑائیوں میں اپنے سپاہی اور تلواریں ہمارے نذر کیں اور دیگر مصائب میں بھی مثل قحط و خشک سالی وغیرہ میں اُنھوں نے بڑی اولوالعزمی اور بلند ہمتی ظاہر کی۔ اب جو کچھ اُن کو حاصل ہے اس سے زیادہ اور کیا دیا جا سکتا ہے۔ یہ بات بلا تردید کہی جا سکتی ہے کہ جو امن و عافیت اُن کو حاصل ہے اس میں کبھی کسی طرح کا خلل نہیں آسکتا تاہم یہ بات ہمارے لیئے نہایت باعث مسرت ہے کہ سرکار عالیہ اُن قرضوں کا جو دیسی ریاستوں کو گذشتہ قحط کے موقع پر

ہو تو جواب دیا جائے گا۔ بادشاہ کے ساتھ وفاداری یعنی اُن کی عطوفت اور انصاف پر اعتماد اور اُن کا یہ بھروسہ ایک خیالی بات نہیں بلکہ اُن کے ذاتی تجربے کا نتیجہ ہو اور اُن کے دلی یقین کا اظہار ہو۔ کیوں کہ ملک معظم کی گورنمنٹ نے اس وسیع آبادی کے اکثر حصوں کو حملوں اور بدامنی سے آزادی دے دی ہو۔ سیکڑوں کے حقوق کی وہ حفاظت کرتی ہو اور سیکڑوں کے واسطے معزز روزگار کے فراخ راستے کھول دیئے ہیں اور تمام کے واسطے یکساں انصاف کرنے۔ ظلم سے بچانے اور تہذیب اور امن کی برکتوں کے پھیلانے میں کوشش کرتی ہو اور ایسی سلطنت پر قابض ہونا اول تو آسان کام نہیں پھر اُس کو ایماندارانہ اور منصفانہ طور سے سنبھالنا اور بھی مشکل کام ہو اور سب میں اہم یہ امر ہو کہ سب کو مدبرانہ سیاست سے شیر و شکر کر دے۔ یہی مقاصد اور اغراض مدنظر ہیں جس لیئے آج یہ دربار کیا گیا ہو۔ اب میرا یہ فرض ہو کہ آپ کے روبرو حضور ملک معظم کا وہ شفقت آمیز پیغام پڑھوں جس کی بابت آں حضرت نے آپ کو سنانے کے لیئے ارشاد فرمایا ہو۔ وہو ہذا "ماباولت کو اس بات سے نہایت مسرت ہو کہ ہم اپنی ہندوستانی رعایا کو ایسے موقع پر جب کہ وہ مابدولت کی رسم تاج پوشی ادا کر رہے ہیں پیغام تہنیت بھیجیں۔ لندن کی تاج پوشی کے جلسے میں ہندوستانی رؤسا اور قائم مقاموں کی ایک نہایت ہی قلیل تعداد شریک ہوئی تھی اس لیئے مابدولت نے وایسرائے اور گورنر جنرل کو اس امر کی ہدایت کی کہ دہلی میں ایک بہت بڑا دربار منعقد کیا جائے تاکہ تمام دیسی رؤسا۔ امرا۔ حکام گورنمنٹ اور اہل ہند کو اس مبارک رسم کے ادا کرنے کا موقع ملے جس وقت مابدولت ۱۸۷۵ء میں ہندوستان تشریف لے گئے اُس زمانے سے ہند اور اہل ہند کی محبت ہمارے دل میں جاگزیں ہو۔ مابدولت کے خاندان اور تاج و تخت کے ساتھ ان کو جو دلی اور سچی محبت ہو وہ بھی مابدولت پر خوب روشن ہو گزشتہ چند سال کے عرصے میں ان کی محبت اور جاں نثاری کی بہت سی شہادتیں مابدولت کے سامنے گزر چکی ہیں اور مختلف معرکوں میں ہماری ہندوستانی افواج نے جو کارہائے نمایاں کیئے ہیں اُن سے مابدولت بخوبی واقف ہیں۔ مابدولت نہایت وثوق سے امید کرتے ہیں کہ تھوڑے عرصے میں ہمارے فرزند دلبند شہزادۂ ویلز اور اُن کی بیگم صاحبہ پرنس آف ویلز ہندوستان میں رونق افروز ہوں گے اور ایسے ملک سے ذاتی واقفیت پیدا کریں گے جس کی بابت مابدولت کی یہ تمنا رہی ہے کہ وہ اُس کو جا کر دیکھیں اور

دیکھ کر یقین ہے کہ ترقی ضرور ہوگی لیکن یہ یاد رہے کہ یہ مستقبل کبھی بہ صورت حال نہیں ہو سکتا جب تک کہ کسی بے نظیر حکومت کی عظمت نہ تسلیم کر لی جائے اور یہ بات صرف زیر سایۂ سلطنت برطانیہ ہی ممکن ہے۔ اور اب میں اس تقریر کو اختتام پر لانا چاہتا ہوں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اہل ہند کو یہ مجمع عظیم مدت دراز تک یاد رہے گا اس اعتبار سے کہ یہاں ان کو بڑی تقریب کے موقع پر اپنے شہنشاہ کی ذات اور اُن کے خیالات سے معرفت تامہ ہوئی۔ میں امید کرتا ہوں کہ لوگ جب اس تقریر کو یاد کریں گے اُن کو فرحت اور مسرت ہوگی اور زمانہ شاہ ایڈورڈ ہفتم کا عہد جس کا آغاز ایسا مسعود ہے تواریخ ہند اور سینۂ اہل ہند میں محفوظ رہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ فرماں روا عالم اور قادر مطلق کی عنایت سے ان کی شہنشاہی اور قوت سالہائے دراز تک قائم رہے۔ ان کی رعایا کی بہبودی روز بروز ترقی کرے۔ ان کے افسروں کے انتظام پر عقل اور نیکی کی مہر ثبت ہو اور اُن کی سلطنت کا استحفاظ و بہبود ہمیشہ برقرار رہے۔"

خدا کرے ہمارا بادشاہ زندہ سلامت رہے"

نوٹ :- انگریزی اسپیچ کا یہ ترجمہ شمس العلما ڈاکٹر مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی کا ہے۔ ۱۲

(۱۳۱) شاہی اسپیچ

نہایت شکر اور خوشی کا مقام ہے کہ مابدولت و اقبال آج آپ لوگوں کے درمیان یہاں رونق افروز ہیں۔ یہ سال اعلیٰ حضرت اقدس قیصرہ ہند اور مابدولت و اقبال کے لئے بہت سی بڑی رسومات مسعود اور غیر معمولی مگر خوشگوار مصروفیت کا رہا ہے لیکن باوجود عدیم الفرصتی اور فاصلے کے ہماری گزشتہ تشریف آوری ہندوستان کی با مسرت یادگاریں پھر ہمیں اس سرزمین کی طرف کھینچ لائی ہیں جس سے ہم کو اُس وقت دلی اُلفت ہو گئی تھی لہذا ہم نہایت اشتیاق سے اتنے لمبے سفر پر اُس ملک کو دوبارہ دیکھنے کے لئے روانہ ہوئے جہاں پہلے بھی اپنے گھر کی طرح ہماری خاطر و مدارات ہوئی تھی۔ اس اقدام میں مابدولت و اقبال نے اپنے اُس ارادۂ سینہ کو پورا کیا ہے جو گزشتہ ماہ جولائی کے شاہی اعلان میں ہم نے ظاہر فرمایا تھا کہ بذات اقدس خود آپ لوگوں کو مطلع فرمائیں گے کہ ہماری تاج پوشی کی رسم مبارک وسٹ منسٹر ایبی بائیں جون

[illegible] ۱۷ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء۔ ۱۲

دیئے گئے ہیں یا سرکار اُن کی کفیل ہوئی ہو تین سال تک سود نہیں لے گی اور ہم کو امید ہو کہ وہ لوگ جن سے ایسی فیاضی کا سلوک کیا گیا ہو اس بات کو بخوشی منظور کریں گے۔ اس عظیم الشان ملک میں اور جو کثیر التعداد جماعتیں اور فریق ہیں اور جن کی ترقی اور بہبودگی ہماری دلی تمنا ہو اُن کو بھی ہم بہت جلد کسی ٹیکس کی کمی کا مژدہ سنائیں گے۔ سال حسابی کے وسط میں اعلان کرنا مناسب نہیں کیونکہ ایسے موقعہ پر تخمینہ کرنا بڑا دشوار کام ہو۔ تاہم اگر موجودہ حالت قائم رہی اور جیسا کہ ہم اُمید کرتے ہیں۔ ہندوستان کی مالی بہبودی کا زمانہ شروع ہو گیا تو ہم کو اعتماد کامل ہو کہ ملک معظم کی عہد سلطنت کے اول ہی زمانے میں سرکار عالیہ رعایائے ہند کے ساتھ کسی ٹیکس کی تخفیف کرکے ہمدردی اور شفقت کے خیالات ظاہر کرے گی اور جب وقت کہ مجھ کو ان کا مصیبت کا زمانہ اور اس موقع پر ان کا صبر اور ان کی نمک حلالی یاد آتی ہو تو تخفیف ٹیکس کی تدابیر سوچنے میں مجھے نہایت خوشی ہوتی ہو۔ یہاں اُن رعایتوں اور مہربانیوں کے بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں جن کا دربار سے خاص تعلق ہو وہ کہیں اور درج ہیں تاہم فوجی افسروں سے میں اتنا کہنے کا مجاز ہوں کہ آج سے انڈین سٹاف کور کا نام موقوف ہو گیا اور آپ سب ملک معظم کی ہندوستانی افواج سے متعلق ہیں۔ اے امرا عالی وقار و متوطنان ہند جب ہم ہندوستان کے مستقبل پر نظر ڈالتے ہیں تو بلا خطر خزاں اس ملک کی ترقی کا باغ سدا بہار نظر آتا ہو۔ ہندوستان کے متعلق کوئی ایسا مسئلہ نہیں خواہ وہ آبادی کا ہو یا تعلیم کا ہو یا معاش کا جس کو موجودہ تدابیر نے حل نہ کیا ہو بہت سے مسائل کا حل تو اب ہماری آنکھوں کے سامنے ہو رہا ہو۔ اگر برطانیہ اور ہند کی متفق افواج سرحد پر مسلسل امن قائم رکھ سکتی ہیں اور اگر ہند کے فرماں رواؤں اور رعایا یورپین ہندوستانیوں حاکموں اور محکوموں میں اتحاد رہے اور موسم اپنی فیاضی میں مضائقہ نہ کرے تو دیکھیں بھلا ہندوستان کی ترقی کس طرح رُک سکتی ہو۔ ہندوستان بفضل کردگار ایک مستقل قحط ناک۔ بدبخت اور نفاق سے بھرا ہوا ہندوستان نہیں ہوگا بلکہ اس کی تجارت کے چشمے جاری ہو جائیں گے اس کے باشندوں کی عقلیں بیدار ہو جائیں گی۔ اس کی بہبودی روز افزوں ہوگی اور آرام اور دولت کی ہر طرف ریل پیل ہو جائے گی۔ میں اپنے ضمیر اور اپنے ملک کے مقاصد پر بھروسہ کرتا ہوں اور ساتھ ہی مجھ کو اس ملک کے بے انتہا ترقی کے سامان

(۱۳۲) اعلان مراعات شاہی از طرف لارڈ منٹو گورنر جنرل ہند ۱۲ دسمبر ۱۹۱۱ء

درز تمام اُن لوگوں کو جن سے یہ احکام تعلق رکھتے ہیں واضح اور لائح ہو کہ حسب الحکم ہز موسٹ ایکسلنٹ میجسٹی جارج پنجم بفضل ایزدی بادشاہ ممالک متحدہ برطانیہ اعظم و آیرلینڈ و برٹش ممالک بحری و محافظ دین و قیصر ہند میں اعلیٰ حضرت کا گورنر جنرل اس اعلان کے ذریعے سے اُن عطایا و مراعات معافیات اور عنایات کا اظہار کرتا اور اُس کی اطلاع دیتا ہوں جو ہز امپیریل میجسٹی نے براہ نوازش خسروانہ اس عالی شان اور قابل یاد موقع پر عطا فرمائے ہیں:- تعلیم۔ گورنمنٹ ہند نے جو موجودہ طور پر ملک معظم کی مرضی اور خوشی پر عمل کرتی ہے بہ اجازت سکریٹری آف سٹیٹ ہند یہ تجویز کی ہے کہ سلطنت ہند کے سرمایہ پر تعلیمی ترقی ہند کے حقوق تسلیم کرے اور واجبی تعلیمی مطالبات کے لحاظ سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ کوشش کرکے ہند میں تعلیم کو جس قدر ممکن ہو وسیع اور لوگوں کے لیئے آسانی سے حاصل ہونے کے قابل کرے۔ اس مقصد کے لیئے اس کا ارادہ ہے کہ فوراً ہی عام تعلیم کی ترقی کے لیئے پچاس لاکھ روپیئے کا صرفہ برداشت کرے اور گورنمنٹ کا یہ مستحکم ارادہ ہے کہ اس وقت کی اعلان کردہ رقم میں آئندہ سالوں میں فیاضانہ طور پر مزید اضافہ کرے۔ فوج ملک معظم نے اپنی بحری و بری افواج کی وفادارانہ خدمات کو مہربانی کے ساتھ تسلیم کرکے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اعلان کروں کہ نصف ماہ کی تنخواہ ایسے کل نان کمیشنڈ افسران و ہند کی برٹش افواج کے کل درجے کے محکمجات کے مستقل ملازمین کو جن میں بحساب فوجی تخمینہ جات کے تنخواہ ملتی ہے اور جن کی تنخواہ پچاس روپیئے ماہوار سے زائد نہیں۔ عطا ہو۔ مزید براں ملک ممدوح نے براہ مہربانی خوشی سے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس وقت سے افواج ہند کے کل وفادار ہندوستانی افسران وزرا و فوج کے کل افسران و ملازمین میدان جنگ میں دلیری ظاہر کرنے کے تمغہ وکٹوریا کراس پانے کے مستحق قرار دیئے جائیں اور اس دربار کے دس سال کے اندر آرڈر آف برٹش انڈیا کے ممبران میں اس طرح اضافہ کیا جائے کہ اول درجے میں (۵۲) تقررات ہوں اور ان تواریخی رسومات کی یادگار میں اول درجے میں وہ ۲۱ جدید تقررے اور درجہ دوم میں اُنیس نئے تقرر اس وقت کیئے جائیں اور اس وقت سے ہندوستانی افسران سرحدی فوجی کو اور فوجی پولیس کو مذکورہ بالا آرڈر میں داخل

کو عمل میں آئی جب خدائے تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہمارے بزرگوں کا تاج قدیمی اور مقدس رسوم کے ساتھ ہمارے سر مبارک پر رکھا گیا تھا۔ علیا حضرت قیصرہ ہند کے ہمراہ ہماری تشریف آوری سے ظاہر ہو کہ مابدولت واقبال کو وفادار والیانِ ریاست اور فرماں بردار رعایائے ہندوستان سے کس قدر محبت ہو اور مملکت ہندوستان کی بہبودی اور خوش حالی ہماری خاطر مبارک کو کس قدر منظور ہو۔ علاوہ بریں ہماری یہ بھی خواہش ہو کہ جو لوگ تاج پوشی کی رسم مبارک ادا ہونے کے وقت حاضر نہ ہو سکتے تھے اُن کو دہلی میں تاج پوشی کے اعلان کے دربار میں شریک ہونے کا موقع ملے۔ مابدولت واقبال اور علیا حضرت قیصرہ ہند کو یہ مجمع عظیم اور اُس میں اپنے گورنر معتمد اولیائے دولت و اولیائے معظم۔ لوگوں کے عمائدین اور اپنی مملکت ہندوستان کی جنگی افواج کے چیدہ اشخاص کو دیکھ کر مسرت اور خوشنودی حاصل ہوئی ہو۔ مابدولت کو قلبی خوشی حاصل ہوگئی کہ وہ ہماری ذات اقدس کے قدوم میمنت لزوم میں اطاعت اور بیعت کا اظہار کریں جو وہ وفاداری سے کرنا چاہتے ہیں اس احساس سے ہماری خاطر مبارک پر نہایت اثر ہوا ہو کہ اس تاریخی موقعہ پر والیان ریاست اور رعایا کے خلوص کے جذبات اور با محبت صادقانہ اظہارات کو ہمارے ساتھ متحد کرتے ہیں۔ اُن اظہارات کی قدردانی کے لیئے مابدولت واقبال کی رائے مبارک قرار پائی ہو کہ اپنی تاج پوشی کے جشن مبارک کی یادگار اپنی مرحمت مخصوص اور الطاف شاہانہ کے بعض علامات سے قائم فرمائیں اور ہم فرمائیں گے کہ ہمارے گورنر جنرل آج موقع مناسب پر اس مجمع کے حضور میں اُن کا اعلان کریں۔ آخر الامر مابدولت واقبال اس موقع پر نہایت مسرت سے بذات اقدس خود اُن عہود کی تجدید فرماتے ہیں جن کی بابت ہمارے معظم اسلاف آپ لوگوں کو مطمئن کر گئے ہیں کہ آپ کے حقوق اور اختیارات بر قرار رکھے جائیں گے اور آپ کی بہبودی۔ رفاہیت اور خوش حالی ہمیشہ ہمارے مدنظر رہے گی۔ دعا ہو کہ فضل الٰہی ہماری رعایا کے شامل رہے اور ہم کو توفیق عطا کرے کہ اُن کی خوش حالی اور اقبال مندی کی ترقی کے لیئے اپنی سعی بلیغ میں ہم کامیاب ہوں۔ مابدولت واقبال تمام حاضرین اور اپنے زیر حمایت رؤسا اور رعایا کو مرحمت آمیز شاہانہ سلام پہنچاتے ہیں۔"

طور پر یا ان کا کچھ حصہ بحکم گورنمنٹ ہند معاف کر دیا جائے یا چھوڑ دیا جائے۔

افواج امپیریل سروس۔ افواج امپیریل سروس میں ازراہ قدردانی چند تقررات کا آرڈر آف برٹش انڈیا کے مطابق اضافہ کیا جائے۔

قیدیوں کی رہائی۔ اپنے شاہی ترحم سے ملک معظم نے براہ مہربانی مجھے حکم دیا ہے کہ بعض قیدیوں کو جو اس وقت بباعث جرائم یا بدچلنی کے سزا بھگت رہے ہیں رہائی دی جائے اور جو کل سول قرضہ داران جو جیل خانوں میں ہیں اور جن کے قرضے کم ہوں اور بوجہ فریب کے قید میں نہ ہوں بلکہ بباعث اصلی مفلسی کے ہوں۔ رہا کر دیئے جائیں اور ان کے قرضے گورنمنٹ کی طرف سے ادا کر دیئے جائیں۔ اُن اشخاص کے نام جو ان عطیات رعایات معافیات اور عنایات سے مستفیض ہوں گے مع تفصیل اور شرائط متعلقہ کے بعد ازیں شائع کیئے جائیں گے۔ خدا ملک معظم کو سلامت رکھے"۔ اس کے بعد اُسی جلوس سے دیر میجسٹیز نے دربار ہال کے اندرونی پویلین میں نزول اجلال فرمایا اور تخت پر جلوہ افروز ہوئے اور لوگوں کا یہ خیال تھا کہ اب دربار ختم ہو گیا لیکن جب حاضرین نے دیکھا کہ دیر میجسٹیز کھڑے ہو گئے اور حضور ملک معظم نے گورنر جنرل سے ایک کاغذ لے کر پڑھنا شروع فرمایا تو لوگ ہمہ تن گوش ہو گئے کہ خدا معلوم زبان فیض ترجمان سے اب کس نئی بات کا ظہور ہوتا ہے اور وہ حسب ذیل

دہلی کو پایۂ تخت بنائے جانے اور تقسیم بنگال کی منسوخی کا اعلان

تھا:۔ "ہم خوشی کے ساتھ اپنی رعایا کو اعلان کرتے ہیں کہ بصلاح اپنے وزراء کے جو بعد گورنر جنرل باجلاس کونسل سے مشورہ لینے کے کی گئی ہم نے فیصلہ کر لیا ہے کہ گورنمنٹ ہند کا دارالسلطنت اب بجائے کلکتہ کے دہلی قرار دیا جائے جو زمانۂ قدیم میں رہا ہے۔ اور بباعث اس تبدیلی کے جس قدر جلد ممکن ہو صوبہ بنگال کے لیئے ایک گورنری قائم کی جائے اور علاقہ ہائے بہار۔ چھوٹا ناگپور و اڑیسہ کے لیئے نئی لفٹنٹ گورنری اور آسام کے لیئے چیف کمشنری قائم ہو اور ان صوبہ جات کی حلقہ بندی ازسرنو اس طرح پر اور ایسے تغیرات کے ساتھ کی جائے جیساکہ گورنر جنرل باجلاس کونسل بہ پسندیدگی وزیر ہند باجلاس کونسل بعدازاں قطعی طور پر طے کریں۔ ہماری یہ دلی خواہش ہے کہ ان تغیرات کے باعث ہند کا انتظام بہتر طریق پر کر دیا جائے گا اور ہماری عزیز رعایا کی سرسبزی

ہونے کے قابل سمجھا جائے اور یہ کہ جس حالت میں جیسا مناسب ہو خاص عطیہ جات اراضی یا معافی لگان اُن چند ہندوستانی افسران فوج ملک معظم کو دیئے جائیں گے جنھوں نے طویل اور قابل عزت خدمات کی شہرت حاصل کی ہو اور وہ خاص پنشن جواب صرف تین سال کے لیئے انڈین آرڈر آف مرٹ کے متوفی ممبران کی بیوگان کو دی جاتی ہے۔ اس دربار کی تاریخ سے اُن بیوگان کو تاعمر یا جس وقت تک وہ دوسری شادی نہ کرلیں عطا کی جائے۔

سول سروس۔ مہربانی کے ساتھ اپنے سول ملازمین کی کامیابی اور محنت کے ساتھ انجام دہی خدمات کو قبول کرتے ہوئے ملک معظم نے مجھے حکم دیا ہے کہ ظاہر کروں کہ اُن سول ملازمین گورنمنٹ کو جن کی تنخواہ پچاس روپیئے ماہوار سے زیادہ نہ ہو نصف ماہ کی تنخواہ عطا کی جائے۔

ہندوستانی خطابات کے تمغے۔ مزید براں ملک معظم براہ عنایت خسروانہ یہ حکم دیتے ہیں کہ کل اصحاب کو جنھیں خطابات دیوان بہادر۔ سردار بہادر۔ رائے بہادر خان صاحب۔ رائے صاحب۔ یا راؤ صاحب عطا ہوئے ہوں یا آئندہ عطا ہوں بطور نشان اعزاز و تکریم اُن کو بیج عطا کیئے جائیں۔

مذہبی و علمی خطابات کی پنشن۔ اور یہ کہ اُن کل معزز اصحاب کو جنھیں مہامہو پادھیا و شمس العلماء کے معزز خطابات عطا ہوئے ہیں یا آئندہ عطا ہوں قدیم ہندوستانی تعلیم کی عمدہ رپورٹ ہونے پر کچھ رقم بطور سالانہ پنشن کے عطا کی جائے۔

پبلک سروس مزید براں بیادگار اس دربار کے اور نمایاں پبلک سروس کے صلہ میں کچھ اراضیات عطا کی جائیں اور یہ بطور معافی کے پانے والے کی حین حیات تک کے لیئے ہوں۔ یا حسب تجویز لوکل گورنمنٹ شمالی و مغربی سرحدی صوبجات و بلوچستان میں پانے والے کی اولاد نک کی حین حیات تک کے لیئے عطا کی جائیں گی۔

والیانِ ریاستِ ہند۔ اپنے والیانِ ریاست ہند کی بہبودی کے لیئے ملک معظم نے مجھے براہ عنایت حکم دیا ہے کہ یہ اعلان کروں کہ اس وقت سے ریاستوں سے گدی نشینی کے موقع پر نذرانہ نہ لیا جائے اور متفرق قرضے جو ریاست ہائے کاٹھیاوار و گجرات و بھومیان و والیان ریاست میواڑ کی جانب سے گورنمنٹ کو واجب الادا ہیں پورے

یلنڈا کی سلطنت۔ آسٹریلیا کی جمہوری سلطنت۔ اور نیوزیلینڈ کی سلطنت نے اپنی بحری افواج مابدولت کے اختیار میں تفویض کر دی ہیں جو سلطنت کے لیے اب تک بھی اچھی خدمات کرتے رہے ہیں۔
کینیڈا۔ آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ میں زبردست حملہ آور لشکر محاذ کی خدمات کے لیئے تیار کیئے جارہے ہیں اور جنوبی افریقہ کی یونین نے تمام انگریزی افواج کو سبک دوش کرکے تمام اہم فوجی ذمہ داریاں اپنے ذمے لے لی ہیں جن کا انصرام سلطنت کے لیئے بے انتہا قیمتی ہوگا۔
نیوفنونڈلینڈ نے اپنی بحری شاہی رزرو فوج کی شاخ کی تعداد کو المضاعف کر دیا ہے اور محاذ کی عملی کارروائی میں حصہ لینے کے لیئے ایک (معقول) تعداد سپاہیوں کی بھیج رہے ہیں۔
کینیڈا کی سلطنت اور پراونشل گورنمنٹوں کی جانب سے سامان رسد کے کثیر التعداد اور قابل قدر تحائف میرے بحری اور فوجی دونوں لشکروں اور ممالک متحدہ کی مصائب کی تخفیف کے لیئے روانہ ہو چکے ہیں جن کا لڑائی کی ہلچل میں ہونا لازمی ہے۔
اس طریقے سے میری سلطنت کے ماورا البحر کے تمام حصص نے باوجودیکہ اُن کے حالات اور مواقع مختلف ہیں اصول اتحاد سلطنت کو یقینی طور پر ثابت کر دیا ہے۔

ہندوستانی روسا اور رعایا کے نام

اُن بہت سے واقعات میں جن کے سبب سے مابدولت کی سلطنت کے باشندے ایک دم اتحاد اور راست بازی کی محافظت کے لیئے اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں کسی چیز نے میرے دل پر اس سے زیادہ اثر نہیں کیا ہے جتنا کہ اُس ولولہ جاں نثاری نے جو میرے تخت کے ساتھ رعایا اور باج گزار رؤسا والیان ہند دونوں نے ظاہر کیا ہے (اور نیز) اُن کے جان و مال کے فیاضانہ پیشکش نے جو انھوں نے سلطنت کے معرکے میں کیا ہے۔
اس معرکے میں پیش قدمی کے لیئے اُن کے ہم آہنگ مطالبے نے میرے دل پر خاص اثر کیا ہے اور اُس محبت اور خلوص کو اعلیٰ ترین درجے پر پہنچا دیا ہے جس کو میں بخوبی جانتا تھا

اور راحت بڑھ جائے گی"

(۲۳۳) سنہ ۱۹۱۴ء کا پیغامِ شاہی من جانب ملکِ معظم جارج پنجم

حضرت ممدوح کی بالذات حکمراں گورنمنٹوں ور رعایا کے نام

گزشتہ چند ہفتوں سے ما بدولت کی سلطنت کے کل لوگ خواہ وہ ہوم سلطنت کے ہوں یا ماوراء البحر کے یک دل اور یک جہت ہوکر اس حملے کی مقاومت اور انسداد کے لیئے جو قیام سولیزیشن اور امن انسانی پر کیا گیا ہے ایسے آمادہ ہو گئے ہیں کہ جس کی نظیر نہیں ہے۔ یہ مصیبت ناک معرکہ میرا برپا کیا ہوا نہیں ہے۔ میری ساری پکار امن کی طرف تھی۔ میرے وزراء نے ایسے جھگڑے کو جس کو میری سلطنت سے تعلق نہ تھا ٹھنڈا کرنے اور اختلاف مٹانے کی سرتوڑ کوشش کی اگر میں اُن معاہدات کے علی الرغم علیحدہ کھڑا ہو جاتا جس کی ایک فریق میری سلطنت تھی۔ تو سرزمین بلجیم ویران ہو جاتی اور اس کے شہر اُجڑ جاتے جب کہ فرینچ قوم کا وجود خود عین معرض خطر میں تھا تو میں گویا اپنی وقعت کو بٹہ لگاتا اور اپنی سلطنت اور نسل انسانی کی آزادی کو تباہ کرتا۔ میں خوش ہوں کہ میری سلطنت کا ہر حصہ اس فیصلے میں میرے ہم خیال ہے۔ معاہدات کی اہمیت حکمرانوں اور لوگوں کے مواثیق کا سب سے مقدم خیال رکھنا برطانیۂ اعظم اور اُس کی سلطنت کی ہمیشہ سے میراث رہی ہے۔ میری خود حکمراں سلطنتوں کی رعایا نے بلا شائبہ شک ظاہر کر دیا ہے کہ وہ دل وجان سے اس اہم فیصلے سے ہم زبان ہیں جس کے اختیار کرنے کی ضرورت داعی تھی۔ ماوراء البحر کی سلطنتوں کی وفاداری اور جاں نثاری کے متعلق میرے ذاتی علم نے مجھے اس امید پر آمادہ کر دیا ہے کہ وہ بطیب خاطر بڑی کوششیں کریں گے اور بڑے نقصانات برداشت کریں گے جو معرکہ حالیہ کے ساتھ مستلزم ہیں جس طرح پورے طور پر اُنھوں نے اپنی خدمات اور ذرائع آمدنی ما بدولت کے اختیار میں دے دیئے ہیں اس نے مجھے احسان مندی سے مملو کر دیا ہے اور مجھے فخر ہے کہ میں دنیا پر اس امر کے اظہار کے قابل ہوا ہوں کہ میرے ماوراء البحر کے لوگ بھی اس حق بہ جانب معاملے کو کامیاب انجام پر پہنچانے کے لیئے ہی تلے ہوئے ہیں جیسے کہ ممالک متحدہ کے لوگ۔

ہے۔ اور یہ ایکٹ بعد میں مکمل ذمہ دارانہ حکومت کا راستہ بتاتا ہے۔ اگر جیساکہ ما بدولت
کو کامل امید ہے۔ وہ پالیسی جو اس ایکٹ کی رو سے اختیار کی جاتی ہے۔ اپنے مقصد میں
کامیاب ہوئی تو اس کے نتائج انسانی ترقی کی تاریخ میں نہایت اہم ہوں گے
اور اس وقت مناسب اور برمحل ہے کہ ما بدولت تمہیں آج اس امر کی دعوت دیں
کہ ماضی پر غور کرو اور ہمارے ساتھ آیندہ کی امیدوں میں شریک ہو۔

(۲) جب سے ہندوستان کی خیر و فلاح ہمیں تفویض کی گئی ہے۔ ہمارے شہنشاہی گھرانے
اور ہمارے خاندان نے اس کو ایک مقدس امانت تصور کیا ہے۔ ۱۸۵۸ء میں ملکہ معظمہ
وکٹوریا آنجہانی نے باضابطہ طور پر اپنے آپ کو اپنی ہندوستانی رعایا کے ساتھ انہیں
فرائض کے احساسات سے وابستہ کیا۔ جن سے وہ اپنی دوسری رعایا سے وابستہ تھیں
اور ان کو ان کی مذہبی آزادی اور قانون کی مساوی اور غیر جانبدار حفاظت کا یقین
دلایا۔ اس پیغام میں جو ہمارے پیارے والد معظم شاہ ایڈورڈ ہفتم نے ۱۹۰۳ء میں ہندوستانیوں
کے نام ارسال فرمایا تھا۔ اعلان کے ساتھ کہ ان کا مصمم ارادہ ہے کہ انہی ہمدردانہ اور
منصفانہ انتظام حکومت کے اصولوں کو غیر متغیر انداز سے برقرار رکھا جائے۔ پھر ۱۹۰۸ء
کے اعلان میں اعلیحضرت آنجہانی نے گزشتہ پچاس سال کے وعدوں کی تجدید کی۔
اور اس ترقی پر ایک نظر بازگشت ڈالی۔ جو ان کی وجہ سے ظہور میں آئی تھی۔
۱۹۱۰ء میں تخت نشین ہونے پر خود ما بدولت نے ہندوستان کے والیانِ ریاست
اور باشندگان کے نام ایک پیغام بھیجا تھا جس میں ما بدولت نے ان کی وفاداری اور
مطابعت کا اعتراف کیا تھا کہ ہندوستان کی خوشحالی اور شادمانی ہمارے لیئے ہمیشہ
انتہائی دلچسپی اور وابستگی کا موجب ہوگی۔ ایک سال ما بدولت نے علیا حضرت
شہنشاہ بیگم کی معیت میں ہندوستان کا سفر کیا۔ اور اپنی اس ہمدردی کا جو ما بدولت
کو اس کے باشندوں کے ساتھ ہے اور اپنی اس آرزو کا جو ما بدولت کے دل میں ان کی
بہتری کے لیئے ہے۔ ثبوت دیا۔

(۳) یہ وہ جذبات محبت و شفقت ہیں۔ جن سے ما بدولت اور ہمارے پیشرو متاثر
ہوتے رہے ہیں۔ ساتھ ہی پارلیمنٹ اور اس قلمرو کے باشندگان اور ہمارے جو عہدہ دار
ہندوستان میں ہیں۔ ہندوستان کی اخلاقی اور مادی ترقی کے لیئے یکساں سرگرمی

ہوں کہ ہمیشہ سے ہندوستانی رعایا کو اور مابدولت کو وابستہ کر دیا ہے۔
ہندوستان کا وہ قابل قدر پیغام خیرسگالی اور یگانگت جو انگریزی قوم کو فروری ۱۹۱۲ء
میں میری واپسی کے وقت دہلی میں میرے دربار تاجپوشی کے سنجیدہ مراسم کے بعد پیش
کیا تھا مجھے یاد ہے اور اس آزمایش کی گھڑی میں ایک بھرپور ثمرہ اور ایک شریفانہ
ایفاء اُس اطمینان کا جو آپ نے دلایا تھا کہ برطانیۂ اعظم اور ہندوستان کا سنجوگ
ناقابل انفکاک طور پر جوڑا گیا ہے پاتا ہوں۔

(۱۳۴) اعلانِ شاہی

(۱۲ر دسمبر ۱۹۱۹ء)

جارج پنجم بفضل ایزدی تاجدار دولتہائے متحدہ برطانیہ عظمے وآیرلینڈ و مقبوضات
برطانوی ماورائے بحر۔ شاہ دین پناہ شہنشاہ ہند کی طرف سے مابدولت کے
والسرائے اور گورنر جنرل ہندوستانی والیان ریاست اور مابدولت کی تمام رعایائے
ہند بلا امتیاز نسل و مذہب کو بعد از سلام واضح ہو۔ کہ

(۱) ہندوستان کی تواریخ میں آج سے ایک نیا دور شروع ہوتا ہے۔ مابدولت نے
ایک ایسے قانون کی شاہی منظوری عطا کی ہے جو اُن عظیم تواریخی تدابیر میں شامل ہوگا
جو اس سلطنت کی پارلیمنٹ نے ہندوستان کے نظام حکومت کی بہتری اور اُس کے
باشندگان کے اطمینان کی افزونی کے لیئے وقتاً فوقتاً منظور کی ہیں ۱۷۷۳ء کے
ایکٹ آنریبل ایسٹ انڈیا کمپنی بہادر کے زیر تحت باقاعدہ نظم ونسق اور عدل وانصاف
کے انتظام کی غرض سے وضع کیئے گئے تھے ۱۸۳۳ء کے ایکٹ نے ہندوستانیوں کے
لیئے سرکاری عہدوں اور ملازمت کے دروازے کھول دیئے تھے ۱۸۵۸ء کے ایکٹ
کی رو سے عنانِ حکومت کمپنی بہادر کے ہاتھ سے نکلکر تاج برطانیہ کی طرف منتقل کردی
گئی اور ہندوستان کی موجودہ پبلک زندگی کی بنیاد پڑی ۱۸۶۱ء کے ایکٹ نے
ہندوستان میں نیابتی مجالس کا بیج بویا اور اُس بیج نے ۱۹۰۹ء کے ایکٹ سے
نشوونما حاصل کی۔ جو ایکٹ اب قانون کی صورت میں منظور کیا گیا ہے۔ اُس کے
زیر اثر باشندگان کے منتخب شدہ نمائندوں کو حکومت میں مخصوص حصہ تفویض کیا جاتا

کیا گیا۔ تا اینکہ اب ہمیں نظر آرہا ہے کہ ذمہ دارانہ حکومت کی راہ میں ایک اور قدم بڑھایا گیا ہے۔
(۵) اسی ہمدردی اور بیش از بیش دلچسپی کے ساتھ مابدولت اس راہ پر ترقی کے متمنی ہوں گے یہ راستہ آسان نہیں اور منزلِ مقصود کی جانب قدم زن ہونے میں مابدولت کی رعایا ہند کے تمام طبقوں اور قوموں کو اس میں بردباری اور استقلال کی ضرورت ہوگی۔ مابدولت کو اعتماد ہے کہ یہ اعلیٰ صفات یقینی طور پر پیدا ہو جائیں گی۔ ہم نئی مجالس عامہ پر اعتماد کرتے ہیں۔ کہ وہ ان لوگوں کی خواہشات کی دانشمندی سے ترجمانی کریں گی۔ جن کے وہ نمایندے ہیں اور ان عوام کے مفاد کو بھول نہ جائیں گی جنھیں ابھی حقوقِ انتخاب نہیں دیئے جاسکتے مابدولت لوگوں کے لیڈروں یعنی آئندہ کے وزراء پر اعتماد کرتے ہیں کہ وہ اس ذمہ داری کے لیئے تیار رہوں گے غلط فہمیوں کو برداشت کریں گے اور سلطنت کے مشترکہ مفاد کی خاطر بہت ایثار سے کام لیں گے۔ اور اس امر کو یاد رکھیں گے کہ صحیح حب الوطنی فرقہ بندی اور جماعت وار حدود کی پابندیوں سے بالاتر ہے۔ اور مجلس قانونی کا اعتماد قایم رکھ کر غیر ضروری اختلاف کو دور کرنے اور عادل اور مہربان حکومت کے ضروری معیار کو قائم رکھنے کے لیئے مابدولت کے عہدہ داروں کے ساتھ مشترکہ بہبودی کی خاطر شریک کار رہوں گے اس کے ساتھ ہی مابدولت اپنے عہدہ داروں سے متوقع ہیں کہ وہ اپنے نئے شرکائے کار کا احترام کریں گے۔ اور اُن کے ساتھ مل کر مروت اور ہم آہنگی سے کام کریں گے۔ باشندوں اور اُن کے نمایندوں کو آزادانہ مجالس کی جانب پُر امن پیش قدمی میں امداد دیں گے۔ اور ان نئے کاموں میں زمانۂ ماضی کی طرح مابدولت کی رعایا کی ایماندارانہ خدمت کے اعلیٰ ترین مقصد پورا کرنے کا تازہ موقع پائیں گے۔
(۶) اس موقع پر ہماری یہ صادق آرزو ہے۔ کہ جہاں تک ممکن ہو۔ ہماری اور اُن لوگوں کے درمیان جو ہماری طرف سے حکومت کے ذمہ دار ہیں۔ رنجش کے تمام نشانات محو کر دیئے جائیں جو لوگ زمانۂ ماضی میں سیاسی ترقی کی سرگرمی میں قانون کی خلاف ورزی کر چکے ہیں اُن کو چاہیئے کہ مستقبل میں قانون کا احترام کریں۔ اور جو باامن اور باقاعدہ حکومت رکھنے کے لیئے ذمہ دار ہیں۔ ان کے لیئے یہ ممکن ہونا چاہیئے کہ ان ناجائز سرگرمیوں کو فراموش کرسکیں جن کا اُنھیں انسداد کرنا پڑا تھا۔ ایک نیا دور شروع ہو رہا ہے۔ لازم ہے

سے مستفید رہے ہیں۔ ہم نے ہندوستان کے لوگوں کو ان کثیر التعداد برکات سے مستفیض کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو خدائے تعالیٰ نے ہمیں عطا کی ہیں۔ لیکن ابھی تک ایک عطیہ باقی ہے جس کے بغیر کسی ملک کی ترقی مکمل نہیں ہو سکتی۔ اس عطیہ سے ملک کے باشندگا کا اپنے معاملات کا انتظام اور اپنے مفاد کی حفاظت کرنے کا حق مراد ہے۔ بیرونی حملوں کے خلاف ہندوستانی مدافعت کا کام تو امپیریل مفاد اور افتخار کا مشترکہ فرض ہے۔ مگر اس کے اندرونی معاملات کا انصرام ایک ایسا بوجھ ہے جو ہندوستان جائز طور پر اپنے کندھوں پر اٹھانے کی تمنا کر سکتا ہے یہ بارِ گراں تمام و کمال حیثیت سے اُس وقت تک نہیں اُٹھایا جا سکتا جب تک کہ وقت کے گذرنے اور تجربہ کے حاصل ہونے سے لوگوں میں اس کے اُٹھانے کی طاقت پیدا نہ ہو جائے لیکن اب ان کو تجربہ کی ترقی اور انجام دہی کی قابلیت کے ساتھ ساتھ ذمہ داری کی زیادتی کا موقع دیا جائے گا۔

(۴) اس بدولت کی نیابتی مجالس کے حصول کے واسطے اپنے باشندگان ہند کی روز افزوں تمنا کو سمجھتے ہیں۔ اور اُسے ہمدردی سے ملاحظہ کرتے رہے ہیں یہ تمنا قلیل ابتدا سے شروع ہو کر ملک کے سمجھدار طبقے میں اپنے اثر کو رفتہ رفتہ مضبوط کرتی گئی ہے۔ تحریک نہ آئینی حدود کے اندر رہ کر اخلاص اور جرأت سے ترقی کرتی گئی ہے۔ اور اس بدنامی کو مٹا کر زندہ رہی ہے۔ جو مختلف اوقات اور مختلف مقامات پہ نافرمان لوگوں کے رویّہ سے جو حب الوطنی کے بھیس میں سرکشانہ افعال کا ارتکاب کرتے رہے ہیں۔ اس خواہش پر عائد ہوئی ہے۔ اس آرزو کو اسی نصب العین سے جن کے لئے برطانوی اقوام کی دولت مشترکہ جنگ عظیم میں لڑتی رہی ہے اور زیادہ تقویت پہنچی ہے۔ اور اس حصہ سے جو ہندوستان نے ہماری مشترکہ جدوجہد اندیشوں اور فتوحات میں لیا ہے۔ اسے اپنے دعوے میں تائید حاصل ہوتی ہے۔ حقیقت میں سیاسی ذمہ داری کی خواہش کا سرچشمہ ہندوستان کے ساتھ برطانوی تعلق کی بنیاد میں موجود ہے۔ انسانی تواریخ اور خیالات کے زیادہ گہرے اور زیادہ وسیع مطالبے نے جس کا موقعہ اس تعلق سے ہندوستانی لوگوں کو حاصل ہوا ہے۔ لازمی طور پر اس آرزو کو پیدا کر دیا ہے۔ اس کے بغیر ہندوستان میں اہل برطانیہ کا کام ناکمل رہ جاتا ہے۔ اس لیئے وہ تدابیر دانشمندانہ تھیں۔ جن سے کئی سال پہلے نیابتی مجالس کا آغاز کر دیا گیا تھا۔ ان کے حلقۂ اثر کو منزل بہ منزل وسیع

(۱۳۵) نقل فرمان مهر سلطان علی عادل شاه کلان بادشاه بیجاپور

عمالان همایون شرف عهد دریافت بجانب اعظم سید رضاخان نایب غیبت و ملک شیخ تهانه دار آن که
وکارکنان حال و استقبال معامله بیجاپور آن که در نیولا شیخ حسن بن شیخ خدمت شیخ میان
قریشی سلمه از نگاه نشانه سیادت و نقابت پناه کی غیبت و هدایت آگاه شاه محمد حسینی ابن سید
السادات سید زین العابدین حسینی البخاری سوال بلی سمت سولوار معامله مذکور و تمرت تکلگری
بدرگاه عالم پناه التماس کرد که بوقت آمدن سلطان محمد تغلق و خواجه سیاد ... ویران افتاده
بود جهت آبادی موضع مذکور سوا ... چهارده چاور زمین سلطه فی شما کرده بموجب ...
خواجه سیاد حق و انعام و دیگر ابواب متعلقه موضع مزبور به تفصیل ذیل ... آبا و اجداد شاه
محمد حسینی و دهنده ... کرده اند اول برگ و انشرایف و همه ابواب
پان و ناگر نشان انعام زمین نیم چاور دوازده تانک پیٹی و کهونگی در چاور ... کیل دشت
یک لنپته یا خوشنه موازنه ... کیل ... پرتاب پور ... ابواب متعلقه و نسبت
چنانچه پرگاه ... نقل ... فصل روانی
راهداری شارع عام ... موضع تمن هال ... مذکور از آب
سیل موضع ... تا حد کناره ...
موضع واقع است ... و مهنت ...
دهولی ... پاپوش دوکان ...
تنبولی و چهاپ ... است بشرط آن که چهار
چاور زمین سرکار گشته شود چهار حصه انعام در سرکار ... ابواب
دهیه نسبت دوازده ... چون ... رکاب حضور پرنور بوده اند
بجهت الاوقی و وصول ...
پٹیل لگلی مقرر کردید تفصیل حق و انعام و غیره ابواب مذکور ... اعضاد از میراث
کرده و هانیده اند چنانچه بعد منده برگ و انشرایف و همه ابواب پان و انعام زمین
نیم چاور ته تانک مپتی و کهونگی در چاور ۳ کیل در کشت یک لنپته یا خوشنه دو کیل

کہ اس کا ایک مشترکہ مقصد کے لیے ہماری رعایا اور حکام کی باہمی شرکت کے عزم سے
آغاز ہو۔ اس لیے ہم اپنے وائسرائے کو ہدایت کرتے ہیں کہ وہ ہماری طرف سے اور ہمارے
نام پر سیاسی مجرموں کو انتہائی وسعت تک معافی عطا کریں جس حد تک کہ استعمال کر سکیں جو وائسرائے کی
رائے میں امن عامہ کے تحفظ سے مطابقت رکھتا ہو۔ ہم اس شرط پر اس رعایت کو ان
اشخاص تک بھی وسیع کر دیا جائے جو گورنمنٹ کے خلاف جرائم کی پاداش میں یا نظربند یا فوری قوانین
کے ماتحت مقید ہیں یا جن کی آزادی پر پابندیاں عائد کی گئی ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ ان
لوگوں کو جو اس سے مستفیض ہوں۔ آئندہ روش اس حکم کی موزونیت کو ثابت کر دے گی
اور ہماری تمام رعایا اس قسم کی روش اختیار کرے گی جس سے آئندہ اس قسم کے جرائم کے
لیے قوانین کا نفاذ غیر ضروری ہو جائے

(۷) برطانوی ہند میں نئے نظام ترکیبی کے اضافہ کے ساتھ ساتھ ہی ما بدولت نے بخوشی
والیان ریاست کی ایوان مشاورت کی قیام کے لیے منظوری عطا فرمائی ہے۔ ما بدولت
کو اعتماد ہے کہ ان کے مشورے ریاستوں اور ان کے رعایا کے لیے واقعی طور پر مفید
ہوں گے۔ ان مفاد کو ترقی دیں گے جو ان کے علاقوں اور برٹش انڈیا میں مشترکہ ہیں
اور بحیثیت مجموعی سلطنت کے لیے فائدہ مند ہوں گے۔ ما بدولت اس موقع پر دوبارہ
ہندوستان کے والیان ریاست کو اپنے عزم مصمم کا یقین دلاتے ہیں کہ ان کے استحقاقات
حقوق اور مراتب و مدارج ہمیشہ برقرار رکھے جائیں گے

(۸) ما بدولت کا ارادہ ہے کہ اپنے فرزند ولیعہد پرنس آف ویلز کو آئندہ موسم سرما میں ہندوستان
بھیجیں تاکہ وہ ما بدولت کی طرف سے والیان ریاست کے نئے ایوان مشاورت
اور برطانوی ہند میں نئے نظام ترقی کی افتتاح کی رسم ادا کریں۔ ما بدولت کی دعا ہے کہ
ان لوگوں میں یکجہتی اور اتحاد نظر آئے جن پر ملک کی آئندہ خدمت گذاری
منحصر ہے۔ تاکہ ان کی کوششیں بارآور ہوں اور ان کا نظام حکومت تدریجی ترقی سے
وابستہ ہو۔ ما بدولت اپنی تمام رعایا کے ساتھ ہم آواز ہو کر خدائے بزرگ و برتر کے حضور
میں دعا کرتے ہیں کہ اس کی مشیت اور ہدایت سے ہندوستان آگے سے زیادہ خوشحالی
اور فارغ البالی حاصل کرے اور اسے سیاسی آزادی کی انتہائی وسعت نصیب ہو۔

۲۵ دسمبر ۱۹۱۹ء

(۱۳۶) نقلِ فرمان محمد ابراہیم عادل شاہ سنہ ۱۰۵۱ھ

هو الجلیل

الملک للہ

مہر محمد ابراہیم عادل شاہ

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب عاملان حال واستقبال وودیسا یان سمت سرگوپہ معلوم مدگل آنکہ از شہور سنہ اثنی اربعین والف درین ولامفد منہ الامثال لکشما ناگیتی کنگ گیری از روئے صدق نیت وصفائی عقیدت بدرگاہ والا آمدہ وبعتبہ بوسی سرفراز وممتاز گشتہ درباب ورتنہ وانعام خود التماس نمودہ بنابران از راہ مراحم بادشاہانہ وفرط عواطف خسروانہ ورتنہ وانعام مشارٌ الیہا آنچہ درسمت مذکور سالاباد جلیدہ است باو وہانیدہ شدہ باید کہ ورتنہ وانعام بموجب سالاباد ونبالہ او نمایند تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل فرمان بازدہند برحکم فرمان اشرف روند تحریری ۱۴ شہر ذی الحجہ سنہ ۱۰۵۱ ہجری۔

پروانگی حضور اشرف اقدس ہمیون اعلیٰ۔

(۱۳۷) نقلِ فرمان سلطان محمد ابراہیم عادل شاہ

شیخ نصیر الدین چراغ دہلی

سنہ ۱۰۵۶ھ
۱۶۴۶ء

بزیر نگین شہ ہفت اقلیم
شاہنشہ دین محمد ابراہیم

بہا و قبا در چاور سہ چول و خارج این در جمیع ابواب دیہہ نسبت نصف حصہ برابر
سد پا پنجم پٹیل بغلی را مقرر کردہ دادہ اند بشرط آن کہ چہار چاور زمین سرکار کشت
کردہ چہارم حصۂ انعام در سرکار دادہ دوازدہ آنہ بلوتہ گیر و بعد او ترس کلکرنی
برگ و تشریف در ہمہ ابواب پان و انعام نیم چاور نہ ٹانک میٹی و کھونکنی در چاور
ہشت کیل بہا و قبا در چاور سہ چول در کشت یک پشتہ یا خوشہ و کیل بشرط یک
چاور زمین سرکار کشت کار ساختہ چہارم حصۂ انعام در سرکار دادہ در دیگر ابواب
مسطورہ بموجب حصۂ پٹیل کلان باشد و لعداو سوناتوم نیلی پچھوری رعیت موروثی
موضع مذکور برگ و تشریف در ہمہ ابواب پان انعام زمین ربع چاور بشرط آن کہ چہار
چاور زمین سرکار زراعت نمودہ رعیان دیہہ مذکور را آباد دادہ پٹی و بیگار او را معاف
و حق دوازدہ بلوتہ لہہ کن در آن پولہ و پشتہ با خوشہ و پندول ٹرک و سال سور و مولہ
تلاس موافق محصول رعیت گرفتہ در سال دوازدہ ہون برابر در سرکار دہد بنا بر
التماس آنہا بخاطر مبارک اعلیٰ آوردہ بموجب پتر و خورد خط فرمان عاطفت ......
بنام پٹیلان و سری کاران موضع مذکور مرحمت شدہ بنوعے کہ میراث مذکور تا غایت
سنہ اثنا و ثمانین تسعمائۃ روان شدہ آمدہ است ہمان دستور در سنۂ ثلاث ثمانین
تسعمائۃ روان دارند ہر کہ از مسلمانان مانع آید بہ غضب خدا گرفتار باشند و از شفاعت
حضرت رسالت پناہ بے نصیب باشد۔ و ہر کہ از ہند و وان خلل نماید در دہرم وکاسی
خود گاؤ کشتہ خوردہ باشد تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل فرمان باز دہند و بر حکم فرمان
اشرف روند تحریر فی التاریخ نہم ماہ ذیقعدہ ۹۸۸ھ

پروانگی حضور اشرف اقدس ہمایوں اعلیٰ

نوٹ:۔ یہ فرمان علی عادل شاہ بن ابراہیم عادل شاہ بن عادل شاہ کے زمانے کا ہے جیسا کہ مہر سے ظاہر ہو
لیکن تاریخ فرمان کے لحاظ سے اجرائی اس کی ابراہیم عادل شاہ ثانی کے وقت میں ہوئی کیوں کہ ۲۴ صفر ۹۸۸ھ
کو علی عادل شاہ اول کا انتقال ہو چکا تھا اور یہ فرمان ۹ ذیقعدہ ۹۸۸ھ کا ہے۔ ۱۲

کوکنتور و پرگنه کشتگی و پرگنه یلبرگه و پرگنه روڑکنڈه و پرگنه مسکی و پرگنه بنگل کوٹ و پرگنه گرگنٹه و
گونوار و میدان راؤکوٹ و سمت سرگپه و سمت پلکنده و پرگنه تانورگیره و ولایت اناگندی
تاحد بندی تنگبهدرا و معامله سونڈور و موضع منتور بهرت گانون آنکه از شهور سنه خمس و
خمسین والف درپیولا احوال دولتخواهی و نیکو بندگی متقام الامثال امرای درچنپا یک کنگ
گیری کار از معرفت عزت و شجاعت دستگاه فراجداران کار آگاه عمده وزرای عظام زبده
امرای کرام نهنگ دریای مردی و مردانگی گوبرکان بیه وزمندی و فرزانگی فارس مضمار
شجاعت مبارز میدان شهامت شایسته فراوان عاطفت و تحسین سزاوار هزاران مرحمت
و آفرین خان عالیشان اقبال نشان فرزند رشید سپه سالار دوران که عرش کند سپهر اعلی فضل
فضلا و فضل افضل از عرش فلکی بجای تسبیح آواز برآید افضل فضل شاعه نیکوخواهان ملک گیر
کشورستان افضل خان محمد شاهی بدرگاه معلی روشن گردید بنابر آن مراحم بیدریغ شاهانه و فرط
الطاف خسروانه نایک مومی الیه را سرفراز و ممتاز گردانیده و حواله خان مومی الیه فرموده میراث
دیسکٹ و نار تلوارگی پرگنه گنگاوتی ناکه و نارگونڈگی و نار تعدرگی پرگنه نولی ندبور و
نار تلواڑگی ولایت انگندی تا حد بندی تنگ بهدرا فربور و قلعه کوهل و پرگنه منگلور و پرگنه
کوکنور و پرگنه کشتگی و پرگنه یلبرگه و معامله مدگل و پرگنه روڑکنده و پرگنه مسکی و پرگنه بنگل
کوٹ و پرگنه گرگنٹه و سمت سرگوپه و سمت بلکنده و سمت کندکل و پرگنه تانورگیره مع الوبات
انبلی دیسائی لنگاوتی و دیسه ورتنه و کاولی دو بیه تلوارگی و اتنی سمت کینیر فرد و موضع
پلگوریپال موضع اربیهلی موضع ساتاپور و موضع للشمار پور معامله سونڈور ندبور و موضع مستور
بهونگاوان مذکور و بعض حق لوازمات نوبت و بهوگوٹه سابق نایک مشارالیه مقرر و مرحمت
فرموده شده است می باید که حسب المسطور مقرر و مستقر دانسته تمام کمال بر حکم بهوگوٹه سالا
باد ونباله نایک مومی الیه نمایند و دیگران را دخل شدن نداده بعد او یا دولاد و احفاد روان
وارند بعذر فرمان هر ساله نموده سال بسال تجدید فرمان تارق سازند و هرکه از طرف شجاعت و
عزت دستگاه عمده دولت خواهان وفاکیش قدوه هواخواهان خیر اندیش زبده الصایل
والاخوان خالصه الاماثل والاقران رکن الدوله القاهره مهاراج فرزند شاهجی بهونسله
وکسان که نایک مومی الیه مخالف نمایند تنها نایک مومی الیه امداد نموده بموجب نوشته
نایک مومی الیه سرانجام می نموده باشند که نایک مومی الیه تدبرگری زیاده دولت خواه

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب عاملان حال واستقبال و سمکھان
پرگنہ گنجوٹے آنکہ از شہور سنہ ستہ وخمسین وللف موضع ہریال ونانیگو پال پرگنہ مذکور
در وجہ انعام بدل وقف خیرات ولنگر وعود وگل وتیل چراغ روشنائی روضہ منورہ پیر علاؤ الدین
اولاد قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین بعد اولاد احفاد او بموجب فرمان
اشرف از سال یاد بھگوٹہ روان بود درین وقت دیہہ مذکور در وجہ حسین خان جی محال دار
جمع نکات روان شدہ است اکنون دہ مذکور از محال دار مذکور وا نمودہ بموجب سرشتہ
قدیم در وجہ انعام بدل وقف خیرات لنگر وعود وگل وتیل وچراغ روشنائی روضہ موصوف
مقام برہان پور مقرر و مرحمت فرمودہ وا نیدہ شدہ است می باید کہ موضع مذکور مع کل
باب وکل وجوہات وسایر قانونات اسمی ورسمی انچہ است وپیشتر احداث شود خواہد شد
بعد او با ولاد واحفاد او جاری دارند وارتھانہ خارج شناسند درین انعام ہر کہ
حرکت شود مانع اجیر متقید اثم گردد وہر سال عذر فرمان مجدد نمودہ سال بسال
برہمین فرمان روا دارند تعلیق نوشتہ گرفتہ فرمان باز دہند تحریر فی التاریخ ۲۹ ذیقعدہ
سنہ ۱۰۵۶ھ

(۱۳۸) نقل فرمان محمد ابراہیم عادل شاہ ۱۰۶۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم



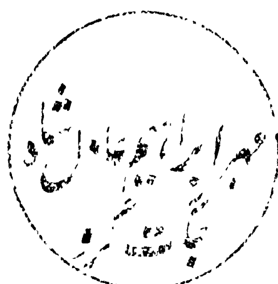
فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب حوالداران وتھانہ داران وسرستان وعاملان
ودیسایان ومعاملہ مدگل وقلعہ کوپل پرگنہ گنگاوتی وسمت آتولی وپرگنہ منگلور دپرگنہ

و معاد ملک و شرفی [illegible] بیگاری [illegible] کلاب [illegible] وجوهات و سیر قانونات آتی و رسمی نقدی
جنسی آنچه [illegible] قانون کلی ثبت است و منبعد [illegible] خواهد شد تمام و کمال قاضی شریف
مشار الیه [illegible] و خارج [illegible] مطالبات [illegible] هشت [illegible]
[illegible] نوشته گرفته
فرمان [illegible] تحریر فی تاریخ [illegible] شهر ربیع الثانی [illegible]
[illegible] همایون علی

(۱۴۰) نقل فرمان محمد ابراهیم عادل شاه

بسم الله الرحمن الرحیم

الملک لله



[illegible] الاقران [illegible] کار [illegible]
[illegible] بادشاه [illegible] دولت
[illegible] کار [illegible]
[illegible]
[illegible] فراوان [illegible]
[illegible] سالار [illegible]
[illegible] خلاصه [illegible]
[illegible] خان [illegible] شده [illegible]
[illegible] در خدمت [illegible] سعادت [illegible] باید که [illegible] نموده [illegible]

درگاہ است بہرواوی محمد معاون او بوده باشند نقل نوشته گرفته اصل فرمان باز دہند تا داشته
برحکم فرمان اشرف روند تحریر فی التاریخ بست و یکم شہر جمادی الاول ۹۶۵ ہجری
پروانگی حضور خورشید ظهور اشرف اقدس ہمیون اعلی

(۱۳۵) نقل فرمان سلطان عادل شاہ

اللہ اکبر

فرمان [illegible] صدور یافت [illegible] محمد عادل [illegible] الاقرانیہ
خان [illegible] شیخ القدر والمکان [illegible] کارکنان حال و استقبال
[illegible] از شہور سنہ [illegible] الف [illegible] بدانند
[illegible] سلطانی [illegible] مذکور [illegible]
[illegible] وصمت [illegible]
[illegible] فضیلت [illegible] القضاة [illegible]
[illegible] فرموده [illegible] شده
[illegible] مطابق [illegible] حصول [illegible]
[illegible] سمیول [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] چھور [illegible]
[illegible] وہیندوری
[illegible] کلکرنی [illegible]
[illegible] بعد از [illegible]
[illegible] دست ماباری وچ لنگاری [illegible] کاری [illegible] پٹیل وکلکرنی [illegible]
[illegible] موتی [illegible] حصول [illegible]

[1] [illegible] فرمان سلطان محمد عادل شاہ [illegible]

(١٤٢) نقل فرمان سلطان محمد عادل شاه سنه ١٠٦٦ھ



شیخ نصیر الدین چراغ دہلی ١٩٥٥ع سنه ١٠٦٦ھ

فرمان همایون شرف صدور یافت بجانب حاملان حال و استقبال
و دیسایان پرگنه گنجوٹی آنکه از شهور سنه ستین و الف چون موضع هریال و ماهنگوپال
پرگنه مذکور قدیم الانعام بدل وقف خیرات و لنگر و عود و گل و روشنائی روضهٔ منوره پیر
علاؤالدین اولاد قدوة السالکین زبدة العارفین مقام موضع برهان پور که
درین وقت موجب تحمل امانت [illegible] نموده حواله علی محمد خان موضع [illegible] نوشت روان
شده اکنون از راه مراحم بادشاهانه و فرط عواطف خسروانه دو موضع مذکور بوجه انعام
ابدی و اکرام سرمدی بدل وقف خیرات و لنگر و گل و عود و روشنائی روضهٔ منوره
پیر علاؤالدین اولاد موی الیه بدستور سابق مع کل باب خارج خمانه دیوه و باج مارگ زکوة
و انعامات مقرر و مرحمت فرموده و پاینده شده است می باید که موضع مذکور چنانچه سابق
دنباله نموده بدان موجب مع کل باب و کل وجوهات و سایر قانونات رسمی و اسمی
انچه در دفتر عالی ثبت است و بیشتر احداث شود دنباله نمایند و بعد او به اولاد و
احفاد او جاری سازند عذر فرمان هر سال مجدد نه نموده سال به سال به نهیب فرمان
روان دارند و تعلیق نوشته گرفته فرمان باز دهند تا دانند بر حکم فرمان همیون روند

تحریر فی التاریخ هجدهم ماه شعبان سنه ١٠٦٦ھ
پروانگی حضور خورشید ظهور اشرف اقدس همایون اعلی

شامل حال خود دانستہ بزودی خود را شرف بساط بوسی برساند کہ انشاء اللہ بعد از آمدن او بحضور پُرنور وزارت مرحمت فرمودہ نوعے سرفراز و سربلند خواہم فرمود کہ محسود اقران و امثال خود شود و درین باب تاکید بلیغ دانستہ برحکم فرمان اشرف اقدس رود و عجالت الوقت بجہتہ مزید سرفرازی او خلعت فاخرہ وخرچ مرحمت فرستادہ شدہ باید کہ باخذ و لبس آن برافراز گردیدہ بزودی خود بحضور پُرنور برساند و لمحہ توقف نکند تا داند تحریر فی التاریخ ۸ شہر ربیع الاول سنہ ۱۰۶۶ھ

پروانگی حضور اشرف اقدس ہمیون اعلیٰ

(۱۴۱) نقل فرمان محمد ابراہیم عادل شاہ سنہ ۱۰۶۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الملک للہ



فرمان ہمایون اشرف صدور دریافت بجانب عاملان و دیسائیان حصار کنلگیری آنکہ از شہور سنہ خمسین والف حصار مذکور وجہ مقدم الامثال والاقران اوڑچ نایک بدستور قدیم مقرر و مرحمت فرمودہ شدہ است باید کہ حصار مذکور بدستور قدیم معہ کاولہ و لوازمہ دنبالہ نایک مشارٌ الیہ نمایند و درقبض و تصرف موی الیہ باز گزارند تا دانند برحکم فرمان اشرف اقدس ہمیون روند تحریر فی چہارم شہر جمادی الثانی سنہ ۱۰۶۶ھ

پروانگی حضور اشرف اقدس ہمیون اعلیٰ

برحکم فرمان عالم پناه خان معزالیه براستماس رسید عنایت کرد قولنامه سعادت نشانه عنبرین
شمامه و عهد جاودان شود قول وقرارے حکم فرمود که در پیچ مذکور ساکن شود زرگران
و کلروان و جوهریان و گوهران و فروان و جلابیان و بقالان و کومیان و بعضے
اقوام خواص و عوام و مقیم و مسافر و مشغلس و نجار [illegible] جا کسے یا که از اولاد میت شود خانه
و اسپ و یاقوت و الماس و [illegible] و شتران جمال و دواب و انبار و اشجار و
اثاثه [illegible] و اغنام و [illegible] و غلام و کنیزک ایشان را معاف کرده عرفوع القلم رانده
باید که [illegible] دیوان [illegible] وسلیستان [illegible] برات دانند
ایشان منقسوم کرده و مادر و پدر [illegible] ازوجان و بنات [illegible] و خالات و
[illegible] و احفاد و همراه [illegible] که درین حرکت کنند [illegible] نشود اگر
[illegible] ابن قولنامه صحیح [illegible] تاریخ اول
[illegible]

[illegible]

(۱۴۳) قولنامه [illegible]

[illegible]

سلطان [illegible] شاه [illegible]

[illegible]

[illegible] شفقت و معدلت [illegible] خان اقبال [illegible]
[illegible] آمد [illegible] الطاف الهی
افضل [illegible] افضل افضل افضل [illegible]

(۱۴۳) قولنامه سلطان محمد عادل شاه ۱۰۶۶ھ

کتبه این قولنامه در متحف بیجاپور محفوظ و مهر ... محمد عادل شاه موجود است -

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا الْحَمْدُ لِلَّهِ حَقَّ حَمْدِهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الْوَاجِبِ وُجُودُهُ الْوَاحِدِ الصَّمَدِ الْمَعْبُودِ الْمَلِكِ الْمُهَيْمِنِ الْمَوْجُودِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا سُبْحَانَ الَّذِي لَيْسَ ... هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ يَا مَنْ أَنْتَ الَّذِي لَا ... وَمِنْ بَعْدِ ... سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَشَفِيعِ يَوْمِ الدِّينِ ... رَسُولٍ قُرَشِيٍّ ... وَ ... عَلِيٌّ ... مُرْتَضَى رَسُولِ الثَّقَلَيْنِ مُحَمَّدٍ مُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ أَجْمَعِينَ -

[illegible]

بعد خداست

هر آنکس که مقبل شد اندر ازل ‏ ‏ ‏ ‏ شود فضل عصر در همه عمل

بجاے تسبیح آواز برآید افضل فضل حکم فرمود کہ لعلت لاولدی اموال و امتعۂ جوہریان
جمیع اقوام ہنود ان سکنۂ بلدۂ شاہپور آیندہ مطابق سابق جمع خزانۂ عامرہ نمود
بروارث واران میت بدہند اگر وارث باشد جمیع جوہریان وغیرہ امروے تصدیق
نمایند یادگار بر صفحۂ روزگار ثبت باشند این قولنامہ صحیح است بحکم فرمان
عالم پناہ خان معز الیہ واموال قید معاف کرد بہ تاریخ غرہ محرم سنہ ۱۰۶۷ھ
اس کے نیچے پندرہ سطریں خط بالبود ھیں منقوش ہیں جو غالباً اس قولنامہ کا ترجمہ ہے۔

(۱۴۵) نقل فرمان علی عادل شاہ ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیادت ونقابت مرتبت نجابت وشرافت منزلت نقاوۂ دودمان ارشاد وہدایت خلاصۂ
خاندان رشاد وعرفانیت نیر جہانتاب برج رسالت اختر نور بخش اوج ولایت المختص
لعواطف الباطنی والظاہری شاہ حضرت قادری الفیض ایزدی بھرور باشند بعدہٗ
مخفی نماند کہ سابقاً حقیقت رسیدن مغل بموضع کرپانگی وتیکوتہ نگارش فرمودہ بساعت
تمامتر فرزند و لشکر و احتشام خان عالیشان رفیع القدر بلند مکان مسعود خان را بحضور
النور آوردن نگاشتہ شدہ بود اما تا حال از مکان متمکنہ عدول نکردند و احوال اینجا انیست

نوٹ:- یہ اصل فرمان مجھ کو سید احمد صاحب نبیرہ قادری تگیردار آنا ہسور سے ملا ہے جو نہایت خوش خط سنہری گلی دار
کاغذ پر لکھا ہوا ہے۔ اس پر کوئی تاریخ نہیں ہے مہر شتی ہیں حرف مدد یا محی الدین کندہ ہے جو فرمان کے داہنے حاشیہ پر
ثبت ہے اور کسی وزیر کی معلوم ہوتی ہے مگر بلحاظ واقعات - واخر زمانہ سلطنت علی عادل شاہ ثانی (۱۰۶۷ تا ۱۰۸۳ھ) یا اوائل
سلطنت سکندر عادل شاہ کا معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانے میں سید الیاس المخاطب بہ شرزہ خان اور مسعود خان دونوں موجود
تھے اور شرزہ خان کے نام اورنگ زیب کا فرمان سنہ ۱۰۹۲ھ کا اسی کتاب میں نقل کیا گیا ہے جس سے اندازہ اس فرمان کے سنہ
کتابت کا لگایا جا سکتا ہے۔ قدیم زمانے میں ایسے فرامین طبلق اور کمربند لگ کر آتے تھے اور کمربند پر ایک طرف القاب
اور دوسری طرف تاریخ تحریر اور حصہ میانی پر نام مکتوب الیہ درپشت پر مہر ہوتی تھی یہ طریقہ مراسلات کا ہمارے دیکھنے تک نواب مختار
الملک بہادر سالار جنگ اول کی مدار المہامی تک جاری تھا اب انگریزی تہذیب نے ان سب قیود سے آزاد کر دیا۔ ۱۲ منہ المصنف

بسم الله الرحمن الرحیم

سیادت و نقابت مرتبت نجابت و شرافت منزلت نقاوه دودمان ارشاد و هدایت خلاصه خاندان ارشاد و [illegible]
شاه حضرت قادری

نیر جهانتاب برج رسالت اختر نوربخش اوج ولایت المختص بعواطف الباطنی والظاهری بفیض ایزدی

[illegible] مسرور باشند بعد هذا مخفی نماند که سابق حقیقت رسیدن مغل بموضع کربراسنکی و تیکوته نکارش

[illegible] مبارکت نامه فرزند دلبند ارشد و احتشام نشان عالیشان رفیع القدر بلند مکان مسعود خان به حضور آورده

آورده بود نگاشته شده بود اما تا حال از مکان متمکنه عدول نکردند و احوال اینجا اینست که لشکر مغل در پی

تخریب پرگنه [illegible] [illegible] معمور شده [illegible] رفعت [illegible] [illegible] خان را که حکم

نموده بودم [illegible] است [illegible] تاریخ ششم است بمجرد اطلاع [illegible]

رسیدند [illegible] [illegible] تصور نموده در حالتی که حقیقت مرقومه بمطالعه درآید

[illegible] فرزند ارشد و احتشام [illegible] دار السلطنه [illegible] رسیدن آن

سیادت پناه ممکن [illegible] نخواهد [illegible] مشهور است کار امروز بفردا مفکن

چون شود روز دگر نوبت کار دگر است الحال بجز جنگ و جدال و قتل و قتال صورتی دیگر متصور نیست زیاده از آن سیادت پناه دانا

کہ لشکر مغل در پے تخریب پرگنہ جمکندی و تیرول وغیرہ ملک معمور شدہ و خان رفیع الشان
شہزہ خان را کہ حکم فرمودہ بودیم معزالیہ راست بدار الخلافہ امروز کہ تاریخ ششم است بمجرد
اطلاعِ اخبار حادثات رسیدند و کمک در پی مشارٌ الیہ می رسد یقین تصور نمودہ در حالتے کہ
حقیقت مرقومہ بمطالعہ در آید مع فرزند و لشکر و احشام خان معزالیہ راہ دار السلطنۃ پیش
گرفتہ بیایند و الا رسیدن بآن سیادت پناہ ممکن و میسر نخواہد شد
مشہور است کہ کار امروز بفردا مفگن ہان زنہار چون شود روز دگر
نوبت کاری دگر است الحال بجز جنگ و جدال و قتل و قتال صورتی
دیگر مقصود نیست زیادہ آن سیادت پناہ دانا اند

یا الدین محی بدد

نقل فرمان (۱۴۶)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سیادت و نقابت مرتبت نجابت و شرافت منزلت نقاوۂ دودمان ارشاد و ہدایت
خلاصۂ خاندان رشاد و افاضت نیر جہانتاب برج رسالت اختر نور بخش اوج ولایت
المختص بعواطف الباطنی و الظاہری شاہ حضرت قادری الفیض ایزدی بہرہ ور باشند
بعد ہذا مخفی نماند کہ حقیقت فرو گذاشتن لوکری عبد المجید بیرون حصار ہدکل و گرانی خاطر
خان عالیشان رفیع القدر و المکان مسعود خان بسبب تاکید و امداد سند لورو نوشتہ
معزالیہ کہ بنام آن سیادت مرتبت رسیدہ بجنس ارسال داشتند و مقدمات
دیگر مفصل و مشروح نوشتہ بودند ہمگی روشن شد اگر بہ پالیکاران وغیرہ
تاکید بی اطلاع آن سیادت پناہ کردن بخاطر مبارک داشتیم برائے
چہ بآن سیادت مرتبت نگارش میفرمودیم تا حال ہیچ یکے حکم نشدہ .... خاطر خدا
شناس جمعدار ند و معزالیہ چنانچہ دانند و توانند نوشتہ فرستادہ دلاسا و استمالت کردہ فرزند
معزالیہ را با سواران و احشام حضور لامع النور بیارند و بوقت رد و بدل شتافتہ در بارہ
سند النور بآن سیادت پناہ آنچہ فرمودہ ایم و مکرر ابعد از روانہ شدن چنانچہ نگارش یافتہ
معلوم رائے حقیقت شناس خواہد بود معزالیہ بحکم اشرف در انصرام مصدر ابہام و اقدام ......

یا الدین محی بدد

بن شیخ مخدوم قاضی پرگنۂ مذکور بدرگاہ معلیٰ التماس نمود۔ از اسناد سابق عہدۂ قضائت و
خطابت پرگنۂ مذکور انعام اراضی شش کروڑ زمین و یومیہ چہار آنہ و معمول عیدین وغیرہ و سال آیا
و بھگوتہ جاری دارند و نظر عنایت فرمودہ قضائت بنام فرزند غلام حسین مرحمت فرمایند بنابران
التماس او بخاطر مبارک اعلیٰ آوردہ غلام حسین بن عبدالنبی را عہدہ قضائۃ و خطابت پرگنۂ
مذکور انعام شش کڑو زمین وغیرہ حقوق بہ مطابق فرد سابق بہ موجب تفصیل ذیل مرحمت
فرمودہ دہانید شدہ است و در سواد پرگنۂ مذکور زمین چہار کڑو و ریگڑ بہ موضع سدملاپور
و ایک کڑو بہ موضع ملکاپور و یک کڑو و بہ معمول عیدین دہ روپیہ یومیہ چہار آنہ و تیل چراغ
مسجد روزینہ پا و پیلے و ہلکے وغیرہ می باید کہ مشار الیہ را قاضی و خطیب آنجا مستقل وانستہ
آنچہ و قصہ و معاملہ شرعیہ بودہ باشد باو رجوع کردہ انعام زمین مذکور و یومیہ معمول عیدین
و ہکی و ہلکے و تیل و کل باب کل وجوہات دنبالہ نمایند و بعضی صلاۃ ادراے نمودہ باشند
و میراث قضائت بحسب قاعدہ از و روان دارند بہیچ وجہ مزاحم معارض نشوند و میراث
بعد مشار الیہ باولاد و باحفاد او جاری دارند عذر فرمان مجدد ہر سالہ نکردہ سال بسال
ہمین فرمان عنایت روان سازند تعلیق نوشتہ فرمان باز دہند۔ تا دانند و برحکم فرمان
اشرف روند تحریر فی التاریخ غرۂ ذی حجہ ۱۱۶۸ھ

پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس ہمایون اعلیٰ



فدویت وحلال نمکی وخیر طلبی بمراحل مستبعد است و بر فدویت و نکو بندگی معزالیه تحقیق تمام است کرچون حکم فرمائیم سندور ... باشد زیاده ازین نثار حکم والا خواهند گردد ماکه بر سر مهربانی بیائیم عهد سند نور را عطا ومرحمت توانیم کرد اما معزالیه را ضرور ولازم است که برینوقت حوادث وآشوب اظهار فدویت کرده در دفع ورفع حادثات سلطنت سعی نمایند ودر پی امور سهل لشکر واحتشام را مشغول نگردانند ویقین تصور فرموده بودیم که آن سیادت پناه تاحال فکر آوردن معزالیه ... مات را مرتفع گردانند وعجب از نوشته جات واقوال معزالیه آمده که هنوز در تردد وتفکر روانگی فرزند نداند وچهار ماه درنگ وتسویف نموده باز شقوق تازه درمیان می آرند بر عالمیان ظاهر است که آنچه آن سیادت پناه دلاسا واستمالت ومهربانی نواب همیون باظهار کنند زیاده ازان از ما بانجام رسانیدن می توانند و هرگونه خیالات واندیشها که تکنون خاطر عقیدت ماثر معزالیه شده آنرا بزلال التفات وتوجهات عالیات مصفا ساخته وغبار آلودگی را بمهر باعتهاے گوناگون ومراحم روزافزون رفت وروب داده سرکرم جادهٔ طاعت وفرمان برداری دارند وانواع تفضلات ونوازشات که درباره معزالیه مرکوز خاطر اشرف اقدس است بعد از آوردن فرزند معزالیه مع لشکر واحتشام منصهٔ ظهور خواهد رسید زیاده بجز شوق قلمی نشد۔

(۱۴۷) نقل فرمان محمد عادل شاه

الملک لله



فرمان همایون شرف صدور یافت بجانب عاملان واستقبال ونارگوڑان ودلیپایان پرگنهٔ ریور کنده آن که از شهور سنه ثمان خمسین والف - درینولا فضیلت مآب عبدالغنی

فضل فضلا و فضل فضل اهل فضل از هر ملکی بجای تسبیح آواز آید که افضل اهل فضل خلاصه نیکخواهان ملک گیر و کشورستان
افضل خان محمد شاهی سر حوالدار و سیادت و نقابت دستگاه شجاعت و شهامت پناه سید داؤد
حوالدار و کارکنان حال و استقبال معامله مدگل آنکه از شهور سنه ثمان خمسین و الف در نیولا
شریعت پناه قاضی ابوالحسن بن قاضی خلیل حاکم الشرع معامله مذکور بدرگاه معلی التماس نمود که در وجه
قضای خود بر وجوه زکوة معاملهٔ مذکور بر محل چهپه سادیسی[1] و پردیسی ماهنه مال و تمسک و پیکے
بموجب فرمان ماپخلج و بهوگوته[2] سالاباد[3] سه صد هون روا نست اما چیزے نمیرسد مطلق عبرد ست
دارد از نیم لغایت سرگردان و پریشان عالم نظر عنایت فرموده سه صد هن تنخواه قضا که روا نست
از جمله دوست هون مقرر داشته باقی یکصد هن را بر وجوه زر ابواب دیوانے دهی سکه همیون و کار
عمارت و بعض مبیت مبارکه متبرکه معدن الامن منبع السرور هفتاد و پنج هن غیر محصول و بید اگری
و ساونک و شهرنے و باقیات با بهالبست و پنج هن مرحمت نموده فرمان اشرف عاطفت
شود بنا بران بخاطر مبارک اعلی آورده تنخواه قاضی مشار الیه بدل قضا بر وجوه زکوة سه صد هن
که روا است ازین جمله دوست هن وجوه با بهای زکوة مذکور مقرر نموده باقی یکصد هن خود
گذاشت کرده مبادله آن بر وجوه زر ابواب دیوانی و هر دو پتی هفتاد و پنج هن و غیر محصول
و بید اگرے و ساونک و شهرنے و باقیات با بهالبست و پنج هن جمله یکصد هن دهانیده شده
است می باید که حسب المسطور مقرر دانسته مبلغ مذکور بالا قصور تمام و کمال موددی سازند هیچ باقی
و غیر ادا ماندن ندهند و عذر فرمان هر ساله نکنند و بر قاضی مشار الیه معنا و عیدین بهلے
قبالست و چهار هن بر دادنی پتی روا نست اما تمامی ادا می کنند چه معنی دارد باید که بست و
چهار هن بر دادنی پتی تمام و کمال موددی سازند و بر سانند و پنج چاور[4] زمین و کده[5] شالی چهار

بقیه حاشیه صفحه ۲۲۰ - قاضی محمد امین الدین جنھوں نے مجھے سند دکھلائی - آخر کی تین مہریں پوری طرح پڑھی نہیں جاتیں - ۱۲

[1] چہپہ سادیسی - پردیسی - ماہنہ مال - تبسک - پیکی دھپکی - نمک کی دو کانوں پر سے مٹھی مٹھی اناج لے لینا؛ بید اگری ساونک - شہرنی وغیرہ یہ سب مختلف اقسام کے معمولات تھے اب سوائے پھسکی کے کوئی ان کا نام بھی نہیں جانتا - ۱۲

[2] بھگوٹہ یا دھوات بمعنی عمل در آمد [3] سالاباد = سالیانہ [4] بضم اول کسرہ واؤ یائے معروف بمعنی دو صد ازغیات [5] چار بیگہ کا ایک چاور ہوتا ہے ۱۲ [6] گدہ - دھنڈی = زراعت شالیزار - ۱۲

(۱۴۸) نقل فرمان سلطان علی عادل شاہ ثانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الملک للہ



فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب عزت و شجاعت دستگاہ مزاجدان کار آگاہ عمدہ وزرائے عظام زبدہ امرائے کرام نہنگ دریائے مردی و مردانگی گوہر کان فیروز مندی و فرزانگی فارس مضمار شجاعت مبارز میدان شہامت شایستہ فراوان عاطفت و تحسین سزاوار ہزاران مرحمت و آفرین خان عالیشان اقبال نشان فرزند رشید سپہ سالار دوران کہ عرض کند سپہر اعلیٰ

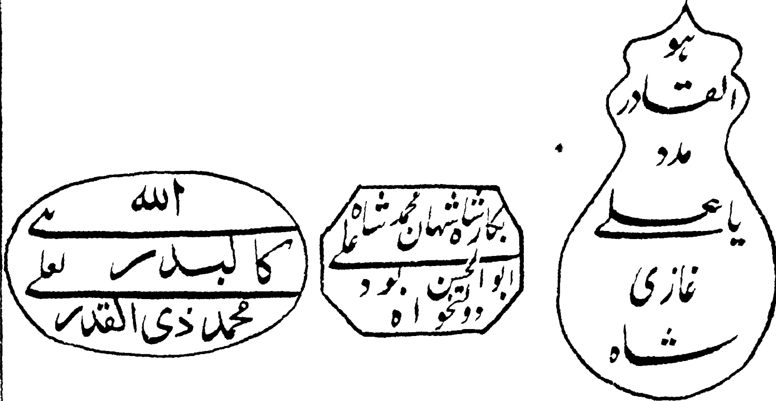
؁ مہر بڑی دقت سے پڑھی گئی اس میں یا علی مدد کے بعد یہ شعر کندہ ہے ؎

مہر شاہی زد ز مہر مرتضیٰ بر مہر و ماہ　　　خسرو عادل علی بعد از محمد بادشاہ

یہ فرمان علی عادل شاہ ثانی کے زمانے کا ہے (۱۰۶۷ھ تا ۱۰۸۳ھ) جو قاضی صاحب مدگل کے نام ہے۔ صاحب سند قاضی محمد ابو الحسن تھے جن کے بعد کا سلسلہ یہ ہے۔ قاضی محمد امین الدین و قاضی محمد ابو الحسن و قاضی محمد امام الدین و قاضی محمد اسمٰعیل اور

تحریر فی ۱۲ ماہ محرم سنہ ۱۰۶۹ھ

بانتظام سیادت و نقابت دستگاہ مزاجدان کارآگاہ سید نوراللہ سرخیل ممالک پروانگی حضور پرنور اشرف اقدس ہمیون اعلیٰ۔



(۱۴۹) فرمان موسؤ حجامان

کتبۂ فرمان حجامان کہ برآوردہ در میوزیم دعجائب خانہ بیجاپور نگاہ داشتہ اند۔

اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ
وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب نائب نیابت و حقانہدار و کارکنان معاملہ بیجاپور آنکہ محمد علی حجام بعرض نواب برسانید کہ در معاملہ مذکور از حجامان کلمپوہ[۱] وپراد وغیرہ قانون وغیرہ میگیرند حالانکہ قوم حجامان حقیر اند۔ در خراسان و شہر بیدر از کاریگران ہیچ نمیگیرند برحمت پادشاہان تمام معاف فرمودہ بہ النگ نوبت نطلبیدن امر فرمائید کہ تا از دولت شاہ عالمیان خدمت آستان کردہ بوطن خود آسودہ باشند بنابرین از راہ مرحمت پادشاہانہ کلمپوہ وپراد وغیر قانون وغیرہ تمام معاف فرمودہ شدہ است از کاریگران ہیچ نگرفتہ تمام معاف دانند بہ النگ[۲] نوبت نطلبند برہمین امر جاری دارند ہر کس کہ منع آید تخلف و تغیر کند لعنت خدا و رسول براو باد۔

[۱] آن را می گویند کہ حجامان ختنہ نمودہ چیزے می گیرند و پراد یعنے صدقہ ۱۲۔ [۲] منقطع را گویند ۱۲

کٹروانرا سہ چاور در سواد سہ موضع سمت کرڈی[۱] آنرا در موضع بود یہال یکچاور و در موضع کسر بادی
یکچاور و در موضع ترمری یک چاور و در قصبہ کرڈ کل معاملہ مذکور دو چاور زمین و کدہ شالی چہار
کرو مع کلباب بانعام بالاولاد و احفاد بزرگان قاضی مومی الیہ روان است بدان
موجب بقاضی مشارٌ الیہ بھوکوتہ میشود مقاصایان و پٹیلان دیہاے مذکور از روے
حرکت زمین انعام مذکور کردن نمیدہند در ہر باب بہ رعایاے زمین انعام مذکور تشویش
و آزار میرسانند چہ حد اندازہ آنہا است اکنون پنج چاور کدہ شالی مذکور بانعام قاضی مومی
الیہ منفرد دانستہ مقاصایان و پٹیلان دیہاے مذکور را تاکید بواجبی نمودہ زمین مذکور از رعایاے
کرد کرد اتیدہ چنان نمایند کہ حق انعامداران بلاقصور و لافتور عاید گردد و بہ رعایاے چاورات
مذکور بہیچ وجہ بین الوجوہ مزاحم و معارض شدن ندھند و اگر مقاصایان و پٹیلان دیہاے
مذکور بہ رعایاے چاورات انعام قاضی مشارٌ الیہ باز تشویش و آزار دہند و خلل کنند
چنان تادیب سازند کہ بحال خود بودہ باشند و پنج چاور و کدہ مذکور داخل محصول و نقدیات
وجمیع لوازمات و بیت بیکار و فرمایش وزرا بواب دیوانی و ہر دو پتی و بعض بابہا و کلباب
و کلوجوہات و سایر قانونات اسمی و رسمی و قلمی و قدمی و نقدی و جنسی و کلوجزوی انچہ کہ در دفاتر
اعلی ثبت است و ہنیز احداث خواہد شد تمام دنبالہ نمایند دادہ نفر کماندار تہانہ معاملہ مذکور
حوالہ محکمہ شرع شریف بموجب فرمان سابق روانست ہرکہ از امر شرع محمدی تجاوز
و اہمال نماید او را تنبیہ بواجبی سازند و امور شرع محمدی مطیع و منقاد باشند و مسلمانان متوطنان
قصبہ و مضافات را تاکید کنند کہ بجمیع اوقات براے نماز در مساجد حاضر شدہ بدعاے
دوام دولت ابد پیوند اشتغال باشند و عقدانہ اہل اسلام از قصبہ و مضافات بقاضی
مومی الیہ بموجب بھوکوتہ سالا باد بدہانند و بے اذن قاضی عقدانہ نکنند و اگر کسی بکند
تنبیہ بواجبی نمایند و عذر فرمان ہر سالہ نمودہ سال بسال بر تعلین متمسک دارند و بعد از و باولاد
احفاد او جاری سازند و معتاد گوسفند بعید اضحی و میوہ بعید شب برات بموجب سالاباد
بقاضی مومی الیہ میدادہ باشند و تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل آن باز دھند تا دانند و بر حکم فرمان
اشرف روند۔

[۱] بود یہال۔ کسر بادی۔ ترمری یہ تینوں موضع تعلقہ ہنگنڈ ضلع بیجاپور میں ہیں اور موضع کرڈ کل (کرڈکل)
لنگسور سے دو میل ہے۔ ۱۲

خلایق آرامگاہ قادری بہ سمن چمن شرافت وسیادت شمع انجمن نقابت وہدایت مہبط انوار محرم اسرار حارث پیشۂ وحدت دردریائے حقیقت شمع شبستان فیض ونہال گلبن ہدایت ولقیق بازسیما ارشاد ثمرۂ شجرۂ خیر العباد نہنگ بحر اشواق الٰہی محمل تفضل کائنات نامتناہی دستگیر خلایق بحر المعانی والحقائق مرکز دائرۂ سعادت ونیک اختری مظہر انوار ہدایت وفیض گستری شاہ ذیجاہ شاہ حضرت نبیرۂ قادری مجلس مولود سعادت اند وحضرت سعادت الانبیا سید الاصفیا گذارندۂ اسرار غیب رسانندۂ اخبار لاریب شمع معراج نبوت وامامت محرم خلوتیان قرب وکرامت نوباوۂ چمن صدق وصفا عرس قطب الاقطاب فرد الاحباب غوث الثقلین قطب الخافقین مختار الفریقین محبوب ربانی معشوق سبحانی مقبول دوجہانی سلطان الجن والانس قدس سرہ بیشود لہٰذا از راہ مراحم پادشاہانہ وفرط عواطف خسروانہ سمت آنی ہسور معہ دیہات متعلقہ مذکور بروجہ انعام ابدی واکرام سرمدی شاہ مشار الیہ موکل باب مرحمت فرمودہ وبخشیدہ شدہ است میباید کہ سمت معہ دیہات مذکور داخل محصول نقدیات وجمیع لوازمات وبیت بیگار وفرمایش وزر ابواب دیوانی وبیٹی سکۂ ہمایون وکار عمارت وبعضے

لوٹ: یہہ سند عطائے جاگیر آناہسور کی ہے۔ یہہ جاگیر مع مواضع نندی حال بیوند دنہ۔ مرگنڈال۔ چپر نہال بطور مدد معاش جاری ہے۔ آناہسور میں آثار مبارک موئے مبارک اور دو پارہ کلام مجید نوشتہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ بخط کوفی ہیں۔ جاگیرات کا محاصل اٹھارہ ہزار سالانہ ہے علاوہ اس کے کنبیرہ تعلقہ انھی ضلع بیجاپور میں ایک ہزار نقدی اور ایک ہزار کی محاصل معاش علاقۂ انگریزی میں جاری وبحال ہے نیز نلنگہ ضلع بیدر میں بھی تخمیناً ایک ہزار کی معاش ہے۔ شاہ نور اللہ قادری اور اُن کے بیٹے شاہ عبد اللطیف دونوں نلنگہ ضلع بیدر سے بیجاپور تشریف لائے۔ اُن کے صاحبزادہ شاہ حضرت نبیرۂ قادری جن کے نام یہ فرمان ہے آناہسور آئے تھے مگر بیجاپور میں انتقال ہوا اور وہیں دفن ہیں آپ کے فرزند سید شاہ سیف اللہ قادری آناہسور میں مرے مگر نعش نلنگہ لے جاکر دفن ہوئی۔ اس کے بعد کا سلسلہ حیدر شہید قادری سید محمد قادری شاہ حضرت قادری ہے۔ حیدر شہید صاحب بھی نلنگہ ہی میں مدفون ہیں باقی تین صاحبوں کے مزار آناہسور میں ہیں۔ شاہ حضرت قادری کے دو فرزند سید محمد تاج الدین قادری اور سید شاہ حسین قادری اول الذکر کے فرزند نصیر الدین قادری سجادہ ہیں اور ثانی الذکر کے فرزند سید احمد قادری حصہ دار نصف جاگیر زندہ ہیں۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ یوم جمعہ کو راقم بھی آناہسور میں زیارت تبرکات کی غرض سے گیا تھا اسی دن بعد العصر یہ سند سجادہ صاحب نے مجھے دکھلائی جن کو پہلے شکوہ فالج کا ہوچکا تھا آٹھ بجے شب کے زیارت تبرکات کی ہوئی۔ سجادہ صاحب کی حالت بالکل اچھی تھی حسب معمول میرے ساتھ کھانا کھایا باتیں کرتے رہے قریب بارہ بجے کے اندر زنان خانے میں گئے دس منٹ نہ گذرے تھے کہ عورتوں کے رونے کی آواز آئی چوطرف سے لوگ دوڑ پڑے معلوم ہوا کہ سجادہ صاحب استنجے کو گئے تھے وہیں گر پڑے اور روح پرواز ہوگئی اِنا للہ وانا الیہ راجعون۔ عمر شریف (۴۸) سال تھی۔ ایسی اچانک موت سے کہ جس کا سان وگمان بھی نہ تھا دل ہل گیا۔ غالباً فالج قلب پر گرا اور گرتے ہی روح پرواز کر گئی۔ ۱۲ من المصنف۔

(۱۵۰) نقل فرمان عادل شاہ ثانی سنہ ۱۰۷۱ھ

فرمانِ ہمایون شرف صدور یافت بجانب دیسائی پرگنہ تانورگیرہ آنکہ از شہور سنہ احدی ثلثین والف بدرگاہ والا روشن گردید کہ شرزہ خان از روے متمردی ولایت عزت دستگاہ شوکت و مہابت انتباہ سلالۂ وزراے ذی شان عمدۂ امراے فیروزی نشان شیر بیشۂ مردانگی نہنگ شجاعت و فرزانگی خان عالیشان نواب عبدالرحیم بہلول خان قابض نمودہ فتنہ و فساد برپا کردہ است لہذا حکم استیصال متمرد مذکور فرمودہ شدہ می باید کہ متعلقان نواب موصی الیہ را مدد و کمک نمودہ با ہمہا متفق گشتہ متمرد مذکور را گوشمال نمودہ نیست و نابود سازند اگر درین باب عذر و اہمال ورزند آنہارا مستاصل نمودہ خواہند شد درینباب تاکید بلیغ دانستہ حسب الامر اشرف عمل نمایند تحریر بیست و ہشتم صفر سنہ ۱۰۷۱ہجری۔

(۱۵۱) نقل فرمان علی عادل شاہ ثانی

مہری حیدر علی ابن محمد بادشاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الملک للہ

مہر



محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
سلطان محی الدین سید عبدالقادر جیلانی

فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب عزت و رفعت دستگاہ میران محمد خلیل حوالہ دار و کارکنان حال و استقبال معاملۂ مدگل آنکہ از شہور سنہ ثلاث ستین والف چون درخانقاہ

گکرہ وسر دیسائی پرگنہ مذکور مرحمت فرمودہ رہانیدہ شدہ است میباید کہ پرگنہ مذکور داخل محصول
ونقدیات وجمیع لوازمات وبیت وبیکار وفرمایش وزرابواب دیوانی دی سکہ ہیون وکارہ
عمارت وبعضے ثبت متبرکہ معدن الامن منبع السرور وکلیات وکلوجہات دنبالہ نمایند ورقبض
وتصرف موی الیہ باز گذارند وعذر فرمان ہرسالہ نہ کنند ونقلش نوشتہ گرفتہ اصل فرمان بازہ
دہند تادانند برحکم فرمان اشرف روند تحریر فی التاریخ ۱۶ ماہ ربیع الاول ۱۰۸۶ھ
پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس ہمیون اعلی

(۱۵۳) نقل فرمان سکندر عادل شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الملک للہ



فرمان ہمایون شرف صدور یافت بجانب عاملان حال واستقبال وناڑگیران ودلیسایان
ودیس کلکرنان پرگنہ سندہنور آن کہ از شہور سنہ ثمانین والف درینولا شریعت ومشیخت
پناہ قاضی شیخ محمد باقر بن قاضی شیخ ملک قاضی پرگنہ مذکور بدرگاہ معلی واضح نمود کہ خود را خدمت
قضائی پرگنہ مسطور قدیم الایام از وقت آبا واجداد مقرر است وبجہتہ خدمت قضارت
وجہہ معاش چہار چاور زمین ازان جملہ یک ونیم چاور درسواد قصبہ پرگنہ مذکور ونیم چاور
درسواد موضع کناری ونیم چاور درسواد موضع سداپور ونیم چاور درسواد موضع گومری وربع
چاور درسواد موضع بوتل ونی وربع چاور درسواد موضع ہرٹ نور وربع چاور درسواد موضع
ماڑ سردار وربع چاور درسواد موضع کنگن ہٹی ومبلغ یک صد ہون نقدیات سالیانہ ازان
جملہ مبلغ سی وہفت ونیم ہون در قصبہ پرگنہ مذبور ومبلغ شصت ودو ونیم ہون در دیہات

بہ بیت مبارکہ متبرکہ معدن الامن منبع السرور وزنٹیلگی وپیپٹلے وذریعہ دیسائی و دلیس کل کرنی و ماوگنڈہ پٹیل وکل کرنی ودوازدہ بلوتیان کل باب کل وجوہات وسائر قانونات اسمی ورسمی قلمی وقدمی نقدی وجنسی کلی وجزوی انچہ در دفتر اعلی ثبوت است وپیشتر احداث شود تمامی دنبالہ نمایند بعد مشارٌ الیہ با ولاد و احفاد مشارٌ الیہ جاری سازند عذر فرمان ہر سالہ مجددنہ نمود سال بسال بہ ہمیں فرمان روان دارند تعلیق نوشتہ گرفتہ اصل فرمان بازدہند تا دانند تحریر فی التاریخ بستم ماہ رجب سنہ ۱۰۷۳ھ

(۱۵۲) نقل فرمان سکندر عادل شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الملک للہ



فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب دیسایان ونارکران پرگنۂ گورگنتہ وکوتوار مشہور بیدار ونکوٹ آنکہ از شہور سنہ سبعین والف چون لنگ نایک دیسائی قریات کگرہ وسمت بیچال وسردیسائی پرگنۂ مذکور برائے مصلحت بدرگاہ والا آمدہ بود اوراً یکہ تازہ میدان سرآمد بیرولان منتخب دولتخواہان زبدۂ رزم آرایان موافق مزاج وہاج شیخ منلح زخمی کردا دیست شدہ اکنون ازراہ مراحم بادشاہانہ وفرط عواطف خسروانہ پرگنۂ مذکور دروجہہ انعام ابدی واکرام سرمدی جڑی سوکمپا نایک فرزند لنگ نایک شنزرہ دیسائی سمت بیچال وقریات

نوٹ:۔ سکندر عادل آخری بادشاہ خاندان عادل شاہی کا ۱۰۸۲ھ میں تخت پر بیٹھا یہ ہندستان گرگنتہ ضلع رائچور کی اُسی کے زمانے کی ہے سمستان ہیں (۲۴۸) مواضع محاصلی ساٹھ ہزار کے ہیں۔ سرکار ہیں سات ہزار پچاس روپیہ سالانہ پیش کش ادا کرتے ہیں سرانی گورما شنزرہ بہادر والیہ سمستان تھیں جن کا انتقال ۱۳۳۳ھ میں ہوا اب اُن کا متبنی لڑکا جو نواسہ بھی ہے جڑی سومپا نایک شنزرہ بہادر نابالغ ہونے سے فی الحال علاقہ زیر نگرانی کورٹ آف وارڈز ہے۔ ۱۲

(۱۵۴) نقل فرمان سکندر عادل شاہ ۱۰۹۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الملک للہ

الدین
یا ـــــــــــــــــــــــــــ محی
مدد

فرمان ہمیون شرف صدور یافت بجانب مقدم الامثال اوڑچ نایک کنک گیری آنکہ از شہور سنہ اربع ثمانین والف چون تحفہ کہ بوساطت ایالت و امارت ایاب حشمت و ابہت انتساب شوکت و مہابت پناہ نصفت وعظمت دستگاہ سلالہ آل طہٰ و یٰس خلاصہ اولاد سید المرسلین نگین خاتم جاہ وتمکین مدبر اقالیم الارضین .... حاتم شجاعت وبختیاری آب گوہر شہامت وجانسپاری سیف مسلول بازوے شہنشاہی رمح مصقول معرکہ دشمن کاہی مقدمۃ الجیش معارک ملک گیری وجہانستانی .... آہنگ مہارب فیروزمندی وکامرانی طراز آیئن ابہت واجلال وگوہر دولت اقبال شیردل رزمگاہ تہور وجلالت شرزہ خصال میدان تیغ زنی وشجاعت سپہ سالار سپاہ فتح وفیروزی سرلشکر افواج دشمن افگنی وبہروزی قوت ستان نصرت وکامگاری زوردست فتحیابی ونامداری سرکار وزراے نامدار سردار و امراے عالی مقدار مطرح انظار عنایت مورد الطاف ...... سرایت خان عالی شان رفیع المکان خلاصہ وزراے رفیع الشان زبدۂ خواینن زمین وزمان سرآمد نیک خواہان ملک گیر کشورستان جوان بخت سعادت توامان شرزہ خان قبول بدرگاہ والانمودہ بود ازانجملہ مبلغ پنج ہزار ہن بابت باید کہ بمجرد رسیدن فرمان جہانمطاع خورشید ارتفاع ہمگی مبلغ مذکور بحضور وا فرالسرور بمعرفت عزت وشوکت دستگاہ رفعت ومعالی عمدۂ مقربان درگاہ نقاوۂ خیر اندیشان ہوا خواہ فدوی صداقت شعار ملک اعظم اکرم ملک کلدار بفرستند و بعد از رسیدن زر مذکور بدرگاہ والاجاہ کتبہ کہ پیش خانمغزالیہ است واپس بازداده شود و این حکم علیۃ العالیہ را ہرگز بہیچ احدے اظہار ننمایند وپس از وصول زر مذکور صاحب خانمغزالیہ کہ درانحالت بحضور فالیض

پرگنۂ مسطور از ان جملہ مبلغ ہشت وسہ ہون درسمت علم نور وہشت و دو ونیم ہون درسمت
حویلی وده ہون درسمت کونگی وہفت ہون درسمت دھڑے سگور بطریق انعام ابدی واکرام
سرمدی مقرر است بدیں موجب خود را زمین ونقدیات جاری وروانست آنا حکم اشرف
منصب قضا را لازم است نظر عنایت فرموده فرمان مرحمت فرمایند تا تقید احکام شرع
متین ودین مبین نموده بدعاے دوام خلافت ابد پیوند اشتغال دارد بنابران التماس شریعت
پناه بہ خاطر مبارک آورده خدمت قضاے پرگنۂ مذکور مع سمتہا شریعت ومشیخت پناه شیخ
محمد باقر بن قاضی شیخ ملک را بدستور سابق مقرر نموده وجہ معاش چہار چاور زمین و مبلغ
یک صد ہون نقدیات بموجب تفصیل مسطور از سواد قصبہ و دیہات پرگنۂ مذکور مطابق
سابق وہانیده شده است می باید کہ زمین ونقد مذکور را داخل محصول ونقدیات وجمیع لوازمات
وفرمایش درنسنہ دیسائی ودیس کلکرنی وزر ابواب دیوانی وبعضی کلباب وکل وجوہات
وسایر قانونات اسمی ورسمی وقلمی وقدمی وآنچہ در دفاتر اعلی ثبت یافتہ است وبعد ازین احداث
خواہد شد دنبالہ شریعت پناه نمایند وامور شریعت غرالعہده اش ساختہ ممد ومعاون قاضی
مشارٌ الیہ ہمہ ابواب بوده باشند وچہار پیاده تھانہ حوالہ محکمہ شرع شریف نمایند و ہر سال
عذر فرمان مجدد نکرده سال بسال بر ہمین فرمان مع اولاد احفاد او جاری دارند تعلیق
نوشتہ گرفتہ اصل فرمان باز دہند تا دانند بر حکم فرمان اشرف روند۔ تحریر فی التاریخ دہم
رمضان سنہ ۱۰۹۱ھ

بپروانچی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس خاقون اعلی



النور طلب فرمودہ شیخ محمد بن شیخ علی خواصی رکاب را فرستادہ شدہ است حسب فرمودۂ عالی بعمل آورد تا داند بر حکم فرمان اشرف رود تحریر فی التاریخ دوم صفر المظفر سنہ ۱۰۹۵ ہجری۔
پروانگی حضور خورشید ظہور اشرف اقدس اعلیٰ۔

(۱۵۵) نمونہ کتابت شکستہ

سلطان البرین و خاقان البحرین خادم الحرمین الشریفین قرین ذی القرنین سمی نبی الثقلین سلیمان السلطنۃ و اکو ... و النعمۃ و لابہتہ والعظمۃ والخلافۃ والعدالۃ والرافۃ والاحسان سلیمان شاہ بن سلطان سلیمخان ... لازالت عنہ العلیہ ملجا لعاطبہ مادام السنتہ سرا بین الکفر والاسلام صاحب جمال و مطرح آمال حجر ... مخلص صادق الولا ساطع کستہ بود از ایراد توامان سعادت نصاب معتمد اعاظم السلاطین سمان ..... میر سحاں الو مان بمطالعہ مضمون بلاغت مشحون آن ..... و بہ ..... راے علیہ ..... وراے سینہ کہ از کمال خصوصیت ... و یگانگی انہا و اعلام فرمودہ بودند موصول کست و ..... مراسم تعظیم و لوازم تکریم بمقابل و مقارن داشت ..... چنانچہ شیوہ مخلصان نیکخواہ و محبان را .... انتباہ است صحائف دعواے اخلاص سعادت عنوان موسس موقع ہذا کتا ہذا بتطبیق الحق ... موسح ولطائف سلیمان اعتقاد لیآرس فصول بطراز ان دعا للمخلص مجایب شد مصحوب داقل صباح و فرو اصل صدق عقیدت و ولا تحفہ مجلس اعلی و محفل اسنی کہ مصدق چہ عرضہا کعرض التماس میکرد و ہموارہ از حضرت ۱۹ رجب

نوٹ:- یہ دو نمونے ہم نے خطاطی کے دیئے ہیں ہمارے خیال میں یہ کسی کتاب کا ایک ورق روشپت ہے کچھ بھی خطاطی کا ایک بہت پرانا نمونہ ہے جو الیساکچ لپیٹ لکھا ہوا ہے کہ باوجود صاف تحریر ہونے کے جیساکہ فوٹو سے ظاہر ہے سلسلہ پڑھا نہیں جاتا جتنا اور جیسا بشکل مجھ سے پڑھا گیا ہے اُس کی نقل کر دی ہے اس میں سلطان سلیمان شاہ بن سلطان سلیم خان سے خطاب ہے سلطان سلیم ۹۲۳ھ/۱۵۱۷ء کے مصر سے بعد فتح ممالک مصر و شام قسطنطنیہ کو روانہ ہوا اور ۹۲۶ھ میں انتقال کیا۔ اس کے بعد خلافت عباسی کا خاتمہ ہوا سلطان سلیم خان کا زمانہ ۹۱۸ھ تا ۹۲۶ھ ہے اس نے اکیاون برس کی عمر میں آٹھ برس نو مہینے سلطنت کر کے انتقال کیا اس کے بعد اس کا بیٹا سلیمان خان تخت نشین ہوا جو تاریخ صاحب قران سلیمان اعظم کے نام سے مشہور ہے۔ بہرحال ہم تحقیق طور پر نہیں کہہ سکتے کہ اس تحریر میں جو سلطان سلیم شاہ میں سلیم خان لکھا ہے اُس سے کون سا بادشاہ مراد ہے۔ ۱۲۰

[illegible]

[illegible] سلطان [illegible] بن سلطان [illegible]

[illegible] الاسلام [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] کمال [illegible]

[illegible]

[illegible] السلطان [illegible]

[illegible]

(۱۵۶) **پشت**

صفاتش در آمدن از کمال × محاسن ما برا رہ بیش از خیال ہمہ عالم از جان ثنا خوان او ×
جہانی ... از فیض احسان او مملکتش چون عرصہ ملک امکان از حیز انہام نزول و وسون
ہمت عالی ×
... چوں سلیماں لامکان از احاطۂ فضل ... افزون است آفتاب اقطار آفاق
و فلک جہانے است آفتاب وار از فیض اوراش عرصہ ہا چو عکس
داں احسان بکیرانش برسہ انصاف افطار عاطفتش طراوت داب
شاہی کہ بنصرت الٰہی منہ فرا شاہی دولت خدائی گردوں
اساس از سایہ لطف حق نشانے
بہ ایں جہانی ابکارم چرخ نکتہ کاس آسایش خلق درمیامن شاہی نظم
... ازعدل وکرم معاوضہ عدلش جو است اورا برعاجہ احتیاج
و فوا العصا و رافع انواع اسلام منکش روس الکفرہ و مناکل الاصنام قامع اثار
والکفرۃ و للحیص الحمائی
المواہب من عنداللہ الملک المنان الموافق لجلائل المراتب من حوافر العصر سلطان۔

(۱۵۷) نقل نکاح نامہ نواب تاج الدین خان
بوکالت سید محمد صالح صاحب از مسماۃ روشن آرا بیگم

الحمد للہ الذی جعل النکاح سنت الانام و متصلا قاطعاً بین الحلال والحرام حصنا التفاحش والاثام والتمعال
و اما لی الانعم الصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد خیر الانام علی آلہ واصحابہ الدرر الکرام ارسلہ بالہدی ودین
الحق لیظہرہ علی دین کل ولو کرہ المشرکون قال النبی صلعم عن النکاح سنتی فمن غب عن سنتی فلیس منی۔ اما بعد ایں
وثیقہ حجت شرعیہ کہ بزیور صدق آراستہ بنی و ساریت بر آنکہ بتاریخ نوزدہم شہر ذی الحجہ سنہ ۲
جلوس فرخ سیر شاہی بزن خواست و در عقد نکاح شرعیہ خود آورد مسمی نواب بہادر خان چغتا

بر نہجے کہ بخشید و تملیک شرعی گردانید در حال صحت و ثبات عقل بہ مسمی گل بیگم بنت کمال الدین خان
مرحوم و برخوردار شد رحمت اللہ ازانچہ کہ حق و ملک او بود در تحت و تصرف مالکانہ خود داشت تا زمان
این تملیک شرعے خالیا عن حق الغیر و عما یمنع جواز التملیک و نفاذہ ہمگی و تمامی یک منزل حویلی
کہ مشتمل بر منسوبات متعددہ متفقہ مرتبہ مبنی بخشتیت پختہ و غیر ذلک کہ واقعہ است در قصبہ
شاہ آباد عملہ پرگنہ پالی مہ کار خیرآباد تابع صوبہ اودہ محدود است بدین حدود اربعہ شرقی
آن ملاذق است بحویلی حاجی الٰہی بخش صاحب و حد احمد خان دبنے و غربی آن ملحق است بحویلی
لعل خان و عظمت خان و جنوبی آن متصل است بحویلی ارادت خان و فتح خان و شمالی آن
پیوست بحویلی کلوانیلی و بھورجی و حد حویلی مدد خان و نقیب خان با جمیع حدود و حقوق و
مرافق آن داخلی و خارجی از قلیل و کثیر و ما یضاف ینسب الیہا تملیکا صحیحا شرعیا جائزا نافذا
و قبض شرعی کرد و ملک لہ مذکور محدود مذکورہ را باذن تسلیم مالک مذکور پس باقی نماند مالک مذکور را
در محدود مذکورہ ہیچ حقے نصیبی وجہی من الوجوہ و سببی من الاسباب فقط۔ تحریر فی التاریخ
بست و دوم [۲۳] جمادی الثانی سنہ ۱۱۲۹ ہجری مطابق سنہ ۶ جلوس میمنت مانوس بادشاہ فرخ سیر
خلد اللہ ملکہ۔

گواہ شد گواہ شد گواہ شد گواہ شد گواہ شد مہر (سید احمد گیلانی) گواہ شد

سید محمد صالح
شہد بما فیہ عبد الحلیم بازید خیل — حافظ جعفر شائستہ خان مہمند — (سید داود) — (سید سلیمان) — (سید عبد الوہاب)

نقل اقرار نامہ (۱۵۹)

(مہر: سید احمد گیلانی / محمد صالح ابن)

اقرار نامہ سید محمد صالح بنام بی بی گل بیگم صاحبہ۔ باسمہ سبحانہ تعالی
اقرار کرد و اعتراف صحیح شرعی نمود فخر باسم و نسب خود محمد صالح ولد میر سید احمد گیلانی در حالت صحت نفس و
ثبات عقل و جواز تصرفات برانجملہ یک قطعہ زمین با بہت خرید خود کہ محدود است بدین
حدود اربعہ معروفہ موصوفہ

شرقی	غربی	شمالی	جنوبی
خانہ باکو تیلی	خانہ سلطان مہار	[illegible]	شارع عام

عوض یکقطعہ زمین مشہور بحویلی بشمیر تنبولی کہ مملوک عصمت و عفت مرتبت بی بی گل بیگم صاحبہ

بہادر ابن زین الدین خان شہید بن نواب عزت خان نفس نفیس عاقلہ بالغہ زین المستورات تاج المخدرات مسماۃ روشن آرا بیگم بنت سید بہادر ولی خان بن سید نواب حسین خان مرحوم بتزویج وکیلش میر محمد صالح ابن سید احمد بن سید ابراہیم کہ بر صدق وکالت او اختیار نمود شاہدین عاقلین بالیقین شیخ یکا بن شیخ برخوردار ابن شیخ فیروز میر محمد ہاشم بن محمد حسین بن میر سید علی صاحب وکیل سیدہ روشن آرا بیگم فقیر اللہ بیگ ولد دلدار بیگ بن نذیر بیگ کہ بر صدق وکالت او اختیار نمودند شاہدین عاقلین بالیقین مرزا محمد علی بن غیاث خان بن نواب ظفر خان مرحوم و مہر علی بن محمد صالح وکیل مذکور وکیل مذبور بر نفس موکلہ خود را بتاریخ مذکور بزنی و حلال داد ایجاب و قبول من العاقدین مذکورین در مجلس واحد واقع و مردم کہ ایجاب و قبول راہی شنیدند و می فہمیدند کاتبین مبلغ یک کرور بست و پنج لک روپیہ رائج الوقت کہ نصف آن شصت و دو و نیم لک روپیہ میشوند از انجا ثلث موجل واجب الاداست و ثلثان موجل الی انتہا نکاح بامن سنت کان نکاحا ان الله یفعل لو تیہ من یشاء۔ محمد کاظم ولد التفات۔ بہادر خان پچھنا شیخ محمد حبیب اللہ ولد التفات خان۔ صالح محمد بن سید احمد۔ محمد فتح اللہ وارد امید شفاعت التفات خان مذوی محمد شاہ رجب علی ابن عبد اللہ ظفر بیگ ابن مرزا بیگ۔

لے نواب تاج الدین خاں جو نواب بہادر خان بانی شاہجہاں پور کے پوتے تھے اُن کا عقد مسماۃ روشن آرا بیگم بنت سید بہادر ولی خان ابن نواب سید حسین خاں سے قرار پایا اور ایک کروڑ پچیس لاکھ روپیہ کا دین مہر مقرر ہوا وہ نکاح نامہ یہ ہے ۱۲

(۱۵۸) تملیک نامہ بنام بی بی گل بیگم صاحبہ منجانب سید احمد صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقرار کرد و اعتراف معتبر شرعی نمود مسمی سید احمد ابن سید ابراہیم گیلانی مرحوم ساکن قصبہ شاہجہان پور عملہ پرگنہ کانٹ گولہ سرکار بدیوان مضاف بصوبہ دار الخلافت شاہ جہان آباد حال جواز اقرار تمام

(نوٹ) شہاب الدین سید احمد صاحب شاہجہاں پور اور شاہ آباد دونوں جگہ رہا کرتے تھے دونوں جگہ آپکے مکانات تھے اور ارادت مندوں کا حلقہ وسیع تھا۔ گل بیگم کے بطن سے ایک صاحبزادی خدیجۃ الکبریٰ اور دو صاحبزادے سید ابراہیم اور سید رحمت اللہ تھے جن کا نام بقاعدہ عرب اپنے جد امجد کے نام نامی پر رکھا گیا تھا سید صاحب نے یہ تملیک نامہ بعہد فرخ سیر لکھ دیا تھا۔ ۱۲

قوم افغان باقرزئی زوجۂ خانزادہ اللہ دیئے خان ولد نواب دلیر خان مرحوم ساکن قصبۂ شاہ آباد سرکار خیر آباد مضاف صوبۂ اختر نگر اودھ فی الحال بصحت اقرار ہا شرعاً برین جملہ کہ چون سابق موازی بست بسوہ زمینداری دروبست موضع جیٹ پورہ ساحت عملہ پرگنہ پالی سرکار وصوبۂ مسطورہ و دو قطعہ باغ نودہا و باغ متصل مھیندہ تالاب سواد قصبہ شاہ آباد مذکور کہ موسوم بہ باغ چوبے پران ناتھ است ویک منزل حویلی التعمیر پختہ واقع قصبۂ شاہ آباد مذکور کہ مشہور بکوٹھ بران چوبے است بمسمے محمد علیخان ولد قطب خان نزین کہ ابن الاخت اعیانہ است تملیک بلاعیوض کردہ دا وم حالا موازی چہل بسوہ دروبست موضع نوروزپور و موضع سھاگ پور عملہ پرگنہ پالی مذکورہ ویک محلہ روشن بازار عرف بروا بازار ویک منزل حویلی التعمیر پختہ داخل اندرون قلعہ واقع شاہ آباد ویک قطعہ باغ کلان معہ تالاب واقعہ سواد قصبہ شاہ آباد مرقوم کہ منجملہ عیوض زر مہر خود از ترکہ خانزادہ اللہ دیئے خان مرحوم کہ زوج من بود در قبض و تصرف مالکانہ خود تا زمان این تملیک بلاعیوض میداشتم بدین حدود اربعہ معروفہ مذکور کما فصلت۔

بسوہا موضع نوروزپور ۴۰ بسوہ

نوروزپور مسطور المتن بست بسوہ دربست۔ سوہاگ پور مسطور المتن بست بسوہ دربست محلہ روشن بازار عرف بروا بازار مع اربعہ حدود معروضہ و مطابق مقبوضہ قدیم معہ اراضی آن ویک محلہ باغ کلان معہ تالاب وزمین واشجار واقع شاہ آباد مذکورہ۔

حد شرقی	حد غربی	حد جنوبی	حد شمالی
بیٹی محمد حیات حویلی تعمیر داخل اندرون قلعہ واقع شاہ آباد حد جنوبی کوٹھا خاص اندرون دروازہ	حد باغچہ علاول خانخیل ومحاذی یکقطعہ مذکور بدین حدود اربعہ یک منزل حویلی محلسرائے نواب دلیر خان مرحوم حد شمالی شارع عام	محلہ خضر خان دلازاک ومسماۃ زلیخہ نزاخل حد شرقی دروازہ محلسرائے کمال الدین خان مرحوم	تالاب غیرہ وباغ نواب کمال الدین خان مرحوم حد جنوبی صحن محلسرائے نواب دلیر خان مرحوم

بنت کمال الدین خان مرحوم است ومحدود است بدین حدود اربعہ موصوفہ معروفہ

شرقی	غربی	شمالی	جنوبی بسماۃ
حویلی محمد حلیم	حویلی محمد حلیم	حویلی محمد حلیم	عفت خانہ کومدن بقال

مرقومہ وادیم وبرزمین معوض عنہ قابض شدیم ونماند مقر مذکور را از قطعہ عوض کہ خرید او بود وعوی وحقی وخصومتے وکان ذلک بمحضر من العدول والثقات نوشتہ شد این خط بست وچہارم[۲۴] شہر ذیقعدہ ۱۱۲۹ھ ہجری۔

(۱۶۰) نقل تملیک نامہ اللہ دیے خان بنام محمد علیخان

بمہر قاضی فیض اللہ وقاضی نادر الزمان وقاضی ناصر الزمان ومواہیر خانزادہ سعادت خان ولد دلدار خان ومحمد روشن خان وتیمور خان وخردمند خان بن فتح تیمور خان مرحوم واشرف خان وسعادت خان پسران نعمت خان ولد یوسف خان وعالم خان وقاسم خان وہادی داد خان وحامد خان فرزندان نعمت خان مرحوم وبمہر خواجہ جواہر وبمہر سید امید وبمہر سید فتح محمد ودیگر متمندان شاہ آباد از قرار تاریخ بست وششم شہر جمادی الاول ۱۱۳۷ھ

آنکہ اقرار کردہ اعتراف صحیح شرعی نمود مسماۃ فاضلہ خانم بنت نعمت خان ولد یوسف خان

نوٹ:۔ یہ چوتھے فرزند نواب دلیر خان کے تھے محلہ نالہ مین انکی ڈیوڑھی تھی امیرانہ اوصاف بہس اپنے باپ بھائیون کے ہمدوش تھے نورنزپور کا علاقہ انکے قبضہ مین تھا مسماۃ فاضلہ خانم نعمت خان بافرزئی کی دختر ان کو منسوب تھیں یہ لاولد رہے ان کے انتقال کے بعد ان کی منکوحہ بیوی علاقہ کی مالک ہوئیں اور انھوں نے اپنے حین حیات میں ملاک کی دستاویز اپنے بھتیجے محمد علیخان کے نام تحریر کردی اور اوسپر عمائدین شہر کی مہریں کرا دیں سہاگ پور علاقہ نوروز پور روشن بازار وبڑا باغ اور ایک حویلی جو کمال الدین خان کے محلسرا کیطرف بڑھی ڈیوڑھی میں تھی غرضکہ اپنی ملکیت کی اکثر اشیاء اوس مین شامل کردیں اور یہ تملیک نامہ ۲۶ جمادی الاول ۱۱۳۷ھ ہجری میں تحریر ہوا ہے محمد علیخان جو قطب خانکے فرزند تھے ان کے ورثا میں آخری شخص افضل خان تاریخ ہین جو لاولد تھے جسپر اس خاندان کا خاتمہ ہوگیا ہے۔۱۲

بر ذمہ مسماۃ پیاری بی بی ولد سندر خان بن جلال خان والدہ امارت پناہ محمد سردار خان زوجۂ رستم خان طلب داشتم آنرا تمام وکمال مبلغ مذکور گرفتہ در تحت وتصرف خود آوردیم من بعد آن ہیچ حقے و دعوے و خصومتے بوجہے من الوجوہ و بسبب من الاسباب نیست و نماندہ بنا بران آن اینچند کلمہ بطریق قبض الوصول وجہ بنائے محدودہ مذکورہ را نویساندہ دادیم کہ ثانیاً حال سند باشد کہ عند الحاجت بکار آید و کان ذلک بمحضر المسلمین تحریر فی التاریخ بست و ششم شہر محرم سنہ ۱۶ جلوس والا مطابق ۱۱۴۷ھ

العبد	العبد	العبد	العبد	العبد
غلام محی الدین ولد دانشور خان	قطب الدین ولد الشاہ خان	قمر الدین بندہ درگاہ	ظفر الدین بندہ درگاہ	بی بی جیو بی بندہ درگاہ
گواہ شد	گواہ شد	گواہ شد	گواہ شد	گواہ شد
عصمت اللہ فدائی جیلانی	عبد الباقی	درویش محمد	خیر اللہ	شیخ محمد طاہر

(۱۶۲) تملیک نامہ سید شرف الدین صاحب عرف شاہ مدن صاحب بنام اہلیہ خود

اقرار کردہ اعتراف صحیح شرعی نمود مجیز باسم و نسب خود سید شرف الدین محمد عرف شاہ مدن صاحب ولد سید عبد الباسط صاحب حموی گیلانی ساکن قصبۂ شاہ آباد پرگنہ پالی صوبۂ خیر آباد مضاف بصوبہ اختر نگر اودہ فی الحال بصحت اقرارہ شرعاً ہر اینکہ منازل محلسرائے قدیم وجدید وحویلیات درونی و بیرونی توشک خانہ و مودیخانہ و دیوانخانہ تعمیر پختہ وکٹرہ مولاگنج معہ اراضی بست و پنج بیگہ پختہ مدخلہ و مشمولہ منازل و گنج مذکور و موازی نہ بیگہ پنج بسوہ پختہ اراضی مسکونہ رعایا واقع دروازہ شمالی گنج مذکور و ہشت بیگہ دہ بسوہ پختہ واقع در جنوبی گنج مصرحہ بالا محدودہ بحدود اربعہ مفصلۃ الذیل و موازی چہاردہ و نیم قطعہ باغ انبہ کہ از انجملہ ہفت و نیم قطعہ منتشرہ و پنج قطعہ

نوٹ :- سید شاہ مدن صاحب کا مزار محلہ مولاگنج لب سڑک پختہ احاطہ میں واقع ہے آپکی مہر میں ۱۱۲۶ھ کندہ ہیں - ۱۲

بجمیع حدود و حقوق و مرافق و منافع ان اشجار و اثمار و آبار و خاص وارتکان و خاکدان وعملہ حویلی مذکور مع عمارت داخل ولکل قلیل وکثیر و بہار فیہا وا ایضاف و لسبب الیہا خارج از مساجد و مقابر وطرق عامہ وا وقاف مسمی محمد علیخان ولد قطب خان مرقوم الصدر از تملیک بلا عیوض کردہ دادیم کہ قابض و متصرف باشد چنانچہ عقد تملیک بلاعیوض درمیان مملکہ و مملک لہ مرقومین واقع شد و تملیک لہ مذکور و مملک را در قبض و تصرف مملکہ برآوردہ در قبض و تصرف خود آورد و تملیکا صحیحًا شرعیًا جائزًا نافذًا پس نماند بعد از عقد تملیک بلاعیوض مملکہ مذکورہ را و من مقدم مقامہا در ملک مرقوم حقے و دعوے و دستخط تملیک بلا عیوض با قرار مسماۃ مذکور بتصدیق گواہی اشرف خان و قطب خان برادران علاتی مسماۃ مذکورہ و مستحسن عالم خان و قائم خان و ہادی داد خان و خانزادان برادران علاتی مسماۃ مرقوم نوشتہ شد و کان ذلک تحریر مرقوم الصدر شد۔

(۱۶۱) نقل بیعنامہ بنام اہلخانہ نواب کمال الدین خان

اقرار معتبر صحیح شرعی نمودند مخبران باسم و نسب خود ہا ہر یک شیخ غلام معین الدین خان عرف شیخ غلام محی الدین ولد شیخ غلام قطب الدین و شیخ قمر الدین و شیخ ظفر الدین و شیخ کریم الدین و مسماۃ نجیب النسا و مسماۃ جان بی بی ابنان وابنات دالنشور خان عرف شیخ محمد غوث بن شیخ محمد رضا بن شیخ عبداللہ و مسماۃ رابعہ خانم است بنت حاجی محمد حسین بن حاجی محمد اسمعیل و مسماۃ بی بی گلاب بنت شیخ ولی محمد و مسماۃ بی بی راجی بنت شیخ محمد زمان ولد شیخ محمد داؤد زوجہ ہاے دالنشور خان مذکور فی حال بصحیح اقرار ہم شرعًا بدینوجہ کہ منمقرین مذکورین مبلغ پانصد روپیہ محمد شاہی جید تمام وزن کہ نصف آن دو صد پنجاہ روپیہ موصوفہ میشوند از وجہ قیمت یک قطعہ باغ پختہ کہ موازی آن دو نیم پختہ زمین پختہ معہ یک دحصہ چاہ معہ اشجار بارمثمرہ و غیر مثمرہ و محدود است بدین حدود اربعہ متعینہ ذیل۔

شرقی	غربی	جنوبی	شمالی
آن متصل است بباغیچہ مرزا فاضل بیگ	آن ملحق است بباغ بھورے خان	آن ملحق است بباغ میران اللہ	آن پیوستہ است بشارع عام
و بعض بزمین باغ مذکور			

تفصیل حدود اراضی واقع سمت شمالی گنج مذکور۔

شرق	غرب	جنوب	شمال
پیوستہ محلہ شیخ دلدار	ملحق بمسجد سید عبدالباسط صاحب	ملاصق آراضی زرخرید من آیت	پیوست باراضی زرخرید منمقر و شاہراہ

تفصیل حدود اراضی واقع سمت شمالی گنج مذکور۔

شرق	غرب	جنوب	شمال
پیوستہ باراضی شیخ دلدار تا حد احاطہ مولا گنج	ملحق باغ حضرت سید عبدالباسط صاحب مرحوم مغفور	ملاصق باراضی دروازہ و دیوار شمالی متصل مولا گنج مذکور	متصل مزار و باغ میر محمد صالح

تفصیل حدود اراضی واقع دروازہ جنوبی گنج مذکور۔

شرق	غرب	جنوب	شمال
متصل باراضی محلہ شیخ دلدار	پیوستہ بجا نہائے سکونہ رعایا سعادت خان	ملحق مقابر	ملاصق محلہ شیخ دلدار و احاطہ مولا گنج و تالاب

تحریر فی التاریخ نہم شہر ذیقعدہ ۱۱۷۸ھ

(۱۶۳) نقل تصدیق نامہ

متضمن اس امر کے کہ سرفراز خان کو اکبر شاہ ثانی نے پرورش فرما کر خطاب حبیب الدولہ محب الملک افضل الامرا شمشیر جنگ مرحمت فرمایا تھا اور سلاح خانے میں ایک اعلیٰ عہدے تو شخانے اور جیب خاص پر مقرر فرمایا تھا یہ کاغذ ۲۰ ستمبر ۱۸۵۷ء کو بوقت فتح قلعہ انگریزوں کے ہاتھ لگا اور مسٹر امری شوبگر نے عجائب خانے کو تحفہ دیا۔ یہ تصدیق نامہ مطلا و مذہب ہے جس پر دو بڑی شاہی مہریں اور چودہ مہریں اور صاحبوں کی ہیں۔

حضرت محمد اکبر شاہ بادشاہ انار اللہ برہانہ و مرقدہ

ولا تکتموا الشہادۃ ومن یکتمہا فانہ اثم قلبہ واللہ بما تعملون علیم

از انجاکہ بمقتضائے آیہ کریمہ ادای شہادت دلیل سعادت و

مرہونہ ودو قطعہ نشاندہ وتعریش کردہ خود واقعہ قصبہ شاہ آباد مذکور کہ تفصیل اراضی وحدود ذات آن در قبالہ جاتش مشروحاً مندرج ومرقوم است بطریق اشترا ورہن وتعمیر خود ساختہ تحت دتصرف خود میدارم والی یومنا بلا اشتباہ سابق الذکر در قبض وتصرف مالکانہ منفرد بلا شرکت وسہامت غیرے مقرر اند در نیولا بحین حیات وصحت ذات وثبات عقل و لقاء جمیع تصرفات شرعیہ خود کہ جائز ونافذ است آن ہمہ عمارات وباغات مشتریہ ونشاندہ خود وازرہن باغات مرہونہ مسطورہ با جمیع حقوق ومرافق داخلی وخارجی من القلیل والکثیر ہذا فیہا وفیہا والخارجیہ عنہا و ماتعلق بہا وفیہا من الا بار والاشجار مثمرہ وغیرہ مثمرہ عقلاً وارادتاً برضا ورغبت خود بلا اکراہ واجبار غیرے بہ بی بی صاحبہ مسماۃ **خوشحال بائی** منکوحہ خود لوجہ دین مہر ہبہ وتملیک صحیح شرعی کردہ دادم تملیکاً صحیحاً شرعیاً جائزاً نافذاً مجوزاً منفرغاً صالباً عن الشروط الفاسدۃ وعاریاً عن المعانی المطلبہ وحق الفرعین الفاحش وعنہما یمنع جواز التملیک وموہوبہ معہ وثیقہ ہبہ نامہ ہذا تسلیم وتفویض ساختہ مملک لہ را قابض ودخیل گردانیدہ دادم ونیز موہوبہ لہ در مجلس عقد ہذا قبول تملیک نمودہ قابض ومتصرف گشت قبضاً ومتصرفاً صحیحاً شرعیاً پس نیست ونماند مرا حدہو من المعاقدین حق قسم تملیک واسترداد ن احیاناً من بعد ازین اگر کسے سہیم یا شریک پیدا شود ودعوے نماید باطل ونامسموع است شرعاً وعدالتاً کان ذلک بمحضر من العدول والثقات بنابران اینچند کلمہ بطریق سند تملیک وہبہ نامہ نوشتہ شد کہ عند الحاجت دلیل قاطع وبرہان ساطع گردد فقط۔

گواہ شد اسد علی

گواہ شد عبد الواحد

(مہر) تیمانی ابن پیر محمد خان

(مہر) تیمانی ابن پیر محمد داؤد

تفصیل قطعات باغ مذکور الصدر

باغ خود نشاندہ			باغ مرہونہ ۵ قطعہ				باغ مشتریہ ۷ قطعہ			
باغ سلیم	گلاب باغ	باغ ممند خان	باغ چکلہ	باغ سرفراز خان	باغ بنگالہ	باغ کرم اللہ پور	باغ ملکاپور	باغ بروا	باغ پنجاہ بیگہ	باغ نکری
یک	یک	یک	یک	یک	یک	یک	یک	یک	یک	ایک

باغ دوندہ قریب باغ اعزاز خان	لعل باغ	باغ محمود خان	باغ محلہ	باغ عباس	باغ چکلہ
			تکیہ سلیمانی		
نصف	ایک				
	یک	یک	یک	یک	نصف

ایشان نیز تقید و خبرگیری این معنی دانستہ از آنہا غلامان آزاد کنانند غلامان برضا و رغبت خود پیش هرکس کہ بطور نوکران نوکری نمایند مختار اند۔ نوزدہم ماہ دے سال حراست سنہ یک ہزار و دو صد و ہشت و چہار مولود محمد [illegible] تحریر یافت

(۱۶۵) نقل نکاح نامہ مرزا شہاب الدین و مداری بیگم

مورخہ شب ۷ شوال ۱۲۲۱ھ ہجری قاضی مرزا خلیل الرحمن جو نہایت مطلا اور مذہب ہے۔ یہ نکاح نامہ ۲۰ ستمبر ۱۸۵۷ء کو قلعہ معلی میں بوقت قبضۂ انگریزی ملا اور مسٹر امری شویگر نے (Mr. Imre Schweiger) عجائب خانہ واقعہ قلعہ کو تحفۃً دیا۔

اطلعت بہذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل النکاح سنۃ سنیۃ للانام و فصلا قاطعاً متمیزاً بین × الحلال و الحرام حصناً حصینا عن التفاحش و الاثام و تمتعاً فی اللیالی و الایام × و الصلوٰۃ و السلام علی من جاء بامر فانکحوا ما طاب لکم من النساء و قال تزوجوا و تناسلوا × و تکاثروا فانی مکاثر بکم الامم یوم العرض و اللقاء و علی آلہ المعصومین و اصحابہ اجمعین × اما بعد این وثیقہ صحیحہ شرعیہ نبویہ بزیور صدق آراستہ مشعر و مبنی است برانیکہ × بتاریخ شب ہفتم شوال المکرم سنہ ۱۲۲۱ہجریہ مقدسہ نبویہ علیہ التحیۃ و الثنا در محفل عقد حاضر آمدہ × حافظ نظام علی بن نور محمد کہ وکیل ثابت الوکالت بالنکاح است از قبل تتق نشین عصمت مسماۃ × مداری بیگم بنت مرزا مونگا بشہادت شاہدین العادلین الحرین البالغین احدہما مرزا حسین بخش ابن مرزا بعہ و ثانیہما مرزا عظیم الدین بن مرزا شجاع الدین وکیل مذکور نفس نفیسہ مسماۃ مذکورہ لعوض کابین مبلغ پنجلکھ روپیہ

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۴۰: ٹیپو سلطان کی وفات کے مادے یہ ہیں ع

نور اسلام و دین ز دنیا رفت ، شمشیر گم شد ع نسل حیدر شہید اکبر شد

۱۲۱۳ھ ، ۱۲۱۳ھ (سنہ ۱۷۹۹ء) ، ۱۲۱۳ھ

باپ بیٹوں کا عالی شان مقبرہ قلعہ سرنگاپٹن ملک میسور میں اب تک بھی بہت اچھی حالت میں ہے سرکار سے اس کی دیکھ ریکھ میں بڑی فیاضی سے صرف کیا جاتا ہے۔ ۱۲

کتمانش موجب شقاوت است × لهذا از حضرت سلاطین والاتبار عالی وقار علما اتقوی وصداقت التیام ومهذب امور اسلام و فقرا ہدایت وصفاشعار کرامت × وضیا وثارو رؤسا رشوکت وحشمت تاب وامرا امارت واہبت نصاب این خاکسار ذرہ بے مقدار المخاطب بہ فراز خان × سوال میکند واستشہاد حق خود میخواہد براہمیعنی کہ حضرت عرش آرامگاہ این سائل را از عمر شیر خوارگی لظل عاطفت وسایہ ملاطفت مثل فرزندان پرورش فرمودہ بنقرر معلم وادیب بہ تعلیم وتادیب × مشرف نمودہ بسن تمیز بتعین خدمت شایستہ وعہدہ بائستہ اعلیٰ خدمت توزخانہ وجیب خاص وبخطاب حبیب الدولہ × محب الملک افضل الامرا محمد فراز خان بہادر شمشیر جنگ در اقران وامثال مفتخر و ممتاز فرمودہ سند فرمان × والاشان مزین وسجیل بمہر تبرک وطغرا مشتمل بمضمون مرقوم الصدر مصدرہ ہشتم رمضان المبارک سنہ سی ویکم جلوس معلی بنام خاکسار صادر وعطا فرمودند چنانچہ سائل فرمان کرامت ترجمان را تبرکاً وسنداً بدست × میدارد و نیز تا زمان رحلت فرمودن حضرت عرش سلطانی وحاضر باشی دربار خاقانی مظفر وسرفراز ماند حضرتی را از حضرات ممدوحین برصحت ایجال × وصدق ہذا المقال اطلاعی وآگاہی باشد حسبتہ للہ مہر گواہی خود بربن قرطاس ثبت فرمایند کہ عنداللہ ماجور وعندالناس مشکور شوند ×

(۱۶۴) نقل فرمان ٹیپو سلطان

در شہر گنجام برادران وخویشان مردم نوکر پیشہ وغیرہ کہ بیروزگارہ ہستند آنہا را گرفتہ در پیادہ ہای علاقہ ایشان نوشتہ نوملازم کنانند وغلامان را در سرکار خداداد یک قلم آزاد فرمودہ شدہ است

نوٹ:- ٹیپو سلطان نے علاوہ اور بہت سی ایجادوں کے یہ بھی ایجاد کی تھی کہ سنہ ہجری کے بجائے سنہ ولادت نبوی لکھتا تھا دستخط اکثر بی مالک اس طرح ٹیپو سلطان کر کے لکھتا تھا اور بعض وقت ٹیپو سلطان بھی اس طرح ٹیپو سلطان لکھتا تھا اس نے عجیب جدت پسند طبیعت پائی تھی حسابی ہندسوں کے لکھنے کا طرز بھی بدل دیا تھا۔ ہم سب بائیں طرف سے ہندسے شروع کرتے ہیں اور دائیں ختم لیکن ٹیپو سلطان نے اس پرانے طرز ہندسہ نگاری کو بدل دیا۔ صفر اس طرح لکھتا تھا ○ سنہ ۱۲۱۰ھ کو یوں لکھتا تھا سنہ ۱۲۱ ٹیپو کے والد نواب حیدر علی خان کے انتقال کا مادۂ تاریخ "حیدر علیخان بہادر" (۱۱۹۵ھ) ہے۔

مکتوب جوابی سلطان محمد عادل شاہ

(۱۶۷)

بجواب خط شاہجہاں بادشاہ

منت ایزد راست کہ درجہان تکبر و منی ہیچ کس را نگذاشت بلکہ کنندۂ نخوت را با خاک برابر ساخت ؎

مراورا رسد کبریا و منی ‏ ‏ ‏ ‏ کہ ملکش قدیم است و ذاتش غنی

مراسلہ کہ از دبیران خام طبع نگاشتہ ترسیل دادہ بودند ظاہر و باہر گردید و اظہر من الشمس است کہ ہمہ را تاج شاہی و افسر پادشاہی از روز ازل دادہ اند چہ شد کہ مہنہ سلیمان علیہ السلام چند روز باز را سرفراز فرمودہ بودند باز را چہ یارا کہ چنگل زند و اساس قدیم را منہدم ساختہ بدعت نو نہد۔ خرگوش ہرچند بہ خواب رود بوقت کار چنان دود کہ عقب گرفتہ را ہلاک می سازد و عتاب ہرچند در تجسس است فاما از شوم طبعی بہ طمع گوشت خرگوش در مطرح قیدمی افتد این سخن را از بطون راہ بہ ظہور نہ و ہند بلکہ در خیال ہم نگذارند۔ آنچہ پیشکش دادہ ام خواہم و او الصلح خیر واقع است ؎

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ ‏ ‏ ‏ ‏ کہ گردن نہ پیچد از حکم تو ہیچ

نقلِ فرمانِ[1] سلطان غیاث الدین بلبن

(۱۶۸)

اسمہ اعلیٰ و خمدہ اولیٰ

الواثق بتائید الرحمن ضیاء الدنیا والدین ابوالظفر سلطان غیاث الدین	عبارت
یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم	مندرجہ
ابوالظفر غیاث الدین محمد بادشاہ غازی سند احد	طغرا و مہر

[1] یہ فرمان اور اس کے بعد کے فرامین مجھے بہت دیر سے دستیاب ہوئے ہیں اسے ہی غنیمت سمجھتا ہوں کہ مل تو گئے۔ دیر آید درست آید۔ لہٰذا سنین کا سلسلہ اور ترتیب ٹوٹ گئی۔ عبارت اس فرمان کی فارسی اور خط نسخ اسی نہج کا طغرائی جیسا کہ قطب مینار کا ہی فرمان کی پانچ سطریں ہیں۔ خط طغرا میں بادشاہ کا نام "ضیا الدنیا والدین ابوظفر

سکۂ رائج الوقت کہ ثلث آنان معجل و ثلثان منہ موجل الی بقاء النکاح بزنی و زوجیت دوجہ
دو دمان سلاطین نامدار ٭ مرزا شہاب الدین بن مرزا لکھو دا دو ناکح مذکور نفس نفیسہ
مسماۃ ممدوحہ را بعوض کابین المذکورین ٭ خواست و قبول کرد و در عقد نکاح صحیح شرعی خود
درآورد و بینہما ایجاب و قبول شرعی واقع شد ٭ و عقد نکاح منعقد گشت نکاحاً صحیحاً شرعیاً
جائزاً نافذاً علی سبیل الشہرۃ والاعلان ولا علی طریق الخفیۃ والکتمان قد وقع ذلک فی التاریخ
شہر صدر و سنہ الیہ ہیص

اس نکاح نامے کے حاشیئے پر شاہزادوں کی گواہیاں حسب ذیل ہیں:۔
مرزا شہاب الدین (ناکح) مرزا لکھو صاحب ۔ مرزا ملو صاحب ۔ مرزا محمد ۔ محمود ۔ مرزا سربلند بخت
مرزا خدا داد ۔ مرزا ببو ۔

(۱۶۶) عرضی جوابی راجہ رتن سین راجہ چتور گڈھ بنام سلطان علاء الدین خلجی

بر ضمیر آفتاب نظیر آن خدیو کشور گیر مخفی نخواہد بود کہ شاہان دین دار و خواقین معدلت
شعار حرمات محترمات و مخدرات محصنات فدویان خاص و جان نثاران با اختصاص
را ننگ و ناموس خود تصور فرمایند و ذات قدسی صفات خویش از ظل الحق دانستہ مخلوق
الٰہی را زیر سایۂ حفاظت و امنیت خود نگاہ می دارند نہ باغوائے نفسانی و ترغیب شہوانی
از حد حق پرستی و دائرہ خداشناسی بیرون شتافتہ راہ ناواجب طے نمایند حیف است کہ
مسیحا کار اجل فرماید و خضر طریقۂ گمرہی نماید پاسبان را دزد شدن نشاید و راعی را
گرگ بودن نباید و اگر نیت حق طویت ہمی اقتضائی کند بسم اللہ این گوے و این میدان ؎

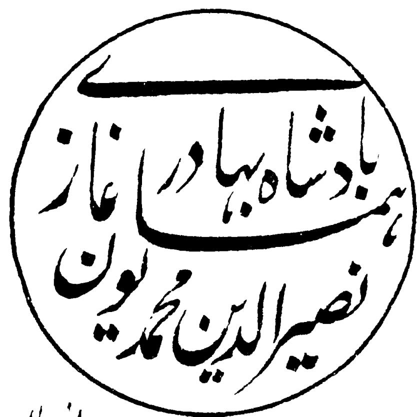
بیا تا نوش کن پیمانۂ چند　　فداے مقاومت پیمانہ چند

لیکن معلوم است کہ در عالم غیرت و ناموس ذرہ با خورشید ہمچشمی می کند و مور با سلیمان مقابل میشود
اینک رخش ہمت و مردانگی ما در صف دست شجاعت و شیردلی برکف ۔

؎ وقت ضرورت چو نماند گریز　　دست بگیرد سر شمشیر تیز ۔

حکم جہانمطاع شرف یکاریافت کہ اراضی مذکورہ از محلقدیم بدستور سابق در قبض و تصرف مشارالیہ
با فرزندان او بحال دارند و درین باب فرمان قلمی سازند فقط

(۱۶۹) نقلِ فرمان ہمایون بادشاہ ۹۴۸ھ ۱۵۴۱ء



بفرمان والاشان شہنشاہ نصیرالدین محمد ہمایون خلد اللہ ملکہ

آزادنامہ بآزادی تجارت قوم بوہیر شیعہ اسمعیلیہ بمملکت ہند نوشتہ شد

دریں ایام پرآشوب شہنشاہ ہند از کج رفتاری فلک سفر دراز اختیار نمود و از گردش لیل و نہار بصعوبت ریگستان بار و از اتفاق افتاد و بہ منازل سفر بیشتر از مردمان ہو فائی ظاہر شد در یک منزل گروہی قوم بوہیر ملاحظہ فرمود کہ از تجارت اطراف ملک فارغ گشتہ بخانہ خود میرفتند و از نزول لشکر قلیل شہریاری آگاہ گشتہ بجای بیوفائی لوازم کمر خدمتگذاری بجان و دل بستہ بہمہ تن بمہمانی نوازی مصروف شدند و خدمت ہر متنفس بواجبی ادا نمود کہ درین سفر مثل آن منزل خوشگوار آسائش و آرام میسر نیامد و چند نفر از مغزز و معتبر برای رہبری و تسہیل سفر بہ تبدیل لباس لوازم خدمات سلطانی ادا نمودہ تا بحد قلمروی ہندوستان ساتھ آمدند و امیدوار عنایات خسروی گشتند بموجب فرمان والاشان این آزادنامہ تجارت مع اظہار خدمات پسندیدہ عطا نمود چون سلاطین نامدار کہ با اورنگِ مملکتِ ہند قرار گیرند بلا تعصب مذہبی دین پناہ از ایذا رسانی مخلوق و بآزادی تجارت حکم فرمایند کہ این گروہ بجز تجارت و خدمات شاہی کاری دیگر نمی دانند روزیکہ افضال خدا شاملِ حالِ ظلِ الٰہی شود بعونہ تعالیٰ نتیجہ بر خدمات شما بہتر از بہتر خواہد شد۔

بتاریخ بست و یکم ربیع الاول سنہ ۹۴۸ ہجری بحالت سفر از قلم بندہ بارگاہ آسمان جاہ بیرم خان مرتب شد

نوٹ:۔ یہ نادر فرمان جناب طیب علی عبدالرسول صاحب شاکر ایڈیٹر "نسیم سحر" جبل پور کا عطیہ ہے۔ اس میں تیرہ سطریں ہیں خط بنہایت عمدہ اور واضح نستعلیق ہے مگر مرور زمانے سے تحریر مدھم پڑ گئی ہے۔ ۱۲

سال جلوس چہارم مورخہ ۷ شعبان ۶۷۱ھ جس کو رو سے ایک قطعۂ اراضی موازی چار زنجیر جو
۲۸ فروری ۱۲۷۳ء
خواجہ حیدر کا مقبوضہ تھا شاہی قلعہ دہلی کی فصیل کے اندر آجانے سے خواجہ حیدر اور اُن کی اولاد کو معاوضہ میں زمین عطا کی گئی۔

بعرض اشرف اعلیٰ رسید چون کہ سیادت و نقابت پناہ نجابت و صفوت دستگاہ خواجہ حیدر موازی چہار جریب زمین سکنی در بلدہ مفاخرہ دارالخلافت دہلی در قبض و تصرف مالکانہ خود دارد و با اولاد صلبی خویش درانجا آبادست در نیولا اراضی مذکورہ درون احاطۂ قلعۂ ظفر اثر محوط گشتہ لہٰذا حکم جہان مطاع آفتاب شعاع شرف نفاذ یافت کہ اراضی مسطورہ از محل قدیم بدستور سابق در قبض و تصرف مشارالیہ مقرر و مسلم باشد تا کہ موصی الیہ با فرزندان موطن مستقل دانستہ پشت بپشت و بطناً بعد بطن بمحل آباد باشد و احدی بعلت انتقال محال و تجمیع تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرساند و ہر قومی را کہ او آباد سازد ارباب امور سلطنۃ در کارپردازان یا محصلان ہند از عہدۂ آنہا معاف دارند لازمست کہ متصدیان حال و استقبال در استمرار این حکم عالی تخلف و انحراف نورزند تحریر فی السابع شعبان سنہ الرابع جلوس مطابق سنہ احد و سبعون و ستمائۃ ہجری۔

ثبت شد بدیوان عدالت — ثبت شد بدیوان اعلیٰ — ثبت شد بدیوان وزارت — ثبت شد بدیوان صدارت

پشت فرمان:۔ مقرر آنکہ شرح ضمن بموجب التماس سیادت و نقابت پناہ حقائق و معارف آگاہ خواجہ حیدر موازی چہار جریب زمین سکنی در قبض و تصرف مالکانہ این دعاگوی است در نیولا در احاطۂ قلعۂ ظفر محوط گشتہ

بقیہ حاشیہ صفحہ (۲۴۳) غیاث الدین سلطان" ہے اور مہر میں "ابوالمظفر غیاث الدین محمد بادشاہ غازی" ہے حاشیہ پر چار بڑے محکمہ جات سلطنت **دیوان عدالت - دیوان اعلیٰ - دیوان وزارت - دیوان صدارت** - کی تصدیقی شرحیں نقول دفتر میں پہنچنے کی ہیں۔ پشت فرمان پر خلاصہ مضمون درخواست اور حکم صادر شدہ کا ہے جس پر صاد صحیح کا حرف اول کا ہے والقلم عہدہ دارنہ تنقیح کنندہ ہے اور جتنی شرحیں حاشیہ پر ہیں سب پر صاد ہے۔ اگر یہ فرمان اصلی ہے جیسا کہ اس کے خط اور سواہیر سے معلوم ہوتا ہے تو واقعی بلحاظ قدامت کے ایک نادر و نایاب چیز ہے۔ یہ فرمان چودھری بہادر علی صاحب ساکن پلول کے پاس ہے۔ اس کی اصلیت میں اگر کچھ شک ہے تو یہ ہے کہ سلطان بلبن ۶۶۴ھ میں تخت نشین ہوا نہ کہ ۶۶۷ھ یا ۶۶۸ھ میں (دیکھو لون اگزبشن آف انڈین کوئینز، ص ۱۲۶) ۔ ۱۲ سلہ میری رائے میں یہ پڑھنے کی غلطی ہے سیاق عبارت

(۱۷۱) نقلِ فرمان نورالدین جہانگیر بادشاہ ۱۰۱۹ھ / ۱۶۱۰ء

فرمان ابوالمظفر نور الدین محمد جهانگیر پادشاه غازی

درین وقت فرمان واجب الاطاعة والاذعان از مسکن عنایت والاحسان
شرف صدور و عز ورود یافت که بوضوح پیوست
که چون فضیلت مآب نزاهت ایاب شریعت شعاری طریقت دثاری حقیقت آگاهی شیخ داود گجراتی مع اصحاب خود
از مردم فضلاء و بلغاء که بجمیع علوم آراسته و بهمه ابواب پیراسته شد چنانچه دانشمند زاهد و عابد متقی پرهیزگار اند مناسب و لائق
آنکه کروریان جاگیرداران متصدیان مهمات حال و استقبال صوبه گجرات احمد آباد امیدوار بعنایت خسروانه و نوازش
پادشاهانه بوده بدانند که فضیلت مآب مشار الیه و توابعان متعلقان او را بهیچ وجه من الوجوه مزاحمت نرسانند بمراسم
اعزاز و احترام بلا کلام نموده قواعد تعظیم بتقدیم رسانند سند سادات عظام و قضات اسلام و مشائخ کرام و علماء انام
و ساکنان و متوطنان و جمهور سکنه و عموم متوطنه سرکار احمد آباد صوبه گجرات حسب الحکم جهان مطاع آفتاب
شعاع عمل نموده از سخن صواب که هر آینه موافق شریعت غرا خواهد بیرون نروند و بهیچ مذهب پرسش و
منشوش احوال او نکنند و گذارند که بحال بوجه بدعاگوئی دوام دولت قاهره اشتغال نمایند و هر که
ازین امر اقدام عدول کند بغضب پادشاهی که نمونه قهر الهی است گرفتار خواهد شد درین باب قدغن لازم دانسته
تخلف نورزند   تحریر فی التاریخ ۱۹ شهر جمادی الاول سنه ۱۰۱۹ هجری
برساله فضیلت مآب فصاحت آب اقبال آثار مولانا علی احمد جوکی ... السلطانی مهتابخان نوبت واقعه نویسی خواجه ابوالتقی محمد

نوٹ :- یہ فرمان جناب طیب علی عبد الرسول صاحب ٹھاکر ایڈیٹر "نسیم سحری" جبل پور کا عطیہ ہے۔ اس میں (۱۳) سطریں ہیں خط معمولی صاف نستعلیق ہے۔ ۱۲

(۱۷۰) نقلِ فرمان عالی شہنشاہ جلال الدین اکبر بادشاہ ۹۶۳ھ ۱۵۵۶ء

الله اکبر کہ درین وقت فرمان عالیشان ورود یافت کہ چونکہ صلاح اندیش عبادت اندوز داؤد بن قطب شیخ جماعت بوہرہان راحسب التماس او از روے کمال عاطفت والتفات بدرگاہ خلائق پناہ طلب فرمودہ ایم حکام بلاد گجرات سیما احمد آباد و سید پور و عہدہ داران آن حدود مانع و مزاحم اونشوند و بگزارند کہ خاطر خواہ خود متوجہ آستان بوسی گردد و بہیچ وجہ من الوجوہ تخصیص از رہ گزر مذہب و ملت از ممر زکات و سائر تکالیف خلاف حکم و بربست تعرض بحال او و اتباع او نرسانند و خانہائے آنہا را کہ مہر کردہ اند کشادہ تبصرف آنہا را گزارند و جمیکہ بہ کسب و کار و سواد او معاملہ مشغول باشند مانع نیایند و مراعات حال آنہا را لازم دانستہ اصلا طمع و توقع نہ کنند و اگر از اموال آنہا چیزے گرفتہ باشند باز گردانیدہ بدہند کہ بعد مدت از تشخیص معاملات آنہا ہر چہ حکم اشرف شود عمل کردہ خواہد شد می باید کہ کروریان و جاگیرداران و سائر متصدیان مہمات گجرات مشار الیہ را امداد و اعانت نمودہ از رہ بالسلامت بگزارند و اگر بدرقہ خواہد امداد نمودہ نوعے کنند کہ از محال مخوف بمامن امن و استقامت بہ آسودگی برسند و مراعات جانب او از لوازم دانستہ درین باب اہتمام تمام لازم شناسند۔

تحریر یکم ماہ دی الٰہی ۱۰۰۷ھ

بدار السلطنت لاہور

نوٹ :- یہ فرمان جناب طیب علی عبدالرسول صاحب شاکر ایڈیٹر "نسیم سحر" جبل پور کا عطیہ ہے۔ ۱۲



و ضابطانہ و داروغگانہ و بیگار و شکار و دہ نیمی و مقدمی و صدودئی و قانونگوئی و ضبط ہر سالہ بعد تشخیص چک و تکرار زراعت و کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند و درین باب ہر سالہ فرمان و پروانچہ مجدد نطلبند و اگر در محلّے دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند بتاریخ نہم ذیحجہ سنہ سہ از جلوس والا نوشتہ شد۔

پشتِ فرمان

شرح یادداشت واقعہ تاریخ روز جمعہ چہارم شہر ذی قعدہ سنہ ۳ جلوس میمنت مانوس موافق ۱۰۷۰ھ ہجری ......

ماہ الٰہی برسالہ سیادت و نقابت و نجابت و صفوت دستگاہ مورد مراحم پادشاہی مطرح عنایات شاہنشاہی صدر جلیل القدر مبرک شیخ و نوبت واقعہ نویسی کمترین بندگان درگاہ خلایق پناہ محمد کاظم قلمی می گردد کہ ......

مسماۃ عائشہ و غیرھا مستحقہ و صالحہ اند و از ہیچ ممر وجہ معیشت مقرر ندارند حکم جہانمطاع آفتاب شعاع واجب الاتباع شرف نفاذ یافت کہ موازی یکصد بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع ......

...... مدد معاش انہا مرحمت فرمودیم و اگر در محلّے دیگر چیزے داشتہ باشند آنرا اعتبار نکنند بموجب پروانگی مہر عصمت پناہ عفت دستگاہ ماہ بانو تصدیق قلمی شد واقع تاریخ ۲ شوال سنہ ۳ جلوس والا بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد۔

شرح بخط سیادت و نقابت پناہ صفوت و نجابت دستگاہ صدر جلیل القدر مبرک شیخ آنکہ داخل واقعہ نمایند شرح بخط وزارت پناہ کفایت دستگاہ راجہ رگھنا تھ آنکہ

(حاشیہ:)

بتاریخ ۱۶ صفر سنہ ۳ جلوس والا نقل بدفتر توجیہ معروض بمہر مہر فرموز

بتاریخ ۱۴ شہر صفر سنہ ۳ جلوس والا موافق ۱۰۷۱ھ ہجری نقل بدفتر الدار سید معروض فرموز

بواقعہ مقابلہ رسید و داخل لہ او ... واقعہ بموجب حکم بتاریخ ۱۹ شہر ذیقعدہ سنہ ۳ بتاریخ ۱۵ شہر ذی الحجہ سنہ ۳ بوقت دور داخل کرده شد

لہ سیاق عبارت سے ... کہ لفظ متروک سیاہہ ہوگا یا آوارجہ ۔۲

لہ بوقت دور کوئی چیز نہیں بوقت روز ہوگا ۔۱۲

(۱۷۲) نقلِ فرمانِ اورنگ زیب

مورخہ ۹ ذی الحجہ سنہ جلوس سوم (سنہ ۱۰۷۱ھ / ۱۶۶۰ء) جس کی روسے سو بیگہ آراضی پرگنہ سَروَلی سرکار سنبھل میں مسماۃ عائشہ کو عطا ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخط طغرا

فرمان ابوالظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بہادر عالمگیر بادشاہ غازی	مہر شاہی

یا فتاح

یا رافع

یا واسع

یا نافع

مہر کی عبارت یہ ہے:-

ابو الظفر محی الدین محمد اورنگ زیب بہادر عالمگیر بادشاہ غازی سنہ ۱۰۶۹
ابن شاہ جہان بادشاہ ابن جہانگیر بادشاہ ابن اکبر بادشاہ ابن ہمایون بادشاہ
ابن بابر بادشاہ ابن عمر شیخ میرزا ابن سلطان ابوسعید ابن سلطان محمد میرزا
ابن میران شاہ ابن صاحب قران ثانی

درینوقت فرمان عالیشان سعادت نشان شرف صدور یافت کہ موازی یکصد بیگہ زمین افتادہ لایق زراعت خارج جمع از پرگنہ سرولی سرکار سنبھل از ابتدائے فصل خریف سحقان ئیل در وجہ مدد معاش مسماۃ عائشہ و غیرھا حسب الضمن مقرر و مسلّم باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل سال بسال صرف معیشت خود ہا نمودہ بدعای بقار دولت ابد مدت اشتغال مینمودہ باشند می باید کہ حکام و عمال و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال در استمرار و استقرار الحکم اقدس اعلی کوشیدہ اراضی مذکور را پیمودہ و چک بستہ تصرف آنہا باز گذاشتہ اصلاً و مطلقاً تغیر و تبدل بدانراہ ندہند و بعلت مالوجہات و اخراجات مثل قتلغہ و پیشکش و جریبانہ و محصلانہ و مہرانہ

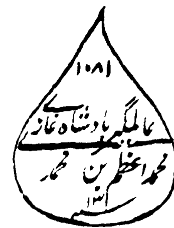
لہ فرمان کا خط نستعلیق اور واضح ہے۔ دس سطریں ہیں۔ کاغذ بہت فرسودہ ہوگیا ہے۔ یہ فرمان نواب داؤد علی خاں صاحب رئیس سنبھل نے درباری نمایش سنہ ۱۹۱۱ء میں مستعار دیا تھا۔ ۱۲

(۱۷۳) نقلِ فرمانِ[۱] اورنگ زیب

مورخہ یکم صفر سنہ جلوس (۱۴) ۱۰۸۲ھ/۱۶۷۱ء جس کی رو سے اسی بیگہ اراضی وقوعہ موضع .... صوبہ دہلی میں محمد زمان کو مرحمت ہوئی

بخط طغرا

بفرمان ابوالمظفر محی الدین محمد اورنگ زیب عالمگیر بہادر بادشاہ غازی



بخط طغرا

نشان عالی متعالی بادشاہزادہ محمد اعظم

عالی متعالی

عز ورود یافت کہ موازی ہشتاد بیگہ زمین افتادہ خارج جمع لایق زراعت .... من مضافات صوبۂ دارالخلافہ شاہجہان آباد از ابتدائے فصل خریف تیکوری ئیل در وجہ مدد معاش محمد زمان .... باشد کہ حاصلات آنرا فصل بفصل و سال بسال صرف معیشت خود نمودہ بدعاے دولت ابد قرین اشتغال نمودہ باشد می باید کہ حکام (وعمال) کروریان حال واستقبال این امر والارا مستقر وستمر دانستہ اراضی مذکورہ پیمودہ وچک بستہ بتصرف او ...... (واگذارند) واصلاً ومطلقاً تغیر وتبدیل بدان راہ ندہند وبعلت مالوجہات واخراجات مثل قتلغہ وپیشکش وجریبانہ وضابطانہ ومحصلانہ ودہ انہ وداروغگانہ وبیگار وشکار دہ نیمی ومقدمی وصدوئی وقانونگوئی وضبط ہر سالہ بعد از تشخیص چک وتکرار زراعت وکل تکالیف دیوانی ومطالبات سلطانی مزاحمت نرسانند واگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نکنند ودرین باب ہر سال سند مجدد نطلبند تاریخ غرہ ماہ صفر ختم بالخیر والظفر سنہ چہار دہم جلوس [illegible] الاخر تحریر یافت۔

[۱] اس فرمان کا خط نستعلیق ہے اوپر کی دو سطریں پھٹ گئی ہیں اب صرف آٹھ [illegible] باقی ہیں۔ ۱۲

داخل واقعه نمایند۔

شرح بخط واقعه نویس آنکه مطابق واقعه است۔ شرح بخط وزارت پناه کتابت دستگاه شایسته اضاف مراحم و تفقدات راجه رگهناته آنکه بعرض مکرر رسانند۔

شرح بخط عزت آثار محمد تقی خان آنکه روز شنبه پانزدهم ۱۵ شهر ذیقعده سنه ۳ جلوس مبارک ۱۰۷۰ هجری مقدسه...........

بخط وزارت پناه کفایت دستگاه شایسته اصناف مراحم و تفقدات سزاوار صنوف عواطف و تلطفات راجه رگهناته آنکه از ابتدای خریف سحقان ئیل فرمان عالیشان قلمی نماید۔ صح

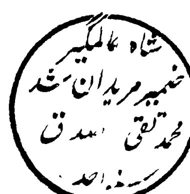
شرح بخط سیادت و نقابت پناه نجابت و صفوت دستگاه صدر الصدور میرک شیخ آنکه بگذارند صح

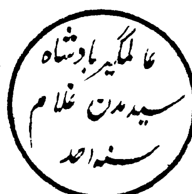
مورخه بیست فرور .... و نیستی بیست

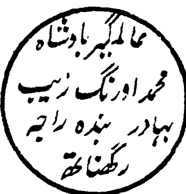
بموجب یادداشت واقعه فرمان عالیشان صحیح نوشته شد

مسماة	مشار الیه
حفیظه	ـــ سگه
ـــ سگه	
مسماة	مسماة
جلنے	زنیب
ـــ سگه	ـــ سگه









بتاریخ ۲۵ محرم سنه ۳ جلوس ثبت شد

فی التاریخ ۳ صفر سنه ۳ مطلع شد

فی التاریخ ۱۲ شهر محرم سنه ۳ جلوس قلمی شد

فی التاریخ ۷ صفر سنه ۳ جلوس ثبت شد

برساله سیادت و نقابت پناه نجابت و صفوت دستگاه مورد مراحم بادشاهی مطرح عنایات شاهنشاهی صدر جلیل القدر میرک شیخ و نوبت واقعه نویسی محمد کاظم۔

(۱۷۴) نقلِ فرمان مہری محمد شاہ بادشاہ

متضمن عطائے خدمت قلعہ داری ارکی بندری مبارک سورت اور خطاب بیگلر خان ۱۴ ار جمادی الاولیٰ سنہ ۳۰ جلوس م ۱۱۶۱ھ / ۱۷۴۸ء

لایق العنایت وقار خان بنوازش بادشاہی امیدوار بوده بداند که درین زمان × میمنت اقتران فضل وکرم خسروانہ ازراه بنده پروری اورا بمرحمت خدمت × حراست قلعۂ ارک بندر مبارک سورت وعطاے خطاب بیگلر خان از انتقال بگلر خان حارس متوفی سرمایہ مفاخرت ومباہات بخشید × باید شکر وسپاس عنایات مقدس ومعلی بجا آورده در محافظت قلعہ وتوزوک واحتشام وموجود داشتن ذخیره مطابق ضابطہ مستمره × جد وجہد فراوان بکمال ہوشیاری وخبرداری بتقدیم رساند درین امور از حضور ساطع النور تاکید موفور داند چہاردہم جمادی الاولیٰ سال سیم از جلوس والا نوشتہ شد

(۱۷۵) نقلِ فرمان محمد شاہی بنام قاضی محمد رضا اللہ

تعمید پیر خان صدر الصدور فدوی راسخ الاعتقاد محمد شاہ بادشاہ غازی

گماشتہای جاگیرداران وکروریان وجمہور سکنہ پرگنہ کنورسکار وصوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد اعلام آنکہ۔ حسب الحکم جہان مطاع آفتاب شعاع گردون ارتفاع منصب قضای وخطابت پرگنہ مسطور معہ سواد وقصبہ و قریات متعلقہ آن از تغیر محمد تقی محمد رضا اللہ ولد ناصر الزمان خان مقرر ومفوض گشتہ کہ کما ینبغی بلوازم مناصب مزبور قیام نموده شد ودر فصل قضایا وخصومت واجراء حدود وتعزیرات واقامت جمعہ وجماعات وترغیب مردم بطاعات والنکاح من لا ولی لہ وقسمت ترکات وحفظ اموال غیب وایتام وتعیین اوصیاء ونصب قوام مساعی موفوره

ـہ اصل فرمان میں اسی طرح ہے۔ در اصل یہ ضابطہ ہے۔ ۱۲

پشتِ فرمان۔ .... دستگاہ مخدوم

.... ل بہ صوبہ دارالخلافہ ....

.... کہ رقبہ الٰہی پانصد بیگہ است ....

... امر جلیل القدر منیع الشان عرضداشت کہ موازی ہشتاد بیگہ زمین افتادہ خارج جمع ... او مرحمت فرمودیم و اگر در محلے دیگر چیزے داشتہ باشد آنرا اعتبار نہ کنند واقعہ بتاریخ دوم شہر ذی حجہ سنہ ۱۲ جلوس والا موجب تصدیق... قلمی شد شرح بخط فضیلت پناہ صدارت دستگاہ شیخ مخدوم آنکہ داخل واقعہ نمایند شرح بخط واقعہ نویس مطابق واقعہ است شرح بخط وزارت پناہ فضایل و کمالات دستگاہ مورد مراحم بیکران مدار المہامی وارث محمد خان آنکہ بعرض مکرر رسانید شرح بخط رفعت پناہ محمد حسین آنکہ بتاریخ چہار دہم محرم الحرام سنہ ۱۲ جلوس ہمایون مکرر بعرض عالی متعالی رسید شرح بخط مدار المہامی آنکہ از ابتدا ارفصل خریف تیکوریئل نشان واجب الاذعان قلمی نمایند۔

بتاریخ ۹ شہر ... ۱۲ جلوس

نقل بدفتر صاحب توجیہ رسید بوجہ سنگاہ

ا عــــ سالیانہ بموجب اسناد احکام و

موضع در لبیت

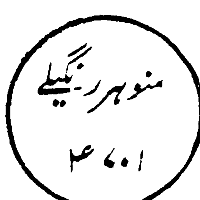
موا درنیولا مرحمت شد لـــ بیگہ زمین افتادہ

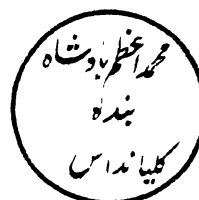
بتاریخ ۱۰ شہر ... سنہ ۱۲

نقل بدفتر رسید









فی التاریخ سنہ ۱۲ جلوس والا مطلع شد ۱۲ صفر

فی التاریخ سنہ ۱۲ جلوس ۱۰ شہر صفر مطلع شد

فی التاریخ ۲۶ صفر سنہ ۱۲ ... شد

برسالہ فضیلت و صدارت پناہ شیخ مخدوم و نوبت واقعہ رام رائے۔

مجاہدان باعزم افتخار دلیران معرکۂ رزم زبدہ فدویانِ ہواخواہ عمدہ نو آئینان بارگاہ خانہ زاد لایق العنایت والاحسان بخشی الملک مظہر علیخان بہادر در نوبت واقعہ نگاری کمترین بندہ ہائے عقیدت آہنگ رتن سنگھ قلمی میگردد حکم صادر شد کہ غلام جیلانی ولد لقمان خان بمنصب ہزاری ذات یک ہزار سوار و خطاب غلام جیلانی خان بہادر سرافراز باشد۔

واقعہ ۳ شعبان سنہ ۶ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد ط

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۵۴:- بہ فرح بخش مصنفہ شیو پرشاد میں جا بجا ملتے ہیں) مولوی صاحب موصوف کی فوج برائے چندے بمقام دارا نگر قریب قصبہ سنبھل گنگا کے گھاٹ پر متعین تھی اور وہیں قرب میں انگریزی و آصفی افواج متحدہ کا بھی بوجہ سرحد کے کیمپ تھا اتفاقاً افواج ریاست رام پور میں (جو کہ مولوی صاحب موصوف کی کمان میں تھی) اور افواج متحدہ آصفی و انگریزی میں نزاع ہو گیا اور نوبت جنگ و جدال تک پہونچی مگر افواج ریاست کو غلبہ ہوا اور افواج متحدہ کو سخت ہزیمت اور نقصان اٹھانا پڑا یہ واقعہ ۱۱۹۵ھ کا ہے (مولوی قدرت اللہ شوق نے جامِ جہاں نما میں اور تواریخ رامپور میں بھی ذکر کیا ہے) مولوی صاحب موصوف نے رامپور میں ایک احاطہ بنا کر اس میں چند عمارات بنوائیں جن میں سے ایک مسجد تعمیر شدہ ۱۱۹۷ھ ہے جو درست حالت میں ہے اور ان کے دیوانخانے کے کھنڈر اب تک اس احاطے کے اندر باقی ہیں یہ احاطہ مولوی صاحب کا کھیر کہلاتا ہے اور محلہ دو محلہ میں واقعہ ہے اور ان کی اولاد کے تصرف میں ہے اور آباد ہے۔ مولوی صاحب مرحوم کی اولاد ذکور و اناث کا سلسلہ بہت پھیلا اور متفرق مقامات پر ہے۔ ریاست کنجپورہ۔ سرونج (علاقہ ٹونک) بھوپال۔ بریلی۔ مرادآباد جے پور وغیرہ مقامات میں اب تک ان کی نسلیں ہیں اور ان میں ذی وجاہت اصحاب بھی متعدد پائے جاتے ہیں جو گورنمنٹ اور دیسی ریاستوں میں اعلیٰ عہدوں پر مامور ہیں ایک مولوی صاحب موصوف نے

تقدیم رسانیده وخطابت را از قرار واقع بجا آرد باید که برطبق حکم فیض شیم عمل نموده مشارٌ
الیه را قاضی وخطیب آنجا دانسته دست اندازی مومی الیه در امور متعلقه الخدمات مستقل
دانند ودیگرے را سہیم وشریک او ندانند ومحکوک ومتخلف را بہراو شمارند دریںباب
تمرّد غن دانسته حسب المسطور بعمل آرند. بتاریخ ششم شہر ذی الحجہ سنہ ۲ جلوس والا قلمی شد

(۱۷۶) نقلِ فرمانِ[1] عالمگیر ثانی ۱۱۷۲ھ ۱۷۵۸ء

اللہ

والا

بتاریخ روز جمعہ ہفتم شعبان سنہ ۶ جلوس مبارک معلی موافق ۱۱۷۲ ہجری مطابق
برسالہ امارت وایالت منزلت شجاعت وشہامت مرتبت مورد
مراحم بیکران بادشاہے مہبط اعطاف نمایاں خلیفۂ الٰہی استظہار

---

[1] مولوی غلام جیلانی خاں بہادر مرحوم ولد لقمان خاں ولد داؤد خاں قوم افغان بڑکازئی (شاخ یوسف زئی)
باشندہ قصبہ کلپانی علاقہ بنیر سے بزمانہ احمد شاہ یا اُس کے قریب قریب اپنے وطن سے وارد ہند ہوئے ان کے خاندان
میں علم وفضل موروثی تھا اور یہ خود بھی علوم دینیہ سے فارغ التحصیل تھے بعض اسباب سے سلطنت دہلی کی طرف سے دربار
مرشدآباد میں بعہد میر جعفر یا میر قاسم بطور وکیل سلطنت مامور ہوئے بعض خدمات لائقہ کے صلے میں چند فرامین دربارہ
انعام وعنایات سلطنت دہلی کی طرف سے ملے جن میں سے بقیہ دو فرمان ہیں بعد زوال دربار مرشدآباد وانحطاط سلطنت
دہلی انہوں نے اپنا مستقر آنولہ ضلع بریلی کو بنایا جو کہ اُس وقت بہت بڑا شہر اور روہیلوں کا دارالحکومت تھا اور روہیلہ
سرداروں مثل نواب سعد اللہ خاں پسر نواب علی محمد خاں وحافظ الملک حافظ رحمت خاں کی رفاقت اختیار کی اور
مرہٹوں کے مقابلہ میں چند جگہ معرکہ آرائیاں کیں اور پھر روہیلہ وار میں جو کہ نواب شجاع الدولہ نے بمعونت ایسٹ انڈیا
کمپنی روہیلوں سے جنگ کی تھی اور بمقام فتح گنج شرقی واقع ہوئی تھی شریک ہوئے ۱۱۸۸ھ مگر اس جنگ میں بہت سے
اسباب ناموافق کی بنا پر روہیلوں کو شکست فاش ہوئی اور سب روہیلے آنولہ کو چھوڑ کر رامپور (ریاست) میں
مولوی غلام جیلانی خاں بہادر بھی یہیں آباد ہو گئے نواب فیض اللہ خاں پسر نواب علی محمد خاں والی ریاست ان کی
بہت تکریم ومنزلت فرماتے تھے اور اُن کو مثل دست راست سمجھتے تھے۔ افواج ریاست کے اعلیٰ جرنل بھی تھے (ان کے
تذکرے گلستان رحمت میں جو کہ حافظ الملک حافظ رحمت خاں کے صاحبزادے کی مصنفہ تاریخ ہے اور تاریخ افاغنہ موسوم

موافق سیاہہ حضور والا است

۱۱۷۱ عالمگیر
فدوی بادشاہ غازی
...

سنہ ششم جلوس والا
(یہاں کی عبارت اور دستخط پڑھے نہ گئے)

۱۱۷۰ عالمگیر
بادشاہ غاز
... فدوی

(اوپر کی عبارت بخوبی پڑھی نہ گئی)

سنہ ششم جلوس والا
شعبان المعظم
داخل ... دفتر

[illegible]

[illegible] خان بہادری سرافراز شود

[illegible]

ب نہزاری ذات وخطاب

الـ سوار

تحریر فے التاریخ شہر صدر سند الیہ جلوس مبارک سنہ

[illegible]

مقابلہ نماید

[illegible] پیشتہ درست

[illegible] دفتر درست

بقیہ نوٹ صفحہ ۲۵۵ :- نادر کتب خانہ بھی چھوڑا تھا جو اُن کو کئی پشت سے بتوارث پہونچا تھا مگر اُن کی بعض اولاد نے ناقدری یا بعض مجبوریوں سے ایک کتاب بھی بطور یادگار کے نہ چھوڑی۔ مولوی صاحب اپنے اقران میں شجاعت۔ بسالت۔ عفت۔ راستی وراستبازی میں مشہور تھے۔ ریاست رامپور میں بھی ان کا خاندان اب تک علم وفضل شرافت و وجاہت کے لحاظ سے ممتاز ہے اور معززین ریاست میں سے شمار کیا جاتا ہے۔ مولوی صاحب موصوف کا سالِ رحلت [شلله ۱۲۰۵ھ] اور مدفن اُنہیں کے گھر کے اندر کا قبرستان ہے۔

یہ فرمان اور اس سے اگلا فرمان جناب مولوی رضاء اللہ خاں صاحب نے رامپور سے بھیجے ہیں جن کا سلسلہ صاحب فرامین میں یہ ہے:- رضاء اللہ خاں ولد مولوی ابو الرضا ضیاء اللہ خاں مولوی عطاء اللہ خاں جرنیل خلف مولوی عنایت اللہ خاں بہادر رسالدار خلف مولوی غلام اکبر خاں کمیدان خلف سپہ سالار مولوی غلام حسن خاں بہادر خلف اکبر جناب مولوی غلام جیلانی خاں بہادر سپہ سالار افواج ریاست رامپور سند وخطاب یافتہ دہلی سلطنت ہیں ان دونوں فرمانوں کی بڑی شکر گذاری سے

(۱۷۸) نقل فرمانؔ عالمگیر ثانی

مورخہ ۷ شوال سنہ جلوس ششم (۱۱۷۳ھ/۱۷۵۹ء) مشعر عطائے موضع دھیرکھیڑہ پرگنہ ہاپڑ بہ ورثائے ہرسہائے۔

باسمہٖ سبحانہٗ تعالیٰ شانہٗ

عبارت مندرجہ مہر مدوّر

طغرا

فرمان ابوالعدل عزیز الدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی

(دائرہ) ابو الغالب — یہ نیچے ہیں — ابوالعدل عزیز الدین محمد عالمگیر بادشاہ غازی احد سنہ ۱۱۶۷ھ

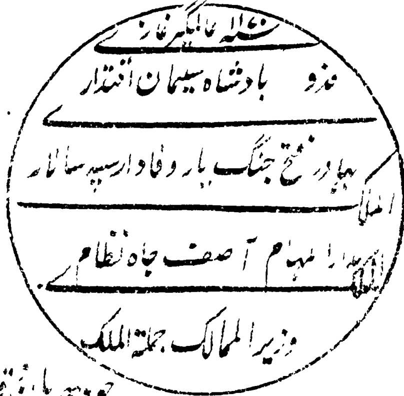
(گرد) ابن جہاندار شاہ ابن شاہ عالم بادشاہ ابن عالمگیر بادشاہ ابن شاہجہان بادشاہ ابن جہانگیر بادشاہ ابن اکبر بادشاہ ابن ہمایون بادشاہ ابن بابر بادشاہ ابن عمر شیخ شاہ ابن سلطان ابوسعید شاہ ابن سلطان محمد شاہ ابن میران شاہ ابن امیر تیمور صاحبقران۔

درینوقت میمنت اقتران فرمان والا شان واجب الاذعان صادر شد که مبلغ یک لک و دو صد و پنجاه دام موضع دھیرکھیڑه در بست مع مزرعه عمله پرگنه ہاپور سرکار وصوبه دارالخلافه شاهجهان آباد که سیصد و پنجاه و پنج روپیه کلدری حاصل آنست از جاگیر ہرسہاے وغیرہ دروجه انعام التمغا و متعلقان مشارالیهما با فرزندان بلاقید اسامی و قسمت بمعافی تو فیر از ابتدای ربیع توشقان ئیل حسب الضمن مقرر باشد باید که فرزندان نامدار کامگار و الانبار و وزرای ذوی الاقتدار و امرای عالیمقدار و حکام کرام و عمال کفایت و متصدیان مهمات دیوانی و متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال ابداً

لہ اس فرمان میں (۹) سطریں ہیں۔ ۱۲

(۱۷۷) نقل فرمان عالمگیر ثانی ۱۱۷۲ھ ۱۷۵۸ء

والا



چودھریان قانونگویان مقدمان رعایا و مزارعان پرگنہ چرگانون وغیرہ مضافات صوبہ بہار بدانند کہ

چون مبلغ چہار لک و نوہ ہزار دام از پرگنات مزبور از تغیر محمد صالح خان بہادر وغیرہ من ابتدائے سدس ربیع توشقان ئیل مطابق ضمن بجاگیر رفعت پناہ غلام جیلانی خان بہادر مقرر گشتہ باید کہ بالواجب و حقوق دیوانی از قرار واقع و راستی موافق ضابطہ و معمول بخان مشار الیہ جواب میگفتہ باشند و از تجی حسابے و صلاح و صواب دید خان موی الیہ بیرون نروند تاریخ ششم ذیحجہ سنہ ۶ جلوس قلمی گشت

تحریر ...

ضمن دام

معمد لضمن غلام جیلانی خان از پرگنہ چرکالون وغیرہ مضافصوبہ بہار از تغیر محمد صالح خان بہادر وغیرہ از ابتدائے سدس ربیع توشقان ئیل مرحمت شد

معاف و ... ست

للعہ لک

لعہ

مذکور ارلعہ محمد صالح خان بہادر حویلی بہار لو محمد عابد

للعہ لک لعہ

دستخط جو پڑھے نہ گئے

(نوٹ:- یہ فرمان خط شفیعہ میں تحریر ہے بعض الفاظ پڑھے نہ گئے مگر بجنسہ نقل کردیئے گئے ہیں۔)

نظام بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار و نوبت واقعہ نگاری
کمترین بندہ ہاے درگاہ خلائق پناہ لعل سنگہ قلمی میگردد حکم صادر
شد کہ یک لک و دو صد پنجاہ دام موضع دھیرچیرہ (؟) در بست
مع مزرعہ علہ پرگنہ ہاپور سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد
از جاگیر ہرسہاے وغیرہ در وجہ انعام و التمغا متعلقان
مشار الیہما با فرزندان بلا قید ساعی و قسمت نسلاً بعد نسلٍ
و بطناً بعد بطنٍ وانچہ از حسن نردہ بہ جمع آن میفزاید مزاحم
نشوند معاف تو پزمرحمت فرمودیم واقعہ ۱۹ ج ذی الثانی
سنہ ... موجب تصدیق یادداشت قلمی شد

شرح دستخط سیادت ونجابت مرتبت امارت و ایالت
منزلت ... مدارج دین و دولت شناسا ... مراتب
ملک و ملت ... شوکت وحشمت طراز ...
ابہت وعظمت ... سلطنت
... جہانستانی ...
... پادشاہی ...
... حقیقت ... فروغ شمع
... خاص ...
...
... عظیم الشان ...
... ضمیر ...
... سلطنت
... مدار المہام
... نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار
... واقعہ ... نگار ...
... واقعہ ...

وموبداً در استقرار و استمرار این حکم مقدس معلی کوشیده موضع مذکور را در بست
معه مزرعه نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ خالداً و مخلداً بتصرف آنها با فرزندان
بازگزارند و از عوادم تغیر و تبدیل مصئون و محروس دانسته بعلت پیشکش
صوبه داری و فوجداری و مال و جهات و اخراجات مثل قلغه و محصلانه
و داروغکانه بیگار و شکار و ده نیمی مقدمی و صدروئی و قانونگوئی مزاحم
و متعرض نشوند و توفیر کل تکالیف دیوانی و مطالبات سلطانی و آنچه از جهت
تردد در جمع آن بیفزاید معاف و مرفوع القلم شمارند درین باب تاکید
اکید دانند عن بلیغ دانسته هر سال سند مجدد نطلبند و از یرلیغ کرامت
تبلیغ و الاتخلف و انحراف نورزند بیست و هفتم شهر شوال المکرم سال
ششم از جلوس والا نوشته شد۔

پشت فرمان۔ شرح یادداشت واقع بتاریخ روز پنجشنبه ۲۳
شهر جمادی الثانی سنه ۵ جلوس مبارک معلی موافق سنه ۱۱۶۲ هجری
مطابق خرد اسفند [illegible] بسیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت
منزلت دانای مدارج دین و دولت شناسای مراتب ملک و ملت
فرازنده لوای شوکت و حشمت طراز مسند بساط ابهت و
عظمت اعتضاد و قدرت [illegible] افزای سلطنت
و کشورکشائی ظفر پیرای ممالک جهانستانی [illegible] آرای
محافل کامرانی دقیقه یاب سرائر پادشاهی رمزشناس
مزاج دانی و آگاهی جوهر مرآت حقیقت و [illegible] فروغ
شمع یکرنگی و صفا [illegible] مجلس خاص اقدس خلوت سرای
صدق و اخلاص [illegible] سیف و قلم [illegible] عالم [illegible]
[illegible] بلندمکان عمده امرای عظیم الشان وزیر صاحب تدبیر
ممالک مدار امیر [illegible] الاختصاص
والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنت پادشاه
سلیمان اقتدار [illegible] ممالک [illegible] الملک [illegible] آصفجاه

بنام متعلقان مشار الیہا	بنام متعلقان بھگوانداس	حاصل سالتمام
[illegible] بگیہ	[illegible] بگیہ	[illegible]

[illegible] بگیہ موضع دھیر کھیرہ در بست معہ مزرعہ

بنام متعلقان مشار الیہ	بنام متعلقان بھگوانداس	حاصل سالتمام
[illegible] بگیہ	[illegible] بگیہ	[illegible]

نقل خط انور آنکہ

سند انعام التمغا بدستخط ۱۱۶۱

شرح عرضی فدوی گذرانیدہ بہ سہامی وغیرہ مزین بدستخط بمہر عبداللہ خان بہادر رسید

[illegible] یک [illegible] دو صد و پنجاہ دام موضع دھیر کھیرہ در بست مع مزرعہ عملہ پرگنہ پالور

سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد بجاگیر مردمان تنخواہ است امیدوارانند

کہ در وجہ انعام التمغا متعلقان فدویان با فرزندان بلا قید اسامی و قسمت نسلاً

بعد نسل و بطناً بعد بطن مرحمت شود [illegible] از حسن تردد وجمع آن بیضا باید مزاحم نشوند معافی توفیر

مرحمت شود بنام دیوان باشد دستخط مزین شونہ کہ سند انعام التمغا کردہ بدہد

۱۱۶۱

بست و نہم ذی قعدہ سنہ ظہر رسید ۱۱۶۱

برسالہ سیادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانای مدارج دین و دولت شناسای

مراتب ملک و ملت فرازندہ لوای شوکت و حشمت طرازندہ بساط ابہت و عظمت اعتضاد

خلافت و فرمانروائی اعتماد سلطنت و کشور کشائی ظفر پیرای معارک جہانستانی عیش

آرای محافل کامرانی دقیقہ یاب سرائر بادشاہی رمز شناس مزاجدانی و آگاہی جوہر مرآت

حقیقت و وفا فروغ طلع یکرنگی و صفا ہمدم دلکشائی غلب خاص محرم خلوت سرای صدق و

اخلاص کار فرمای سیف و قلم مدبر امور عالم قدوۃ خوانین بلند مکان عمدہ امرای عظیم الشان

وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشنضمیر عالیمقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام

و الاتیب ارکان السلطنۃ بادشاہ سلیمان اقتدار وزیر الممالک حجۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام

الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار۔

آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار
آنکہ بعرض مکرر رسانند۔

شرح دستخط مدبر الملک اعزاز الدولہ ذکریا خان بہادر منور
جنگ آنکہ بست و نہم شعبان سنہ ۶ جلوس والا مکرر بعرض
مقدس معلی رسید۔

شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام
الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ فرمان
والاشان قلمی نمایند۔

[illegible] بیگہ پختہ
[illegible] سور وغیرہ
[illegible] بیگہ لایق زراعت

شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام
الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ از تجدید
بربیع توشقان ئیل عرضی دستخطی ۱۹ رجمادی الثانی سنہ ۵
مبارک سیاہہ شوال سنہ ۶

شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک
بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بنظر درآمد۔

منظر را شرح سیاہہ
[illegible] بیگہ موضع وحید کھیڑہ

المصرہ (۹) تنخواہ از پرگنہ ہاپور سرکار و صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد
از جاگیر [illegible] وغیرہ در وجہ انعام التمغا متعلقان
منشار الیہما با فرزندان بلا قید و اسامی و قسمت معافی
توفیر مرحمت شد۔

[illegible] بیگہ موضع وحید کھیڑہ درست معہ مزرعہ

فوجداری و مال وجہات و اخراجات مثل قنلغه و محصلانه و داروغگانه بیگار دشکاره ده نیمی مقدمی

صدہ دہی قانونگوئی مزاحم و متعرض نشوند و انچه از حسن تردد و از جمع آن بیفزاید معاف و

مرفوع القلم شمارند درین باب تاکید اکید و قدغن بلیغ دانسته هر سال سند مجدد نطلبند و از مبلغ

کرامت تبلیغ و الا تخلف و انحراف نورزند تاریخ ۱۱ ذی قعده سنه ۶ جلوس تلمی شد مطص

سند کی پشت پر

مقرر آنکه حسب الضمن بموجب فرمان والاشان مرقومه بیست و هفتم[17] شوال المکرم سال ششم از جلوس والا در وجه معیشت میمنت اقتران فرمان واجب الاذعان صادر شد که مبلغ یک لک دو صد و پنجاه دام سوسنه و سه هزار و بیست معه مزرعه گله پرگنه ... سرکار و صوبه دار الخلافت شاهجهان آباد که سیصد و پنجاه و پنجره بیگه کشت حاصل آنست از جاگیر تهیه

و غیره ... الحال متعلقان مشار الیها با فرزندان یا اقبه ... و قسمت معافی ... از ... جمیع توشقان ... حسب الضمن مقرر باشد باید که فرزندان ... کامگار والاشان

وزرای ذوی الاقتدار و امرای عالی مقدار و حکام کرام و عمال کفایت فرجام و متصدیان مهمات دیوانی و متکفلان معاملات سلطانی و جاگیرداران و کروریان حال و استقبال ابداً و

مؤبداً در استقرار و استمرار آن حکم مقدس معلی کوشیده موضع مذکوره را ... بست نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن خالداً و مخلداً ... باز گذارند و از تغییر و تبدیل مصئون و محروس دانند و مصارف پیشکشی ... و فوجداری مال وجهات

و اخراجات مثل قنلغه و محصلانه و داروغگانه و بیگار دشکار و ده نیمی مقدمی و صدہ دہی قانونگوئی مزاحم و متعرض نشوند و توفیر ... سلطانی و انچه از حسن تردد و جمع

آن بیفزاید معاف و مرفوع القلم شمارند درین باب تاکید اکید و قدغن بلیغ دانسته هر سال سند مجدد نطلبند و از مبلغ کرامت تبلیغ تخلف و انحراف نورزند ... یاد داشت واقعه تاریخ

روز پنجشنبه بیست و سوم شهر جمادی الثانی سنه ۵ جلوس ... موافق سنه ۱۱۲۲ هجری مطابق

... اسفند یار برساله سعادت نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت دانای مدارج دین و دولت

شناسای مراتب ملک و ملت فرازنده لوای شوکت ... طرازنده بساط ابهت و عظمت عضد

خلافت و فرمانروائی اعتماد سلطنت کشورستانی ظفر پیرای معارک جهانستانی عیش آرای

محافل کامرانی دقیقه یاب سرائر بادشاهی رمز شناس مراتب دانائی و آگاهی جوهر مرآت حقیقت

و وفا فروغ رسم یکرنگی و صفا همدم دلکشای مجلس خاص محرم خلوت سرای صدق و اخلاص

سنہ ۱۱۷۱
سلیمان اقتدار عالمگیر غازی
سپہ سالار فدوی بادشاہ بہادر فتح جنگ
یار وفادار مدار المہام آصفجاہ نظام الملک
وزیر الممالک جملۃ الملک

عالمگیر بادشاہ غازی
عبدالحمید خان بہادر فدوی
محمد..... سنہ احد

غازی
عالمگیر بادشاہ
گنگا داس فدوی

بتاریخ ۲۲ ذی قعدہ سنہ ۶ جلوس فی التاریخ ۱۹ ذی قعدہ ثبت شد

م م

ببیست و پنجم شہر ذی قعدہ
سنہ ۶ جلوس والا ثبت شد

(۱۷۹) نقل سند پیشگاہ نظام الملک وزیر عالمگیر ثانی

مورخہ ۱۲ ذی قعدہ سنہ ۱۱۷۳ھ ۱۷۵۹ع سنہ جلوس ششم مشعر عطائے جاگیر موضع دھیرکھیرہ پرگنہ ہاپور بنام ورثائے ہرسہائے۔

مہر وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ یار وفادار سپہ سالار فدوی بادشاہ سلیمان اقتدار عالمگیر غازی سنہ ۱۱۷۱ھ

متصدیان مہمات حال واستقبال پرگنہ ہاپور سرکار وصوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد بدانند کہ چون برطبق فرمانِ والاشان واجب الاذعان مسطور ببیست وہفتم شہر شوال المکرم سنہ ۶ مبارک بمبلغ یک لک دوصد و پنجاہ دام موضع دھیرکھیرہ دربست مع فرعہ عملہ پرگنہ مذکور کہ سیصد و پنجاہ و پنجروپیہ کیفری حاصل آنست از جاگیر ہرسہائے وغیرہ من ابتدائے پنجدہ ربیع نوشقان ئیل مطابق ضمن دروجہ انعام التمغا متعلقان مشارالیہما با فرزندان بلا قید اسامی وقسمت بعی فی لوفیر مقرر گشتہ باید کہ دامہائے مذکور را موضع دربست مع فرعہ بروفق فرمان والاشان من ابتدائے مسطور نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ خالداً مخلداً دروجہ انعام التمغا متعلقان مشارالیہما مقرر دانستہ تبصرف عامل اہل انعام واگذارند و بعلت پیشکش صوبہ داری

اسـ ـــ

اسما للعہ شور وغیرہ

لایق زراعت

شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصف جاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ از پنجدہ ربیع توشقان ئیل عرضی دستخطی ۱۹ فصلی سنہ ...... سال سنہ

شرح دستخط وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آصفجاہ نظام الملک بہادر فتح جنگ سپہ سالار یار وفادار آنکہ بنظر در آمد۔

مقررہ شرح سیاہہ

بیگہ موضع دھیر کھیرہ در لسبت معہ مزرعہ الموتہ تنخواہ از پرگنہ باپور سرکار وصوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد از جاگیر ہرسہائے وغیرہ در وجہ انعام التمغا متعلقان مشار الیہا با فرزندان بلاقید اسامی وقسمت معافی توفیر مرحمت شد۔

بنام متعلقان مشار الیہ | خاص | بنام متعلقان بھگوانداس
ہ بیگہ | دماہ | ہ بیگہ

نقل خط النور آنکہ

سند انعام التمغا بہ ہند

شرح عرضی فروگذرانیدہ ہرسہائے وغیرہ مزین بدستخط بمہر اسا لعہ خان بہادر

رسید کہ یک لک و دو صد پنجاہ دام موضع دھیر کھیرہ در لسبت معہ مزرعہ ملہ پرگنہ باپور سرکار وصوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد بجاگیر فدویان تنخواہ حسب امیدوار آنکہ دام ہائے مذکور در وجہ انعام التمغا متعلقان با فرزندان بلاقید اسامی وقسمت نسلاً بعد نسلٍ وبطناً بعد بطنٍ دانچہ از سن تردد سرجمع آن ہیضا بعد مراحم نشوند معاف توفیر مرحمت شود بنام دیوان باشد دستخط مزین شود کہ سند انعام التمغا گذرانند۔

بنام ... ذی القعدہ سنہ

ہ بیگہ موضع دھیر کھیرہ در لسبت مزرعہ

بنام متعلقان مشار الیہ | بنام متعلقان بھگوانداس با فرزندان
ہ بیگہ ۱ ص | ہ بیگہ

کار فرمای سیف و قلم مدبر امور عالم فرد خوانین بلند مکان عمده وزرای عظیم الشان وزیر صاحب
تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالی مقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والاعتبار
رکن السلطنت پادشاه سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملة الملک مدار المهام آصفجاه نظام الملک
بهادر فتح جنگ سپه سالار یار وفادار رونوشت واقعه نگاری کمترین بندهای
درگاه خلایق پناه لعل سنگه قلمی سنگه و ... صادر شد یک لک و دو صد و پنجاه دام
موضع ... کهیره ... معه مزرعه ... پرگنه ... سرکار ... صوبه دار الخلافه شاهجهان آباد
ازتغا ... بعنوان التمغا متعلقان مشار الیهما با فرزندان
بلا قید ... قسمت نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن و آنچه از حسن ترده برجمع آن
بیفزاید در عهده ... توقیع مرحمت فرموده اند واقعه ۱۹ جمادی الثانی سنه ۵ بموجب تصدیق
یادداشت قلمی شد شرح دستخط سعادت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت وارث
مدارج دین و دولت شناسای مراتب ملک و ملت فرازنده لوای شوکت و حشمت طرازنده
بساط ابهت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمانروای اعتماد سلطنت کشورکشائی ظفر پیرای
مبارک جهانستانی زیب آرای محفل کامرانی دقیقه یاب سرائر بادشاهی رمزشناس مزاجدانی
و آگاهی جوهر مرآت حقیقت و وفا فروغ شمع یکجهتی و صفا همدم دولت سرای مجلس خاص محرم خلوت
سرای صدق و اخلاص کارفرمای سیف و قلم مدبر امور عالم فرد خوانین بلند مکان عمده امرای
عظیم الشان وزیر صاحب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر عالی مقدار لازم الاختصاص والاعزاز
واجب الاحترام والاعتبار رکن السلطنة سلیمان اقتدار وزیر الممالک جملة الملک مدار المهام آصفجاه
نظام الملک بهادر فتح جنگ سپه سالار یار وفادار آنکه داخل واقعه نمایند۔
شرح دستخط واقعه نگار کل آنکه مطابق واقعه کل است شرح دستخط وزیر الممالک جملة الملک مدار المهام
آصفجاه نظام الملک بهادر فتح جنگ سپه سالار یار وفادار آنکه بعرض مکرر رسانند شرح دستخط مدبر الملک
اعزاز الدوله ذکریا خان بهادر منور جنگ آنکه ببست و نهم شعبان سنه ۶
جلوس مکرر بعرض مقدس معلی رسید شرح دستخط وزیر الممالک جملة الملک
مدار المهام آصفجاه نظام الملک بهادر فتح جنگ سپه سالار یار وفادار
آنکه فرمان والاشان قلمی نمایند۔
اسم العبد بیگه رقیه

اکبرآباد مع فوجداریہ حسب الضمن سرمایہ اندوز مباہات ساخت باید کہ شکر و سپاس این عطیہ بقیاس جناب دولتمآب والاجاہ آوردہ در تنسیق و انتظام و معموری آن بلاد و تالیف و استمالت مالگذاران و رعایت خواطر رعایا و قمع مفسدان و انہدام و استیصال مواقع متمردان و اخراج و ازعاج اہل عصیان و تقویت ضعیفان و تائید مظلومان مساعی جمیل و کوشش فراوان بعمل آرد و در تمشیت بندہ ہائے درگاہ سپہر اشتباہ و کافہ رعایا و عامہ برایا و منع منہیات و مسکرات و دفع مفتورات و قطع و فصل عادی و معاملات بر وفق شریعت غرا سعی ستودہ بکار برد تا عموم ساکنین آنجا با دل ایمن و خاطر مطمئن بکسب و پیشہ خود با اشتغال نمودہ شکرانہ درگاہ احدیت و ظل صمدیت بجا آرند و از قوی بر ضعیف حیف و ستم نمی رود لازم کہ مالگذاران و زمینداران آن صوبہ فرزند بجان پیوند مسطور را صاحب صوبہ و حاکم مستقل دانستہ از سلاح وصوابدید او کہ بہر آئینہ موافق حساب و قانون ابد مقرون باشد بیرون نروند درین باب تاکید اکید پنداشتہ حسب الحکم اقدس اعلی بعمل آرند بتاریخ غرہ شہر رمضان المبارک سال پانزدہم از جلوس ابد مانوس معلی بہ تحریر یافت۔

نقلخط انور آنکہ

بر پشت فرمان ۱۱

مرزا جہاندار شاہ بہادر

متمرہ شرح ضمن بموجب سیاہہ خالصہ شریفہ عرض گذرانیدہ وکلائے مرشد زادہ آفاق مزین بصاد بمرقد رسید کہ موکل غلام اند وار فضل و کرم اند کہ خدمت صوبہ داری صوبہ مستقر الخلافہ اکبر آباد مع فوجداریہا سرفراز شود و فرمان والاشان مرحمت گردد واقعہ ۱۸ شوال سنہ ۱۵ مبارک	رسالۂ قدوۃ الاکابر ... والاشان ...

شرح دستخط

نائب وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام آنکہ

موافق صاد خاص عمل آرند

بر ساحت شرافت و نجابت مرتبت امارت و ایالت منزلت فرازندہ لوائے شوکت و حشمت طرازندہ بساط رہبت و عظمت اعتضاد خلافت و فرمانروائے اعتماد سلطنت و کشورکشائی ظفر پیرائے معارک جہانستانی کینہ آرائے محافل کامرانی جوہر مرأت حقیقت و دانا فروغ شمع یکرنگی و صفا ہمدم

(۱۸۰) نقلِ فرمانِ[1] شاہ عالم بادشاہ

مورخہ یکم رمضان المبارک سال جلوس ۱۸ھ مطابق ۱۱۸۰ھ جس کی رو سے مرزا محمد جہاں دار شاہ (شہزادہ جوان بخت) کو خدمت جلیلہ صوبہ داری آگرہ سے سرفراز ہوئی۔

باسمہ سبحانہ و تعالے شانہ (طغرا)

طغرا

ہو الغالب

فرمان ابو المظفر جلال الدین

(دائرہ) ابو المظفر جلال الدین محمد شاہ عالم بادشاہ غازی سنہ ۱۱۷۳ھ محمد شاہ عالم بادشاہ غازی

(مہر کے گرد) ابن عالمگیر بادشاہ - ابن جہاندار شاہ ابن شاہ عالم بادشاہ

ابن عالمگیر بادشاہ - ابن شاہجہان بادشاہ - ابن جہانگیر بادشاہ

ابن اکبر بادشاہ ابن ہمایوں بادشاہ ابن بابر بادشاہ - ابن

عمر شیخ شاہ - ابن سلطان ابو سعید شاہ ابن سلطان محمد شاہ

ابن میران شاہ بن امیر تیمور صاحب قران -

فرزند بجان پیوند سعادتمند برخوردار نامدار کامگار نوپید منصور بختیار والا نسب عالی تبار گلدستہ بہارستان سلطنت بانی مبانی معدلت نخل نور عظمت قرہ باصرہ شوکت غرہ ناصیہ حشمت رافع لوای نصرت ہژبر بیشہ دلاوری و دلیری شہسوار جولانگاہ شہرمردی و شمشیری درۃ التاج خلافت اختر برج سعادت حامی دین متین مروج احکام حضرت سید المرسلین مصباح ابد فروغ جہانبانی مؤسس اساس کوکب فروغ دودمان صاحبقرانی بادشاہزادہ عالم و عالمیان نور حدقہ جہان و جہانیان نور چشم راحت النفس رفیع القدر علیہ مکان المختص بمزید امتنان ملک المنان مہبط انوار ایزد سبحان عالیجاہ میرزا محمد جہاندار شاہ بہادر حفظ اللہ تعالی درین ایام میمنت آغاز مسرت انجام فضل و کرم بادشاہانہ آن فرزند ارجمند را العنایت صوبہ داری صوبۂ مستقر الخلافہ

---

[1] یہ فرمان مرزا احسن اختر اور مرزا سپہر بخت صاحبان شہزادگانِ مغلیہ مقیم بنارس نے ۱۹۱۱ء میں دربار کی نمائش میں مستعار دیا تھا - اس فرمان کی (۹) سطریں ہیں - خط نہایت عمدہ نستعلیق ہے - ۱۲

نہر بر بیشہ دلاوری و دلیری شہسوار عرصہ شیرمردی و شیری درۃ التاج خلافت اختر برج سعادت نامی دین متین مروج احکام سید المرسلین مصباح اید فروغ جہانبانی موسس اساس گورکانی فروغ دودمان صاحبقران بادشاہزادہ عالم و عالمیان نور حدیقہ جہان و جہانبان نور چشم راحت القلوب رفیع القدر بلند مکان المختص بمیامن ملک منان مہبط انوار عنایت ایزد سبحان عالیجاہی صاحب عالم بادشاہزادہ ولیعہد مرزا اکبر شاہ بہادر در نوبت واقعہ نگاری کمترین خانہ زادان درگاہ فلک احترام بخشی رام قلمی میگردد حکم جہانمطاع صادر شد کہ محمد غوث خان بمنصب سہ ہزاری ذات و یکہزار سوار و خطاب غوث الدولہ غوث محمد خان بہادر غالب جنگ سرفراز باشد واقعہ الرشہر جمادی الثانی سنہ ۲۲ بموجب تصدیق یادداشت قلمی شد

سہ ہزاری ذات یکہزار سوار خطاب

تحریراً فی التاریخ شہر صدر سنہ الیہ جلوس مبارک معلی

دلکشا مجلس خاص محرم خلوتسرائے صدق و اخلاص کار فرما سیف و القلم تدبیر آموز امور عالم زبدہ
فدویان خوانین بلند مکان عمدہ امرایان عظیم الشان وزیر صائب تدبیر ممالک مدار امیر روشن ضمیر
عالی مقدار لازم الاختصاص والاعزاز واجب الاحترام والامتیاز رکن السلطنۃ بادشاہ سلیمان
اقتدار وزیر الممالک جملۃ الملک مدار المہام یار وفادار شجاع الدولہ برہان الملک والا وقار
آصفجاہ ابو المنصور خان بہادر صفدر جنگ سپہ سالار۔

(۱۸۱) نقلِ فرمانِ[۱] اکبر شاہ ثانی

یہ فرمان مہری اکبر شاہ ثانی کا ہے جو بزمانۂ ولی عہدی ۱۱ جمادی الثانی
کو شاہ عالم بادشاہ کے سال جلوس (۳۴) ۔ (سنہ ۱۲۰۶ھ / ۱۷۹۲ء) میں شائع ہوا
مشعر سرفرازی منصب سہ ہزار ذات و یکہزار سوار و عطائے خطاب
غالب جنگ بہ غوث محمد خان۔

الٰہی

ھو الرب الرشید

بتاریخ روز پنجشنبہ ۱۵ شہر جمادی الثانی سنہ ۳۴ جلوس مبارک معلی موافق سنہ ۱۲۰۶ ہجری
مطابق ۵ آذر ماہ . . . . برسالہ وکلای نواب قدسی القاب ٭ بلند جناب
عالمیان تاب فرزندجان پیوند سعادتمند برخوردار کامگار منصور نجتیار
والانسب عالی تبار گلدستہ بوستان سلطنت بانی مبانی معدلت ٭ ثمرہ
دوحہ عظمت قرہ باصرہ سعادت غرہ ناصیہ حشمت رافع لوای نصرت

۱؎ یہ فرمان جناب ولی عہد بہادر بھوپال نے درباری نمایش ۱۹۱۱ء میں مستعار دیا تھا۔ طرزِ عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کے اندراج بطور یادداشت عموماً پشت فرمان پر ہوتے ہیں جس سے گمان غالب ہے کہ اصل فرمان تلف ہو گیا۔ یہ فرمان بلحاظ خطاطی کے بے نظیر اور قابل دید ہے۔ گو نہایت نفیس جدول بنی ہوئی ہے آٹھ سطریں سیدھی ہیں۔ گیارہ آڑی۔ پھر پانچ سیدھی ہیں۔ ہم نے کوشش کی ہے جس طرح اصل فرمان لکھا ہوا ہے اسی طرز کی بجنسہ نقل بھی ہو تاکہ ناظرین کو طرز تحریر کا صحیح اندازہ ہو سکے۔ ۱۲

(۱۸۳) خط[۱] من جانب لوئی برکان بنام عطاء اللہ خاں و وزیر خاں ۱۸۰۱ء

۱۲۱۶
بہادر برکان
میجر لوئی

خانصاحبان مہربان عطاء اللہ خان و وزیر خان سلمہ اللہ تعالیٰ

خانصاحبان مہربان سلمہ اللہ تعالیٰ

سابق درباب طلبی آنمہربان بمقام[۲] کست کر
تحریر یافتہ تعجب کہ ہنوز شمول لشکر فیروزی نشدند احوال ہزیمت مقہور
ازپیش بہادران عساکر ظفر طراز و غنیمت آمدن توپخانہ و سامان
کارزار و رخت او بارکشیدن او بہ پناہ قلعہ ہانسی بسمع دوستی رسیدہ باشد
احتیاج از قام دیگر ندارد حالا عزیمت لشکر فیروزی بسمت ہانسی شدہ
مورچال بہ قلعہ قایم نمودہ افواج منصورہ نہضت شہر خواہد نمود اگر
تاآن ہم معتبران آنمہربان معہ نشان زر اقساط حاضر نشوند۔

Major Louis Bourquin کا

---

۱ یہ خط عطیہ ہے جہ صاحب بہادر پٹیالے کا جو صاحب موصوف نے نمایش دربار ۱۹۱۱ء میں رکھوایا تھا۔ خط شکستہ کی لپیٹ کا ہے لفظ کا کہیں نام نہیں۔ خط کی خستگی بدقت تمام پڑھا جاتا ہے ہم نے اس کو من وعن نقل کر دیا ہے۔ ۲ یہ کسی مقام کا نام ہے جو نقطے نہ ہونے کی وجہ سے پڑھا نہیں جاتا۔ ۳ خط میں عطاء اللہ خاں نبیرہ مالیر کوٹلہ اور وزیر خاں ان کے بھتیجے کو مخاطب کیا ہے کہ آپ صاحبوں نے ہمارا ساتھ نہ دیا۔ آپ نے غنیم کی شکست کا حال سن ہی لیا ہوگا کہ اس کی توپیں ہم نے چھین لیں اور وہ آخر کار ہانسی کی طرف بھاگا۔ جنرل صاحب کہتے ہیں کہ اب ہم اس کا تعاقب کر کے وہیں اسے محصور کریں گے۔ اگر آپ صاحبان نے دیر لگائی اور زر اقساط بھی افواج کے ہانسی پہنچنے تک داخل نہ کیا تو آپ کی نسبت حسب مناسب تجویز عمل میں آئے گی الخ۔ مہر میں سنہ ۱۲۱۶ھ ہے جو ۱۸۰۱ء کے مطابق ہوتا ہے۔ یہ خط اغلب ہے کہ جارج طامس جہاز گڑھ میں شکست پانے اور جانب ہانسی فرار ہونے کے بعد اور ان کے تعاقب میں برکان صاحب کے بڑھنے کے پہلے کا معلوم دیتا ہے۔ لفافے پر بھی جنرل برکان کی مہر ہے۔

اس خط پر کوئی تاریخ نہیں ہے۔ نہ سنہ مگر واقعات کے لحاظ سے ۱۸۰۱ء کا معلوم دیتا ہے۔ ۱۲

(۱۸۲) نقل سند شاہ عالم بادشاہ

مورخہ ۲۹ محرم سنہ جلوس ۳۶ (مطابق ۱۲۱۲ھ ۱۷۹۷ء) جس کی رو سے کنجپورہ کے نواب گل شیر خان بہادر کو موضع شیخو پورہ درگاہ حضرت شاہ شرف بو علی قلندر قدس سرہ کے لئے دیا گیا۔

مہر مرہٹی
دولت راؤ
سیندھیا

12th May

حضرت شاہ شرف بو علی قلندر قدس سرہ

عاملان حال و استقبال پرگنہ کرنال مضاف صوبہ دار الخلافہ شاہجہان آباد بدانند

در یبو لاموضع شیخوپورہ علاقہ پرگنہ مذکور سوائے مصارف درگاہ وسوائے املاک باغات

بوجہ جاگیر نواب گل شیر خان بہادر از ابتداء فصل خریف ۱۲۰۶ فصلی مقرر نمودہ شد

باید کہ دست تصرف و اختیار مشار الیہ واگزارند و بوجہے من الوجوہ مزاحم و متعرض نشوند و بنیابت الیہ

واشتہ حسب المسطور بعمل آرند۔

یکموضع سوائے وجوہات مصارف درگاہ
وسوائے املاک باغات

تحریر فی التاریخ بست و نہم محرم سنہ ۳۶ جلوس

نوٹ: مہر کے نیچے مرہٹی عبارت ہے۔ ۱۲

ف یہ سند جناب نواب ابراہیم علی خاں بہادر رئیس کنجپورہ نے نمائش دربار ۱۹۱۱ء میں مستعار دی تھی اس میں (۱۰) سطریں فارسی کی ہیں اور دو سطریں مرہٹی کی۔ اوپر ایک مہر چوگوشی کی برابر مرہٹی کی ہے اور نیچے ایک مہر دوگوشی کی برابر مرہٹی کی ہے اور بطور دستخط بھی مرہٹی میں ختم سند پر لکھا ہے۔
سند کے اوپر کی مہر دولت راؤ سیندھیا کی مہر ہے اور مہر کی داہنی طرف کسی انگریز کی چھوٹی دستخط اور تاریخ ملاحظہ ۱۲ مئی ۱۸۱۷ء درج ہے۔ ۱۲

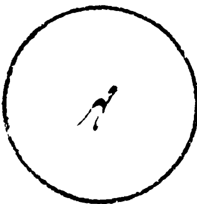
(۱۸۵) سند[ل] لارڈ لیک مورخہ ۱۱ر ذی الحجہ ۱۲۲۰ھ / ۲۳ر مارچ ۱۸۰۶ء

بنام حکام پرگنہ کرنال مشعر عطائے ہفت مواضع جاگیر تاحیات بہ بہادر جنگ خان رئیس کنجپورہ
بجلدوئے حسن خدمات وقت تعاقب ہولکر در ملک پنجاب در ۱۸۰۵ء

مہر میں سنہ ۴۵ اور ۱۲۱۸ھ اور ۱۸۰۳ء ہیں پہلا سنہ جلوس ہے دوسرا ہجری تیسرا عیسوی۔

عبارت مہر کی جو بہت صاف ہے یہ ہے:-

در صمصام الدولہ اشجع الملک خاندوران خان جنرل جرار لیک بہادر سپہ سالار فتح جنگ
یکے از صاحبان کونسل و سرلشکر افواج بادشاہ انگلستان و کمپنی انگریز بہادر متعلقہ
کشور ہندوستان فدوی شاہ عالم بادشاہ غازی۔



Sd/Lake

عاملان حال و استقبال و چودھریان و قانونگویان و مستاجران و مزارعان پرگنہ
کرنال بدانند رحمت خان التماس نمود کہ سابق ازین انچہ ملک در جاگیر بزرگان شاکنند و از موجود منجملہ
آن قبیلے در تصرف باقیماندہ اوقات بعسرت میگذرد و نیز بمد نظر آنکہ در یورش پنجاب کہ خصوصیت

ل اس سند پر ایک بڑی مدور مہر ہے جس کی داہنی جانب لارڈ لیک (Lake) کے دستخط بالکل صاف ہیں خط شکستہ
مگر واضح اور بابقری ہے سطریں (۱۸) ہیں یہ سند نواب ابراہیم علی خان صاحب رئیس کنجپورہ نے نمایش دربار ۱۹۱۱ء میں مستعد دی تھی

لارڈ لیک (وائی کئونٹ لیک آف ڈیہی اینڈ لسواری) ۱۷۴۴ء میں پیدا ہوئے اور گارڈز (فوجی خدمت) میں چودہ سال کی عمر میں شامل ہوئے۔ آپنے جرمنی۔ امریکہ اور فلینڈرز میں فوجی خدمات ادا کیں اور ابتدائی زمانہ ملود آیرلینڈ میں جو ۱۷۹۸ء میں ہوا تھا آپنے فوج کی کمان کی جہاں آپ کا زیادہ ضرورت سخت گیری اور بے قاعدگی پر نکتہ چینی کی گئی۔ آپ ۱۸۰۰ء میں کمانڈران چیف مقرر ہو کر ہندوستان میں آئے اور اس ملک میں مرہٹوں کے مقابلے میں آپ نے متعدد معرکوں اور مرہٹوں کے شمالی ہندوستان میں قلع قمع کرنے میں بڑی ناموری اور شہرت پائی۔ ۱۸۰۳ء میں سیندھیا سے جو جنگ ہوئی وہ زیادہ تر حسب ایمائے لارڈ ولزلی اس غرض سے چھیڑی گئی کہ فرانسیسیوں کے علاقے کو جو جنرل پیرون نے جمنا کے کنارے قائم کیا تھا تباہ کر دیا جائے۔ جنرل پیرون ایک فرانسیسی سپاہی تھا جو مشہور ڈی باین (de Boigne) کی جگہ سیندھیا کی افواج باقاعدہ کمان پر متعین ہوئے اور اپنا مستقر علی گڈھ میں رکھ کر ملک دوآبہ پر بالکل خودمختارانہ طور پر حکومت کرنے لگے۔ مزید براں

(۱۸۴) قولنامہ[۱] جنرل پرون کا فارسی خط راجہ صاحب سنگھ مہندر بہادر والی پٹیالہ کے نام

مورخہ یکم رمضان ۱۲۱۶ھ / ۱۸۰۲ع

ناظم الدولہ سیف الملک ارجلند سیمن سپہ سالار بہادر

بسامع مطالعہ مہاراجہ صاحب مشفق مہربان کرم فرمای حضرت مخلصان مہاراجہ راجگان راجہ صاحب سنگھ مہندر بہادر

مہر	نظام الدولہ ناصر الملک جرنیل پرون بہادر جنگ ......

قولنامہ ———————————— آنکہ

فیما بین این جانب و راجہ راجگان مہاندر صاحب سنگھ بہادر دوستی و احدیت و طریق برادری قرار یافتہ و دوست دشمن و رنج و راحت طرفین واحد گردید ...... کہ بوقت و انسداد عاے راجہ راجگان بہادر فوج کمپو برای دوستی و اسلوبی کارہا فرستادہ خواہد شد. و وقتیکہ در سرکار اینجانب مطلوب باشد فوج خود معہ فوج راجہ بھاگ سنگھ و بھائی لعل سنگھ و سیتعداران شامل شوند. و نیز از طرفین بے راہ بمیان آید و تا عرصہ یک دو ماہ از ہر دو طرف سوال جرح بمیان نہ آید و اگر کسی اہل غرض سخنان نوعدیگر نمودہ خلل درانجا کردن خواہد از طرفین بگوش نہ آرد بنا بران ایجنپا کلمہ بطریق قولنامہ نوشتہ دادہ شد. کہ ثانی الحال سند باشد و[۲] درمیان اند ہرگز تفاوت نخواہد شد تحریر فی التاریخ بست یکم شہر رمضان المبارک سنہ ۱۲۱۶ھ ۴ جلوس[۳] و الا۔

Sd/C.V. Perron

---

[۱] یہ ایک قسم کا معاہدہ اتحادی جنرل پرون اور راجہ صاحب پٹیالہ ہیں۔ جنرل صاحب نے حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کو بطور توثیق معاہدہ درمیان میں دیا ہے اور قولنامہ کے ناصیہ پر حضرت مسیح کا نام احتراماً درج کیا ہے۔ علاوہ القاب کے قولنامے کی (۸) سطریں ہیں چنانچہ ادباً ساتویں سطر میں جو جگہ چھوڑی گئی ہے وہ حضرت مسیح کے نام نامی کے واسطے ہے۔ قولنامے کے نیچے پرون کے دستخط بخط انگریزی ہیں جس نام کے ساتھ سہ حروف سی۔ وی اس طرح لکھے ہیں کہ اُن کو سی۔ اس بھی پڑھ سکتے ہیں یا سی سے مراد Comte یا کرنل یا جنرل بھی ہو سکتی ہے۔ یہ قولنامہ ہز ہائینس مہاراجہ بہادر ریاست پٹیالہ نے ۱۹۱۱ء کی نمائش میں سنوار دیا تھا۔ [۲] یعنی حضرت مسیح ۲ - [۳] قدیم زمانے میں چار کا ہندسہ اسی طرح لکھا جاتا تھا اور چھ کا ۶ اور سات کا ۷ - ۱۲

(۱۸۶) لارڈ[لہ] منٹو گورنر جنرل کا فارسی خط موسومہ رئیس کنجپورہ مورخہ ۱۸ جنوری ۱۸۰۸ء

سلامت

خانصاحب مہربان استظہار دوستان

مکاتبہ مسرت طراز متضمن استدعائے جاگیر ہفت مواضع واقعہ
پرگنہ کرنال بمہر و دستخط اینجانب با دیگر مراتب دولتخواہی و خیراندیشیہا
موسومہ نواب صاحب مشفق بسیار مہربان سر جارج بارلو بارنٹ صاحب بہادر
معرفت رفعت پناہ گنیش داس پنڈت رسیدہ موصول بمطالعہ اینجانب
گردید و دریافت مراتب مندرجہ آن و اظہار زبانی پنڈت مشارالیہ
موجب وفور ابتہاج و انبساط خاطر گشت و این جانب از تمامی
مدارج احوال آن مہربان و مراتب خیر اندیشی و وفاداری کہ آن مہربان
کہ در ہنگام مہم گذشتہ نسبت با بالی سرکار انگریز بہادر بتقدیم رسانیدہ اند
بخوبی آگاہی حاصل دارد و شہامت و جوانمردی اہبت و معالیمنزلت
نظام الدولہ سیف الملک ارجلبد سٹین بہادر صاحب جانشین دربار معلی
آنچہ احوال پیوستہ ارقام مینمایند بخوبی است کہ از روئے آن مراتب
نیکونہادی و حسن رویہ و رفتار آن مہربان زیادہ از سابق منقوش
و مرتسم خاطر می گردد درین صورت استدعائے آن مہربان اینکہ قطعہ سند
جاگیر ہفت موضع واقعہ پرگنہ کرنال مطابق سند عنایتی صاحب عالیجاہ
رفیع جایگاہ صمصام الدولہ اشجع الملک خاندوران خان لارڈ لیک

لہ لارڈ منٹو ۱۸۰۷ء سے ۱۸۱۳ء تک گورنر جنرل رہے۔ نواب صاحب کنجپورہ نے ایک خط سر جی۔ ایچ۔ بارلو کو لکھا تھا کہ لارڈ لیک نے جو سات مواضع جاگیر دیئے ہیں اُن کی سند دیجائے۔ یہ اُس خط کا جواب لارڈ منٹو کی طرف سے ہے کہ اصل سند کی نقل ہمارے دستخط کے لئے ارسال کی جائے۔ اس خط میں کوئی تاریخ نہیں ہے جو تاریخ اوپر لکھی گئی وہ زبانی روایت کی بنا پر ہے۔ یہ اصل خط نواب ابراہیم علی خاں صاحب رئیس کنجپورہ نے درباری نمایش ۱۹۱۱ء میں مستعار دیا تھا۔ یہ تحریر خط شکستہ میں ہے جو بہت مشکل اور دقت سے پڑھا جاتا ہے۔ ہم نے سطر بسطر بجنسہ نقل کر دیا ہے۔ ۱۲

مہاراجہ جسونت راؤ ہولکر × بود مصدر رفاقت و دولت خواہی گردیدہ ہمراہ رکاب ظفر انتساب
عساکر فیروزی ماندہ بجلد وے آنمعنے مواضعات رانور وغیرہ ہفت موضع مفصل الذیل
عملہ پرگنہ مذکور سوای سائر باغات واملاک دائمہ × و معافی و روزینہ دربن ارتھ کہ قدیم
معمول و مستمر است از ابتدائے فصل ربیع ۱۲۱۳ فصلی تا جین حیات بنام جنگ بہادر خان
خلف الصدق رحمت خان مذکور × از حضور مقرر و مفوض گردیدہ می باید کہ اہنا خان مذکور
را جاگیردار مستقل انستہ × پیش نائبان متنازالیہ حاضر بودہ ادای بالواجب نمایند و دقیقہ
از دقایق اطاعت و فرمان برداری مہمل و معطل نگذارند و سبیل موی الیہ × آنکہ رعایا و سکنائے
آنجا از حسن سلوک خود راضی داشتہ در تکثیر زراعت × کوشد کہ موجب آبادی و رفاہیت
رعایا گردد و دریںباب تاکید مزید دانستہ × حسب المسطور بعمل آرد لہا ×

رانور	جمعیت گڑھ	اونچہ سوار	کھلاس
۲	۲	۲	۲
رائن پورہ	پھیپل والے	دہ کمبوہان	/
۲	۲	۲	

مرقوم سیوم مارچ سنہ ۱۸۰۶ عیسوی مطابق یازدہم شہر ذیحجہ سنہ ۱۲۲۰ ہجری المقدسہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۷۵:- آپ کو شہنشاہ شاہ عالم کے دربار خاص میں رسوخ حاصل تھا۔ یہ بات مشہور تھی کہ جنرل پیرون خفیہ طور پر بوناپارٹ سے سازش رکھتے ہیں اور اسی وجہ سے لارڈ ولزلی نے ان کو ہٹا دینے کا مصمم ارادہ کرلیا۔ جب جنرل پیرون کو علی گڈھ میں شکست ہوئی تو انھوں نے خود اطاعت قبول کرلی۔ بورکن (Borquin) کمان پر مقرر ہوئے لیکن اس نے ۱۱ ستمبر ۱۸۰۳ء دہلی کی لڑائی میں لارڈ لیک سے شکست پائی۔ یہ لڑائی ہمایوں کے مقبرے کے سامنے جو میدان ہے اس میں ہوئی تھی۔ سب سے بڑی اور فیصلہ کن فتح یکم نومبر کو لسواری میں ہوئی سیندھیا سے صلح ہو جانے کے بعد مرہٹوں کے سردار اندور کے ہلکر نے جنگ کا اعلان کیا جن کے ساتھ بھرت پور کا راجہ بھی شامل تھا۔ لارڈ لیک نے ویگ پر گولہ باری کی بھرت پور پر باوجود چار حملے کرنے کے بھی ناکامیاب رہے لیکن راجہ آئندہ اور حملوں سے بچنے کے لئے خواہان صلح ہوا۔ ہلکر اس امید پر کہ رنجیت سنگھ سے کمک ملے گی مستعجلانہ طور پر پنجاب جا پہنچا لیکن دریائے بیاس کے کنارے پر ہلکر کو صلح کرنی پڑی۔ لارڈ لیک ۱۸۰۴ء میں مرتبہ عالی "پیرج" سے سرفراز ہوئے مگر چار ہی برس بعد ۱۸۰۸ء میں اس دار فانی سے راہی عالم بقا ہوئے۔ ۱۲

متضای وفور مراحم خاقانی و فرط تفضلات خسروانی کہ نمونہ افضال نیر دانیست فدویخاص
یقیدت وارادت نشان کرنل جمیس اسکنر را بخطاب ناصر الدولہ بہادر غالبجنگ بین الاعیان
والاقران وفی الامثال والارکان سرفراز وممتاز فرمودیم باید کہ فرزندان نامدار کامگار والاتبار
ووزرای ذو الاقتدار وامرای عالیمقدار وجمیع ارکان دربار جہاندار وحکام ممالک فدویخاص مو الیہ
را از جناب فیضمآب بادشاہی بشمول انخطاب × برگزیدہ والقاب پسندیدہ معزز ومباہی
دانستہ انظار عنایت مابدولت واقبال را باحوال فرخندہ مآل بہادر معز الیہ یوماً فیوماً
متنزاید × و بی نہایت دانند بتاریخ پنجم جمادی الاول سال بیست وپنجم از جلوس ابدمانوس
مقدس معلی زیب تحریر وزینت تسطیر پذیرفت ×

لے ڈی بوین (de Boigne) مہاراجہ سیندھیا کی ملازمت سے سبکدوش ہوئے
تو آپ کا تقرر ہوا آپ نے بہت سے معرکے دیکھے مگر ۱۸۰۳ء میں جب کمپنی بہادر سے جنگ چھڑ گئی تو دوسرے
انگریز افسروں کے ساتھ آپ بھی علیحدہ کئے گئے۔ اس کے بعد آپ نے لارڈ لیک کی ملازمت کی
لیکن اس شرط پر کہ آقائے قدیم یعنی سیندھیا کے مقابلے میں نہ جائیں گے۔ آپ کو پیرون بارس نامی
رسالے کا جو دہلی کی جنگ سے واپس آیا تھا کمانڈر مقرر کیا گیا تھا۔ آپ ۱۸۰۵ء میں ہلکر کے معرکے میں لارڈ لیک
کے ہمراہ تھے۔ لڑائی کے اختتام پر یہ رسالہ توڑ دیا گیا لیکن ۱۸۰۹ء میں آپ ہریانہ کے تصفیئے کے معاملہ
میں مقرر کئے گئے۔ گورکھا اور پنڈاریوں سے لڑائی کے لیے۔ (۱۸۱۴ء تا ۱۸۱۶ء) آپ کے رسالے کی نفری
تین ہزار کر دی گئی۔ ۱۸۲۶ء میں آپ نے بھرت پور کے محاصرے اور گولہ باری میں نمایاں کارگذاری کی
۱۸۳۱ء میں آپ سے اپنی رجمنٹ کے روپڑ بلائے گئے جہاں لارڈ ولیم بنٹنک گورنر جنرل اور مہاراجہ رنجیت
سنگھ کے ملاقات کا دربار ہوا تھا۔ ۱۸۲۸ء میں آپ لفٹنٹ کرنل ہوئے اور سی۔ بی کا خطاب بھی ملا۔ آپ
اکثر ہانسی میں رہا کرتے تھے اور وہیں آپ کا رسالہ بھی رہتا تھا کشمیری دروازے کے اندر دہلی میں بھی آپ کا
ایک عمدہ مکان تھا۔ آپ کا انتقال دسمبر ۱۸۴۱ء میں بمقام ہانسی ہوا مگر آپ کی نعش کو دہلی لاکر سینٹ
جیمس گرجا میں دفن کیا گیا دہلی کا یہ مشہور اور عالیشان گرجا بھی آپ ہی کا تعمیر کرایا ہوا ہے جب آپ
اُنیارے کی لڑائی میں سخت زخمی ہوئے تھے اور امید زیست کی نہ تھی تو آپ نے منت مانی تھی۔ یہ گرجا اسی
منت کے ایفا کا نشان ہے۔ سکنر صاحب کے رسالے کی جگہ فرسٹ D.Y.O لانسرز
(سکنرز ہارس) اور تھرڈ سکنرز ہارس ہے۔ آپ کو دہلی میں لوگ عموماً
سکندر صاحب کہتے تھے۔ ۱۲

صاحب بہادر فتح جنگ سپہ سالار مزین بمہر و دستخط اینجانب مرحمت
گردد بکمال مسرور و ابتہاج خاطر مقرون باجابت ساخت لازم کہ آن مہربان
نقل سند اصل مذبور را برائے مہر و دستخط اینجانب معرفت صاحب عالیشان
موصوف پیش اینجانب ارسال دارند و اینکہ درباب دلجمعی و طمانیت
خاطر آن مہربان سپہ سالار ممدوح بہ آن مہربان نگاشتہ اند کہ آنچہ
مکانات از وقت آبا و اجداد آن مہربان مقرر است ازان

[illegible]

پشتِ پر

رحمت خان ۱۸ر جنوری ۱۸۰۸ء

(۱۸۷) نقلِ فرمان محمد اکبر شاہ ثانی

مورخہ ۵ جمادی الاول سنہ (۲۵) جلوس مطابق سنہ ۱۲۴۶ھ ۱۸۳۰ء جس کی رو سے کرنل جیمس سکنر کو نصیر الدولہ بہادر غالب جنگ کا خطاب عطا ہوا۔[1]

باسمہ سبحانہ و تعالیٰ شانہٗ (طغرا)

مہر کے بیچ میں محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی ۱۲۲۱ ابوالنصر معین الدین احسنہ مہر کے گرد بادشاہوں کے نام ہیں	فرمان ابوالنصر محمد معین الدین اکبر شاہ بادشاہ غازی (طغرا)	دریں زمان میمنت اقتران فرمان عالیشان واجب الاطاعت والاذعان صادر شد کہ

[1] یہ فرمان قابل دید ہے نہایت عمدہ چوڑی جدول اور بے نظیر نقش و نگار ہیں۔ کاغذ پر پھولوں کا باغ کھلایا ہے۔ فرمان کی (۷) سطریں ہیں خط ایسا پاکیزہ اور صاف نستعلیق ہے کہ آنکھوں سے لگانے کے قابل ہے۔ صاحب فرمان لفٹنٹ کرنل جیمس سکنر سی۔ بی۔ جو خطاب سے سرفراز ہوئے ناظرین سے اُن کا تعارف کرانا ضرور ہے مختصر حال ان صاحب بہادر کا یہ ہے کہ آپ ۱۷۷۸ء میں پیدا ہوئے آپ کے والد سکاچ تھے جو ایسٹ انڈیا کمپنی کے زمرہ ملازمین تھے ماں آپ کی راجپوتنی تھیں۔ جب

By the demise of His late Majesty the Imperial Crown of the United King-dom of Great Britain and Ireland has solely and rightfully come to the High and Mighty Princess Alexanderina Victoria, niece of the late Sovereign, who has been duly proclaimed, by the Grace of God, Queen of the United Kingdom of Great Britain and Ireland and Defender of the Faith.

May her reign be prosperous.

Considering your Majesty as a sincere friend of the British Government I have deemed it necessary to communicate the above circumstances for your information.

In conclusion I beg to express the high consideration I entertain of your Majesty and subscribe myself

Fort William
11th September 1837

Your Majesty's Sincere friend
Auckland

(ترجمہ) بحضور ابو نصر معین الدین محمد اکبر شاہ بادشاہ غازی

میرے شاہی اور والا قدر دوست ۔ اُن مراسلوں سے جو حال میں انگلستان سے موصول ہوئے ہیں مجھے حضور بادشاہ ولیم چہارم کی وفات کی افسوسناک خبر ملی ہے جن کو خداوند تعالیٰ نے اپنی مرضی سے سات سال کی خوش اور با اقبال سلطنت کے بعد ۲۰ جون ۱۸۳۷ء میں اپنی جوار رحمت میں طلب فرمالیا۔

(۱۸۸) لارڈ آکلینڈ کا خط موسومہ ابوالنصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی بادشاہ دہلی مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۸۳۷ء

جس میں لاٹ صاحب ممدوح نے حضور بادشاہ ولیم چہارم کی وفات اور حضور ملکہ معظمہ وکٹوریا کی تخت نشینی کی اطلاع دی ہے۔

To His Majesty,
Abu Nusur Moyeen-ooddeen
Mohummad Akber Shah Badshah Ghazi

My royal and illustrious friend,

I have learned by Dispatches recently received overland from England the mournful intelligence of the death of His most gracious Majesty King William the Forth, whom after a happy and prosperous reign of seven years it pleased the Almighty to call to his Mercy on the 20th of June in the year of our Lord One Thousand Eight Hundred and Thirty seven.

The late Sovereign by his many excellent qualities, had greatly endeared himself to his subjects who deeply and unanimously lament his loss.

---

۵ عبارت ناکمل ہونے سے یہ خط ناتمام معلوم ہوتا ہے مگر اختتام عبارت پر لاٹ صاحب کے دستخط خاتمہ کی دلیل ہیں یہ بھی ممکن ہے اور کچھ عبارت رہی ہو۔ ۱۲

peace of the city, and reference should be made by the parties, desirous of offering a representation on such a point, to those authorities, as having full power to enquire and decide regarding it.

With sincere wishes of Your Majesty's prosperity.

Your Majesty's Sincere Friend
S. R. Colvin

Head Quarters
22nd August 1854

تمت بالخیر

خاتمۃ الطبع

تاج خسرو نہ رہا تاج سلیماں نہ رہا
نام تو رہ گیا پر ایک بھی سلطاں نہ رہا

جب میں نے فرامینِ سلاطین کے جمع کرنے کا منصوبہ باندھا تھا تو اس کو خیال خام اور امر محال سمجھتا تھا مگر ہمتِ مرداں مددِ خدا کے بھروسے پر ایک بہت تھوڑے سرمایہ سے یہ کام شروع کر دیا۔ ع ہر چہ بادا باد کشتی در آب انداختیم۔ شروع شروع میں ہر کام مشکل نظر آتا ہے میں بھی مصداق اس شعر کا تھا ؎

ملی ایک گانٹھ جس کو ہلدی کی ۔۔۔ وہ یہ سمجھا کہ ہوں میں پنساری

مگر طلب صادق کے ساتھ سعی و کوشش۔ ہمت و استقلال بڑی چیز ہے۔ ع۔ شوق در ہر دل کہ باشد رہبرے در کار نیست + میں نے ہمت نہ ہاری۔ شعر

مرحوم بادشاہ کو اپنی بہت سی صفات حسنہ کی وجہ سے رعایا بہت عزیز رکھتی تھی جو گہرے طور پر متفقاً اُن کی وفات کا ماتم کرتی ہی حضور مرحوم کی وفات سے سلطنت متحدہ برطانیہ اعظم وآئرلینڈ کا شاہی تاج بالکلیہ استحقاقاً علیا حضرت شاہزادی الگزینڈرینا وکٹوریا شاہ متوفی کی بھتیجی کے قبض وتصرف میں آیا ہی جن کے بفضلِ خدا ملکہ سلطنت متحدہ برطانیہ اعظم وآئرلینڈ وحامی دین ہونے کا اعلان باقاعدہ طور پر کیا جاچکا ہی۔

بخیال اس امر کے کہ حضور سرکار برطانیہ کے مخلص دوست ہیں ہم نے واقعات بالا کی اطلاع دینا ضروری خیال کیا۔ خاتمہ پر میں اُس واجب التعظیم خیال کا اظہار کرتا ہوں جو مجھے حضور کی ذات سے ہی۔

میں ہوں حضور کا مخلص دوست۔ آکلینڈ

ضمیمہ فرمان نمبر ۱۲۶

To,

His Majesty Aboo Zaffur Surajooddeen
Bahadur Shah Badshah Ghazi

My most esteemed and Royal Friend,

I have received and attentively perused, Your Majesty's Waseega and its enclosures, regarding the restriction which has been placed upon the practice of killing cows in the city of Delhi.

My Royal Friend, the restriction I objected to have been imposed by the local authorities for the paramount object of the preservation of the

خدا نے جس حال میں رکھا ہے وہ بھی بسا غنیمت اور قابل شکر ہے۔ وہ زمانہ بے شک فارغ البالی کا تھا۔ دن عید رات شب برات تھی مگر یہ زمانہ بھی عدل و انصاف اور امن عام کا ہے دورِ انگلشیہ کئی اعتبار سے خداوند تعالیٰ کی خاص نعمت ہے ہم پر جارج پنجم جیسا ملک معظم حکمراں ہے جس کے عہد معدلت مہد میں ہم میٹھی نیند سوتے ہیں۔ شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں۔ ہم اعترافِ احسان مندی میں کہتے ہیں۔ ؎

تم سلامت رہو ہزار برس ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

اس مجموعہ بلکہ خزینے میں آپ نشیب و فراز زمانہ کے ہر قسم کے رنگ و روپ پائیں گے۔ قدیم بھی اور جدید بھی ان کارناموں سے ہم سبق لیں گے۔ ہمارے پژمردہ دل کنول کی طرح کھل جائیں گے ہماری پست ہمتیں اپنے اسلاف کے حالات چشم عبرت سے دیکھ کر بلند ہوں گی۔ فانوس خیال کی طرح اس مرقعہ میں لیل و نہار کی گردش سب کی سب سامنے آجائے گی۔ ؎

شیریں تر از حکایتِ ما نیست قصۂ تاریخ روزگار سراپا نوشتہ ایم

میں نے تا بہ امکان **سینومٹوگراف** کا سا نظارہ دکھایا ہے۔ آپ برای العین بادشاہوں کی زندۂ جاوید چلتی پھرتی تصویریں دیکھیں گے۔ بھولی بسری باتوں کی یاد تازہ ہو جائے گی۔

انگریز جو کام کرتے ہیں ڈھنگ سے سلیقے سے۔ سارے کام پیسے کا کھیل ہیں۔ یہاں حال یہ ہے کہ جامہ نہ دارم دامن از کجا آرم۔ دل بے اختیار لوٹ رہا تھا کہ انگریزی کتابوں کی طرح یہ کتاب بھی سلاطین فرامین کے فوٹوؤں سے مالامال ہو۔ مگر ع۔ زری طلبی سخن درین ست ✤ بھر مٹھی روپئے کتاب کے دام دے گا کون؟ بریں ہم مالا یُدرک کُلُّہٗ لا یُترک کُلُّہٗ چند فرامین کے فوٹو دیئے سوائے دل نہ مانا۔ ورنہ پھر۔ یہ فرمان کہاں اور ہم کہاں۔

آپ اسی کو غنیمت سمجھئے کہ میں نے نمونہ تو آپ کو دکھا دیا۔

کتاب چھپ رہی تھی آدھی سے زیادہ چھپ چکی تھی ع خدا خود میر سامان ست ارباب توکل را۔ کہ نہ گمان ایک دم فضل و کرم اتم کی ایسی رَو آئی کہ فرمانوں کا ڈھیر لگ گیا۔ یہ تائید غیبی اور فضل ربی ہے کہ بِنہ مانگی مراد ملی ہے بے طلب دیں تو مزہ اس میں سوا ملتا ہے ✤ وہ گدا جس کو نہیں خوئے سوال اچھا ہے ✤ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جناب سید شاہ حسین صاحب قادری چشتی مشایخ سیرم ضلع گلبرگہ شریف نے تین فرمان بھیجے۔ تین فرمان جناب سید خواجہ حسن صاحب نظامی نے اپنے پاس سے عنایت فرمائے۔ دو فرمان جناب مولوی ضیاء اللہ خان صاحب رئیس رام پور نے بھیجے جناب پنڈت امرناتھ صاحب ساحر تحصیل دار پنشنر رئیس دہلی نے مجھے تجسس اور جو یا اور طلبگار پا کر بیڑا پار کر دیا کہ اپنے کتب خانے سے ایک نادر کتاب (Loan Exhibition of Ants

مشکلے نیست کہ آساں نشود — مرد باید کہ ہراساں نشود

اسی دُھن میں شبانہ روز سرگرداں رہا۔ جاگتے سوتے، سفر و حضر میں یہی خیال پیشِ نظر تھا

در قبضۂ سعی است کلید در روزی — شیر از کشش طفل ز پستاں بدر آید

چند ہی دنوں میں میری توقع اور امید سے کہیں بڑھ کر ایک نادر و نایاب ذخیرہ فرامین کا ہاتھ آ گیا۔ ع جائے اگر ہاتھ تو کیا چین سے رہیئے — سینہ سے لگائے تری تصویر ہمیشہ
ایک سے دو اور دو سے چار درہم جرّا دیکھتا ہوں تو یہ کچکول گدائی بھرپور ہو گیا۔ ع

ذرہ ذرہ بہم شود صحرا — قطرہ قطرہ بہم شود دریا

دورِ آخر سلاطین مغلیہ کے علاوہ کچھ بہت قدیم زمانے کے بعض نایاب اور نادر الوجود فرامین مل گئے۔

سلطان علاؤالدین خلجی کا ایک خط اور اُس کا جواب **سلطان غیاث الدین بلبن**
اور **ہمایوں بادشاہ** کے فرامین میں نے ان جواہر ریزوں کو نعمت غیر مترقبہ سمجھکر بڑے اہتمام سے جمع کیا۔ ع آمادہ گشتہ ام دگر اینک نظارہ را ✤ پیوند کردہ ام جگر پارہ پارہ را۔
تاریخ ڈنکے پکار سے کہہ رہی ہے اور واقعات بدیہی پیاپے شاہد حال اور ناقل مقال ہیں کہ مسلمانوں میں کوئی بادشاہ اکبر کے لگّے کا نہیں ہوا۔ واقعی وہ اسم بامسمی اور سلاطین مغلیہ کی ناک اور ہمارے لیئے باعث فخر و مباہات تھا۔ ع قیس سا بھی نہ اٹھا کوئی بنی عامر میں ✤ فخر ہوتا ہے گھرانے میں سدا ایک ہی شخص
دوسرے بادشاہ جیسے **جہانگیر شاہجہاں اورنگ زیب**۔ ع

زباں پہ بارِ خدایا یہ کس کا نام آیا — کہ میری نطق نے بوسے میری زباں کے لیئے

بادشاہی نہیں خدائی کر گئے۔ اب صرف ان ناموروں کا افسانہ رہ گیا۔ زمانہ ہوا کہ وہ پیوند خاک ہو گئے۔ ع

نسیم بھی ہے چمن میں اور اب صبا بھی ہے — ہماری خاک سے پوچھو کہ کچھ رہا بھی ہے

دنیا کا یہی حال ہے ع یکے ہمی رود و دیگرے ہمی آید۔
فنا کے ہاتھوں سے کوئی بچا ہے۔ دیر سویر سب کو یہی سفر درپیش ہے۔ سدا رہے نام اللہ کا۔ ع

جہاں یاروں کو لے گئی ہے اجل وہیں چلنا ہے **مظہر** ہرزہ عمل
کوئی آج گیا کوئی جائے گا کل یہ جہان تو رہنے کی جا ہی نہیں

خیر اب اُس زمانے کو خواب و خیال سمجھیئے ع وہ بات کہن کی گئی کہ وہ کہن کے ساتھ۔

کی جیتی جاگتی باعث و فخر زمانہ بہترین و خوشترین باقیات الصالحات یادگار ہی اور جس کے دم قدم سے اب تک سلاطین مغلیہ کا نامِ نامی اور اسمِ گرامی چار دانگ عالم میں مثلِ آفتاب روشن و پرتوفگن ہی وہ ذات ستودہ صفات مجمع محاسن خیر و برکات لاتمناہی ذاتِ اقدس اعلیٰ حضور پُر نور بندگانِ عالی متعالی مدظلہ العالی آسمان بارگاہ ذی عز و جاہ ظل اللہ نواب میر عثمان علی خاں بہادر آصفجاہ نظام عالی مقام مرجع انام شاہِ دکن خلد اللہ ملکہٗ و سلطانہ وافاض علی العالمین برہ و احسانہٗ کی ہی۔ ذات اقدس و ہمایوں کے سِوا علو مرتبت جاہ و جلال کا ہم پلہ اور کون ہی؟ ؎ خاصانِ حق کے خاص ہو نیکوں کے نیک ہو + مثلِ نگاہ تم میری آنکھوں میں ایک ہو۔

اس خانہ زاد کو اس بارگاہ معلّٰی سے خصوصیتِ خاص ہی۔ وہ میرا آقا۔ میرا بادشاہ۔ میں ایک ادنیٰ بندہ بارگاہ پشتینی نمک خوار اور دیرینہ دعاگو۔ میں نے جوشِ عقیدت و وفا میں چھوٹا منہ بڑی بات بڑی جرأت کی کہ ایک معروضہ گزرانا۔ رجا و بیم کی حالت میں چشم براہ رہا کہ دیکھیے پردۂ غیب سے کیا ظہور پذیر ہوتا ہی کہ میری عاجزانہ درخواست درجۂ اجابت و قبولیت کو پہنچی۔ خلوصِ نیت کا ثمرہ ملا۔ شرفِ منظوری اور خلعتِ قبولیت پیشگاہ خسروی سے سرفراز ہوا ؎ حاتم کا کرم بخل ہی فیض و کرم ایسا + گردوں کا حشم پست ہی جاہ و حشم ایسا + زبان میں طاقت نہیں کہ اس فرمان عطوفت نشان کا شکریہ یہ ہیچ میرز کیوں کر ادا کر سکے۔ یہاں رونگٹے رونگٹے سے بے اختیار دعا نکلتی ہی منہ مانگی مراد پائی آرزوئے دیرینہ باحسن الوجوہ بر آئی۔ وہ فرمان عالیشان جو مصدرِ فیض و کرم و بخشش و عطا سے معمور و مملو ہی تبرکاً بجنسہٖ ذیل میں درج ہی۔ میرے نزدیک اس کتاب کے لیئے خاص کر اور مسلمانوں کے لیئے بالعموم یہ موقعہ بڑے فخر کا ہی وکفیٰ بہ فخراً۔ اس کتاب کے لیئے اس سے بڑھ کر اور کوئی عزت نہیں ہو سکتی۔ یہ کتاب جس بحر ذخار سے نکلی تھی وہیں جا پہنچی۔ یہ اس کے لیئے بڑی فال نیک ہی۔ ؎ سالے کہ نکوست از بہارش پیداست +: خداوند کریم ہمارے آقائے ولی نعمی بادشاہ ذی جاہ کو دیر گاہ ہمارے سروں پر سایہ فگن اور سلطنت دکن پر باخیر و خوبی خوشی و اقبال و کامرانی سلامت باکرامت رکھے۔

؎ ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد +

نقلِ فرمان

رِنگ کوٹھی　　　اعلیحضرت قدر قدرت بندگانعالی متعالی مدظلہ العالی

بِکم ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ　　　مہر طلائی ہی سب سے اوپر چاند تارا بنا ہوا ہی مہر کے گرد بخط انگریزی یہ عبارت ہی۔

H. E. H. The Nizam's Government Hyderabad Deccan

مہر کے بیچ میں " دفتر پیشی صدر المہام حضور پُر نور خلد اللہ ملکہٗ "

بخدمت شریف جناب مولوی بشیر الدین احمد صاحب وظیفہ یاب اول تعلقہ دار (مقیم دہلی)

Antiquities Coronation Durbar 1911 کی یہ کتاب میری نظر سے نہ گزری تھی کہ بغل
میں بچہ شہر میں ڈھنڈورا" اس میں سب سے بڑے پرانے پرانے فرمان ملے۔ ع کام کرنے کا نہیں اے دل
ناداں کوئی + خود بخود غیب سے ہو جائے گا ساماں کوئی + اگر اور تگ و دو کی جاتی تو بہت ممکن تھا کہ اور کچھ
فرمانوں کی زیارت نصیب ہو جاتی لیکن فرامین کی تعداد بہ تدریج (۱۸۸) تک پہونچ گئی ہے۔ کتاب کا حجم بھی کافی ہو گیا
ہے اگر ارباب بصیرت و ذوق اس کی قدر کریں گے اور ہاتھوں ہاتھ لیں گے (بشرطیکہ میں بھی جیتا رہوں) تو دوسرا
حصہ بھی مرتب ہو جائے گا ع افسانۂ یارانِ کہن خواندم و رفتم + دریاب کہ لعل و گہر افشاندم و رفتم +
تصنیف و تالیف کا شوق میری گھٹی میں پڑا ہے ع یارے کہ بدست آمد و سر باخت بہ یارے + واندر ہمہ
عالم بقدم بود قلم بود + اواخر عمر میں وہ زمانہ آ گیا ع رسم است کہ مالکانِ تحریر + آزاد کنند بندۂ پیر
پنشن لیکر خانہ نشین ہوا۔ با کار سے بیکار ہو گیا۔ آخر زندگی کے دن کیسے بسر ہوں، کچھ تو مشغلہ چاہیئے ع
مے سے غرض نشاط ہے کس روسیاہ کو + اک گونہ بیخودی مجھے دن رات چاہیئے۔ اب اسی مشغلہ میں لگا ہوا ہوں
مجھے خبر نہیں کہ صبح کدھر ہوتی ہے اور شام کدھر ع صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے + عمر یونہیں تمام ہوتی ہے۔
تصنیف و تالیف سے بہتر اور مفید کیا مشغلہ ہو گا ع بریں می زیم بر ہمیں بگزرم + ع

رہتا سخن سے نام قیامت تلک ہے ذوق + اولاد سے گر ہے تو ہے دو پشت چار پشت

دہلی — جمادی الثانیہ / جنوری — سنہ ۱۳۴۴ھ / ۱۹۲۶ء — میری قدر کر اے زمین سخن / تجھے بات میں آسماں کر دیا — حررہ خاکسار حقیر بشیر

برین مژدہ گر جاں فشانم رواست

ای بہر کار رفیقت قل ہو اللہ احد — ای نگہدار تن و جان تو اللہ الصمد
لم یلد یارت و لم یولد ہمہ جا دستگیر — دافع غم لم یکن مونس لہ کفواً احد

جب یہ فرمان ایک کتاب کی صورت میں منتقل ہو گئے تو مجھے ضرور ہوا کہ اس بیش بہا خزانہ شاہانِ اولوالعزم کو کہاں
نذر گزرانوں یہ فرمان بیشتر سلاطین مغلیہ کے ہیں اس کے پیش کرنے کے لیئے اگر مناسب موقع و محل ہے تو لا محالہ ایسی ہی کوئی
بارگاہ سلطانی درکار ہے جہاں ان کی قدر و منزلت ہو کیوں کہ ع قدر جوہر شاہ بداند یا بداند جوہری + ہر کس و ناکس ما و شما
ان کی پرکھ کے قابل نہیں وضع الشئی فی غیر محلہ سے کچھ حاصل نہیں۔ تلاش و تفحص کی نظر چو طرف دوڑائی، میدان
خالی پایا۔ نہ دل ٹھکانہ نظر میں کوئی جچا۔ ع ارباب کمال چل بسے سب + سو میں کوئی ایک رہ رہے ہیں۔ اتنے
بڑے وسیع اور عظیم الشان ہندوستان جنت نشان میں قحط الرجال موجب اندوہ و ملال ہے۔ ہر چہ کہ مجھے صرف ایک فرد
فرید یگانۂ روزگار کا وجود با وجود ملجا و ماوائے بیکساں منبع جود و کرم و فضل اتم۔ مستجمع الصفات، نظر آیا جو شاہانِ سلف

فرامین سلاطین مغلیہ وعادل شاہیہ بیجاپور وغیرہ کا ایک مجموعہ بنام "فرامین سلاطین" اعلیحضرت کے نام نامی سے معنون کرنے کی نسبت آپ نے اپنے معروضہ مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۲۵ء میں جو استدعا کی ہے اُس کے متعلق حکم اقدس شرف صدور پایا ہے کہ اس کی آپ کو اجازت دی جاوے آپ کتاب مذکور اعلیحضرت کے نام نامی سے معنون کرسکتے ہیں۔

دستخط احمد حسین امین جنگ

صدر المہام پیشی

خط تقریظی جناب خواجہ حسن صاحب نظامی دام برکاتہم (مورخہ ۳ دسمبر ۱۹۲۵ء)

وارث الادب[1] مولانا بشیر الدین احمد صاحب سلام علیکم آپ نے اردو نثر تحریر کی جو شاندار خدمات انجام دی ہیں وہ ہر شخص کو معلوم ہیں، آپ کے والد ماجد[2] نے اردو زبان میں جیسے عظیم الشان کام کئے ہیں، یقیناً آپ اُن کے صحیح وارث ہیں آپ کی نئی تالیف فرامین سلاطین ایک ایسی تاریخی یادگار ہوگی، جس پر آئندہ نسلیں آپ کو ہمیشہ یاد رکھیں گی۔

اعلیٰ حضرت حضور نظام کی علم نوازی بھی قابل شکرگذاری ہے کہ انھوں نے اس کتاب کو اپنے نام نامی کے ساتھ منسوب کرنے کی اجازت دی یقیناً وہ سلطان العلوم ہیں۔

اس کتاب کے شائع ہونے سے قبل بادشاہوں کے درباری طرز خطاب کو دوامی زندگی ہوجائے گی اور اللہ تعالیٰ اس کار خیر کے عوض آپ کے نام اور کام کو بھی دوامی زندگی عطا فرمائے گا۔

دعاگو حسن نظامی

---

[1] جناب خواجہ صاحب نے کئی برس ہوئے اپنے بہت سے متعارفین کو اُن کی ذاتی حیثیت کے مناسب حال کچھ موزوں خطابات دیئے تھے۔ خاکسار کو وارث الادب سے یاد فرمایا تھا جب سے آپ اپنی تحریرات میں مجھے یہی لکھا کرتے ہیں [2] یعنی جناب شمس العلماء ڈاکٹر مولوی حافظ نذیر احمد صاحب خان بہادر ایل ایل ڈی۔ ڈی او ال۔ مرحوم ومغفور، خدا اُن کو غریق رحمت کرے

مرنا بھلا ہے اُس کا جو اپنے لیئے جیئے جیتا ہے وہ جو مرچکا انسان کے لیئے۔ ۱۲

(تمام شد)

A Rare Collection of the

ROYAL FIRMANS

(ILLUSTRATED)

BY

BASHIR UDDIN AHMAD, M.R.A.S.,

DELHI.

1926.

(All rights reserved.)

1ST EDITION. 1,000 COPIES.

rice without Binding .. .. Rs. 3-8-0.

,, with Binding .. .. Rs. 4-8-0.

Postage for Unbound As. 11.

,, ,, Bound ,, 14.

نام کتاب	قیمت بلا جلد	محصول ڈاک
رسم الخط - املانویسی کے قواعد لڑکوں کے لیے بہت ضروری تقطیع ۲۰×۲۶ صفحہ ۳۲	۶ر	۴ر
مبادی الحکمۃ سلیس اردو میں عربی منطق کے قواعد تقطیع ۲۰×۲۶ صفحہ ۱۳۲	عہ ر	۴ر
مایغنیک فی الصرف - صرف عربی کی بہترین گرامر اردو میں تقطیع ۲۲×۲۹ صفحہ ۶۸	۱۳ر	۴ر
الجبروں کا مجموعہ دو جلدوں میں تقطیع ۲۰×۲۶ صفحہ ۱۱۹ (۴۴) لکچر ہیں دونوں جلد	۸عہ	۱۴ر

نمبر	نام کتاب	قیمت بلا جلد	محصول ڈاک
۲۶	مطالب القرآن - قرآن شریف کی تفسیر کا پہلا حصہ جتنا لکھا جا چکا تھا چھاپ دیا گیا۔ تقطیع ۲۲+۲۹ صفحہ ۱۴۸	۸ر	۵ر
۲۷	امہات الامہ ازواج مطہرات کے حالات (زیر طبع)	۸عہ	۵ر

مجھ ناچیز کی تصانیف

نام کتاب	قیمت بلا جلد	محصول ڈاک
اقبال دلہن، حسن معاشرت، اصلاح معیشت عہ مجلد ۱۲عہ، ۸ر مجلد عہ ر، ۸ر مجلد عہ، لخت جگر دو حصے، نغان اشرف، یہ پانچوں ۸ر مجلد ۸عہ ۱ار ۸ر - ۵ر کتابیں ۱۸×۲۲ تقطیع کی ہیں مراۃ العروس کے طرز کی ہر عمر کی عورتوں کے لیے ازبس مفید ہیں نمبر ۲ و ۳ و ۴ و ۵ پر گورنمنٹ سے انعام بھی ملا ہے۔		
نیک کرداری کی کتابیں - حرز اطفال بچوں کے لیے	عہ ر	۴ر
نشاط عمر جوانوں کے لیے	۸عہ	۵ر
عصائے پیری عمر رسیدہ لوگوں کے لیے	عہ	۴ر
شمع ہدایت سب کے لیے	۱۲آ	۵ر
بچیوں سے دو دو باتیں لڑکیوں کے لیے	عہ ر	۴ر
مثنوی دردِ دل سچا اور دردناک واقعہ	۸ر	۳ر
عزم بالجزم - استقامت ارادہ پر ایک دلچسپ قصہ	۴ر	۳ر
دیوان بشیر - مع مصنف کے فوٹو اور (۲۲۱) دلچسپ نظموں کے مجلد عا ر	۸عہ	۵ر
انشائے بشیر جس میں نہایت بکار آمد ۵۰ خطوط ہیں عورتوں کے لیے مجلد ۸عہ	۱۲آ	۸ر

نام کتاب	قیمت بلا جلد	محصول ڈاک
تاریخ بیجاپور دکن کی مکمل تاریخ مع (۶۰) فوٹو ۳ حصے مجلد عہ ر	عہ ر	آر
تاریخ دہلی - تین حصے - قدیم زمانے سے آج تک کی تاریخ قابل دید فوٹو (۹) عمارتوں کے قلمی نقشے (۲۰۹) مجلد ۸عہ	صہ	۶ار
لطائف عجیبہ - تین حصوں میں فی حصہ	عہ ر	۵
حکایات لطیفہ تین حصوں میں فی حصہ	عہ ر	
ضرب الامثال (زیر طبع) محاورات مثلوں - پہیلیوں چیستانوں - دوہوں کی نہایت مشرح مبسوط لغت دو جلدوں میں تخمینی قیمت مجلد عہ ر	عہ ر	

لطائف عجیبہ اور حکایات لطیفہ کا اگر پورا سٹ لیں تو قیمت میں فی سٹ چھ آنے کی رعایت کی جائے گی۔

لوٹ

جلدیں بہت خوبصورت اور نفیس سنہری چھپے کی ہیں۔

ملنے کا پتہ

بشیرالدین احمد تعلقہ دار کھاری باؤلی دہلی

اِعلان

یہ کتاب بموجب ایکٹ کاپی رائٹ
سنہ ۱۹۱۴ء رجسٹری شدہ ہے اور جملہ
حقوق مولوی منذر احمد صاحب بی۔ اے
کے نام پر محفوظ ہیں


کابل
تبت
دہلی
مالوہ
گجرات
بنگال
سیلون